وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صَحِيْحُ الْبُخَارِي

مؤلّفه

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

ترجمہ و شرح

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

تحقیق و تفحص

جناب شبیر احمد صاحب ثاقب

صدر شعبہ حدیث جامعہ احمدیہ ربوہ

جلد ہشتم

شائع کردہ

نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ۔ ربوہ

مطبع

ضیاء الاسلام پریس ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

ہمارے سید و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کا معراج اور الوہیت کے مظہر اتم ہیں۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ وہ شمع نور ہے جس کی ضیاء پاشی مردہ دلوں کے لیے حیات جاودانی اور خوابیدہ روحوں کے لیے ایقاظِ روحانی کا وہ مؤثر ترین ذریعہ ہے جو صدیوں کے سفر سے بھی نہ ماند پڑتا ہے، نہ اپنی اثر انگیزی میں اضمحلال کا شکار ہوتا ہے۔ آپؐ کی حیاتِ طیبہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے اسوۂ کامل اور منارۂ نور ہے۔ بخاری کے جس حصہ کا ترجمہ اور شرح اس جلد کی صورت میں آپ کے سامنے ہے یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب اور فضائل کی ایک جھلک ہے جو عاشقانِ رسولؐ کے ایمان و عرفان کے لیے تازہ ہوا کا ایک جھونکا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آپؐ کی سیرت کا بیان نہ ختم ہونے والا ایک دائمی اور لازوال وہ چشمۂ خورشید ہے جس کی آب و تاب قیامت تک روز افزوں اور بڑھتی جارہی ہے۔ اور یہی وہ زندہ رسول کی زندہ تجلی ہے جو ہر دور میں نیا جلوہ دکھاتی اور نئی کہکشائیں بناتی جارہی ہے۔ بخاری کے اس حصہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے مختلف پہلوؤں کے علاوہ آپ کے ذریعہ پیدا کردہ اس انقلاب عظیم کی بھی کچھ جھلکیاں آپ کو دکھائی دیں گی جو اس شجرۂ طیبہ کے شیریں پھل ہیں۔ یعنی صحابہ کرامؓ کی اس مقدس جماعت کے مناقب اور فضائل کا کچھ تذکرہ ہے جنہوں نے اکتساب فیض میں وہ کمال حاصل کیا جو کسی اور نبی کے متبعین کی جماعت میں دکھائی نہیں دیتا اور یہ تاج انہی کے سر ہے۔ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وعلی اصحابہ وازواجہ وبارک وسلم انک حمید مجید۔

بخاری جلد نمبر ۷ ترجمہ و شرح حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کتاب المناقب، کتاب فضائل اصحاب النبیؐ اور کتاب مناقب الانصار پر مشتمل ہے۔ اس جلد کی تکمیل میں ہمارے معمول سے زیادہ وقت لگا ہے۔ جس کی وجہ طریق کار میں ایک اہم تبدیلی ہے۔ اس سے قبل کی چھ جلدوں کی کمپیوٹر سیٹنگ ان پیج اور کورل ڈرا میں کی گئی۔ جبکہ اس جلد میں داخل ہونے کے بعد

متذکرہ بالا پروگرام کو چھوڑ کر ایم۔ ایس ورڈ میں کام کرنے کی ہدایت موصول ہوئی جس پر فوری لبیک کہتے ہوئے قریباً نئے سرے سے کام کا آغاز کرنا پڑا۔ پھر اس سسٹم سے ناتجربہ کاری ہمارے لیے جگہ جگہ روکیں اور مسائل پیدا کرتی رہی اور بارہا ایسا محسوس ہوا کہ اس پروگرام سے رجوع کے سوا چارہ نہیں ہے۔ مگر تعمیل ارشاد ہمارے لیے سب سے بڑی سعادت تھی۔ الحمدللہ یہ جلد اس نئے پروگرام میں تیار کرنے کی توفیق ملی۔ بخاری کا یہ کام ناظر صاحب اشاعت مکرم و محترم سید عبدالحی شاہ صاحب کی زیرنگرانی و رہنمائی کیا جارہا ہے۔ خاکسار اپنے ساتھیوں مکرم عطاء اللہ مجیب صاحب، مکرم جاوید اقبال یوسف صاحب اور مکرم کلیم احمد طاہر صاحب نیز اُن تمام احباب کا تہہ دل سے شکرگذار ہے جن کا تعاون اس جلد کی تیاری میں ہمارے شامل حال رہا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

والسلام

خاکسار

شبیر احمد ثاقب

صدر شعبہ حدیث جامعہ احمدیہ ربوہ

۱۷ دسمبر ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

۶۱- کِتَابُ الْمَنَاقِب

٦٢- كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

۶۳- كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ

بسم الله الرحمن الرحيم

٦١- كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

باب ١ : قَوْلُ اللهِ تَعَالَى يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ أُنْثَى

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے

وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقٰكُمْ. (الحجرات ١٤)

اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

وَقَوْلُهُ وَ اتَّقُوا اللهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا (النساء: ٢)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: اور اللہ کا تقویٰ (اس لئے بھی) اختیار کرو کہ اس کے ذریعے سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں (تقویٰ سے کام لو) اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔

وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. الشُّعُوْبُ النَّسَبُ الْبَعِيْدُ، وَالْقَبَائِلُ دُوْنَ ذٰلِكَ.

نیز زمانہ جاہلیت کی فخریہ باتوں سے جو ممنوع ہیں ان کا بیان۔ الشُّعُوْب سے مراد دُور کے تعلقات اور الْقَبَائِل سے مراد نزدیک کے تعلقات۔

٣٤٨٩: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ

۳۴۸۹: خالد بن یزید کاہلی نے ہم سے بیان کیا کہ ابو بکر (بن عیاش) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے، ابو حصین نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عباس

قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا (الحجرات: ١٤) قَالَ الشُّعُوْبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ، وَالْقَبَائِلُ الْبُطُوْنُ.

رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ آیت وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا میں شعوب سے مراد بڑے بڑے قبائل ہیں اور قبائل سے مراد ہیں گھرانے اور بڑے قبائل کی شاخیں۔

٣٤٩٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ.

اطرافہ: ۳۳۵۳، ۳۳۷۴، ۳۳۸۳، ۴۶۸۹۔

۳۴۹۰: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ یحیٰ بن سعید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبید اللہ سے روایت کی۔ عبید اللہ نے کہا کہ سعید بن ابی سعید نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ان میں جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے کہا: اس کے متعلق ہم آپؐ سے سوال نہیں کر رہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو پھر یوسفؑ جو اللہ کے نبی ہیں۔

٣٤٩١: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي رَبِيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ

۳۴۹۱: قیس بن حفص نے ہم سے بیان کیا۔ عبدالواحد (بن زیاد) نے ہمیں بتایا کہ کُلیب بن وائل نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ نے مجھے بتایا، کہا: میں نے ان سے پوچھا: کیا آپؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سمجھتی ہیں

مُّضَـرَ قَالَـتْ فَمِمَّـنْ كَـانَ إِلَّا مِـنْ مُّضَرَ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

طرفهُ: ۳۴۹۲۔

کہ آپ مضر میں سے تھے؟ انہوں نے کہا: تو پھر اور کس سے تھے؟ آپؐ اس مضر قبیلے ہی سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے ہے۔

٣٤٩٢: حَدَّثَنَا مُوْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَتْنِي رَبِيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّـرِ وَالْمُزَفَّـتِ وَقُلْـتُ لَهَـا أَخْبِرِيْنِـي: النَّبِـيُّ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ مِمَّـنْ كَـانَ مِـنْ مُّضَـرَ كَـانَ قَالَـتْ فَمِمَّـنْ كَـانَ إِلَّا مِـنْ مُّضَـرَ كَانَ مِنْ وَّلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

طرفهُ: ۳۴۹۱۔

۳۴۹۲: موسیٰ (بن اسماعیل) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالواحد (بن زیاد) نے ہمیں بتایا کہ کُلَیب نے ہم سے بیان کیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ نے مجھے بتایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ زینبؓ ہی ہیں۔ وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور کھدے ہوئے برتن اور رال کے روغن شدہ برتن سے منع فرمایا۔ (کُلَیب کہتے تھے:) میں نے ان سے کہا: آپؓ مجھے بتائیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس قبیلہ سے تھے؟ کیا آپؐ مضر میں سے تھے؟ انہوں نے کہا: تو پھر اور کس سے۔ مضر ہی سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے ہیں۔

٣٤٩٣: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۳۴۹۳: اسحاق بن ابراہیم نے مجھ سے بیان کیا کہ جریر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمارہ سے، عمارہ نے ابوزرعہ سے، ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: تم لوگوں کو کانوں کی طرح ہی پاتے ہو۔ زمانہ جاہلیت

خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً.

میں جو اُن میں سے اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ وہ دین کو اچھی طرح سمجھیں اور لوگوں میں سے سب سے بہتر اس امر میں تم اس شخص کو پاؤ گے جو ان میں سے (حکومت کی طلب کو) سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے۔

اطرافہُ: ۳۴۹۶، ۳۵۸۸۔

٣٤٩٤: وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

۳۴۹۴: اور لوگوں میں بدترین تم اس دو رُخے شخص کو پاؤ گے جو کبھی لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور کبھی ان کے پاس ایک اور منہ لے کر۔

اطرافہُ: ۶۰۵۸، ۷۱۷۹۔

٣٤٩٥: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ.

۳۴۹۵: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ مغیرہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوالزناد سے، ابوالزناد نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ اس امر (یعنی حکومت) میں قریش کے ہی تابع ہیں۔ ان میں سے جو مسلمان ہے وہ ان میں سے مسلمان کے تابع ہے اور ان میں سے جو کافر ہے، وہ ان میں سے کافر کے تابع ہے۔

٣٤٩٦: وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ

۳۴۹۶: اور لوگ کانیں ہیں۔ ان میں سے جو زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے، وہ ان میں سے اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ دین کو اچھی

النَّـاسِ كَرَاهِيَـةً لِّهَـذَا الشَّـأْنِ حَتَّـى يَقَعَ فِيْهِ.

طرح سمجھیں۔ لوگوں میں سے سب سے بہتر اس امر کے لئے تم اس کو پاؤ گے جو لوگوں میں سے (حکومت اور سرداری کو) سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں آپڑے۔

اطرافهُ: ۳۴۹۳، ۳۵۸۸۔

۳٤۹۷: حَـدَّثَنَا مُسَـدَّدٌ حَـدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (الشورى: ۲٤) قَـالَ فَقَـالَ سَـعِيْدُ بْـنُ جُبَيْـرٍ قُرْبَـى مُحَمَّـدٍ (صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ فِيْهِ قَرَابَةٌ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ فِيْهِ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ.

۳۴۹۷: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبہ سے روایت کی کہ عبدالملک (بن میسرہ) نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے طاؤس سے، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (کی تفسیر) بیان کی تو سعید بن جبیر نے پوچھا: اس سے مراد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رشتہ دار ہی ہیں؟ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے تھے کہ قریش میں سے کوئی بھی گھرانہ ایسا نہ تھا جس سے آپؐ کی کوئی رشتہ داری نہ ہو۔ اس وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی جس سے یہ مراد ہے کہ تم اس تعلق کا بھی خیال رکھو جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔

طرفهُ: ۴۸۱۸۔

۳٤۹۸: حَـدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْـدِ اللّٰهِ حَـدَّثَنَا سُـفْيَانُ عَـنْ إِسْـمَاعِيْلَ عَـنْ قَـيْسٍ عَـنْ أَبِـي مَسْـعُوْدٍ يَبْلُـغُ بِـهِ النَّبِـيَّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ قَـالَ

۳۴۹۸: علی بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اسماعیل (بن ابی خالد) سے، اسماعیل نے قیس سے، قیس نے حضرت ابومسعودؓ سے روایت کی۔ وہ

مِـنْ هَاهُنَـا جَـاءَتِ الْفِـتَنُ نَحْـوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَـدَّادِيْنَ أَهْلِ الْـوَبَرِ عِنْـدَ أُصُـوْلِ أَذْنَـابِ الْإِبِـلِ وَالْبَقَـرِ فِـي رَبِيْعَـةَ وَمُضَرَ.

اطرافهُ: ۳۳۰۲، ۴۳۸۷، ۵۳۰۳۔

اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اس طرف سے فتنے اٹھیں گے یعنی مشرق کی طرف سے اور اَکھڑ پن اور دلوں کی سختی ان اجڈ زمینداروں میں ہے جو اُون پوش ہیں، وہ جو اُونٹوں اور گائیوں کی دُموں سے لگے رہتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں۔

۳۴۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْـهُ قَـالَ سَـمِعْتُ رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ يَقُـوْلُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْـوَبَرِ وَالسَّـكِيْنَةُ فِـي أَهْـلِ الْغَـنَمِ وَالْإِيْمَـانُ يَمَـانٍ وَالْحِكْمَـةُ يَمَانِيَـةٌ. قَـالَ أَبُـو عَبْـدِ اللّٰهِ سُـمِّيَتِ الْـيَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَّمِيْنِ الْكَعْبَةِ وَالشَّأْمَ عَنْ يَّسَـارِ الْكَعْبَـةِ وَالْمَشْـأَمَةُ الْمَيْسَـرَةُ وَالْيَـدُ الْيُسْـرَى الشُّـؤْمَى وَالْجَانِـبُ الْأَيْسَرُ الْأَشْأَمُ.

اطرافهُ: ۳۳۰۱، ۴۳۸۸، ۴۳۸۹، ۴۳۹۰۔

۳۴۹۹: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: شیخی بگھارنا اور اَکھڑ پن اُن اجڈ زمینداروں میں ہے جو اُون پوش ہیں اور دھیما پن (نرمی) بکریوں والوں میں ہے اور ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا: یمن کا نام اس لئے یمن رکھا گیا ہے کہ وہ کعبہ کے دائیں طرف ہے اور شام کا نام اس لئے شام رکھا گیا ہے کہ وہ کعبہ کے بائیں طرف ہے۔ اور مَشْئَمَة کے معنی ہیں بائیں جانب اور بایاں ہاتھ بھی اَلشُّؤْمَی کہلاتا ہے۔ اسی طرح بائیں جانب اَلْأَشْأَم کہلاتی ہے۔

تشریح: يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى ......: امام ابن حجرؒ کے نزدیک احادیث صحیح بخاری کا یہ حصہ دراصل کتاب الأنبیاء ہی سے متعلق ہے۔ بعض شارحین اور مصنف کتب الاطراف نے اس کا عنوان کتاب المناقب قائم کرکے اس کو کتاب الأنبیاء سے الگ مستقل کتاب قرار دیا ہے اور لکھا ہے: فَاِنَّهٗ يَظْهَرُ مِنْ تَصَرُّفِهٖ اَنَّهٗ قَصَدَ بِهٖ سِيَاقَ التَّرْجَمَةِ النَّبَوِيَّةِ بِاَنْ يُّجْمَعَ فِيْهِ اُمُوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَبْدَءِ اِلَى الْمُنْتَهٰى۔ (فتح الباری جزء٦ صفحہ ٦٤٤) کہ امام بخاریؒ کے اس تصرف سے ان کا مقصد ظاہر ہے کہ وہ ابتداء سے لے کر آخر تک نبوت کے بیان ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلقہ امور کو بھی شامل کرتے ہیں۔ غرض صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں یہ حصہ مناقب سے معنون ہے اور کتاب الانبیاء میں شامل ہے۔

محدّثین کی بعثت کے ذکر میں کتاب الانبیاء کے آخر میں ذکر آچکا ہے۔ نیز آپؐ وہ عالیشان نبی برحق ہیں جن کی نسبت پہلے انبیاء علیہم السلام کے صحیفے بھی شہادت دیتے ہیں اور آپؐ کی ذات سے پیوند پکڑنے والے مردانِ خدا بھی تاقیامت آپؐ کی صداقت پر شہادت دیتے چلے جائیں گے۔ اس زمرے میں صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں۔ قرآنِ مجید میں ہے: اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ (ھود:۱۸) پس کیا وہ شخص جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر (قائم) ہے اور جس کے پیچھے بھی اس کی طرف سے ایک گواہ آئے گا (جو اس کا فرمانبردار ہوگا) اور اس سے پہلے بھی موسیٰ کی کتاب (آچکی) ہے جو اس کی تائید کررہی تھی اور جو اس کے کلام سے پہلے لوگوں کے لئے امام اور رحمت تھی۔

مَنَاقِب جمع ہے مَنْقَبَةٌ کی، جس کے معنے فضیلت اور خوبی کے ہیں۔ مَا عُرِفَ بِهِ الْاِنْسَانُ مِنَ الْخِصَالِ الْحَمِيْدَةِ وَالْأَخْلَاقِ الْجَمِيْلَةِ۔ (المنجد فی اللغۃ - نقب) یعنی جن قابل تعریف خصلتوں اور اچھے اخلاق سے انسان معروف ہو، انہیں مناقب کہتے ہیں۔ مناقب کا آغاز جس آیت کے حوالہ سے کیا گیا ہے۔ اس سے یہ ذہن نشین کرانا مقصود ہے کہ فضیلت درحقیقت تقویٰ سے متحقق ہوتی ہے، اس کے بغیر نہیں۔ پوری آیت یہ ہے: يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ (النساء:۲) اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس (کی جنس) سے (ہی) اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں (پیدا کرکے دنیا میں) پھیلائے اور اللہ کا تقویٰ اس لئے بھی اختیار کرو کہ اس کے ذریعے سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں تقویٰ سے کام لو۔ اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

مناقب کے ضمن میں محولہ بالا آیت کا یہی تعلق ہے۔ اس آیت میں ارشاد اتَّقُوْا دوبار دُہرایا گیا ہے۔ امام ابن حجرؒ نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان کی روایت کا حوالہ دیا ہے کہ عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے مخاطب ہوئے، فرمایا: فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عَيْبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا- يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اَلنَّاسُ رَجُلَانِ، مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ- ثُمَّ تَلَا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۴۴) اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے: اللہ نے زمانہ جاہلیت کے عیوب اور گھمنڈ کی باتیں تم سے دور کر دی ہیں۔ اے لوگو! لوگ دو قسم کے ہیں مؤمن متقی جو اللہ کے حضور باوقار اور صاحب اخلاق فاضلہ ہو اور بدکار بدبخت اللہ کے حضور لاپروا۔ اس کے بعد آپؐ نے سورۃ الحجرات کی محولہ بالا آیت (نمبر ۱۴) تلاوت فرمائی۔

امام احمد بن حنبلؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے بھی اسی مفہوم کا خطبہ نقل کیا ہے جس سے آپؐ نے مقام منیٰ میں صحابہ کرامؓ کو مخاطب فرمایا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى-[1] خَيْرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ- (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۴۴) لوگو! تمہارا ربّ ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ سنو! عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اور نہ سرخ (سفید رنگ والے) کو کالے (رنگ والے) پر اور نہ کالے کو سرخ پر کوئی فضیلت ہے مگر تقویٰ کے ذریعے سے۔ اللہ کے حضور تم میں سے وہی سب سے اچھا ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔

پہلی آیت جس کا کتاب المناقب میں حوالہ دیا گیا ہے، یہ ہے: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (الحجرات: ۱۴)

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا (اور) بہت خبر رکھنے والا ہے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

دوسری آیت ہے: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا (النساء: ۲) اس آیت کو نمایاں اس غرض سے کیا ہے کہ اس سے تقویٰ کا ایک دوسرا مفہوم بتانا مقصود ہے۔ قرابت داروں کے تقویٰ سے مراد صلہ رحمی ہے۔ اتَّقُوا الْأَرْحَامَ سے مراد اتَّقُوا ذَوِي الْأَرْحَامِ وَالْأَقَارِبِ ہے۔ یعنی رشتہ داروں کا پاس رکھو۔ ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم کرنے کی نگہداشت رکھو۔

---

۱ (مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، جزء۵ صفحہ۴۱۱)

وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ: یعنی زمانہ جاہلیت کے فخر کی جو باتیں ممنوع ہیں۔ مفاخر عرب مشہور ہیں۔ قبائل ایک دوسرے پر اپنے حسب و نسب کی وجہ سے اپنی فضیلت کا فخر کیا کرتے تھے اور انہی فخریہ مقابلوں میں خونریز جنگیں شروع ہو جایا کرتی تھیں جو مدتوں رہتیں اور قبیلوں کو تہ تیغ کرتیں اور لقمہ اجل بنا دیتیں۔ اسلام نے اس قسم کے مفاخر کی قطعی طور پر ممانعت فرمائی۔

اَلشُّعُوْبُ: اَلنَّسَبُ الْبَعِيْدُ وَالْقَبَائِلُ دُوْنَ ذَلِكَ۔ شعب دور کا نسب اور قبیلہ اس سے کم۔ یہ قول مجاہد کا ہے جو طبریؒ نے نقل کیا ہے۔ اس سے شعب اور قبیلہ کے درمیان فرق ظاہر ہے کہ شعب (قوم) کئی قبیلوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ مضر و ربیعہ شعب کہلاتے ہیں اور ان کی شاخیں قبیلہ۔ اس تعلق میں عمرو بن احمر کا یہ شعر نقل کیا گیا ہے:

مِنْ شَعْبِ هَمْدَانَ أَوْ سَعْدِ الْعَشِيْرَةِ أَوْ خَوْلَانَ أَوْ مَذْحِجٍ هَاجُوْا لَهُ طَرَبَا

یہ خاندان ہمدان قوم سے ہے یا سعد سے یا خولان یا مذحج سے جسے دیکھ کر وہ خوشی کے مارے مضطرب ہو گئے۔
(فتح الباری جزء ۶ صفحہ ۶۴۵)

باب ہذا کے تحت گیارہ روایتیں ہیں۔ روایت نمبر ۳۴۹۳، ۳۴۹۶ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول خَيْرَ النَّاسِ فِيْ هَذَا الشَّانِ یا لِهَذَا الشَّانِ سے حکومت مراد ہے جو قرآنِ مجید میں قوم کی امانت قرار دی گئی ہے اور لوگوں ہی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اس امانت کی حفاظت کے لئے اہل کارکن منتخب کریں۔ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ (النساء : ۵۹) اللہ تمہیں یقیناً (اس بات کا) حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو اور (یہ کہ) جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو۔ اللہ جس بات کی تمہیں نصیحت کرتا ہے وہ یقینا بہت (ہی) اچھی ہے۔ اللہ یقیناً بہت سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

اسلام کا مذکورہ بالا حکم نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ جب انسان حکومت کی ذمہ داری کو بے نفس ہو کر قبول کرتا ہے تو اس کے کاموں میں برکت دی جاتی ہے ورنہ نفس کا طمع و لالچ اس کو خیر و برکت سے محروم کر دیتا ہے۔ اس سے عَيْبَةُ الْجَاهِلِيَّةِ اور دَعْوَي الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا کا مفہوم بھی واضح ہو جاتا ہے۔ عَيْبَة کے معنی نقائص بتائے جا چکے ہیں۔ نیز عَيْبَة کے معنی ہیں سَرِيْرَةُ النَّفْسِ۔ نفس کی پوشیدگی۔ انانیت و عجب، خود پسندی و خودستائی و خودنمائی اصل جڑ تھی مفاخر جاہلیت کی، جس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استیصال کیا اور آئندہ کے لئے اعلان فرمادیا کہ معیار فضیلت؛ حسب و نسب یا قومیت اور ملکی انتساب یا رنگت کی سپیدی سرخی نہیں بلکہ تقویٰ اللہ ہے اور منع فرمایا کہ حکومت کی خواہش نہ رکھو۔

ہاں اگر قوم کی طرف سے تم پر اس کا بار ڈالا جائے تو اس کی ذمہ داری قبول کرو۔ اس قیمتی ارشاد سے وہ کشمکش ختم کرنا مقصود ہے جو زمانہ جاہلیت کے مفاخر اور جنگوں میں کار فرما تھی اور آج کل انتخابی رسہ کشی میں نظر آتی ہے۔ جس سے قومی قوت کا ضیاع اور فساد اخلاق ہو رہا ہے۔ یہ قابل شرم ہے۔ پھر جیسے امیدوار انتخاب میں کامیاب ہوتے ہیں اور قوم و ملک کے لئے نفع مند ثابت ہوتے ہیں وہ سب کو معلوم ہے۔ پنجابی ضرب المثل ان پر صادق آتی ہے۔ ''میاں مٹھو چوری کھانی اے؟ کھانی اے۔'' اسلام کا بنیادی اصل نظر انداز کیا جاتا ہے اور عیسائی اقوام کی تقلید کی جاتی ہے۔ ہماری جماعت احمدیہ نے اپنے انتخابات میں اسلامی دستور کو پھر اپنایا ہے اور اگر ثابت ہو جائے کہ کسی فرد جماعت نے اپنے انتخاب میں غیر اسلامی طریق اختیار کیا ہے تو ایسا شخص پانچ سال کے لئے انتخاب عہدہ داری سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اگر حکومت چاہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا ہدایت کے پیش نظر قانون انتخاب میں ضروری ترمیم و اصلاح کر سکتی ہے جس سے قومی امانت ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائے۔

روایت نمبر ۳۴۹۷ کا تعلق آیت اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کے شان نزول سے ہے۔ شیعہ اس آیت کے یہ معنی کرتے ہیں کہ میں اور کوئی اجر نہیں مانگتا، صرف یہی کہ میرے رشتہ داروں سے محبت رکھو۔ یہ مفہوم ردّ کیا گیا ہے۔ رسولؐ کی رشتہ داری کا تعلق سارے عرب سے تھا۔ قرآنِ مجید کی دوسری آیت سے شیعہ اصحاب کا یہ استدلال غلط ٹھہرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (التوبۃ: ۲۴) تو (مومنوں سے) کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دوسرے) رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی (کامیابی کا) راستہ نہیں دکھاتا۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ و رسول اور جہاد فی سبیل اللہ کی محبت دنیا کی تمام محبتوں سے بڑھ کر ہونی چاہیے۔ اگر مذکورہ بالا آیت کا وہ مفہوم لیا جائے تو آپؐ کا یہ سوال بھی کہ میرے رشتہ داروں سے محبت کرو، اجر کی خواہش ہوگی جس سے آپؐ بالکل منزہ ہیں۔ اس لئے آیت کے وہ معنی درست ہوں گے جو سورۃ التوبہ والی آیت کے مطابق اور آپؐ کی شان بالا کے مناسب حال ہوں۔ آیت کے صحیح معنی یہ ہیں کہ میں تم سے ایک دوسرے کے لئے ویسی ہی محبت چاہتا ہوں جیسی قریب ترین رشتہ دار اپنے قریب ترین رشتہ دار سے کرتا ہے۔ ایسی محبت جو سراسر خالص ہو اور طبعی جذبے سے صادر ہو۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کے تزکیہ نفس کی شان اور باہمی محبت و اخوت کا رابطہ ایک ایسا نمونہ

ہے جو عدیم النظیر ہے اور اپنے مرشد و مزکّی کی کامرانی پر ایک بین شہادت ہے۔ آپؐ نے جس غایت درجہ بے نفسی سے نہ صرف اپنی قوم کو بلکہ سارے جہاں کو دعوت الیٰ اللہ کا پیغام دیا اور اس دعوتِ حق میں جو اعلیٰ درجہ کا اسوہ پیش کیا ہے، اس نے نفوس کی بالکل کایا پلٹ دی۔ اس خارق عادت قلب ماہیت کا نمونہ مناقب کے ابواب اور ان کی متعلقہ روایات میں پیش کیا گیا ہے۔جن سے آیت قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (الشوریٰ:۲۴) کے مذکورہ بالا مفہوم کی تصدیق از خود ہو جاتی ہے۔ تعجب ہے کہ سورۃ ہود وغیرہ میں انبیاء حضرت نوح وغیرہ علیہم السلام کے لئے بار بار یہ ذکر ہو کہ ان میں سے ہر نبی نے اپنی قوم سے برملا فرمایا: يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○(ھود: ۵۲) اے میری قوم! میں اس (کام) کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اَجر اس ہستی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ کیا پھر (بھی) تم عقل سے کام نہیں لیتے۔(ترجمہ از تفسیر صغیر) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق یہ سمجھا جائے کہ آپؐ نے اپنی قوم سے اپنی خدمت رسالت کا نعوذ باللہ یہ معاوضہ طلب کیا ہو کہ وہ آپؐ کے عزیز و اقرباء سے محبت رکھیں، یہ خیال نہ صرف سیاقِ کلام اور قرآنِ مجید کی دوسری آیات ہی کے خلاف ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عالی مآب کے منافی اور فی ذاتہٖ بہت بھونڈا خیال ہے کیونکہ انبیاء اور ان کے متبعین وہ گروہ ہے جن کے اجر کی نسبت سورۂ ہود ہی میں صراحت ہے کہ انہیں عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ (ھود: ۱۰۹) نہ ختم ہونے والا انعام دیا جاتا ہے۔ لوگ ان کی روح اخلاص اور انتہائی قربانی کا بدلہ قطعاً نہ دے سکتے ہیں اور نہ انبیاء ان سے کسی قسم کے بدلے کی امید رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○(یوسف : ۱۰۵) اور تو اس (تبلیغ و تعلیم) کے متعلق ان سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو تمام جہانوں (اور سب لوگوں) کے لئے سراسر شرف (کا موجب) ہے۔(ترجمہ از تفسیر صغیر)

باوجود اس مطلق نفی کے شیعہ صاحبان معنونہ آیت سے یہ مفہوم سمجھتے ہیں کہ آپؐ نے نعوذ باللہ اپنی قوم سے خواہش کی کہ آپؐ کے رشتہ داروں سے محبت کی جائے۔ رشتہ داروں کی محبت کا کیا سوال! آپؐ تو سارے جہان کو باہم شیر و شکر دیکھنا چاہتے تھے۔ اخوت اسلامی کی بنیاد ہی اس محبت الٰہی و محبت بنی نوع انسان پر ہے جس میں اپنے اور غیر، سیاہ و سفید اور مشرقی و مغربی کا سوال ہی اُٹھ جاتا ہے۔ سب رشتۂ وحدت میں یکساں پروئے جاتے ہیں۔

آخری دو روایتوں کا تعلق اسی قسم کے امتیازوں کی قباحت سے ہے۔ امام بخاریؒ کے الفاظ یمن و شام، مشأمة، شومی اور اشام کی لغوی شرح بلاوجہ نہیں۔ ابو عبیدہ کے نزدیک اس شرح سے سورۃ الواقعہ کی آیات کی طرف اشارہ ہے جس میں تین گروہوں کا ذکر ہے۔ ایک اعلیٰ طبقہ جو مقربانِ باری تعالیٰ ہے وہ بلا تمیز و تفریق نعمت الٰہی سے مساوی طور پر بہرہ اندوز ہوں گے۔ جیسے فرمایا: مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ (الواقعہ:۱۷) یعنی تکیہ لگا کر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے۔ اس مبارک معاشرے میں سلامتی ہی سلامتی کی آواز سنائی دے گی۔ جیسے فرمایا: اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا

سَلٰمًا (الواقعة: ۲۷) اس سے دوسرے درجہ پر دوسرا گروہ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ کا ہے۔ (الواقعة: ۲۸) اس مبارک معاشرہ میں کوئی تکلیف دہ بات نہیں ہوگی۔ اس کا سایہ حکومت لمبا اور آرام دہ ہوگا۔ تیسرا گروہ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ (الواقعة: ۱۰) کا جنہیں اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ (الواقعہ: ۴۲) بھی کہا گیا ہے۔ جن کا سایہ آرام دہ نہیں بلکہ سخت تکلیف دہ ہوگا۔ فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّ حَمِيۡمٍ (الواقعہ: ۴۳) یعنی وہ گرم ہواؤں اور گرم پانیوں میں رہیں گے۔ جن کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ وَ كَانُوۡا يُصِرُّوۡنَ عَلَى الۡحِنۡثِ الۡعَظِيۡمِ (الواقعہ: ۴۷) اور وہ بڑے گناہ (یعنی شرک) پر اصرار کرتے تھے۔ اسلام کے مبارک اصول تعلیم کی برکت سے دنیا میں پہلے دو گروہ پیدا کر دیئے گئے۔ نہ صرف حجاز و عرب ہی کی سرزمین نے اپنے معاشرہ میں سلامتی ہی سلامتی دیکھی بلکہ اس کی بدولت دنیا کے تمام ممالک بلا تفریق و تمیز امن و سلامتی کا گہوارہ صدیوں تک بنے رہے۔ سولہویں صدی عیسوی تک اسلامی مملکت کی حدود ایک طرف چین تک اور دوسری طرف جرمنی اور فرانس تک ممتد تھیں اور شمال مغرب میں مراکش اور غاناتک اور جنوب میں جزائر انڈونیشیا تک۔ اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور سلام سلام کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ سب باشندے بلا تمیز وحدت واخوت کی لڑی میں یکساں پروئے ہوئے تھے۔ ان میں جنس، قوم وملک کا نشیب وفراز نہ تھا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَّا شَرۡقِيَّةٍ وَّ لَا غَرۡبِيَّةٍ (النور: ۳۶) کا مبارک درس باوجود اختلاف اَلۡسِنَہ سب کو اَزبر کرایا ہوا تھا۔ پھر شمال کی طرف سے یورپ کی عیسائی حکومتوں نے یورش شروع کی اور تین صدیوں کے عرصہ میں مسلمانوں کی حکومتوں پر ایک ایک کر کے قبضہ کر لیا۔ ہندوستان، انڈونیشیا اور براعظم افریقہ کا وسیع اسلامی ملک رفتہ رفتہ انگریزوں، فرانسیسیوں، پرتگیزوں، جرمن، اٹلی وغیرہ میں بٹ گیا۔ اسلام کے پر امن پیغام توحید و سلام کے عوض میں عیسائیت نے ان زیر تسخیر ممالک کو کیا دیا؟ تفرقہ قومیت اور جنسیت کی لعنت جو ساری دنیا کے لئے باعث جنگ و جدال ہے۔

شُؤْم کے معنی ہیں نحوست، کشت وخون۔ فقر وفاقہ کی جس نحوست میں اس وقت دنیا کی اکثریت مبتلا ہے وہ ظاہر ہے، محتاج بیان نہیں۔ لیکن اب ایک نیا دور شروع ہے جس میں ملکی تقسیم اور قومیت و جنسیت اور دینی تعصب کی لعنت نے عیسائی اقوام میں پھوٹ ڈال دی ہے جس سے زیر تسخیر ممالک واقوام ایک ایک کر کے آزاد ہو رہے ہیں۔ یہ آزادی آسمانی تدبیر سے عمل میں آرہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت قبائل عرب عَيۡبَةُ الۡجَاهِلِيَّةِ وَفَخۡرُهَا کی اسی لعنت کی ہی وجہ سے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ آپؐ کے پیغام توحید و سلامتی نے ان کی قدیم دشمنیوں کو ٹھنڈا کیا اور انہیں آپس میں بھائی بھائی بنا دیا اور آج پھر بنی نوع انسان پہلے سے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام توحید واخوت کے محتاج ہیں۔

خلاصہ یہ کہ امام بخاریؒ نے روایت نمبر ۳۴۹۹ کے آخر میں لفظ شُؤْم وغیرہ کی گردان بلا وجہ نہیں کی بلکہ اسلام کے سنہری اصل کی قیمت وقدر، مثبت و منفی جہت سے نمایاں کی ہے جس کی وجہ سے مجھے بھی گذشتہ صدیوں

کے واقعات کا مجملاً ذکر کرنا پڑا ہے۔ کتاب الانبیاء کے آخری ابواب سے ظاہر ہے کہ اسلام کا اصل مقابلہ موجودہ عیسائیت سے ہے جس کا مظہر دجال اکبر ہے جو ایسی سیاست کی حمایت میں شب و روز کوشاں ہے جو بنی نوع انسان کے لئے شُؤْم اور نَارٍ مِّنْ يَّحْمُوْم کا باعث، بلامبالغہ سینکڑوں تلخیاں اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔

باب کی آخری روایت میں ہے: وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔ ایمان وحکمت یمن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ لِكُلِّ مَقَامٍ مَّقَالٌ۔ ہر مقام کے مناسب حال بات کہی جاتی ہے۔ اس قول سے علی الاطلاق نتیجہ اخذ کرنا مناسب نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک میں تھے تو اس وقت آپؐ کو اطلاع ملی کہ اہالیٔ یمن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اسلام قبول کرلیا ہے۔ اس موقع پر آپؐ نے اس فقرے سے اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ بعض کے نزدیک آپؐ نے ایمان کو مکہ کی طرف منسوب کیا کہ بیت اللہ اسلام کا منبع اوّل ہے اور بعض کا خیال ہے کہ آپؐ کی مراد مدینہ تھی کہ وہ آپؐ کی ہجرت گاہ ہے اور اس سے اسلام بڑھا، پھلا اور پھولا۔ نیز ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا: اَلْاِيْمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ[1] بوجہ اس کے کہ اس ملک کے باشندوں نے اسلام قبول کیا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں برداشت کیں۔ اور بعض نے مذکورہ نسبت کی یہ توجیہ بھی کی ہے کہ انصار میں اکثریت اہل یمن کی تھی۔ (فتح الباری جزء ۶ صفحہ ۶۵۱)

بَاب ۲: مَنَاقِبُ قُرَيْشٍ
قریش کی خوبیاں

۳۵۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ

۳۵۰۰: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ حضرت معاویہؓ کو خبر پہنچی اور وہ اس وقت قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے تھے کہ عنقریب قحطان سے ایک بادشاہ ہوگا۔ یہ سن کر حضرت معاویہؓ غصے میں آئے اور کھڑے ہوئے اور انہوں نے اللہ کی تعریف کی جس کا وہ اہل ہے۔ پھر کہا: امابعد! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ

۱ (مسلم، کتاب الإیمان، باب تفاضل أهل الإیمان فیه ورجحان أهل الیمن فیه)

يَتَحَدَّثُوْنَ أَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّيْنَ.

طرفہ: ۷۱۳۹۔

تم میں سے بعض ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ کتاب اللہ میں ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ یہ تم میں سے وہی لوگ ہیں جو بالکل جاہل ہیں۔ اس لئے جھوٹے خیالات سے بچو، جن خیالات نے ان کو گمراہ کر رکھا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ یہ امر (یعنی امارت وسرداری) قریش میں ہی رہے گا جس نے بھی ان سے دشمنی رکھی، اللہ اسے منہ کے بل اوندھا کرے گا جب تک وہ دین پر برقرار رہیں۔

۳۵۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.

طرفہ: ۷۱۴۰۔

۳۵۰۱: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا۔ عاصم بن محمد نے ہمیں بتایا، کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا۔ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، حضرت ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: امارت ہمیشہ قریش میں ہی رہے گی جب تک کہ ان میں سے دو آدمی باقی رہیں گے۔

۳۵۰۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَعْطَيْتَ

۳۵۰۲: یحيٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عقیل سے، عقیل نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابن مسیب سے، ابن مسیب نے حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ

بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ.

اطرافہ: ۳۱۴۰، ۴۲۲۹۔

مل کر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) چلے گئے تو وہ کہنے لگے: یارسول اللہ! آپؐ نے مطلب کے بیٹوں کو دیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ ہم اور وہ تو آپؐ سے ایک ہی درجہ پر ہیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنوہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں۔

۳۵۰۳: وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اطرافہ: ۳۵۰۵، ۶۰۷۳۔

۳۵۰۳: اور لیث نے کہا: ابوالاسود محمد نے مجھے بتایا کہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بنوزہرہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور حضرت عائشہؓ ان پر اس وجہ سے بہت ہی مہربان تھیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار تھے۔

۳۵۰٤: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ ح. قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ

۳۵۰۴: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا کہ سعد (بن ابراہیم) سے روایت ہے۔ نیز یعقوب بن ابراہیم (بن سعد) نے کہا: میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ انہوں نے کہا: عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

{وَمُزَيْنَةُ[۱]} وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللهِ وَرَسُوْلِهِ.

طرفہُ: ۳۵۱۲۔

فرمایا: قریش اور انصار اور جہینہ {ومزینہ} اور اسلم، اشجع اور غفار دوست اور مددگار ہیں۔ سوا اللہ اور رسول کے ان کا کوئی دوست نہیں۔

۳۵۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوالْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِّزْقِ اللهِ تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي أَنْ يُّؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّوْنَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ

۳۵۰۵: عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا، کہا: ابوالاسود نے مجھے بتایا کہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حضرت عائشہؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد باقی تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تھے اور وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر حضرت عائشہؓ سے سلوک کیا کرتے تھے اور حضرت عائشہؓ کے پاس اللہ کے رزق سے جو کچھ آتا، اپنے پاس نہ رکھ چھوڑتیں، صدقہ کر دیتی تھیں۔ یہ دیکھ کر حضرت (عبداللہ) بن زبیرؓ نے کہا: ان کے ہاتھوں کو روکنا چاہیے۔ وہ کہنے لگیں: کیا میرے ہاتھوں کو روکا جائے گا؟ مجھ پر نذر ہوگی اگر میں نے اس سے بات کی۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ان کے پاس قریش میں سے کئی آدمیوں اور خاص کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال والوں سے سفارش کرائی۔ مگر وہ نہ مانیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال زہریوں نے جن میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اسود بن عبد یغوث اور حضرت مِسوَر بن مخرمہؓ بھی تھے،

۱- یہ لفظ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہے۔ (فتح الباری جزء۶ حاشیہ صفحہ ۶۵۲) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِيْنَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِيْنَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغَ مِنْهُ.

(حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے کہا:) جب ہم اندر جانے کی اجازت لیں تو تم بھی پردہ سے جاگھسنا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عبد اللہؓ نے حضرت عائشہؓ کو دس غلام بھیجے اور حضرت عائشہؓ نے ان کو آزاد کر دیا۔ پھر وہ غلام آزاد کرتی رہیں یہاں تک کہ چالیس تک ان کی تعداد پہنچ گئی اور کہنے لگیں: میری آرزو ہے کہ کاش جب میں نے قسم کھائی تھی، میں کوئی ایسا کام مقرر کرتی کہ جس کو میں کرکے اس نذر سے فارغ ہو جاتی۔

اطرافہٗ: ۳۵۰۳، ۶۰۷۳۔

تشریح: مَنَاقِبُ قُرَيْشٍ: قریش نضر بن کنانہ کی نسل ہیں جیسا کہ ابو عبیدہ نے جزم سے کہا ہے اور مؤرخین ابن سعد اور ہشام بن کلبی وغیرہ نے بھی اس قبیلہ کا ذکر کیا ہے۔ اکثر انہیں فہر بن مالک بن نضر کی اولاد بتاتے ہیں۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۵۳) عرب کے دو بڑے قبیلے تھے ربیعہ و مضر۔ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ پر خزاعہ قابض تھے۔ قریش نے اس قبیلہ سے جنگ کی اور اسے وہاں سے نکالا اور خود بیت اللہ کے متولی ہوئے۔ یہ واقعہ چوتھی صدی عیسوی کا ہے۔ مکہ مکرمہ کی بود و باش سے اس قبیلے نے ہوش سنبھالے اور متمدن ہوئے اور مشرق و مغرب کی تجارت سنبھالی۔ اس وقت جزیرہ عرب ہندوستان، ایشیا کوچک اور افریقہ کے درمیان واسطہ تجارت تھا۔ تجارتی قافلے قریش کی حفاظت میں مشرقی اور مغربی ممالک کے درمیان سلامتی سے نقل و حرکت کر سکتے تھے۔ اس وجہ سے قریش ان سے بڑے بڑے معاوضے اور راہداری وصول کرتے تھے۔ جس سے یہ لوگ بہت دولت مند ہو گئے۔ سورۃ القریش میں ان کے شتائی (سرمائی) اور صیفی (گرمائی) سفروں کا ذکر کرکے انہیں اپنے ربّ کے شکر گذار بندے بننے کی تلقین کی گئی ہے۔ قبیلہ قریش کی اہم شاخوں کے نام یہ ہیں: بنو امیہ، بنو نوفل، بنو زہرہ، بنو مخزوم، بنو اسد، بنو جمح، بنو سہم، بنو ہاشم، بنو تیم اور بنو عدی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ہاشم کے خاندان سے تھے۔ روایت نمبر ۳۵۰۲ میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ایک ہی خاندان قرار دیا گیا ہے اور روایت نمبر ۳۵۰۴ میں انصار (اہالیٔ مدینہ و یمن) اور قبائل بنی جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار قریش کے موالی (دوست و مددگار) قرار دیئے گئے ہیں۔ مولیٰ کی اصطلاح خاص تھی یعنی عہد و پیمان کا دوست جس کا فرض ہو جاتا تھا کہ حالت جنگ میں مدد دے۔ مولیٰ کی جمع موالی ہے۔

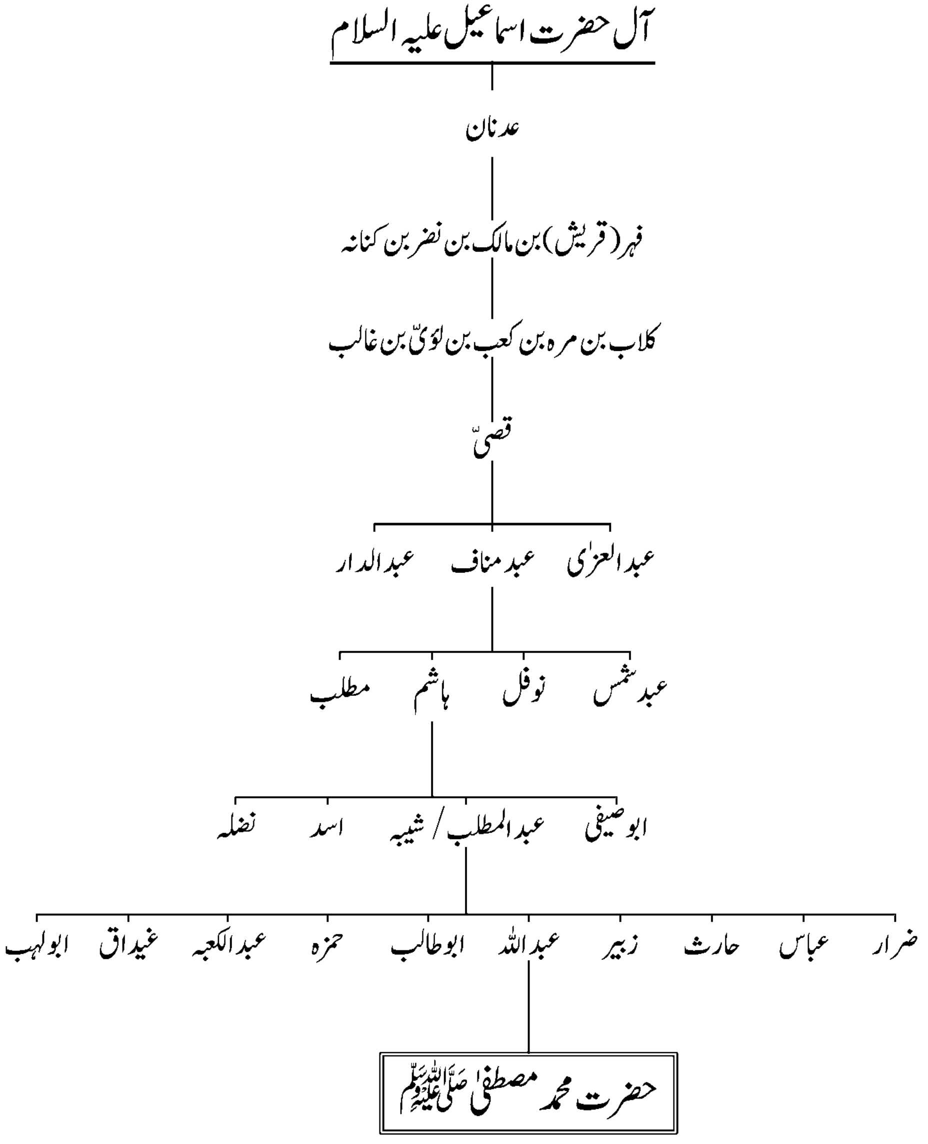
قریش نام کی وجہ تسمیہ میں کئی قول ہیں۔ ایک یہ کہ ویل مچھلی کا نام قریش ہے جو سمندر کے تمام جانداروں

سے بڑا جانور ہے اور باقی جانوروں کو نگل جاتی ہے۔ چونکہ یہ طاقتور لوگ تھے اس لئے قریش کہلائے۔ دوسری وجہ یہ کہ قریش کے معنوں میں جتھہ بندی اور اتحاد کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں: تَقَرَّشَ الْقَوْمُ۔ تَجَمَّعُوْا۔ قوم جمع ہو گئی۔ یہ سب لوگ بیت اللہ کی حفاظت کے لئے مکہ میں جمع ہو گئے تھے، اس لئے قریش کا نام پایا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تجارتی کاروبار کی وجہ سے ان کا نام قریش تھا۔ کہتے ہیں: تَقَرَّشَ الْمَالَ ۔ جَمَعَهُ۔ اس نے مال جمع کیا۔ چونکہ یہ تجارت سے کافی مال جمع کر لیتے تھے، اس لئے ان کا نام قریش ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قریش جنگی لوگ تھے اور فن حرب میں خوب ماہر۔ اسی وجہ سے مذکورہ بالا قبائل قریش کہلائے۔ چنانچہ لغت میں تَقَارَشَ کے معنی ہیں خوب نیزہ زنی کی۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۵۳، ۶۵۴) (لسان العرب - قرش)

باب ۲ کے تحت مناقب قریش سے متعلق چھ روایتیں ہیں۔ روایت نمبر ۳۵۰۵ میں حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کا واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ اس کا تعلق آپؓ کے ایام خلافت سے ہے۔ یہ حضرت عائشہؓ کے بھانجے تھے۔ چاہتے تھے کہ انہیں صدقات میں اسراف سے روکیں۔ جس پر وہ ان سے ناراض ہو گئیں۔ امام بخاریؒ نے یہ واقعہ قریش کے اوصاف میں شمار کیا ہے کہ وہ سخاوتِ نفس سے متصف تھے۔

باب ۲ کی پہلی روایت جو حضرت معاویہؓ سے مروی ہے۔ اس کا مضمون وہی ہے جو باب ا کی روایت نمبر ۳۴۹۶ میں گذر چکا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا۔ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ حَتَّى يَقَعَ فِيْهِ۔ اور باب ۲ کی روایت نمبر ۳۵۰۰ میں ہے: فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِيْ تُضِلُّ أَهْلَهَا۔ یعنی ان خواہشوں (اور آرزوؤں) سے اپنے تئیں بچاؤ جو خواہش کرنے والوں کو گمراہ کرتی ہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ یہ امر قریش میں رہے گا... مَا أَقَامُوا الدِّيْنَ جب تک وہ دین پر راستی سے قائم رہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کے قول کی تائید حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نمبر ۳۵۱۷ سے بھی ہوتی ہے جو باب ۷ میں مروی ہے۔ قحطانی سے مراد یمنی شخص ہے جس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ امام مہدی ہے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول سے پہلے آئے گا۔ مگر یہ روایت بلحاظ سند موقوف ہے۔ اس بارہ میں امام ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ حضرت معاویہؓ کا قول مقید ہے الفاظ مَا أَقَامُوا الدِّيْنَ سے۔ یعنی قحطان میں خلافت منتقل ہونے کا تعلق اس وقت سے ہے جب قریش دین کے بارہ میں لاپروا ہو جائیں گے۔ (فتح الباری جزء۶ شرح باب ۲ صفحہ ۶۵۴، شرح باب ۷ صفحہ ۶۶۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمودہ پورا ہو گیا ہے۔ جب بغداد میں ان کی خلافت برائے نام تھی، دینی روح مر چکی تھی۔ اس تعلق میں تفصیل کتاب الفتن میں آئے گی۔ باب ۲ کی روایت نمبر ۳۵۰۱ میں یہ ذکر ہے مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ کہ حکومت قریش میں رہے گی جب تک قریش میں سے دو آدمی بھی باقی ہوں۔ یہ روایت مذکورۃ الصدر شرط سے مقید ہے یعنی بشرطیکہ دینداری ان میں قائم رہے۔ قبائل قحطان کا تعلق عدنانی قبائل سے شرح باب ۴ میں ملاحظہ ہو۔

تیسری روایت (نمبر ۳۵۰۲) کے تعلق میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عدنانی نسب نامے کا ایک نقشہ درج کر کے قبائل قریش کا تعلق بتایا جائے۔ تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا نسب نامہ واضح طور پر معلوم ہو جو بنوہاشم سے تھا۔ یہ نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:



قصی بن کلاب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تھے اور عدنانی کہلاتے تھے۔ یہ دانشورانِ عرب میں سے مشہور دانشور تھے اور بڑے فصیح و بلیغ خطیب۔ اس تعلق میں مندرجہ ذیل دو حوالے بھی نقل کئے جاتے ہیں جن سے قریش اور بنو خزاعہ کی عداوت سے متعلق سابقہ تاریخ کا علم ہو سکتا ہے:

۱ فَلَمَّا قَدِمَتْ خُزَاعَةُ مِنَ الْيَمَنِ أَجْلَتْ جُرْهُمَ وَانْتَزَعَتْ مِنْهَا السِّيَادَةَ بَعْدَ تَفَرُّقِ سَبَاءٍ عَلَى إِثْرِ حَادِثَةِ سَيْلِ الْعَرِمِ إِذْ عَرَّجَ عَلَى مَكَّةَ بَنُوْ حَارِثَ بْنِ عَمْرٍو الْمُلَقَّبِ بِخُزَاعَةَ فَاسْتَعَانَ بَنُوْ حَارِثَ بِكِنَانَةَ (بَطْنٍ مِنْ مُرَّ) فَغَلَبَهُمْ بَنُو حَارِثَةَ وَكَانَ رَئِيْسُهُمْ يَوْمَئِذٍ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَاسْتَمَرَّتْ خُزَاعَةُ عَلَى وِلَايَةِ الْبَيْتِ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِ مِائَةِ سَنَةٍ أَحْدَثُوْا فِيْهَا كَثِيْرًا مِّنَ الْأَوْهَامِ الْفَاسِدَةِ وَلَا سِيَمَا عِبَادَةُ هُبُلَ۔

یعنی جب سیلاب عرم کے بعد سبأ کی قوم منتشر ہو گئی تو خزاعہ یمن سے آئے اور جرہم قبیلے کو مکہ سے جلاوطن کر دیا اور ان سے سرداری چھین لی۔ جب بنو حارثہ بن عمرو جس کا لقب خزاعہ تھا مکہ میں آئے تو بنو حارثہ نے کنانہ سے مدد لی (جو مرّ قبیلے کا ایک خاندان تھا) اور بنو حارثہ ان پر غالب آئے۔ ان دنوں ان کا سردار عمرو بن لحی تھا۔ خزاعہ بیت اللہ کے تقریباً تین سو سال تک متولی رہے۔ اس اثناء میں انہوں نے بہت سے فاسد اوہام بیت اللہ سے متعلق بطور بدعت جاری کئے خصوصاً ہبل کی عبادت۔

۲- قَدِ اسْتَمَرَّتْ خُزَاعَةُ عَلَى وِلَايَةِ الْبَيْتِ حَتَّى قَوِيَتْ قُرَيْشٌ وَتَغَلَّبَتْ عَلَيْهَا فِي الْقَرْنِ الْخَامِسِ فَاسْتَوْلَى قُصَيّ بْنُ كِلَابٍ عَلَى أَمْرِ مَكَّةَ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ سَنَةَ ۴۴۰ الْعِيْسَوِيَّةَ وَأَوْلَادُهُ عَلَيْهَا فَرَحَلَتْ خُزَاعَةُ وَنَزَلَتْ بِبَطْنِ مُرٍّ فِي وَادِي فَاطِمَةَ۔

یعنی خزاعہ بیت اللہ کے اس وقت تک متولی رہے کہ قریش مضبوط ہو گئے اور پانچویں صدی عیسوی میں اس پر غالب آئے۔ قصی بن کلاب نے مکہ اور بیت اللہ کی سرداری اور نگرانی سنبھالی۔ یہ واقعہ ۴۴۰ء کا ہے اور اسی طرح اس کی اولاد نے بھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قبیلہ خزاعہ وہاں سے رحلت کر گیا اور وادیٔ فاطمہ کے قریب صحرائی علاقے مُرّ میں ڈیرے لگائے۔ (بنو خزاعہ، اوس اور خزرج سب بنو قحطان ہیں جنہوں نے یمن سے سیل عرم اور سد مأرب کی شکست وریخت کی وجہ سے شمالی علاقہ میں ہجرت کی۔)

اس تعلق میں مروج الذهب للمسعودی، ذکر مكة وأخبارها وبناء البيت، ولاية الخزاعة أمر البيت، جزء اول صفحہ ۱۹۱۔ نیز ولاية البيت تؤول الى قصى بن كلاب، جزء اول صفحہ ۱۹۲ بھی دیکھئے۔ تاریخ ابن خلدون میں یہ ذکر الكتاب الثانى، القول فى أجيال العرب، الطبقة الثانية من العرب، الخبر عن قريش وملكهم بمكة، جزء۲، صفحہ ۳۹۶ میں دیکھئے۔

مذکورہ بالا دونوں حوالوں سے ظاہر ہے کہ حارث کی اولاد بنو خزاعہ کو قریش سے تو ہمدردی کے کیا تعلقات ہو سکتے تھے۔ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ میں شامل ہوئے اور اس کی محرک اوّل سابقہ قدیم خاندانی رقابت تھی۔ مکہ پر اپنے تین صدی تسلط اور قریش کے جد امجد قصی بن کلاب کے ہاتھوں سے اپنی جلاوطنی کی تلخی وہ نہیں بھول سکتے تھے۔

بَاب۳: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ
قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے

۳۵۰۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا ذَلِكَ.

۳۵۰۶: عبدالعزیز بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت سعید بن عاصؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حارث بن ہشام کو بلوایا اور پھر انہوں نے سورتوں کو مصحفوں میں نقل کیا اور حضرت عثمانؓ نے ان تینوں (عبداللہؓ، سعیدؓ اور عبدالرحمٰنؓ) قریشی لوگوں سے کہا: جب تم اور زید بن ثابتؓ قرآن کے کسی لفظ کے متعلق اختلاف کرو تو تم اس کو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ وہ انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اطرافہ: ۴۹۸۴، ۴۹۸۷۔

تشریح: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ: روایت زیر باب کا مقصد صرف اس قدر بتانا ہے کہ قریش دوسری قوموں سے بلکہ قبائل عرب میں سے بھی اس امر میں ممتاز ہیں کہ ان کی زبان میں قرآن مجید جیسی فصیح و بلیغ اور جامع حقائق و اصولِ شریعت- کتاب نازل ہوئی اور مصحف کی کتابت کے وقت انہی کے لب ولہجہ اور انہی کے محاورات کو ترجیح دی جاتی تھی۔ اس امر کی تفصیل آئندہ آئے گی۔ دیکھئے کتاب فضائل القرآن، باب ۲، ۳۔

بَاب ٤ : نِسْبَةُ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيْلَ
يمن والوں کا حضرت اسماعیلؑ کی طرف منسوب ہونا

مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ.

ان میں سے اسلم بن افصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر بھی ہیں جو خزاعہ کی ایک شاخ تھے۔

۳۵۰۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَأَمْسَكُوْا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

۳۵۰۷: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید بن ابی عبید سے روایت کی کہ حضرت سلمہ (بن اکوع) رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے کے پاس تشریف لے گئے جو منڈی میں تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اے اسماعیلؑ کے بیٹو! تیر اندازی کرتے رہو۔ کیونکہ تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا اور ان میں سے ایک فریق کے متعلق فرمایا کہ میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔ یہ سنتے ہی انہوں (یعنی دوسرے فریق) نے اپنے ہاتھوں کو روک لیا۔ آپؐ نے پوچھا: انہیں کیا ہوا؟ کہنے لگے: ہم کیسے تیر پھینکیں جبکہ آپؐ بنی فلاں کے ساتھ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا تیر پھینکو اور میں تم سبھی کے ساتھ ہوں۔

اطرافہٗ: ۲۸۹۹، ۳۳۷۳۔

تشریح: نِسْبَةُ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيْلَ: روایت زیر باب سے استدلال کی نسبت اختلاف ہے کہ بنو خزاعہ کس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذریت کہلا سکتے ہیں جبکہ وہ قحطانی تھے اور عدنانی معد بن عدنان کی نسل ابراہیمی سے ہیں جو بخت نصر شاہِ بابل کے زمانہ میں تھا اور اس کے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے درمیان فاصلہ بعض کے نزدیک چار پانچ پشتوں کا ہے اور بعض کے نزدیک اس سے زیادہ کا۔ امام ابن حجرؒ

نے اس بارہ میں مختلف اقوال ذکر کرنے کے بعد ترجیح ابن اسحاقؒ کے قول کو دی ہے بلکہ ان کے نزدیک ان سے بڑھ کر حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا وہ قول قابل ترجیح ہے جو حاکم[1] اور طبرانی[2] نے نقل کیا ہے: قَالَتْ عَدْنَانُ هُوَ ابْنُ أُدِّ بْنِ زَنَدِ بْنِ بَرَى بْنِ أَعْرَاقِ الثَّرَى جو حضرت اسماعیلؑ ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا قول موافق ہے اس قول کے جو ابراہیم بن منذر کا قول ہے۔ یعنی هُوَ عَدْنَانُ بْنُ أُدِّ بْنِ أُدَدِ بْنِ الْهُمَيْسِع بْن نَابِتِ بْنِ إِسْمَاعِيْل۔ عبداللہ بن عمران مدنی نے اُدد اور ہمیسع کے درمیان ایک زید نام کا بھی ذکر کیا ہے۔
(فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۵۸، ۶۵۹)

عدنان سے نزار اور نزار سے وہ تمام بڑے بڑے قبائل مضر، ربیعہ، غطفان، مزینہ، لحیان، اشجع اور اسلم وغیرہ منسوب ہوتے ہیں جو بادیہ عرب اور اس کے ملحقہ علاقہ جات پر چھائے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلم بن افصیٰ بن حارثہ سے بنی اسماعیل کا خطاب فرمانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ تمام قحطانی قبائل باپ دادا کے اعتبار سے بنو اسماعیل ہوں۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ ماؤں کے اعتبار سے بنو اسماعیل ہوں کیونکہ قحطانی اور عدنانی قبائل کے درمیان دامادی کے تعلقات بھی تھے جیسا کہ ہمدانی (نسابہ) عالم انساب نے ان کے باہمی شادی بیاہ سے ایک دوسرے کے ساتھ اختلاط کا ذکر کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس مصاہرت کی رو سے ان خزاعی تیر اندازوں کو بنی اسماعیل کہا گیا ہو۔ حضرت حسان بن ثابتؓ کے دادا ابن منذر نے بھی اہل یمن کا ذکر بنت اسماعیل کی اولاد سے کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

وَرِثْنَا مِنَ الْبُهْلُوْلِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ وَحَارِثَةَ الْغَطْرِيْفِ مَجْدًا مُؤَثَّلًا

مَآثِرَ مِنْ آلِ ابْنِ بِنْتِ ابْنِ مَالِكٍ وَبِنْتِ ابْنِ إِسْمَاعِيْلَ مَآ إِنْ تَحَوَّلَا

(فتح الباری جزء۶ حاشیہ صفحہ ۶۵۹)

قبیلہ اسلم، عمرو بن عامر کی نسل سے ہے جس کا شجرہ نسب قبیلہ کہلان سے ملتا ہے۔ کہلان، سبأ سے اور یہ یشجب بن یعرب بن قحطان سے۔ امام ابن حجرؒ نے ابن اسحاقؒ کے قول کا جو حوالہ دیا ہے، اس کی رو سے یہ نسب نامہ ہے: عدنان بن ادد بن یشجب بن یعرب بن قندر یا یشجب بن نابت بن اسماعیل۔ اس فرق سے کوئی اثر نہیں پڑتا، اگر باہمی مصاہرت سے متعلق نظریہ تسلیم کیا جائے جو درست معلوم ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ یہ ہے: ہم نے عمرو بن عامر سے بڑائی ورثہ میں حاصل کی ہے جو (بہلول) جامع الصفات سردار تھا اور حارثہ سے بھی جو خوبصورت سخی جوان تھا۔ ایسی بڑائی جو پائیدار ہے اور قدیم سے ورثہ میں ملی

---

۱ (المستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، تفسير سورة ق، جزء دوم صفحه ۵۰۴)

۲ (المعجم الصغير للطبراني، حرف الميم، من اسمه محمد بن سحنوية، جزء ۲ صفحه ۱۵۱)

ہے۔ یہ قابل فخر کارنامے ابن مالک اور اسماعیل کے نواسوں کے ہیں جنہیں زوال نہیں۔

زمانہ جاہلیت کے ایک شاعر کا یہ قول ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عدنانی قحطانی قبائل کے درمیان مصاہرت (دامادی کے رشتے) تھے جس کی وجہ سے ایک دوسرے کے جد امجد کی طرف بطور فخر انتساب کرتے تھے۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۵۹)

بَاب ۵

۳۵۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ بِاللهِ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيْهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۵۰۸: ابومعمر نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوارث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حسین (بن واقد) سے، حسین نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) یحيٰ بن یعمر نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوالاسود دِیلی نے انہیں بتایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: جو شخص بھی اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب ہوا جبکہ وہ جانتا ہے تو اس نے یقیناً اللہ کا کفر کیا اور جو اس قوم کی طرف منسوب ہوا کہ جن سے اس کا کوئی تعلق نہیں تو پھر چاہیے کہ وہ آگ میں اپنا ٹھکانہ بنانے کی تیاری کرے۔

۳۵۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ

۳۵۰۹: ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہ حریز نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عبدالواحد بن عبداللہ نصری نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی نہایت ہی بڑا بہتان ہے کہ آدمی اپنے باپ کے

أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُوْلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ.

سوا کسی اور کی طرف منسوب ہو یا اپنی آنکھ کو وہ کچھ دکھلائے جو اس نے نہیں دیکھا، یا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء کرے ایسی بات کا جو آپؐ نے نہیں کہی۔

۳۵۱۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَّرَاءَنَا. قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعَةٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعَةٍ الْإِيْمَانِ بِاللهِ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا إِلَى اللهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ.

۳۵۱۰: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ حماد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوجمرہ سے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: عبدالقیس کے نمائندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! ہم ربیعہ کے قبیلہ سے ہیں۔ ہمارے اور آپؐ کے درمیان مضر کے کفار حائل ہیں۔ ہم آپؐ تک سلامتی سے نہیں پہنچ سکتے مگر ماہِ حرام میں ہی۔ اگر آپؐ ہمیں ایسی بات کا حکم دیں کہ جو ہم آپؐ سے سیکھ لیں اور ان کو بھی بتائیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں تم کو چار باتیں کرنے کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لانا یعنی یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور نماز سنوار کر پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور اللہ کے لئے اس غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا جو تم حاصل کرو اور میں تم کو کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے کریدے ہوئے برتن اور رال کے روغنی برتن سے منع کرتا ہوں۔

اطرافہُ: ۵۳، ۸۷، ۵۲۳، ۱۳۹۸، ۳۰۹۵، ۴۳۶۸، ۴۳۶۹، ۶۱۷۶، ۷۲۶۶، ۷۵۵۶۔

۳۵۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

۳۵۱۱: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے سالم بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپؐ منبر پر تھے۔ آپؐ فرماتے تھے: دیکھو فتنہ یہاں سے ہوگا۔ آپؐ مشرق کی طرف اشارہ کرتے تھے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

اطرافہُ: ۳۱۰۴، ۳۲۷۹، ۵۲۹۶، ۷۰۹۲، ۷۰۹۳۔

تشریح: یہ باب بلا عنوان ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ اس کا تعلق بلحاظ مضمون سابقہ باب سے ہی ہے۔ اس کے تحت چار روایتیں ہیں۔ ان میں سے پہلی بلحاظ مضمون گذر چکی ہے۔ دُہرانے سے یہ ذہن نشین کرانا مقصود ہے کہ انذار شدید کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے بعید تھا کہ اسلم بن افصیٰ وغیرہ یونہی بلاوجہ عدنان شمار کئے جاتے۔

تیسری روایت کتاب الایمان باب ۴۰ اور کتاب العلم باب ۲۵ میں بھی گذر چکی ہے۔ اس سے یہ بتایا گیا ہے کہ اکثر قبائل عرب یا ربیعہ کی شاخیں ہیں یا مضر کی۔ اور یہ کہ ان میں سے کسی کے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے میں کوئی اچنبھابات نہیں، سبھی متفق ہیں۔ اس باب کی چوتھی روایت باب ۱ میں بھی گذر چکی ہے۔ (دیکھئے روایت نمبر ۳۴۹۸) آگے کتاب الفتن باب ۱۶ میں بھی آئے گی۔

بَاب ٦: ذِكْرُ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ

اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ اور اشجع (قبیلوں) کا ذکر

۳۵۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۳۵۱۲: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، سعد نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے، عبدالرحمٰن نے

رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْـهُ قَـالَ قَـالَ النَّبِـيُّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ قُـرَيْشٌ وَالْأَنْصَـارُ وَجُهَيْنَـةُ وَمُزَيْنَـةُ وَأَسْـلَمُ وَغِفَـارُ وَأَشْـجَعُ مَـوَالِيَّ لَـيْسَ لَهُـمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

طرفہٗ: ۳۵۰۴۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے مددگار ہیں اور ان کا مددگار اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی نہیں۔

۳۵۱۳: حَـدَّثَنِي مُحَمَّـدُ بْـنُ غُرَيْـرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْـرَاهِيْمَ عَـنْ أَبِيْـهِ عَـنْ صَـالِحٍ حَدَّثَنَـا نَـافِعٌ أَنَّ عَبْـدَ اللّٰهِ أَخْـبَرَهُ أَنَّ رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَـارُ غَفَـرَ اللّٰهُ لَهَـا وَأَسْـلَمُ سَـالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.

۳۵۱۳: محمد بن غریر زہری نے مجھ سے بیان کیا کہ یعقوب بن ابراہیم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے صالح سے روایت کی کہ نافع نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا کہ غفار جو ہیں اللہ نے ان کی مغفرت کی اور اسلم جو ہیں اللہ نے ان کو سلامتی میں رکھا اور عُصَیّہ نے اللہ اور اس کے رسول کی معصیت اور نافرمانی کی۔

۳۵۱۴: حَـدَّثَنَا مُحَمَّـدٌ أَخْبَرَنَـا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْـلَمُ سَـالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَـارُ غَفَـرَ اللّٰهُ لَهَا.

۳۵۱۴: محمد (بن سلام) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوہاب ثقفی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: اسلم جو ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی میں رکھا اور غفار جو ہیں ان کی اللہ نے مغفرت کی۔

۳۵۱۵:حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

۳۵۱۵: قبیصہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَمِنْ أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

اطرافهُ: ۳۵۱۶، ۶۶۳۵۔

ہمیں بتایا۔ نیز محمد بن بشار نے مجھ سے بیان کیا کہ (عبدالرحمن) بن مہدی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سفیان سے، سفیان نے عبدالملک بن عمیر سے، عبدالملک نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بتلاؤ اگر جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار؛ بنوتمیم، بنواسد، بنوعبداللہ بن غطفان اور بنوعامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں! تو ایک شخص بولا: تو پھر یہ (یعنی بنوتمیم، بنواسد، بنوعبداللہ اور بنوعامر) نامراد اور گھاٹے میں ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: وہ بنوتمیم سے اور بنواسد سے اور بنوعبداللہ بن غطفان سے اور بنوعامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

۳۵۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ

۳۵۱۶: محمد بن بشار نے مجھ سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا کہ شعبہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے سنا۔ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے تھے کہ اقرع بن حابسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اسلم، غفار اور مزینہ میں سے آپؐ کی بیعت ان لوگوں نے کی ہے جو حاجیوں کا مال و اسباب چرایا کرتے

وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ، ابْنُ أَبِي يَعْقُوْبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ.

اطرافهُ: ۳۵۱۵، ۶۶۳۵۔

تھے۔ عبدالرحمٰن نے کہا: میں سمجھتا ہوں، انہوں نے جہینہ کا بھی ذکر کیا۔ (محمد) بن ابی یعقوب نے اس میں شک کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلا بتاؤ اگر اسلم، غفار، مزینہ اور میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جہینہ؛ بنو تمیم، بنو عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا یہ نامراد اور گھاٹے میں رہے! (ہرگز نہیں۔) اقرعؓ نے کہا: حضورؐ کا ارشاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ ضرور ان سے بہتر ہیں۔

٣٥١٦م: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيْمٍ وَهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ.

۳۵۱۶م: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا۔ حماد (بن زید) سے روایت ہے۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: آنحضرتؐ نے فرمایا: اسلم اور غفار، مزینہ اور جہینہ میں سے بعض لوگ یا فرمایا: جہینہ میں سے یا مزینہ میں سے کچھ لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہوں۔ یا فرمایا: قیامت کے دن اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں۔

تشریح: ذِكْرُ أَسْلَمَ وَغِفَارَ......: قبائل اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ اور اشجع زمانہ جاہلیت میں بڑے طاقتور تھے۔ ان کا رعب و دبدبہ باقی قبائل پر تھا۔ قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ اور قبیلہ بنی تمیم کمزور تھے۔ جب اسلام آیا تو مذکورہ بالا قبائل نے اسے جلدی سے قبول کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سابقہ کھوئی ہوئی قوت وطاقت اور برتری ان میں دوبارہ عود کر آئی۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۶۴)

قبیلہ غفار سے بنو غفار بن ملیل بن ضمرۃ بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ مراد ہے۔ اس قبیلہ میں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ پھر وہ واپس گئے تو اس قبیلے کی اکثریت مسلمان ہو گئی۔ مزینہ عورت کا نام تھا جو عمرو بن اد بن طابخہ کی بیوی تھی۔ طابخہ الیاس بن مضر کا بیٹا تھا اور مزینہ کلب بن وبرہ کی بیٹی تھی جو اوس و عثمان کی ماں تھی اور ان کے باپ کا نام عمرو ہے۔ انہی کی اولاد بنو مزینہ کہلائی۔ مزنیوں میں سے قدیم صحابہ حضرت عبداللہ بن مغفل بن عبد نہم مزنیؓ، ان کے چچا حضرت خزاعی بن عبد نہمؓ، حضرت ایاس بن ہلالؓ اور ان کا بیٹا حضرت قرہ (بن ایاس) ہیں رضی اللہ عنہم۔ یہ قرہ مشہور قاضی ایاس بن معاویہ (بن قرہ) کے دادا تھے۔ مذکورہ بالا اشخاص کے علاوہ دیگر مزنیوں نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ جہینہ کا شجرہ نسب یہ ہے جہینہ بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ۔ اس قبیلہ کے مشہور صحابہ میں سے حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ بھی ہیں۔ قضاعہ کی نسبت میں اختلاف ہے۔ اکثر کے نزدیک وہ حمیری ہے اور قحطان کی نسل سے۔ بعض انہیں معد بن عدنان کی ذریت قرار دیتے ہیں۔ جس کی وجہ اوپر بیان کی جاچکی ہے۔ اشجع کا نسب نامہ یہ ہے اشجع بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس۔ اس قبیلہ سے بھی مشہور صحابہ ہیں ان میں سے حضرت معقل بن سنانؓ اور حضرت نعیم بن مسعود بن عامرؓ بھی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ مذکورۃ الصدر پانچوں قبائل مضر میں سے ہیں۔ پہلے تین (مزینہ، غفار اور اشجع) تو بالاتفاق اور اسلم اور جہینہ ایک قول کے مطابق۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۶۴)

باب کی پہلی روایت سے ظاہر ہے کہ یہ پانچوں قبائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی (مددگار معاہد) تھے۔ روایت نمبر ۳۵۱۳ سے پایا جاتا ہے کہ آپؐ نے ان قبائل میں سے دو کی نسبت اپنے نیک جذبات کا اظہار فرمایا۔ قبیلہ غفار کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ یہ لوگ حج کے موقع پر پہلے حاجیوں کو نقصان پہنچایا کرتے تھے۔ اسلام میں داخل ہونے پر حضرت اقرعؓ نے اس کا ذکر کیا۔ (دیکھئے روایت نمبر ۳۵۱۶) آپؐ نے ان کے لئے دعا کی اور ان کی اصلاح ہوئی۔ عُصَیّہ سے مراد بنو سلیم ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا جسے بعد میں توڑ دیا۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۶۵) اس لئے آپؐ نے اس کی نسبت ناراضگی کا اظہار کیا۔ خاندانی نام عُصَیّہ ہی سے معصیت اللہ کا مفہوم ادا کیا۔ کبھی لطیفہ گوئی بھی نیک اثر پیدا کر دیتی ہے۔

باب ۶ کی باقی روایتوں میں قبائل بنو تمیم، بنو اسد، بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کا ذکر بھی وارد ہوا ہے۔ مؤخر الذکر عامر بن صعصعہ- معاویہ (بن بکر بن ہوازن) کا بیٹا تھا۔ یہ خاندان بھی مضر قبیلہ سے تھے۔ لیکن مذکورہ بالا پانچ خاندانوں کے مدّمقابل۔ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا- یہ کہنے والے شخص حضرت اقرعؓ بن حابس تمیمی ہیں۔ روایت نمبر ۳۵۱۶ میں انہی قبائل کی بیعت کا ذکر ہے۔ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ حاجیوں پر ڈاکہ ڈالنے والوں نے آپؐ کی بیعت کی ہے۔ اور جو نیک تبدیلی ان میں پیدا ہوئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر قدسی پر ایک بین شہادت ہے۔

اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ بنو تمیم (بن مُر بن اُدّ بن طابخہ بن الیاس بن مضر)، بنو اسد (بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر) وغیرہ سے بہتر قرار دیئے گئے ہیں۔ بعد کے واقعات نے بھی ارشادِ نبویؐ کی تصدیق کر دی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ لوگ مرتد ہو گئے۔ بنو اسد کا قبیلہ طلیحہ بن خویلد کی معیت میں اور بنو تمیم کا قبیلہ سجاح عورت کی معیت میں۔

جس عبد اللہ بن غطفان کا ذکر روایت نمبر ۳۵۱۵ میں وارد ہوا ہے، اس کا زمانہ جاہلیت میں پہلا نام عبد العزیٰ تھا۔ اسلام قبول کرنے پر اس کا نام عبد اللہ تبدیل فرمایا، تا نام میں شرک کی ملونی نہ رہے۔ لات اور عزیٰ بتوں کے نام تھے۔ عبد اللہ بن غطفان کی اولاد بنو محولہ کے نام سے پکارے جانے لگے اور اسی روایت میں بنو عامر بن صعصعہ کا نام بھی ہے۔ یہ ابن معاویہ بن بکر بن ہوازن ہیں۔ ہوازن کا قبیلہ بہت بڑا اور کئی قبائل پر مشتمل تھا۔ ہوازن منصور (بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس) کا بیٹا تھا۔ اسی کے نام سے باقی خاندانوں نے انتساب کیا۔

(فتح الباری جزء ۶ صفحہ ۶۶۶)

بَاب ۷: ذِكْرُ قَحْطَانَ

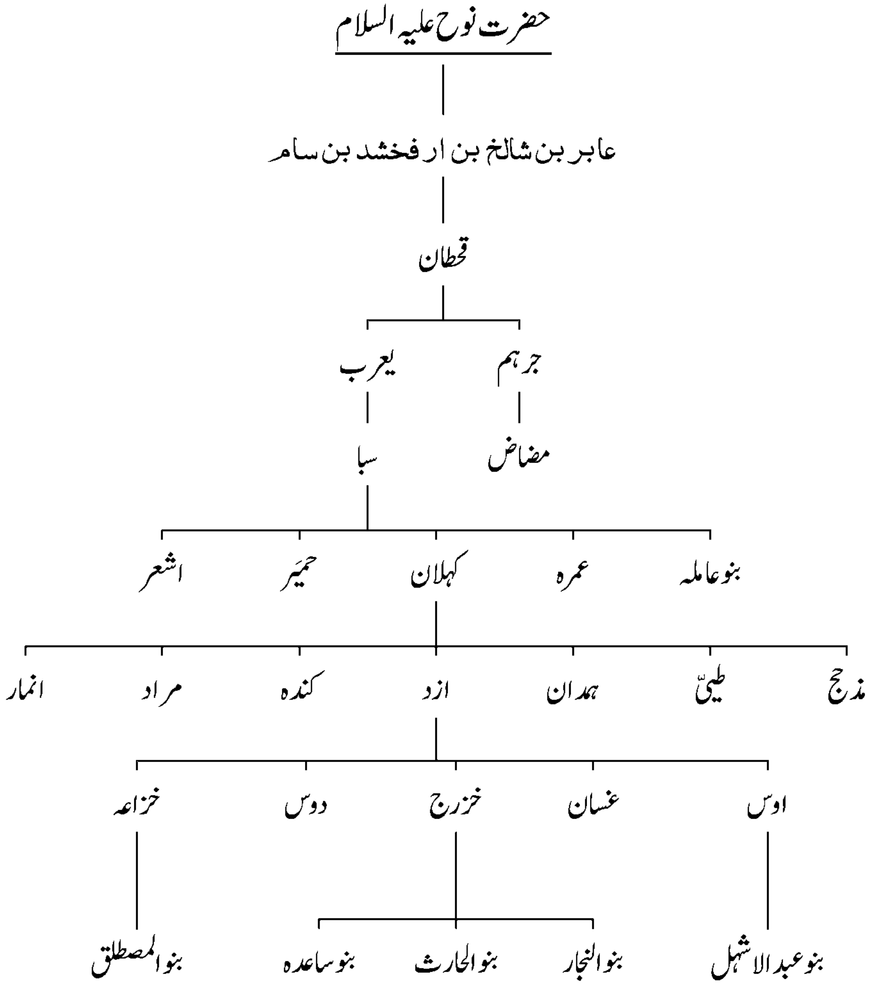
قحطان کا ذکر

۳۵۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ.

۳۵۱۷: عبد العزیز بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا، کہا: سلیمان بن بلال نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے ثور بن زید سے، ثور نے ابو الغیث سے، ابو الغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: وہ گھڑی اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ قحطان میں سے ایک شخص پیدا نہ ہو جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے۔

طرفہٗ: ۷۱۱۷۔

تشریح: ذِكْرُ قَحْطَانَ: باب ۴ کی شرح میں بتایا جا چکا ہے کہ اہل یمن قحطان کی نسل سے ہیں اور ان کا حضرت اسماعیلؑ کی ذریت سے کیا تعلق ہے۔ قبائل حمیر، کندہ و ہمدان وغیرہ کا شجرہ نسب بھی قحطان سے ملتا ہے۔ قحطان کے مشہور قبائل کا شجرہ نسب ملاحظہ ہو:



علامہ ابن حجر عسقلانی نے اپنی شرح میں لکھا ہے کہ یہ قحطانی اس وقت تک مبعوث نہیں ہوا۔ یہ مہدی ہے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول سے پہلے ظاہر ہوگا اور لوگوں کو اپنے عصا سے ہانکے گا۔ اس فقرہ سے مراد یہ ہے کہ وہ بادشاہ ہوگا۔ اس بارے میں یہ استشکال اُٹھایا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کی موجودگی میں قحطانی کا حکم نہیں چلے گا بلکہ حکمرانی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہوگی۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ مہدی بحیثیت ان کے نائب اہم مہمات سرانجام دے گا۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۶۷) مزید تفصیل کتاب الفتن میں آئے گی۔

بَاب۸: مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

زمانہ جاہلیت کی دُہائی اور پکار جو منع ہے

۳۵۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوْا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيْدًا حَتَّى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَإِنَّهَا خَبِيْثَةٌ. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ

۳۵۱۸: محمد (بن سلام) نے ہم سے بیان کیا کہ مخلد بن یزید نے ہمیں بتایا کہ ابن جریج نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم حملے میں نکلے اور مہاجرین میں سے کچھ لوگ آپؐ کے پاس اِدھر اُدھر سے اکٹھے ہوگئے یہاں تک کہ وہ بہت ہوگئے اور مہاجرین میں ایک شخص بڑا کھلاڑی تھا۔ اس نے ایک انصاری کے سرین پر ضرب لگائی۔ وہ انصاری برافروختہ ہوا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ انہوں نے اپنے اپنے آدمیوں کو پکارنا شروع کیا۔ انصاری نے کہا: اے انصار! دُہائی، پہنچنا۔ اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرین! دُہائی، پہنچنا۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی کیا دُہائی پکار ہے؟ پھر آپؐ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ تو آپؐ کو بتایا گیا کہ ایک مہاجر نے انصاری کے سرین پر ضرب لگائی ہے۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاہلیت کی ان باتوں کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ناپاک ہیں؛ اور عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول نے کہا: کیا وہ

لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا نَبِيَّ اللهِ هَذَا الْخَبِيْثَ لِعَبْدِ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ.

اطرافهُ: ۴۹۰۵، ۴۹۰۷۔

ہمارے مقابل پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ اگر ہم مدینہ کو لوٹے تو جو معزز ہے وہ ذلیل کو اس سے ضرور نکال کر چھوڑے گا۔ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر کہا: یا نبی اللہ! کیا ہم اس خبیث کو مار نہ ڈالیں یعنی عبداللہ (بن اُبَیّ) کو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہیں لوگ باتیں نہ کریں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو مروا ڈالتا ہے۔

۳۵۱۹: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

اطرافهُ: ۱۲۹۴، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸۔

۳۵۱۹: ثابت بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے، اعمش نے عبداللہ بن مُرّہ سے، عبداللہ نے مسروق سے، مسروق نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

نیز سفیان سے مروی ہے۔ انہوں نے زُبید سے، زُبید نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے مسروق سے، مسروق نے حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) سے۔ حضرت عبداللہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو گالوں کو پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی باتیں پکارے۔

تشریح: مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ: باب میں دو روایتیں ہیں جو بلحاظ مضمون ایک دوسری سے تعلق رکھتی ہیں۔ روایت نمبر ۳۵۱۹ حرف عطف سے دو سندوں کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ دوسری سند جو زُبید سے ہے، کتاب الجنائز باب ۳۵ میں بھی اس سند سے یہ روایت گذر چکی ہے۔ اس کا

تعلق رونے پیٹنے اور بین کرنے سے ہے اور یہاں جاہلیت کی پکار کا جو عنوان ہے اس سے مراد قبیلہ کے نام کی غیرت دلا کر دوسرے قبیلہ کے خلاف اکسانا، طیش دلانا اور مدد کے لئے بلانا ہے۔ اسلام میں یہ بھی منع ہے۔

پہلی روایت میں جو واقعہ مذکور ہے اس کا تعلق غزوۃ المریسیع سے ہے۔ اس غزوہ کا دوسرا نام غزوۂ بنی مصطلق ہے۔ مریسیع مقام پر بنو مصطلق سے جھڑپ ہوئی تھی۔ ایک انصاری اور مہاجر کے درمیان کھیل میں ایک دوسرے کے ساتھ چپقلش ہوئی۔ مہاجر کا نام جہجاہ بن قیس تھا جو حضرت عمر بن خطابؓ کے اجیر (مزدوری پر کام کرنے والے) تھے اور انصاری کا نام سنان بن وبرہ تھا جو بنو سالم خزرجی کے حلیف تھے۔ مہاجر نے کھیلتے کھیلتے ان کے سرین پر لکڑی رسید کی جس سے بدمزگی پیدا ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ رفع دفع کر دیا۔ (فتح الباری جزء٦ صفحہ ٦٦٨) عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول رئیس المنافقین نے اس واقعہ سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی اور مذکورہ بالا دھمکی دی جس کا ذکر سورۃ المنافقون آیت ۹ میں بھی ہے۔ تفصیلی ذکر کتاب المغازی باب ۳۲ نیز کتاب التفسیر، سورۃ المنافقین باب ۵، ۷ میں آئے گا۔

عنوانِ باب مقید ہے یعنی مدد حاصل کرنے کے لئے ہر پکار ممنوع نہیں بلکہ وہی پکار ناجائز ہے جو جہالت پر مبنی ہو اور جس میں ظالم و مظلوم کے درمیان تمیز نہ کی جائے۔ محض قومی تعصب اور اپنے لوگوں کی طرفداری مقصود ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: أُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا - اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہؓ نے عرض کیا: مظلوم کی مدد کرنے کے متعلق تو حضورؐ کا ارشاد سمجھ میں آجاتا ہے لیکن اس بات کی وضاحت کی ضرورت ہے کہ ظالم کی مدد کس طرح کی جائے۔ فرمایا: اگر وہ ظالم ہے تو اسے ظلم سے روکے۔ اس میں اس ظالم کی مدد ہو گی۔ (بخاری، کتاب الاکراہ، باب ۷، روایت نمبر ٦٩٥٢)

بَاب ۹: قِصَّةُ خُزَاعَةَ
خزاعہ کا ذکر

۳۵۲۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ.

۳۵۲۰: اسحاق بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ یحیٰ بن آدم نے ہمیں بتایا کہ اسرائیل نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے ابوحصین سے، ابوحصین نے ابوصالح سے، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرو بن لحي بن قمعہ بن خندف خزاعہ کا باپ تھا۔

۳۵۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيْرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي يُسَيِّبُوْنَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ. قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ.

طرفہ: ۴۶۲۳۔

۳۵۲۱: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا کہ زہری سے روایت ہے۔ وہ کہتے تھے: میں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ انہوں نے کہا: بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر روک دیا جاتا تھا اور لوگوں میں سے کوئی بھی اس کو نہ دوہتا تھا اور سائبہ وہ جانور ہے جو وہ اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیا کرتے تھے تو اس پر کوئی بوجھ نہ لادا جاتا۔ سعید کہتے تھے: اور حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر بن لحي خزاعی کو دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیاں دوزخ میں گھسیٹ رہا ہے اور وہی پہلا شخص تھا جس نے سائبہ جانور چھوڑے۔

تشریح: قِصَّةُ خُزَاعَةَ: اس باب کے تحت دو روایتیں ہیں۔ پہلی روایت میں آنحضرت ﷺ کا قول مذکور ہے کہ خزاعہ قبیلہ کا جد امجد عمرو بن لحي بن قمعہ بن خندف تھا۔ اس بات میں سب متفق ہیں کہ قبیلہ خزاعہ عمرو بن لحي کی ذریت ہے جو حارثہ (بن عمرو بن عامر بن ماء السماء) کا بیٹا تھا اور اسلم جس کا ذکر گذر چکا ہے، عمرو بن لحي کا چچا تھا۔ ابن کلبی مؤرخ کا قول ہے کہ جب سیلاب ارم کی وجہ سے سبائیوں (اصل یمن) نے بلادِ یمن سے شمالی سمت کی طرف ہجرت کی تو ان میں سے بنو مازن نے چشمہ غسان کے قریب ڈیرے لگائے اور غسانی کہلائے اور عمرو بن لحي کی اولاد ان سے الگ ہو گئی اور مکہ مکرمہ اور اس کے آس پاس آکر ٹھہرے۔ اس علیحدگی کی وجہ سے خزاعہ کہلائے۔ اسی طرح دیگر ازدی قبائل بھی متفرق ہو گئے۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۶۹) کہتے ہیں: اخْتَزَعَ عَنِ الْقَوْمِ وَانْخَزَعَ۔ قوم سے بچھڑ گیا، کٹ گیا۔ (لسان العرب - خزع) اس وقت مکہ مکرمہ پر جرہم قبیلہ مسلط تھا۔ قبیلہ خزاعہ نے ان پر غلبہ پالیا اور کعبہ کا متولی ہو گیا۔

قبیلہ خزاعہ کی نسبت مذکورہ بالا وجہ تسمیہ کہاں تک درست ہے۔ امام ابن حجرؒ نے اس تعلق میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر نقل کیا ہے:

وَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنَ مَرٍّ تَخَزَّعَتْ خُزَاعَةُ مِنَّا فِي جُمُوعٍ كَرَاكِرِ

یعنی جب ہم وادی مر میں اُترے تو خزاعہ ہم سے گروہ در گروہ الگ ہو گئے

باب کی پہلی روایت میں عمرو بن لحي خندف کا پڑپوتا بتایا گیا ہے۔ خندف نامی عورت الیاس بن مضر کی بیوی تھی۔ اس لیے خزاعہ کا مضر قبیلے کے ساتھ تعلق ظاہر ہے۔ خندف اسم وصفی ہے۔ اس عورت کا پیدائشی نام لیلیٰ تھا اور وہ حلوان (بن عمران بن الحاف بن قضاعہ) کی بیٹی تھی۔ تیز رفتار چلنے کی وجہ سے وہ خندف نام سے مشہور ہوئی۔ نیز جب قمعہ بن خندف فوت ہوا تو اس کی بیوی لحي سے حاملہ تھی اور خیال کیا گیا کہ یہ بچوں کو ضائع کر دے گی۔ لیکن اس نے انہیں سنبھالا اور ان کی عمدہ پرورش کی۔ لحي کی پیدائش کے وقت وہ حارثہ بن عمرو کے نکاح میں تھی۔ حارثہ بن عمرو نے لحي کو متبنیٰ بنالیا تھا۔ اس طرح لحي کو پیدائشی طور پر مضر میں سے اور متبنیٰ ہونے کی وجہ سے اہل یمن میں سے سمجھا گیا ہے۔ غرض خزاعہ قبیلہ بوجہ اصل وطن کی نسبت یمنی قبیلہ ہے اور بلحاظِ ولادت مضری۔ ابن کلبی مؤرخ کی روایت میں ہے کہ عمرو بن لحي کعبہ کا متولی ہوا۔ قبیلہ جرہم اور قبیلہ خزاعہ کے درمیان چپقلش اور چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی جس نے رفتہ رفتہ جنگوں کی صورت اختیار کر لی اور بالآخر خزاعہ غالب ہوئے اور بیت اللہ کی نگرانی کا کام ان کے ہاتھ میں آیا۔

باب کی دوسری روایت سے ظاہر ہے کہ بیت اللہ میں مشرکانہ رسوم کی بدعت جاری کرنے والا عمرو بن لحي تھا اور قبیلہ خزاعہ نے ان رسوم کو جاری رکھا۔ ابن اسحاقؒ کی روایت اس تعلق میں مفصل ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَكْثَمَ بْنِ الْجَوْنِ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ ... لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ غَيَّرَ دِيْنَ إِسْمَاعِيْلَ فَنَصَبَ الْأَوْثَانَ وَسَيَّبَ السَّائِبَةَ وَبَحَرَ الْبَحِيْرَةَ وَوَصَلَ الْوَصِيْلَةَ وَحَمَى الْحَامِيَ۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۶۹، ۶۷۰) رسول اللہ ﷺ نے اکثم بن جونؓ سے فرمایا: میں نے عمرو بن لحي کو دیکھا کہ وہ آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہے ...... کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے اسماعیلؑ کے دین میں تبدیلی کی۔ بیت اللہ میں بت نصب کئے، بتوں کے نام پر جانور چھوڑے، جانوروں کے کان کاٹے اور (وصیلہ) نر و مادہ جننے والی بکری اور (حام) دس بچے جننے والے سانڈ کی رسم جاری کی۔ سورۃ المائدۃ کی آیت ۱۰۴ میں ان مشرکانہ رسوم کا ذکر ہے۔ ہندوستان کی ہندو اقوام میں بھی بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے اور کان کترنے کی رسم موجود ہے۔ اولاد کے کان بھی چھیدے جاتے ہیں۔ اسلام نے ان مشرکانہ رسوم کو منسوخ فرمایا۔

سَابَ کے معنی ہیں چلا گیا (بغیر اس کے کہ وہ کسی معین جہت کا قصد کرے) آوارہ ہو گیا۔ سَيَّبَ اسے یونہی چھوڑ دیا۔ سَائِبَة اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو کسی بت کے نام پر بطور نذر چھوڑ دی جاتی تھی اور یہ اس وقت چھوڑی جاتی تھی جب کوئی شخص بیماری سے شفا پاتا یا سفر سے بسلامت گھر کو لوٹتا اور اس وقت بھی اونٹنی چراگاہ میں آزاد چھوڑ دی جاتی تھی جب وہ دس بچے جَن لیتی، نہ اس کا دودھ پیا جاتا اور نہ وہ بطور سواری استعمال ہوتی۔ (لسان العرب، سیب)

وَصِیْلَۃ بھی نذر کی اونٹنی تھی۔ جب وہ مسلسل سات مادہ بچے جنتی۔ لفظ وَصَلَ میں پے در پے جننے کا مفہوم پایا جاتا ہے اور اگر ساتویں دفعہ وہ دو بچے نر و مادہ جنتی تو یہ دونوں بچے بھی کسی بت کے نام پر آزاد چھوڑ دیئے جاتے تھے اور وہ بھی وَصِیْلَۃ کہلاتے۔ (لسان العرب، وصل)

حَام کا نام حَمَی یَحْمِی سے اسم فاعل ہے۔ حَمَی کے معنی ہوتے ہیں اس نے بچایا۔ أَحْمَی کے معنی ہیں حمایت اور حفاظت میں لے لیا۔ حَامِی اس نر اونٹ کو کہتے ہیں جس نے اپنی پیٹھ سواری وغیرہ کے بوجھ سے محفوظ کرلی۔ یہ وہ اونٹ ہوتا تھا جس کی نسل در نسل جننے کے قابل ہو جاتی۔ اس کا کان چیر کر وہ کسی بت کے نام آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا اور اس بات کی آزادی ہوتی کہ خواہ یہ جانور کھیتوں کو اجاڑیں یا کسی بچے وغیرہ کو مَسل دیں۔ اور اگر ایسا واقعہ ہوتا تو اس کے مالک سے پوچھا نہ جاتا۔ (لسان العرب، حمي)

یہ نمونہ ہے بشری قانون سازی کا جو وحی الٰہی کی روشنی سے خالی تھی۔ ضرورت تشریع ربانی ہی کے سیاق میں سائبہ، بحیرہ، وصیلہ اور حام کا ذکر کیا گیا ہے۔ دیکھئے سورۃ المائدۃ، آیت ۱۰۴۔

بَاب ۱۰: قِصَّةُ إِسْلَامِ أَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام کا واقعہ

بَاب ۱۱: قِصَّةُ زَمْزَمَ

زمزم کا قصہ

۳۵۲۲: حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَصِيْرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِأَخِي انْطَلِقْ

۳۵۲۲: زید نے جو اخزم کے بیٹے ہیں ہم سے بیان کیا کہ ابوقتیبہ سلم بن قتیبہ نے کہا: مثنٰی بن سعید قصیر نے مجھ سے بیان کیا، کہا: ابوجمرہ نے مجھے بتایا۔ وہ کہتے تھے: حضرت ابن عباسؓ نے ہم سے کہا: کیا میں تمہیں ابوذرؓ کے مسلمان ہونے کا واقعہ نہ بتاؤں؟ ابوجمرہ کہتے تھے: ہم نے کہا: کیوں نہیں ضرور بتائیں۔ انہوں نے کہا: ابوذرؓ کہتے تھے: میں غفار قبیلے سے ایک شخص تھا۔ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص مکہ میں ظاہر ہوا ہے جو کہتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا: اس شخص کے پاس جاؤ اور اس سے باتیں کرو اور پھر مجھے اس کا حال بتاؤ۔ چنانچہ وہ چلا گیا

إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ قَالَ

اور آپؐ سے ملا۔ پھر واپس آ گیا۔ میں نے پوچھا: کیا خبر لائے؟ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نے ایک ایسا شخص دیکھا ہے جو اچھی بات کا حکم کرتا ہے اور بُری بات سے روکتا ہے۔ میں نے اس سے کہا: اس خبر نے میری تسلی نہیں کی۔ آخر میں نے ایک توشہ دان اور چھڑی لی اور مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ میں کسی کو نہیں پہچانتا تھا اور میں ناپسند کرتا تھا کہ آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے متعلق (کسی سے) پوچھوں اور میں زمزم کے پانی سے پیتا تھا اور مسجد میں رہتا تھا۔ وہ کہتے تھے: اتنے میں حضرت علیؓ میرے پاس سے گذرے اور کہا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مسافر ہے۔ کہتے تھے: میں نے کہا: ہاں۔ حضرت علیؓ نے کہا: تو پھر گھر چلیں؟ کہتے تھے: میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ وہ مجھ سے کسی بات کے متعلق نہیں پوچھتے تھے اور میں ان کو کچھ نہ بتاتا تھا۔ جب میں صبح کو اُٹھا تو میں سویرے ہی مسجد کو چلا گیا تا کہ آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے متعلق پوچھوں اور کوئی بھی مجھے ان کے متعلق کچھ نہیں بتاتا تھا۔ کہتے تھے: پھر حضرت علیؓ میرے پاس سے گذرے اور کہنے لگے: اس شخص سے ابھی اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اپنا ٹھکانہ پہچانے۔ کہتے تھے: میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: میرے ساتھ چلیں۔ کہتے تھے: پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کا کیا کام ہے؟ کیا غرض آپ کو اس شہر میں لائی ہے؟ کہتے تھے: میں نے ان سے کہا: اگر آپ میری بات پوشیدہ رکھیں تو میں آپ کو

فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَاهُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هَذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

بتاتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے کہا: میں پوشیدہ رکھوں گا۔ کہتے تھے: میں نے ان سے کہا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہاں ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ یہ سن کر میں نے اپنے بھائی کو بھیجا کہ ان سے گفتگو کرے۔ وہ لوٹ آیا اور اس نے اصل حالات میں میری تسلی نہیں کی۔ اس لئے میں نے چاہا کہ میں خود اُن سے ملوں۔ حضرت علیؓ نے یہ سن کر ان سے کہا: دیکھو آپ نے اچھا کیا ہے۔ میں بھی انہی کے پاس جا رہا ہوں۔ اس لئے میرے پیچھے پیچھے چلے آئیں۔ جہاں میں داخل ہوں وہیں آپ بھی داخل ہو جائیں۔ اگر میں نے کسی کو دیکھا کہ جس سے آپ کے متعلق مجھے ڈر ہو تو میں دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کہ میں اپنی جوتی درست کر رہا ہوں اور آپ چلتے جانا۔ چنانچہ حضرت علیؓ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک مکان کے اندر گئے اور میں بھی ان کے ساتھ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر گیا۔ میں نے ان سے کہا: آپؐ میرے سامنے اسلام پیش کریں اور آپؐ نے پیش کیا تو میں وہیں اسی وقت مسلمان ہوگیا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: ابوذرؓ اس بات کو پوشیدہ رکھو اور اپنے شہر کو لوٹ جاؤ۔ جب تمہیں یہ خبر پہنچے کہ ہم غالب آگئے ہیں تو اس وقت چلے آنا۔ میں نے کہا: اسی ذات کی قسم جس نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میں تو ان کے درمیان اسلام کا زور شور سے اعلان کروں گا۔ چنانچہ وہ مسجد میں آئے اور کچھ

عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَقَالُوْا قُومُوْا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِأَمُوْتَ فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِّنْ غِفَارَ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارَ فَأَقْلَعُوْا عَنِّي فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِي مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

طرفهُ: ۳۸۶۱۔

قریش بھی وہاں تھے تو انہوں نے کہا: اے قریش کے لوگو! میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یہ سنتے ہی انہوں نے کہا: اُٹھو اس بے دین کو پکڑو۔ وہ اُٹھے اور مجھے اتنا پیٹا گیا کہ میں مرنے کو تھا۔ اتنے میں حضرت عباسؓ (آنحضرتؐ کے چچا) میرے پاس (وقت پر) آپہنچے اور وہ آکر مجھ پر اوندھے جھکے اور پھر ان لوگوں سے متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: تمہارا ستیاناس؛ کیا غفار کی قوم سے ایک شخص کو مارتے ہو حالانکہ تمہاری تجارت کا اور تمہارے آنے جانے کا راستہ غفار کے پاس سے گذرتا ہے۔ یہ سن کر وہ مجھ سے ہٹ گئے۔ جب میں دوسرے دن صبح اُٹھا، میں پھر گیا اور میں نے ویسے ہی کہا جو میں نے کل کہا تھا۔ وہ کہنے لگے: اُٹھو اس بے دین کو پکڑو اور میری وہی گت بنائی گئی جو گت میری کل بنائی گئی تھی اور حضرت عباسؓ میرے پاس (وقت پر) آپہنچے اور وہ آکر مجھ پر اوندھے جھکے اور انہوں نے وہی کہا جو کل کہا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے: تو حضرت ابوذرؓ اس طرح پہلے مسلمان ہوئے۔ اللہ ان پر رحم کرے۔

بَاب ۱۲: قِصَّةُ زَمْزَمَ وَجَهْلُ الْعَرَبِ

زمزم کا واقعہ اور عربوں کی جہالت

۳۵۲۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ

۳۵۲۳: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا۔ حماد (بن زید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُّزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيْمٍ وَهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ.

سے، ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم اور غفار، مزینہ اور جہینہ میں سے بعض لوگ یا فرمایا: جہینہ میں سے یا مزینہ میں سے کچھ لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہوں، یا فرمایا: (اللہ کے نزدیک) قیامت کے دن بہتر ہوں اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے۔

٣٥٢٤: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ مِنْ سُوْرَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ○ (الانعام: ١٤١)

۳۵۲۴: ابونعمان نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوبشر سے، ابوبشر نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ عرب کس قدر جاہل تھے تو سورۂ انعام کی ایک سو تیس آیتوں کے بعد پڑھو: وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے بغیر علم کے قتل کر دیا ہے اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا تھا اسے اللہ پر افتراء کرتے ہوئے (اپنے پر) حرام کر لیا ہے۔ وہ گھاٹا پانے والے ہو گئے ہیں اور گمراہ ہو گئے ہیں اور وہ ہدایت پانے والوں میں سے نہیں (بنے۔)

بَاب١٣: مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

اسلام اور جاہلیت میں جو اپنے دادوں کی طرف منسوب ہو

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِي

اور حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَـرِيْمِ ابْـنِ الْكَـرِيْمِ ابْـنِ الْكَـرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ وہ شریف انسان جو شریف کا بیٹا اور شریف کا پوتا اور شریف کا پڑپوتا تھا، وہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔

وَقَـالَ الْبَـرَاءُ عَـنِ النَّبِـيِّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

اور حضرت براءؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ (آپؐ نے فرمایا:) میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

۳۵۲۵: حَـدَّثَنَا عُمَـرُ بْـنُ حَفْـصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَـا قَـالَ لَمَّـا نَزَلَـتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء:۲۱۵) جَعَلَ النَّبِيُّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ يُنَـادِي يَـا بَنِـي فِهْـرٍ يَـا بَنِـي عَـدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ.

۳۵۲۵: عمر بن حفص نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا کہ اعمش سلیمان نے ہم سے بیان کیا، کہا: عمرو بن مرہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، وہ کہتے تھے: جب یہ آیت نازل ہوئی: اپنے خاندان کے لوگوں کو جو قریبی رشتہ دار ہوں، خطرے سے آگاہ کرو؛ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے خاندانوں کے نام لے کر پکارنے لگے: اے بنی فہر! اے بنی عدی! یہ سب قریش کے خاندان تھے۔

اطرافہ: ۱۳۹۴، ۳۵۲۶، ۴۷۷۰، ۴۸۰۱، ۴۹۷۱، ۴۹۷۲، ۴۹۷۳۔

۳۵۲۶: وَقَـالَ لَنَـا قَبِيْصَـةُ أَخْبَرَنَـا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء:۲۱۵) جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۵۲۶: (امام بخاری نے کہا:) اور قبیصہ نے ہم سے کہا کہ سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، حبیب نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: اپنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ.

خاندان کے لوگوں کو جو قریبی رشتہ دار ہوں، خطرے سے آگاہ کرو؛ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک قبیلہ کا نام لے کر پکارنے لگے۔

اطرافہُ: ۱۳۹۴، ۳۵۲۵، ۴۷۷۰، ۴۸۰۱، ۴۹۷۱، ۴۹۷۲، ۴۹۷۳۔

۳۵۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللهِ شَيْئًا سَلَانِي مِنْ مَّالِي مَا شِئْتُمَا.

۳۵۲۷: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا کہ ابوزناد نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد مناف کے بیٹو! اللہ سے اپنی جانیں خرید لو۔ اے عبدالمطلب کے بیٹو! اللہ سے اپنی جانیں خرید لو۔ اے زبیر بن عوام کی ماں! رسول اللہ کی پھوپھی، اے فاطمہ محمدؐ کی بیٹی! تم دونوں بھی اللہ سے اپنی جانیں خرید لو۔ میں تمہارے لئے اللہ کے مقابل کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ تم دونوں میرے مال سے جو تم چاہو، مانگو۔

اطرافہُ: ۲۷۵۳، ۴۷۷۱۔

تشریح: مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَآءِهٖ فِي الْإِسْلَامِ: آباؤاجداد کی طرف جس قسم کا انتساب ناجائز ہے، وہ فخریہ انتساب ہے جو زمانہ جاہلیت میں عربوں کے درمیان رائج تھا۔ انتساب علی الاطلاق ناجائز نہیں۔ تعارف کی غرض سے اپنے خاندان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اس تعلق میں امام احمد بن حنبل اور ابویعلیٰ نے ایک حدیث نبوی نقل کی ہے جس کے یہ الفاظ ہیں: مَنِ انْتَسَبَ إِلَى تِسْعَةِ آبَآءٍ كُفَّارٍ يُرِيْدُ بِهِمْ عِزًّا وَكَرَمًا فَهُوَ عَاشِرُهُمْ فِي النَّارِ۔[1] جس شخص نے عزت اور بڑائی کے ارادے سے نو کافر باپ دادوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا، وہ آگ میں دسواں ہو گا۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۷۴)

۱ (مسند احمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث أبي ريحانة، جزء۴ صفحہ۱۳۴)
(مسند أبي يعلى الموصلي، مسند أبي ريحانة، جزء۳ صفحہ۲۸)

باب ۱۳ کے تحت ایک روایت حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کی وَقَالَ سے بطور معطوف نقل کی گئی ہے جو کتاب احادیث الانبیاء باب ۸ وباب ۱۹ میں گذر چکی ہے۔ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کے نسب نامہ کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت براء بن عازبؓ کی روایت کا بھی حوالہ دیا گیا ہے، اس کے لیے دیکھئے کتاب الجہاد باب ۶۱۔

مذکورہ بالا دو حوالوں کے علاوہ ایک روایت بھی مروی ہے، جس سے ظاہر ہے کہ انذار و تلقین و نصیحت کے موقع پر کسی کو اس کے خاندان کی نسبت سے مخاطب کرنا جائز ہے تا اس کے جذبات، عزت اور خاندانی غیرت سے اپیل کر کے نیک راہ اختیار کرنے کی تحریک کی جاسکے۔

اس باب کا اگلے ابواب نمبر ۱۴، ۱۵ سے بلحاظ مضمون تعلق ہے۔ اس میں انتساب کی ناجائز صورت بیان ہوئی ہے اور اگلے ابواب میں جائز صورت۔ اس طرح مضمون بلحاظِ نفی و اثبات مکمل ہے۔

بَاب ١٤ : ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

کسی قوم کا بھانجا یا اس قوم کا آزاد کردہ غلام بھی انہی میں سے ہے

٣٥٢٨: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

۳۵۲۸: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو تم میں سے نہ ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں سوائے ہماری ایک بہن کے بیٹے کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کا بھانجا بھی انہی میں سے ہوتا ہے۔

أطرافهُ: ۳۱۴۶، ۳۱۴۷، ۳۷۷۸، ۳۷۹۳، ۴۳۳۱، ۴۳۳۲، ۴۳۳۳، ۴۳۳۴، ۴۳۳۷، ۵۸۶۰، ۶۷۶۲، ۷۴۴۱۔

بَاب ١٥ : قِصَّةُ الْحَبَشِ

حبشیوں کا واقعہ

وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا: اے بنی ارفدہ!

٣٥٢٩: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ

۳۵۲۹: یحییٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيْدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى.

اطرافہ: ۹۴۹، ۹۵۲، ۹۸۷، ۲۹۰۶، ۳۹۳۱۔

نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عقیل سے، عقیل نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منیٰ کے دنوں میں ان کے ہاں آئے اور اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا رہی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے ان دونوں کو جھڑکا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: ابوبکر ان کو رہنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں اور وہ منیٰ (یعنی دسویں، گیارھویں اور بارھویں ذوالحجہ) کے دن تھے۔

۳۵۳۰: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ.

۳۵۳۰: اور حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ مجھے پردہ کئے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جبکہ وہ مسجد میں کھیل رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے ان حبشیوں کو ڈانٹا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کھیلنے دو۔ بنی ارفدہ بے فکر ہو کر کھیلتے جاؤ۔ آپؐ نے أَمْنًا جو فرمایا تو اس سے آپؐ کی یہ مراد تھی کہ تمہیں کوئی ڈر نہیں، امن سے کھیلتے رہو۔

اطرافہ: ۴۵۴، ۴۵۵، ۹۵۰، ۹۸۸، ۲۹۰۷، ۵۱۹۰، ۵۲۳۶۔

تشریح: قِصَّةُ الْحَبَشِ: اس باب کا تعلق بھی بلحاظِ مضمون باب ۱۳ کے مضمون سے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کھیلنے والے حبشیوں کو بنی ارفدہ سے مخاطب فرمایا۔ انہیں ان کی قوم کی طرف منسوب کیا گیا ہے جن کا جد امجد ارفدہ نامی شخص تھا۔ عید کے موقع پر ان لوگوں نے جنگی قسم کے کرتب دکھائے۔

اس واقعہ سے جن اہل تصوف نے ذکر الٰہی میں رقص و سرود کے جواز کی نسبت استدلال کیا ہے، ان کا استدلال قیاس مع الفارق ہے۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۷۶) اس تعلق میں کتاب العیدین شرح باب ۲، ۳ بھی دیکھئے۔

بَاب ۱۶: مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَّا يُسَبَّ نَسَبُهُ

جو یہ پسند کرے کہ اس کے خاندان کو گالی نہ دی جائے

۳۵۳۱: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اطرافہ: ۴۱۴۵، ۶۱۵۰۔

۳۵۳۱: عثمان بن ابی شیبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدہ (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: حسانؓ نے مشرکوں کی ہجو کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو آپؐ نے فرمایا: تم میرے خاندان کو کیونکر بچاؤ گے! حضرت حسانؓ نے کہا: میں آپؐ کو ان سے ایسا نکالوں گا جیسے بال آٹے سے نکالا جاتا ہے۔ نیز ہشام نے اپنے باپ سے یہ بھی روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں حضرت عائشہؓ کے پاس حسانؓ کو بُرا کہنے لگا تو انہوں نے کہا: اسے بُرا مت کہو کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کیا کرتا تھا۔

تشریح: مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَّا يُسَبَّ نَسَبُهُ: امام مسلم کی ایک روایت ہے جو بسند ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جب قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن رواحہؓ کو کہلا بھیجا کہ جواباً ان کی ہجو کی جائے: فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَّشْقٍ بِالنَّبْلِ کیونکہ ہجو تیروں سے بھی زیادہ انہیں چھلنی کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن رواحہؓ نے ان کی ہجو کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کی۔ پھر حضرت کعب بن مالکؓ کو کہلا بھیجا۔ اسی طرح حضرت حسان بن ثابتؓ کو بھی کہلا بھیجا: فَقَالَ قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ ثُمَّ

أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ۔[1] حضرت حسانؓ نے کہا کہ اب مجھ شیر کو کہلا بھیجا ہے جو اپنی دم ہلاتا اور زمین پر پر اسے پٹختا ہے۔ یہ کہہ کر اپنی زبان نکالی اور ہلائی اور پھر کہا: اسی ذات کی قسم ہے جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں اپنی اس زبان کے ساتھ انہیں ایسا کاٹوں گا جیسے دھوڑی کاٹی جاتی ہے۔ فرمایا: جلدی نہ کر۔ اسی مفہوم کی روایتیں امام احمد بن حنبلؒ اور بزارؒ نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے نقل کی ہیں۔ جن میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُوْلُوْا لَهُمْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ لَكُمْ[2] ان سے ویسا ہی کہو جیسا وہ تمہیں کہتے ہیں۔ ان روایات کی سند امام بخاریؒ کے معیار صحت کی نہیں۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۷۷) یہ امر روایت کے اسلوب بیان سے بھی ظاہر ہے۔ عنوانِ باب اور اس کی روایت سے پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاندان یا قوم کی ہجو پسند نہیں کی۔ دوسرے کو خاندان کا طعنہ دینا گویا اپنی ہجو کے لئے دعوت دینا ہے جس سے آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ امام مسلمؒ کی روایت کے آخری فقرہ سے بھی اسی ممانعت کی تائید ہوتی ہے۔

بَاب۱۷: مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں سے متعلق جو روایتیں منقول ہیں

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ (الفتح: ۳۰) وَقَوْلُهُ: مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (الصف: ۷).

اور اللہ عزوجل کا یہ فرمانا: محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں نہایت مضبوط ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کا فرمانا: (حضرت عیسیٰؑ کا قول) ...... میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

۳۵۳۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۵۳۲: ابراہیم بن منذر نے ہم سے بیان کیا، کہا: معن نے مجھے بتایا۔ انہوں نے مالک سے، مالک نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے محمد بن جبیر بن مطعم سے، انہوں نے اپنے باپ (حضرت جبیر) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا:

---

۱ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت)

۲ (مسند احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث عمار بن یاسر، جزء۴ صفحہ ۲۶۳)

وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

طرفهُ: ۴۸۹۶۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں اور احمد ہوں، میں ماحی یعنی مٹانے والا ہوں جس کے ذریعہ سے اللہ کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں یعنی اکٹھا کرنے والا، جس کے قدموں پر لوگ اکٹھے کئے جائیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی سب سے پیچھے آنے والا۔

۳۵۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

۳۵۳۳: علی بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوزناد سے، ابوزناد نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں تعجب نہیں کہ اللہ قریش کی گالیوں اور ان کی لعنتوں کو مجھ سے کیونکر دور کرتا ہے۔ وہ مذمم (مذمت کیا ہوا) کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں حالانکہ میں تو محمد ہوں۔

تشریح: مَا جَآءَ فِيْ أَسْمَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عنوانِ باب سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی نسبت جہاں تک روایات کا تعلق ہے، وہ نام روایت نمبر ۳۵۳۲ میں مذکور ہیں جو صفاتی نام ہیں۔ محمد کے معنی ہیں غایت درجہ سراہا گیا اور احمد کے معنی ہیں غایت درجہ حمد کرنے والا۔ اسی طرح ماحی، حاشر اور عاقب بھی جو اسم فاعل ہیں اور وصف پر دلالت کرتے ہیں۔ غرض یہ پانچوں نام اسماءِ وصفیہ ہیں۔ ان میں سے محمد نام وہ ہے جو بوقت پیدائش آپؐ کے دادا وغیرہ کی طرف سے رکھا گیا تھا اور توریت و انجیل کی پیشگوئی میں آپؐ کا جو نام بتایا گیا ہے اس میں بھی حمد کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

محمد اور احمد دو نام اسماء متقابلہ میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی غایت درجہ حمد کرنے کی وجہ سے آپؐ احمد کہلائے جو صیغہ افعل التفضیل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس غایت درجہ حمد کرنے کی وجہ سے آپؐ کا نام محمدؐ یعنی سراپا ستائش

رکھا۔ جہاں تک اسمائے الٰہیہ کا مظہر اَتم ہونے کا تعلق ہے، آپؐ کے مذکورہ بالا پانچ ناموں کے علاوہ بہت سے وصفی نام ہیں۔ آپؐ صفات علیم و بصیر کے بھی مظہر تھے اور قدرت عمل رکھنے کی وجہ سے آپؐ صفت قدیر کے بھی مظہر تھے اور جو وسیع علم غیب آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا، آپؐ صفت عالم غیب کے بھی مظہر تھے جیسا کہ آپؐ کی آئندہ زمانہ سے متعلق بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو دور دراز اخبار پر مشتمل ہیں وعلیٰ ھٰذا القیاس۔

باقی صفات الٰہیہ سے بحیثیت شانِ مظہریت متصف ہونے کی وجہ سے آپؐ کے بہت سے وصفی نام ہیں۔ جن کا مذکورہ بالا روایت میں ذکر نہیں۔ اس لئے عنوانِ باب مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے قائم کر کے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ آپؐ کے یہ پانچ نام وہ ہیں جو روایت زیر باب میں منقول ہیں۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ آپؐ کے صرف یہی پانچ نام ہیں بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ یہ وہ نام ہیں جن کی نشاندہی سابقہ انبیاء بنی اسرائیل کی پیشگوئیوں میں کی جاچکی ہے۔ محمد اور احمد نام مشہور ہیں۔[1] ماحی کے معنی ہیں کفر مٹانے والا۔ حاشر کے معنی ہیں متفرق قوموں کو اکٹھا کرنے والا اور عاقب کے معنی ہیں پیچھے آنے والا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد میں آنے والے نبی کی نسبت کھلے الفاظ میں پیشگوئی کی ہے اور بتایا ہے کہ وہ روحِ حق ساری سچائی بیان کرے گی۔(یوحنا کی انجیل، باب۱۵: ۲۶) جس کی وجہ سے وہ صادق نام سے بھی پکارا گیا ہے۔ مستشرقین کو مسلم ہے کہ اناجیل اربعہ زیادہ تر سنی سنائی روایتوں سے مرتب کی گئی ہیں اور ان میں بہت کچھ خلط ملط واقع ہوا ہے۔ تاہم ان میں اس نبی آخر زمان صادق کی خبر موجود ہے۔ ایک قبطی انجیل جو حال میں وادیٔ نیل کے کھنڈرات سے برآمد ہوئی ہے اور توما حواری کی طرف منسوب ہے اور یہ قدیم ترین دستاویز ہے جو ۱۴۰ء میں یونانی نسخہ سے ترجمہ کی گئی تھی۔ اور یونانی نسخہ آرامی زبان والے نسخہ انجیل سے صدی اوّل عیسوی کے نصف میں ترجمہ کی گئی تھی۔ اس سے قبطی نسخے کی قدامت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس انجیل میں واضح طور پر منقول ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دور دراز ملک کی طرف جاتے وقت اپنے شاگردوں کو ان کے دریافت کرنے پر نصیحت کر گئے تھے کہ ان کے پیچھے آنے والے نبی صادق کی طرف رجوع کیا جائے جہاں کہیں بھی وہ ہوں۔ انہوں نے فرمایا: جہاں کہیں سے بھی تم آؤ یعقوب صادق کی طرف رجوع کرو جس کی خاطر زمین و آسمان بنائے گئے ہیں۔

(The Nag Hammadi Library, The Gospel of Thomas, saying:12, page:127)

عیسائی اس سے وہ یعقوب مراد لیتے ہیں جو یوسف نجار کی اولاد اور حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے تھے اور اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے۔ وہ نیک تھے اور مقدس ان کا لقب تھا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی غیر حاضری میں حواریوں کے نگران ہوئے۔ لیکن جو وصف اس قبطی انجیل میں بیان کیا گیا ہے وہ کسی

---

۱ اس تعلق میں دیکھئے غزل الغزلات باب۵: ۱۶۔ نیز دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۷۸، ۷۹۔

بہت بڑے عظیم الشان نبی کی خبر دیتا ہے جس کے لئے زمین و آسمان پیدا کئے گئے۔ ان کے بھائی یعقوب مقدس یا کوئی اور حواری اس کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ لفظ یعقوب کے معنی ہیں پیچھے آنے والا اور یعقوب نام عبرانی میں مترادف و ہم معنی ہے اَلْعَاقِب کا۔

موجودہ اناجیل اربعہ میں سے مسیح کی ہجرت اور ان کے بعد روحِ حق کے ظہور اور اس کے تاابد رہنے اور قبول کئے جانے کی تاکید کا ذکر ہے۔(یوحنا باب ۱۴: ۱۶ تا ۳۰) یہ بعد میں آنے والی اور تاابد رہنے والی روح حق زبان عربی میں اَلْعَاقب اور زبان عبرانی میں یعقوب، وہ مقدس انسان ہے جس کی خاطر زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں۔

یوحنا حواری کے حوالے سے یہاں تک لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بہت لمبی عمر پائی۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ صلیبی موت سے بچائے گئے اور کسی دوسرے ملک کی طرف ہجرت کی۔

"So, likewise, he was an old man for old men ... Now, that the first stage of early life embraces thirty years, and that this extends onwards to the fortieth year, every one will admit; but from the fortieth and fiftieth year a man begins to decline towards old age, which our Lord possessed while he still fulfilled the office of a teacher ... those who were conversant in Asia with John, the disciple of the Lord [affirming] that John conveyed to them that information. ... Some of them moreover, saw not only John, but the other apostles also, and heard the very same account from them, and bear testimony as to the [validity of] the statement."

(Irenaeus, Against Heresies, Book 2, Chapter 22: 4-5)

ترجمہ: چنانچہ اسی طرح وہ بوڑھوں کے لیے ایک بوڑھا تھا...... اب جیسا کہ ابتدائی زندگی کا پہلا مرحلہ تیس برس کی عمر سے تعلق رکھتا ہے اور جیسا کہ یہ چالیس برس کی عمر تک محیط ہوتا ہے۔ ہر کوئی اس بات کا اقرار کرے گا۔ لیکن چالیسویں برس سے ایک آدمی بڑھاپے کی طرف مائل ہونا شروع ہو جاتا ہے جو سیدنا کی عمر تھی جبکہ وہ ابھی تک استاد کے منصب کو ادا کر رہے تھے...... وہ جو ایشیاء میں یوحنا شاگردِ سیدنا سے ہم کلام رہے۔(وہ تائید کرتے ہیں) کہ یہ معلومات ان کو یوحنا نے دیں...... ان میں سے بعض نے (یعنی وہ جو یہ تعلیم دیتے ہیں۔ ناقل) صرف یوحنا کو ہی نہیں بلکہ دوسرے شاگردوں کو بھی دیکھا ہے اور ان سے بھی یہی بات سنی ہے۔ اور اس بیان کی صداقت پر گواہی دی ہے۔

مستشرقین گرانٹ (Grant) اور فریڈ مین (Freedman) وغیرہ نے بھی یوحنا حواری کے حوالے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لمبی عمر کا ذکر کیا ہے۔ مستشرقین کی کتابیں جو میری ذاتی لائبریری میں تھیں بوقت میری

گرفتاری اور ہجرت ۱۹۴۷ء قادیان میں رہ گئیں، ورنہ اصل حوالہ جات نقل کئے جاتے۔ اَلْعَاقِب کے تعلق میں اسی قدر کافی ہے جو لکھا گیا ہے۔

باب ۱۷ کی دوسری روایت سے بتایا گیا ہے کہ قریش نے بغض کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ﷺ کی بجائے مذمم رکھا ہوا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس تبدیلی سے متاثر نہیں ہوئے کیونکہ نام کی تبدیلی سے حقیقت بدل نہیں سکتی۔ آپ سراپا محمد تھے۔ جس کے شواہد نہ صرف آپؐ کے مکارمِ اَخلاق سے ہویدا بلکہ آپؐ سے تعلق رکھنے والوں اور آپؐ کے فیوض سے فیض یافتہ نفوس میں بھی نمایاں تھے۔ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۞ (الفتح: ۳۰) ان کی شناخت ان کے چہروں پر نشانہائے سجدہ سے ہوتی تھی۔ ان کی یہ حالت تورات میں بھی بیان ہوئی ہے اور انجیل میں بھی۔ آپؐ کے ذاتی وصفاتی نام محمد یم وغیرہ سے متعلق ذکر اس سورۃ کی تفسیر میں ہوگا۔

بَاب۱۸: خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

۳۵۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ.

۳۵۳۴: محمد بن سنان نے ہم سے بیان کیا کہ سلیم بن حیان نے ہمیں بتایا کہ سعید بن میناء نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس نے اس کو مکمل کر دیا ہو اور خوب آراستہ کر دیا ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہو تو لوگ اس میں داخل ہونے لگے اور وہ تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے: کیسا اچھا گھر ہوتا اگر اس میں اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی۔

۳۵۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

۳۵۳۵: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن جعفر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے

عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

عبد اللہ بن دینار سے، عبد اللہ نے ابوصالح سے، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور ان انبیاء کی مثال جو مجھ سے پہلے تھے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اسے خوب آراستہ پیراستہ کیا ہو سوائے اس جگہ کے جہاں کونے کی ایک اینٹ رکھی جاتی ہے۔ لوگ اس گھر میں پھرنے لگے اور اس سے تعجب کرتے اور کہتے: یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ آپؐ فرماتے تھے: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیینؐ ہوں۔

تشریح: خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ: امام ابن حجر لکھتے ہیں أَنَّ الْمُرَادَ بِالْخَاتَمِ فِيْ أَسْمَائِهِ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَمَحَ بِمَا وَقَعَ فِي الْقُرْآنِ۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۸۳) یعنی خاتم سے مراد آپؐ کا وہ لقب ہے جو آپؐ کے ناموں میں شامل ہے اور اس سے قرآنِ مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں یہ نام وارد ہوا ہے اور وہ یہ آیت ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الاحزاب:۴۱) یعنی محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور (اس سے بڑھ کر وہ) نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے۔

قرآن مجید میں لفظ خَاتَم (تاء کی زبر سے) ہے جس کے معنی مہر کے ہیں جو دو مقصد کے لئے ہوتی ہے: (۱) تصدیق کے لئے (۲) زینت کے لئے۔ یہ لفظ تاء کی زیر سے بھی اگر ہو تو خَاتِم کے معنی بھی مہر ہی کے ہوتے ہیں۔ خَاتِم اسم فاعل ہونے کی صورت میں بمعنی مہر لگانے والے کے ہوں گے جس سے غرض تصدیق ہی ہے نہ کہ ختم کر دینا، یعنی ان معنوں میں جو اردو میں رائج ہے۔ یہ نام عربی ہے اور اس کا مفہوم وہی لیا جائے گا جو زبان عربی میں ہے۔ سوال یہ ہے کہ عنوانِ باب میں یہ نام کن معنوں میں وارد ہوا ہے۔ سو واضح ہو کہ باب کی دونوں روایتوں میں اس سوال کا جواب شافی موجود ہے۔ ان میں بالبداہت واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ آپؐ کی آمد سے پہلے نبوت کی عمارت ناتمام تھی اور آپؐ کے وجود سے وہ عمارت مکمل ہو گئی اور اپنی کمال خوبصورتی کو پہنچ گئی۔

غرض ختم نبوت سے مراد تکمیل نبوت ہے نہ سلسلہ نبوت کو بند کرنا کہ بند کرنے کا فعل قابل تعریف نہیں۔ آپؐ کے نام خاتم النبیین کا وہ مفہوم درست ہوگا جو آپؐ کے محمدؐ (سراپا حمد) نام کے عین مناسب ہو۔ وَفِي الْحَدِيثِ ضَرْبُ الْأَمْثَالِ لِلتَّقْرِيبِ لِلْأَفْهَامِ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۸۴) اور مندرجہ بالا حدیث میں مثال دی گئی ہے تا مثال و تشبیہ سے مقصود سمجھنے میں آسانی ہو۔

غرض روایات زیر باب نے خاتم النبیین کا اصل مفہوم و مقصود واضح کر دیا ہے۔ أَنَّ اللّٰهَ خَتَمَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَأَكْمَلَ بِهِ شَرَائِعَ الدِّيْنِ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۸۴) کہ اللہ نے آپؐ کے ذریعہ سے نبیوں کی تصدیق فرمائی اور دین کی شریعتیں مکمل کر دیں۔ اس مفہوم سے تجاوز کرنا اور یہ حاشیہ آرائی کرنا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپؐ آخری نبی ہیں اور آپؐ کی آمد سے نبیوں کی بعثت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے فحوائے خاتم کے منافی ہے۔ چنانچہ خود آپؐ ہی نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ آپؐ کے بعد فتنہ دجال کا قلع قمع کرنے اور کسر صلیب کے لئے مسیح نازل ہوگا۔ آپؐ کے اس ارشاد کی موجودگی میں ختم کا معنی بند کرنا درست نہیں۔ اس تعلق میں دیکھئے کتاب احادیث الأنبیاء باب ۴۸، ۴۹۔

امام ابن حجرؒ نے حدیث زیر باب کے تعلق میں یہ سوال بھی اُٹھایا ہے کہ کیا اس خیال سے یہ سمجھا جائے گا کہ پہلے نبی ناقص تھے۔ فرماتے ہیں: لَيْسَ كَذٰلِكَ فَإِنَّ شَرِيْعَةَ كُلِّ نَبِيٍّ بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ كَامِلَةٌ۔ ایسا نہیں کیونکہ ہر نبی کی شریعت اس کی نسبت سے اور بلحاظ ضرورتِ زمانہ کامل تھی۔ فَالْمُرَادُ هُنَا النَّظْرُ إِلَى الْأَكْمَلِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مَعَ مَا مَضٰى مِنَ الشَّرَائِعِ الْكَامِلَةِ۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۸۳، ۶۸۴) پس یہاں مراد شریعت محمدیہ ہے جو بہ نسبت سابقہ کامل شریعتوں کے کامل ترین شریعت ہے۔ اس تبصرہ سے ظاہر ہے کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین قرار پائے اور آپؐ کی شریعت اکمل شریعت ٹھہری تو اس کی اطاعت کے نتائج و ثمرات بھی طبعاً کامل ہوں گے ورنہ خالی تکمیل شریعت کا کیا فائدہ۔ اس تعلق میں دیکھئے کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المائدۃ، باب ۲۔

بَاب ۱۹: وَفَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

۳۵۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

۳۵۳۶: عبد اللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عقیل سے، عقیل نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ. وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

طرفهُ: ۴۴۶۶۔

سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت فوت ہوئے جبکہ آپؐ تریسٹھ برس کے تھے۔ اور ابن شہاب نے کہا: نیز سعید بن مسیب نے بھی اسی طرح مجھے بتایا۔

بَاب ۲۰: كُنْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت

۳۵۳۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي.

طرفهُ: ۲۱۲۰، ۲۱۲۱۔

۳۵۳۷: حفص بن عمر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حُمَید سے، حُمَید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو ایک شخص نے پکارا: ابوالقاسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۳۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي.

اطرافهُ: ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۶۱۸۶، ۶۱۸۷، ۶۱۸۹، ۶۱۹۶۔

۳۵۳۸: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے منصور سے، منصور نے سالم (بن ابی الجعد) سے، سالم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، حضرت جابرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۳۵۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

۳۵۳۹: علی بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے ابن سیرین سے روایت کی۔ انہوں نے کہا:

قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي.

میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو۔

اطرافہُ: ۱۱۰، ۶۱۸۸، ۶۱۹۷، ۶۹۹۳۔

بَاب ۲۱

۳۵۴۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ فَادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۴۰: اسحاق بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ فضل بن موسیٰ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے جُعَید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) میں نے حضرت سائب بن یزیدؓ کو چورانوے برس کی عمر میں دیکھا، اچھی مضبوط جسمانی حالت میں۔ حضرت سائبؓ کہتے تھے: میں جانتا ہوں کہ جو میرے حواس، کان اور آنکھ اب تک کام دیتے ہیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ہے۔ میری خالہ مجھ کو آپؐ کے پاس لے جا کر کہنے لگی: یارسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے اس کے لئے دعا کیجیے؛ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا کی۔

اطرافہُ: ۱۹۰، ۳۵۴۱، ۵۶۷۰، ۶۳۵۲۔

بَاب ۲۲: خَاتَمُ النُّبُوَّةِ

مہرِ نبوت

۳۵۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ

۳۵۴۱: محمد بن عبیداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ حاتم (بن اسماعیل) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے جُعَید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے

بْنَ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

کہا: میں نے حضرت سائب بن یزیدؓ سے سنا۔ انہوں نے کہا: میری خالہ مجھے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس لے گئی اور (آپؐ سے) کہا: یا رسول اللہ! میری بہن کا بیٹا بیمار ہے۔ آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی اور آپؐ نے وضو کیا تو میں نے آپؐ کے وضو کے (بچے ہوئے) پانی سے پیا۔ پھر میں آپؐ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپؐ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ عبید اللہ کے بیٹے نے کہا: حُجَل گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر سفیدی کو بھی کہتے ہیں جس سے لفظ حُجْلَہ ہے۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

ابراہیم بن حمزہ نے کہا: (مہر نبوت) چھپر کھٹ کی گھنڈی کی مانند تھی۔ (یا چکور کے انڈے کے برابر تھی۔)

اطرافہُ: ۱۹۰، ۳۵۴۰، ۵۶۷۰، ۶۳۵۲۔

بَاب۲۳: صِفَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ اور اخلاق

۳۵٤۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ

۳۵۴۲: ابوعاصم نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے عمر بن سعید بن ابی حسین سے، عمر نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے حضرت عقبہ بن حارثؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر باہر گئے پیدل چلنے لگے تو انہوں نے حضرت حسنؓ کو

يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

طرفہُ: ۳۷۵۰۔

بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا۔ انہوں نے ان کو اپنے کندھے پر اُٹھا لیا اور کہنے لگے: میرا باپ آپؐ پر قربان! آپؐ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں، علیؓ کے مشابہ نہیں۔ اور حضرت علیؓ ہنس رہے تھے۔

۳٥٤٣: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ.

طرفہُ: ۳۵۴۴۔

۳۵۴۳: احمد بن یونس نے ہم سے بیان کیا کہ زُہیر نے ہمیں بتایا کہ اسماعیل (بن ابی خالد) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسنؓ آپؐ کے مشابہ تھے۔

٣٥٤٤: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا.

طرفہُ: ۳۵۴۳۔

۳۵۴۴: عمرو بن علی (فلاس) نے ہم سے بیان کیا کہ (محمد) بن فضیل نے ہمیں بتایا کہ اسماعیل بن ابی خالد نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام آپؐ کے مشابہ تھے۔ (اسماعیل کہتے تھے:) میں نے حضرت ابوجحیفہؓ سے کہا: آپؐ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کریں۔ تو انہوں نے کہا: آپؐ سفید رنگ تھے۔ آپؐ کے بال کچھ سفید ہو گئے تھے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ اونٹ ہمیں دینے کے لئے فرمایا۔ کہتے تھے: تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پیشتر اس کے کہ ہم یہ اونٹ لیتے۔

٣٥٤٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَّهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِّنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ.

۳۵۴۵: عبد اللہ بن رجاء نے ہم سے بیان کیا کہ اسرائیل نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابو اسحاق سے، ابو اسحاق نے حضرت وہب (بن عبد اللہ) ابو جحیفہ سوائیؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے آپؐ کے ریش بچہ میں کچھ سفیدی دیکھی۔

٣٥٤٦: حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ.

۳۵۴۶: عصام بن خالد نے ہم سے بیان کیا کہ حریز بن عثمان نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن بُسرؓ سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، کہا کہ کیا آپؐ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، آپؐ بوڑھے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپؐ کے ریش بچہ میں کچھ بال سفید تھے۔

٣٥٤٧: حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِيْنَ فَلَبِثَ

۳۵۴۷: ابن بُکیر نے ہم سے بیان کیا، کہا: لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے خالد (بن یزید) سے، خالد نے سعید بن ابی ہلال سے، سعید نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ نبی ﷺ کا حلیہ بیان کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: آپؐ میانہ قد و قامت کے تھے۔ نہ بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے، سفید رنگ کے، نہ بالکل سفید نہ گندمی، نہ آپؐ بہت گھنگریالے بال والے تھے جو مڑے ہوئے ہوتے ہیں اور نہ ہی بالکل سیدھے بالوں والے۔ آپؐ پر اس وقت وحی نازل کی گئی کہ جب

بِمَكَّـةَ عَشْـرَ سِـنِيْنَ يُنْـزَلُ عَلَيْـهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِـي رَأْسِـهِ وَلِحْيَتِـهِ عِشْـرُوْنَ شَـعَرَةً بَيْضَاءَ. قَالَ رَبِيْعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِّنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيْلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيْبِ.

اطرافهُ: ۳۵۴۸، ۵۹۰۰۔

آپؐ چالیس برس کے تھے۔ آپؐ مکہ میں دس سال رہے، اس وقت بھی آپؐ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی دس سال رہے۔ آپؐ کی وفات ہوئی اور آپؐ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ربیعہ (بن ابی عبدالرحمٰن) نے کہا: میں نے آپؐ کے بالوں میں سے کچھ بال دیکھے تو کیا دیکھا کہ وہ سرخ ہیں۔ میں نے پوچھا تو مجھ سے کہا گیا: خوشبو لگانے کی وجہ سے سرخ ہوگئے تھے۔

۳٥٤٨: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَـيْسَ بِالطَّوِيْـلِ الْبَـائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِـالْآدَمِ وَلَـيْسَ بِالْجَعْـدِ الْقَطَـطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَـنَةً فَأَقَـامَ بِمَكَّـةَ عَشْـرَ سِـنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَـةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّـاهُ اللهُ وَلَـيْسَ فِـي رَأْسِـهِ وَلِحْيَتِـهِ عِشْـرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

اطرافهُ: ۳۵۴۷، ۵۹۰۰۔

۳۵۴۸: عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ مالک بن انس نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے، ربیعہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے ان سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے اور نہ ہی بالکل سفید تھے اور نہ ہی گندمی اور نہ سخت گھنگریالے بال والے جو بالکل مڑے ہوتے ہیں اور نہ ہی بالکل سیدھے بالوں والے۔ اللہ نے آپؐ کو چالیس برس کے اخیر میں مبعوث فرمایا اور آپؐ مکہ میں دس سال رہے اور مدینہ میں بھی دس سال رہے۔ پھر اللہ نے آپؐ کو وفات دی اور اس وقت آپؐ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

۳٥٤٩: حَـدَّثَنَا أَحْمَـدُ بْـنُ سَـعِيْدٍ

۳۵۴۹: احمد بن سعید ابوعبداللہ نے ہم سے بیان

أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ.

کیا کہ اسحاق بن منصور نے ہمیں بتایا کہ ابراہیم بن یوسف نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے ابو اسحاق سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت براءؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرے کی بناوٹ میں سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور اخلاق میں بھی سب سے زیادہ اچھے تھے۔ نہ ہی بہت لمبے اور نہ ہی بہت چھوٹے۔

۳۵۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ.

اطرافہ: ۵۸۹۴، ۵۸۹۵۔

۳۵۵۰: ابو نعیم نے ہم سے بیان کیا کہ ہمام نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا؟ تو انہوں نے کہا: نہیں آپؐ کی دونوں کنپٹیوں میں تھوڑی سی تو سفیدی تھی۔

۳۵۵۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. وَقَالَ يُوْسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ

۳۵۵۱: حفص بن عمر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابو اسحاق سے، ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے، آپؐ کے دونوں مونڈھوں میں بہت فاصلہ تھا۔ آپؐ کے بال آپؐ کے دونوں کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپؐ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ آپؐ سے بڑھ کر خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ نیز یوسف بن ابی اسحاق نے بھی

عَنْ أَبِيْهِ إِلَى مَنْكِبَيْهِ.

اطرافهُ: ۵۸۴۸، ۵۹۰۱۔

اپنے باپ سے یہ حدیث نقل کی۔ انہوں نے یوں کہا: آپؐ کے (بال) مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

۳۵۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

۳۵۵۲: ابونُعَیم نے ہم سے بیان کیا کہ زُہیر نے ہمیں بتایا کہ ابواسحاق سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت براءؓ سے پوچھا گیا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا) تھا۔ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح (گول اور چمکدار۔)

۳۵۵۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمَصِّيْصَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيْهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْمَرْأَةُ. وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهِمَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ

۳۵۵۳: حسن بن منصور ابو علی نے ہم سے بیان کیا کہ حجاج بن محمد اعور نے مصیصہ (شہر) میں ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ حکم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوجحیفہؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت (سخت گرمی میں) بطحاء کی طرف نکلے۔ آپؐ نے وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپؐ کے سامنے برچھی (سُترہ کے طور پر) گڑی ہوئی تھی۔ شعبہ نے کہا: اور عون نے اپنے والد حضرت ابوجحیفہؓ سے اس میں یہ زائد بیان کیا کہ اس برچھی کے ورے عورت بھی گذرتی تھی۔ لوگ کھڑے تھے اور آپؐ کے ہاتھوں کو پکڑتے اور (برکت کے لئے) اپنے چہروں پر ہاتھ پھیرتے۔ حضرت ابوجحیفہؓ کہتے تھے: میں نے آپؐ کا ہاتھ پکڑا اور میں نے اس کو اپنے چہرے پر رکھا تو یوں محسوس

رَائِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ.

ہوا کہ وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

اطرافُهُ: ۱۸۷، ۳۷٦، ۴۹۵، ۴۹۹، ۵۰۱، ۶۳۳، ۶۳۴، ۳۵٦٦، ۵۷۸٦، ۵۸۵۹۔

٣٥٥٤: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

اطرافُهُ: ٦، ۱۹۰۲، ۳۲۲۰، ۴۹۹۷۔

۳۵۵۴: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں بتایا کہ یونس نے زُہری سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عبیداللہ بن عبداللہ نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور بہت سخاوت جو آپؐ کرتے تو رمضان میں کرتے جب جبرئیل آپؐ سے ملتے۔ جبرئیل علیہ السلام رمضان میں ہر رات کو آپؐ سے ملا کرتے اور آپؐ کے ساتھ قرآن کا دَور کرتے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی پہنچانے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔

٣٥٥٥: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ

۳۵۵۵: یحيٰ بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرزاق نے ہمیں بتایا کہ ابن جریج نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ابن شہاب نے مجھے خبر دی۔ انہوں نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس خوشی خوشی آئے۔ آپؐ کے چہرہ کے خدوخال چمک رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے سنا نہیں کہ مدلجی نے زیدؓ اور

وَأُسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ.

اسامہؓ کے متعلق کیا کہا ہے! اس نے ان دونوں کے قدم دیکھے اور کہا: یہ پاؤں تو ایک جیسے ہیں۔

اطرافہُ: ۳۷۳۱، ۶۷۷۰، ۶۷۷۱۔

۳۵۵۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ.

۳۵۵۶: یحيٰ بن بُکَیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عُقیل سے، عقیل نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب سے روایت کی کہ عبداللہ بن کعب نے کہا: میں نے حضرت کعب بن مالکؓ سے سنا۔ وہ اس وقت کا واقعہ بیان کرتے تھے جب غزوۂ تبوک سے وہ پیچھے رہ گئے تھے، کہتے تھے: جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم کہا تو اس وقت آپؐ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو آپؐ کا چہرہ چمکتا تھا، ایسا کہ گویا وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس سے آپؐ کی خوشی پہچان لیتے تھے۔

اطرافہُ: ۲۷۵۷، ۲۹۴۷، ۲۹۴۸، ۲۹۴۹، ۲۹۵۰، ۳۰۸۸، ۳۸۸۹، ۳۹۵۱، ۴۴۱۸، ۴۶۷۳، ۴۶۷۶، ۴۶۷۷، ۴۶۷۸، ۶۲۵۵، ۶۶۹۰، ۷۲۲۵۔

۳۵۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ.

۳۵۵۷: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو (بن ابی عمرو) سے، عمرو نے سعید مقبری سے، سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بنی آدم کی بہترین صدیوں میں نسلاً بعد نسلٍ مبعوث کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس صدی میں ہوں جس میں کہ میں نے ہونا تھا۔

۳۵۵۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

اطرافہٗ: ۳۹۴۴، ۵۹۱۷۔

۳۵۵۸: یحییٰ بن بُکَیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے ابن شہاب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کو لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب بالوں کو لٹکاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں جن کے متعلق آپؐ کو کچھ حکم نہیں دیا گیا تھا، اہل کتاب کے موافق عمل کرنا پسند کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر میں مانگ نکالنے لگے۔

۳۵۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا.

اطرافہٗ: ۳۷۵۹، ۶۰۲۹، ۶۰۳۵۔

۳۵۵۹: عبدان نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابوحمزہ سے، ابوحمزہ نے اعمش سے، اعمش نے ابووائل سے، ابووائل نے مسروق سے، مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم درشت زبان نہ تھے اور نہ تکلف سے درشتی کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: تم میں بہتر وہی ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔

٣٥٦٠: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا.

اطرافهُ: ٦١٢٦، ٦٧٨٦، ٦٨٥٣۔

۳۵۶۰: عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ کہتی تھیں: جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو باتوں کے متعلق اختیار دیا گیا تو آپؐ ضرور ان میں سے زیادہ آسان بات اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور اگر وہ گناہ ہوتا تو پھر آپؐ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا سوائے اس کے کہ اللہ کی حرمت کی ہتک کی جاتی ہو تو پھر آپؐ اس میں اللہ کے لئے انتقام لیتے۔

٣٥٦١: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَلَا دِيْبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ ﷺ.

اطرافهُ: ١١٤١، ١٩٧٢، ١٩٧٣۔

۳۵۶۱: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ثابت سے، ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم، چھونے میں نہ کسی باریک ریشمی کپڑے کو پایا اور نہ ہی دیباج (موٹے ریشمی کپڑے) کو اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ اچھی کبھی کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ راوی نے رِیْح کا لفظ بیان کیا یا عَرف کا۔

٣٥٦٢: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

۳۵۶۲: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبہ

أَبِي عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا.

اطرافہُ: ۶۱۰۲، ۶۱۱۹۔

سے، شعبہ نے قتادہ سے، قتادہ نے عبداللہ بن ابی عتبہ سے، عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جو اپنے پردے میں ہوتی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ، وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ.

محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (قطان) اور (عبدالرحمن) بن مہدی نے ہمیں بتایا۔ ان دونوں نے کہا کہ شعبہ نے ہم سے اسی طرح حدیث بیان کی (اور اس میں یہ زیادہ ہے:) جب آپؐ کوئی بات بُری سمجھتے تو آپؐ کے چہرہ سے پہچانا جاتا۔

٣٥٦٣: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَ إِلَّا تَرَكَهُ.

طرفہُ: ۵۴۰۹۔

۳۵۶۳: علی بن جعد نے مجھ سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے اعمش سے، اعمش نے ابوحازم سے، ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو بُرا نہیں کہا۔ اگر آپؐ اس کو پسند کرتے تو کھالیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

٣٥٦٤: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ قَالَ كَانَ

۳۵۶۴: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ بکر بن مضر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے، جعفر نے اعرج سے، اعرج نے حضرت عبداللہ بن مالک ابن بُحینہ اسدیؓ سے روایت کی۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ. قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

اطرافهُ: ۳۹۰، ۸۰۷۔

انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان فاصلہ رکھتے، اتنا کہ ہم آپؐ کی بغلوں کو دیکھتے۔ قتیبہ کہتے تھے کہ ابن بُکَیر نے کہا کہ بکر نے ہم سے یوں بیان کیا کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھتے۔

۳۵۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

اطرافهُ: ۱۰۳۱، ۶۳۴۱۔

۳۵۶۵: عبدالاعلیٰ بن حماد نے ہم سے بیان کیا کہ یزید بن زُرَیع نے ہم سے بیان کیا کہ سعید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے روایت کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی دعا میں بھی اپنے ہاتھ نہیں اُٹھایا کرتے تھے مگر استسقاء میں آپؐ اپنے ہاتھ اتنے اُٹھاتے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

وَقَالَ أَبُو مُوْسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

اور حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے۔

۳۵۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى

۳۵۶۶: حسن بن صباح نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن سابق نے ہمیں بتایا کہ مالک بن مغول نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے عَون بن ابی جُحَیفہ سے سنا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا کہ وہ کہتے تھے: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور آپؐ اس وقت ابطح میں اُترے ہوئے تھے۔ دوپہر کے وقت جبکہ سخت گرمی تھی، آپؐ ایک بڑے خیمے کے اندر تھے۔

بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوْءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ.

اتنے میں حضرت بلالؓ نکلے اور انہوں نے نماز کے لئے اذان دی۔ پھر اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی باہر لے گئے تو لوگ اس پر گر پڑے۔ اس میں سے پانی لینے لگے۔ پھر وہ اندر آئے اور انہوں نے برچھی نکالی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی باہر آئے۔ مجھے یہ واقعہ ایسا یاد ہے کہ اب بھی میں آپؐ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے برچھی گاڑی۔ پھر آپؐ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپؐ کے سامنے سے گدھا بھی گذر رہا تھا اور عورت بھی۔

اطرافهُ: ۱۸۷، ۳۷٦، ۴۹۵، ۴۹۹، ۵۰۱، ٦۳۳، ٦۳۴، ۳۵۵۳، ۵۷۸٦، ۵۸۵۹۔

۳۵٦۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ.

طرفهُ: ۳۵٦۸۔

۳۵٦۷: حسن بن صباح بزار نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زُہری سے، زُہری نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بات اس طرح کرتے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا الفاظ کو شمار کرنا چاہتا تو وہ ان کو گن لیتا۔

۳۵٦۸: وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵٦۸: اور لیث نے کہا: یونس نے مجھے بتایا۔ ابن شہاب سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: عروہ بن زبیر نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: کیا تمہیں فلاں کے باپ پر تعجب نہیں آتا۔ وہ آیا اور میرے حجرے (کے کونے) میں ایک طرف آبیٹھا۔

يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کرنے لگا۔ وہ باتیں مجھے سنا رہا تھا اور میں اس وقت نفل پڑھ رہی تھی۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنی نماز ختم کرتی، اُٹھ کر چلا گیا؛ اور اگر میں اس کو پالیتی تو میں اس کو ٹوکتی کہ رسول اللہ ﷺ تو ایسے نہیں تھے کہ جلدی جلدی باتیں کرتے جیسا کہ تم کرتے ہو۔

طرفہُ: ۳۵۶۷۔

تشریح: صِفَةُ النَّبِيِّ ﷺ: اس عنوان سے مراد جسمانی صورت شکل اور خلق کا بیان ہے۔ باب ہذا کے تحت ستائیس روایتیں ہیں۔ روایت نمبر ۳۵۴۲ تا ۳۵۵۳ نیز نمبر ۳۵۵۸، ۳۵۶۱، ۳۵۶۵، ۳۵۶۶ آپؐ کے ظاہری حلیہ سے متعلق ہیں۔ روایت نمبر ۳۵۴۶ میں عَنْفَقَة کی سپیدی کا ذکر جو وارد ہوا ہے اس سے وہ حصہ زیر لب مراد ہے جو اردو بول چال میں ریش بچہ کہلاتا ہے۔ اس میں چند بال سفید تھے۔ روایت نمبر ۳۵۵۲ میں تیغ نما چہرے کا ذکر ہے جسے اردو میں کتابی چہرہ کہتے ہیں اور گول چہرے کو مہتابی چہرہ کہنا مناسب ہوگا۔ زیر باب روایات میں آپؐ کا جو حلیہ بیان ہوا ہے، مناسب ہے کہ اس کو یکجا نقل کر دیا جائے۔

درمیانہ قد – نہ بہت دراز قامت اور نہ کوتاہ، سڈول جسم – نہ فربہ نہ لاغر، ہتھیلیاں نرم، سینہ کشادہ، مہتابی خوبصورت چہرہ نقش و نگار نکھرے ہوئے، روشن اور باوقار، خوشی و غم یا رضامندی یا ناراضگی کا اثر آپؐ کے چہرے سے پہچانا جاتا، آنکھیں شرمیلی اور پُر حیا، رنگ گورا سرخی مائل – نہ بہت سفید اور نہ گندم گوں، سر کے بال سیدھے قدرے خم دار – نہ گھنے نہ گھنگھریالے، سیاہ مگر خوشبو استعمال کرنے کی وجہ سے قدرے سرخی، عام طور پر اتنے لمبے کہ کان کی نوک کو چھوتے تھے اور کبھی نہ کٹوانے کی صورت میں گردن تک، ساٹھ سال کی عمر میں کوئی کوئی بال ہی سفید تھا۔ سر اور داڑھی میں چند گنتی کے بال سفید تھے۔ کوئی بیس عدد بال سفید تھے۔

چالیس سال کی عمر میں آپؐ پر وحی نازل ہوئی۔ اس کے بعد تیرہ سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں فرائض رسالت ادا کئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق تریسٹھ سال آپؐ کی عمر تھی۔ (روایت نمبر ۳۵۳۶) گفتگو نرم اور آہستہ یعنی ٹھہر ٹھہر کر۔ آپؐ ہر امر میں سہولت پسند فرماتے تھے۔ اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا مگر الٰہی حدود کی ہتک برداشت نہ کرتے۔

مجالس میلاد نبوی اور محافل شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرنے میں جو رنگ اختیار کیا جاتا ہے، اس میں سراسر غیر قوموں کی تقلید و نقل پائی جاتی ہے بالخصوص منظومات میں۔ یہ طریق

اس ادب و احترام کے منافی ہے، آپؐ کی عظمت و شان جس کی متقاضی ہے۔ الفاظ ناز و ادا، عشوہ و کرشمہ وغیرہ کسی بزرگ کی شان میں استعمال کرنا درست نہیں چہ جائیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ الفاظ استعمال کئے جائیں۔ اس سے ہمیں اعراض کرنا ضروری اور صحابہ کرام کی سادگی اور صداقت شعاری کی اتباع لازمی ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدح سرائی میں مبالغہ آمیزی اور خلاف واقع اسلوب اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے بلکہ اس طریق کو یہود و نصاریٰ کی نقالی قرار دیا ہے۔

روایت نمبر ۳۵۵۴ تا ۳۵۶۸ میں آپؐ کے بعض اخلاق کا بیان ہے جن میں سخاوت، نرمی، دھیما پن، سرور و انبساط کی صفات خاص طور پر بیان ہوئی ہیں۔ یہ خلاصہ ہے باب ۲۳ کی روایات کا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کا بیان تفصیلات کا محتاج ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپؐ صفاتِ باری تعالیٰ کے مثنیٰ تھے تو اس میں قطعاً مبالغہ نہ ہوگا۔ غیر مسلم علماء و فلاسفہ کو بھی یہ حق بات تسلیم ہے۔ عیسائی یورپ کے سربرآوردہ زعماء و محققین میں سے چند شخصیتوں کے اقوال کا حوالہ دینا کافی ہوگا۔

تھامس کارلائل نے رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

"Mahomet himself, after all that can be said about him, was not a sensual man. We shall err widely if we consider this man as a common voluptuary, intent mainly on base enjoyments, nay on enjoyments of any kind. His household was of the frugalest; his common diet barley-bread and water: sometimes for months there was not a fire once lighted on his hearth. They record with just pride that he would mend his own shoes, patch his own cloak. A poor, hard-toiling, ill-provided man ... No emperor with his tiaras was obeyed as this man in a cloak of his own clouting."

(On Heroes, Hero-Worship and the Heroic in History, Lecture II, page:71)

ترجمہ: حضرت محمد (ﷺ) کی طبیعت کبھی بھی تعیش کی طرف مائل نہ تھی۔ یہ ایک بڑی اور عظیم غلطی ہوگی، اگر آپؐ کے متعلق یہ تسلیم کیا جائے کہ آپؐ نفس پرست تھے۔ آپ کسی قسم کے بھی آرام و عیش کو پسند نہ فرماتے تھے۔ آپ کا گھریلو اسباب بہت ہی معمولی تھا۔ آپ کی غذا جَو کی روٹی تھی۔ بسا اوقات کئی کئی ماہ کاشانہ نبوی میں آگ روشن نہ ہوتی تھی۔ تاریخ اسلام میں یہ ایک بڑے فخر کی بات ہے کہ آپ اپنے پاپوش کی خود مرمت فرما لیا کرتے

تھے۔ اپنے کپڑوں میں آپ خود پیوند لگا لیا کرتے تھے۔ آپ نے زندگی محنت پسندی اور عسرت میں بسر فرمائی...... لیکن دنیا میں کسی تاجپوش شہنشاہ کے احکام کی کبھی ایسی اطاعت نہیں کی گئی جیسی پیوند پوش (حضرت محمد ﷺ) کی کی گئی ہے۔

فرانسیسی مصنف اے ڈی لیمارٹین (A. de Lamartine) کا بیان ہے:

"Philosopher, orator, apostle, lawgiver, warrior, congueror of ideas, restorer of rational dogmas, of a worship without images, founder of twenty terrestrial empires, and of one spiritual empire – such was Mahomet."

(History Of Turkey, Vol.1, Book:1, page:155)

ترجمہ: مفکر، خطیب، پیغمبر، قانون ساز، مجاہد، تصورات کا فاتح، عقلی عقائد کو قائم کرنے والا، باطل خداؤں، صنم پرستی اور وہم وگمان کو مٹانے والا، بیس(۲۰) دنیاوی سلطنتوں اور ایک روحانی سلطنت کا بانی- محمد (ﷺ) ہی ہے۔

ڈاکٹر جی ویل کو بھی شدید تعصب کے باوجود آپؐ کی بعض صفات واخلاق کا اقرار کرنا پڑا۔ وہ لکھتا ہے:

"Mohamed set a shining example to his people. …his character was pure and stainless. His House, his dress, his food - they were characterised by a rare simplicity. So unpretentious was he that he would receive from his companions no special mark of reverence, nor would he accept any service from his slave which he could do himself. Often and often indeed was he seen in the market purchasing provisions … He was accessible to all, and at all times. He visited the sick and was full of sympathy for all, …Unlimited was his benevolence and generosity, and so was his anxious care for the welfare of the community. Despite innumerable presents which from all quarters unceasingly poured in for him; despite rich booty which streamed in - he left very little behind, and even that he regarded as State property."

(A History of the Islamic Peoples, Mohamed and the Qur'an, page: 27, 28)

ترجمہ: محمد (ﷺ) نے اپنی قوم کے لیے کردار کی ایک روشن مثال قائم کی ہے۔ ...... آپ کی شخصیت پاک اور بے داغ تھی۔ آپ کا گھر، آپ کا لباس، آپ کی خوراک- غیر معمولی طور پر سادہ تھی۔ آپ کے مزاج میں ایسا تواضع اور انکسار تھا کہ اپنے متبعین کی طرف سے تعظیم وتکریم کے کسی علامتی انداز کو قائم نہیں ہونے دیا۔ اور نہ ہی کبھی اپنے خادم سے ایسا کام لیتے جو آپ خود کر سکتے۔ بسا اوقات آپ بازار سے ضروریاتِ زندگی کی خریداری بھی کرتے دیکھے گئے۔...... ہر ایک کو آپ سے ملاقات کرنا ہر وقت ممکن ہوتا تھا۔ آپ بیماروں کی عیادت کیا کرتے تھے۔ آپ سب کے ہمدرد اور غمگسار تھے۔...... آپ کی رحمدلی اور شفقت لا محدود تھی۔ رفاہِ عامہ اور اصلاحِ معاشرہ کے آپ شدید فکرمند رہتے تھے۔ آپ کی خدمت میں کثرت سے تحائف آتے تھے، اموالِ غنیمت اس کے علاوہ تھے۔ لیکن بوقت وفات جو اموال آپ نے پیچھے چھوڑے وہ بہت تھوڑے تھے۔ اور پھر آپ نے انہیں بھی (ورثہ میں شامل نہیں ہونے دیا۔ بلکہ) قومی اموال قرار دے دیا تھا۔

ولیم میور کا بیان ہے:

"It is quite in keeping with the character of Mahomet that … The fair character and honourable bearing of the unobtrusive youth won the approbation of his fellow-citizens; and he received the title, by common consent, of AL AMIN - the faithflil."

(The Life of Mahomet, Chapter II, page: 18, 19)

ترجمہ: محمد (ﷺ) کی شخصیت کا بغور مشاہدہ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ...... شفاف کردار اور زمانہ شباب کی گوشہ نشینی نے بستی والوں پر آپ کا معززانہ اثر ورسوخ قائم کر دیا تھا۔ عوام الناس کی طرف سے الامین یعنی "بے حد قابل اعتماد" کے خطاب سے نوازے گئے تھے۔

بَاب ٢٤ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت یہ تھی کہ آپؐ کی آنکھ سوتی اور آپؐ کا دل نہ سوتا

رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سعید بن میناء نے حضرت جابرؓ سے، حضرت جابرؓ نے نبی ﷺ سے (یہ بات) روایت کی۔

٣٥٦٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

اطرافهُ: ١١٤٧، ٢٠١٣۔

۳۵۶۹: عبداللہ بن مسلمہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے مالک سے، مالک نے سعید مقبری سے، سعید نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: آپؐ رمضان میں یا اس کے سوا کسی اور مہینے میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ چار رکعتیں پڑھتے اور ان رکعتوں کی خوبی اور لمبائی کا کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی اور لمبائی کا کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپؐ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میری آنکھ تو سوتی ہے مگر میرا دل نہیں سوتا۔

٣٥٧٠: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُّوْحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ

۳۵۷۰: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا، کہا: میرے بھائی (عبدالحمید) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے سلیمان (بن بلال) سے، سلیمان نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے روایت کی۔ (کہا:) میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ اس رات کا واقعہ بیان کرتے تھے جس رات نبی ﷺ کو کعبہ کی مسجد سے لے گئے۔ یہ واقعہ اس زمانہ سے پہلے کا ہے کہ آپؐ کو وحی ہوئی۔ تین آدمی آئے اور آپؐ اس وقت مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ تو ان میں سے پہلے نے کہا: ان میں

أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاءُوْا لَيْلَةً أُخْرَى فِيْمَا يَرَى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

سے وہ کون ہے؟ اس نے کہا: جو اُن کے درمیان ہے وہی ان سب سے بہتر ہے۔ تیسرے نے جو اخیر میں تھا یہ کہا کہ جو ان سب میں سے بہتر ہے، اس کو لے چلو۔ یہ واقعہ اس رات اتنا ہی ہوا تھا۔ پھر آپؐ نے ان کو نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ ایک دوسری رات وہ آئے۔ یہ واقعہ منجملہ انہی امور کے ہے جن کو آپؐ کا دل مشاہدہ کیا کرتا تھا اور نبی ﷺ کی آنکھیں سوئی ہوئی ہوتیں اور آپؐ کا دل نہ سوتا اور اسی طرح تمام انبیاء ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے دل نہیں سوتے۔ جبرئیل نے آپؐ کو اپنے ساتھ لیا اور پھر آپؐ کو لے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

اطرافہُ: ۴۹٦۴، ۵٦۱۰، ٦۵۸۱، ۷۵۱۷۔

تشریح: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ: اس باب کے تحت ایک حوالہ اور دو روایتیں ہیں۔ حضرت جابرؓ کی روایت کا جو حوالہ دیا گیا ہے، وہ کتاب الاعتصام باب ۲ روایت نمبر ۷۲۸۱ میں مفصل آئے گی۔ روایت نمبر ۳۵٦۹ کتاب صلاۃ التراویح باب ۱، روایت نمبر ۲۰۱۳ میں گذر چکی ہے۔ اس تعلق میں کتاب الوضوء باب ۵ روایت نمبر ۱۳۸ بھی دیکھئے جس کا آخری حصہ عبید بن عمیر سے مروی ہے۔ روایت نمبر ۳۵۷۰ کتاب التوحید باب ۳۷ روایت نمبر ۷۵۱۷ میں مفصل آئے گی۔ اس روایت سے آپؐ کی بیداریٔ قلب کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ سب انبیاء علیہم السلام بیدار قلب ہوتے ہیں اور یہ کہ معراج کا واقعہ بھی روحانی مشاہدات میں سے ایک مشاہدہ تھا، جسمانی نہ تھا۔ یہ امر کہ جبرئیل کا نزول بھی از قبیل تمثلات ہے، شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو بھی مسلم ہے۔ دیکھئے ان کی کتاب مدارج النبوۃ، باب سوم در بدو وحی وثبوت نبوت، وصل بدانکہ علماوحی را مراتب عدیدہ ذکر کردہ اند، ثالث آنکہ تمثل میکرد جبرئیل آنحضرتؐ را بصورت مردے، جلد دوم صفحہ ۳۵، ۳٦۔ اس تعلق میں مدلل اور مفصل بیان کے لئے حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی تصنیف لطیف آئینہ کمالات اسلام کا حصہ دافع الوساوس ملاحظہ ہو۔ (آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲٦)

بَاب ٢٥ : عَلَامَاتُ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں نبوت کی علامتیں

٣٥٧١: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ فَأَدْلَجُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَّنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوْقَظُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّتَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ صَلَّى

۳۵۷۱: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ سلم بن زریر نے ہمیں بتایا۔ میں نے ابورجاء سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت عمران بن حصینؓ نے ہم سے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ رات بھر چلتے رہے۔ جب صبح ہونے لگی تو آرام کرنے کے لئے اُترے۔ ان کی آنکھ لگ گئی اور اتنی دیر سوئے رہے کہ سورج بلند ہوگیا۔ تو حضرت ابو بکرؓ پہلے تھے جو اپنی نیند سے بیدار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو آپؐ کی نیند سے نہیں جگایا جاتا تھا جب تک کہ آپؐ خود ہی بیدار نہ ہوں۔ پھر حضرت عمرؓ جاگے۔ حضرت ابو بکرؓ آنحضرت ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئے اور تکبیر کہنے لگے اور اپنی آواز بلند کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نبی ﷺ جاگے (اور وہاں سے کوچ کا حکم دیا۔) پھر دوسری جگہ جا کر ٹھہرے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ لوگوں میں سے ایک شخص الگ بیٹھا ہوا تھا اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہو چکے تو آپؐ نے پوچھا: اے فلاں! ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے تم کو کس بات نے روکا ہے؟ اس نے کہا: مجھے نہانے کی ضرورت ہوگئی تھی۔ آپؐ نے اسے تیمم کرنے کے لئے فرمایا۔ پھر اس نے نماز پڑھی۔ اور (حضرت عمرانؓ کہتے تھے کہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان سواروں

وَجَعَلَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتَّى رَوِيْنَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوْا مَا عِنْدَكُمْ فَجَمَعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيْتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا

میں رکھا جو آپؐ کے آگے آگے جا رہے تھے اور ہمیں سخت پیاس تھی۔ ابھی ہم جا رہے تھے کہ ہم نے ایک عورت کو دیکھا جو دو پکھالوں کو اونٹ پر لادے ان کے درمیان اپنے پاؤں لٹکائے جا رہی تھی۔ ہم نے اس سے کہا: پانی کہاں ہے؟ وہ بولی: یہاں تو کوئی پانی نہیں۔ ہم نے کہا کہ تمہارے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی: ایک دن اور رات۔ ہم نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔ اس نے کہا: رسول اللہ کیا ہوتا ہے؟ ہم نے اس کی کچھ پیش نہ چلنے دی اور ہم اس کو آگے آگے لئے ہوئے نبی ﷺ کے پاس لے آئے تو اس نے آپؐ سے بھی وہی باتیں کیں جو ہم سے کی تھیں سوا اس کے کہ اس نے آپؐ سے یہ بھی بیان کیا کہ وہ یتیم بچوں والی ہے۔ آپؐ نے اس کے دونوں پکھال (اُتارنے) کے متعلق فرمایا (جو نیچے اتاری گئیں۔) آپؐ نے ان کے دہانوں پر ہاتھ پھیرا۔ پھر ہم چالیس آدمیوں نے جو پیاسے تھے پانی پیا؛ اتنا کہ ہم سیر ہو گئے اور ہم نے ہر ایک مشکیزہ اور چھاگل جو ہمارے پاس تھی بھر لی۔ البتہ ہم نے اپنے اونٹوں کو نہیں پلایا اور ابھی وہ پکھالیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ قریب تھا کہ پانی ان میں سے بہہ پڑتا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: جو تمہارے پاس کھانے کی چیز ہو، لے آؤ۔ تو اس عورت کے لئے روٹیوں کے ٹکڑے اور کھجوریں اکٹھی کی گئیں۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی تو کہنے لگی: میں ایسے شخص سے ملی ہوں جو سب لوگوں سے بڑھ

زَعَمُوْا فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوْا.

اطرافهُ: ۳۴۴، ۳۴۸۔

کر جادوگر ہے یا وہ نبی ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔ پھر اللہ نے اس عورت کے طفیل اس قبیلہ کو ہدایت دی اور وہ بھی مسلمان ہوگئی اور اس (قبیلہ) کے لوگ بھی مسلمان ہوگئے۔

۳۵۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

اطرافهُ: ۱۶۹، ۱۹۵، ۲۰۰، ۳۵۷۳، ۳۵۷۴، ۳۵۷۵۔

۳۵۷۲: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ ابن ابی عدی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید (بن ابی عروبہ) سے، سعید نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا اور آپؐ اس وقت زوراء مقام میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا۔ پانی آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا اور سب لوگوں نے وضو کیا۔ قتادہ نے کہا: میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا: تم کتنے تھے؟ انہوں نے کہا: تین سو یا تین سو کے قریب۔

۳۵۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوْءُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ

۳۵۷۳: عبداللہ بن مسلمہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے مالک سے، مالک نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، اسحاق نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، عصر کی نماز کا وقت آپہنچا تھا۔ وضو کا پانی تلاش کیا گیا تو لوگوں نے نہ پایا۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ وضو کا پانی لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَّتَوَضَّئُوا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

لوگوں سے فرمایا: اس سے وضو کریں۔ میں نے پانی کو دیکھا کہ آپؐ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا۔ لوگ وضو کرنے لگے، یہاں تک کہ ان سبھی نے ایک سرے سے آخر تک وضو کیا۔

اطرافهُ: ۱۶۹، ۱۹۵، ۲۰۰، ۳۵۷۲، ۳۵۷۴، ۳۵۷۵۔

٣٥٧٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوْا يَسِيْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً يَتَوَضَّئُوْنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ يَسِيْرٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَتَوَضَّئُوْا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتَّى بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَكَانُوْا سَبْعِيْنَ أَوْ نَحْوَهُ.

۳۵۷۴: عبدالرحمٰن بن مبارک نے ہم سے بیان کیا کہ حزم (بن مہران) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے حسن (بصری) سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر میں نکلے اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ تھے تو وہ چل پڑے۔ نماز کا وقت آیا تو ان کو پانی نہ ملا کہ وضو کرتے۔ لوگوں میں سے ایک شخص چلا گیا اور ایک پیالہ لے آیا جس میں کچھ تھوڑا سا پانی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا اور وضو کیا۔ پھر آپؐ نے اپنی چار انگلیاں اس پیالے پر پھیلا دیں اور فرمایا: اُٹھو اور وضو کرو۔ تو سب لوگوں نے وضو کیا اور انہوں نے اس پانی سے پورا وضو کیا جیسا کہ کرنا چاہتے تھے اور وہ ستّر اسّی کے قریب قریب تھے۔

اطرافهُ: ۱۶۹، ۱۹۵، ۲۰۰، ۳۵۷۲، ۳۵۷۳، ۳۵۷۵۔

٣٥٧٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَس

۳۵۷۵: عبداللہ بن منیر نے ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے یزید (بن ہارون) سے سنا کہ حُمَید نے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوْا قَالَ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

اطرافہٗ: ۱۶۹، ۱۹۵، ۲۰۰، ۳۵۷۲، ۳۵۷۳، ۳۵۷۴۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: نماز کا وقت آپہنچا تو جن کا گھر مسجد کے قریب تھا، وہ اُٹھ کر وضو کر آئے اور کچھ لوگ رہ گئے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پتھر کا ایک لگن لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا۔ آپؐ نے اپنی ہتھیلی اس میں رکھی مگر وہ لگن اتنا چھوٹا تھا کہ آپؐ اس میں اپنی ہتھیلی پھیلا نہ سکے تو آپؐ نے اپنی انگلیاں اکٹھی کیں اور انہیں لگن میں رکھا اور پھر سب لوگوں نے وضو کیا۔ (حُمَید نے کہا:) میں نے پوچھا: وہ کتنے تھے؟ انہوں نے کہا: اسّی آدمی۔

۳۵۷۶: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ

۳۵۷۶: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا۔ عبدالعزیز بن مسلم نے ہمیں بتایا کہ حُصَین نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے، سالم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا لوٹا تھا اور آپؐ نے وضو کیا۔ لوگ بیتاب ہو کر اس کی طرف لپکے۔ آپؐ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: ہمارے پاس پانی نہیں کہ ہم وضو کریں اور نہ اتنا پانی ہے کہ پئیں۔ صرف وہی ہے جو آپؐ کے سامنے ہے۔ آپؐ نے اس لوٹے میں اپنا ہاتھ رکھ دیا تو پانی آپؐ کی انگلیوں

الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

اطرافهُ: ۴۱۵۲، ۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۸۴۰، ۵۶۳۹۔

کے درمیان سے چشموں کی طرح پھوٹنے لگا۔ ہم نے پانی پیا اور وضو بھی کیا۔ میں نے پوچھا: تم کتنے تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو بھی ہمیں کافی ہوتا۔ ہم پندرہ سو تھے۔

۳۵۷۷: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِيْنَا وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

اطرافهُ: ۴۱۵۰، ۴۱۵۱۔

۳۵۷۷: مالک بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ اسرائیل نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابواسحاق سے، ابواسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: حدیبیہ کے دن ہم چودہ سو تھے اور حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اس کا سارا پانی کھینچ لیا حتّٰی کہ اس میں ایک قطرہ بھی نہیں چھوڑا۔ یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کی مینڈھ پر بیٹھ گئے اور آپؐ نے کچھ پانی منگوایا۔ کلّی کی اور کنوئیں کے پانی میں وہ کلّی ڈال دی۔ بہت دیر نہیں ٹھہرے تھے۔ پھر ہم نے کنوئیں سے پانی نکالا۔ اتنا پیا کہ ہم سیر ہوگئے اور ہمارے اونٹ بھی سیر ہوگئے یا کہا: سیر ہو کر لوٹے۔

۳۵۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ

۳۵۷۸: عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت ابوطلحہؓ نے حضرت امّ سلیمؓ سے کہا: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آواز کمزور سنی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ کو بھوک ہے۔ کیا تمہارے

فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

پاس کچھ ہے؟ حضرت امّ سلیمؓ نے کہا: ہاں۔ یہ کہہ کر جو کی کچھ روٹیاں نکال لائیں۔ پھر انہوں نے اپنی ایک اوڑھنی نکالی اور ان روٹیوں کو اس کے ایک کنارے میں لپیٹ دیا اور وہ میرے ہاتھ میں دے دیں اور اوڑھنی کا کچھ حصہ میرے بدن پر لپیٹ دیا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف مجھے بھیجا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: میں وہ لے کر چلا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا۔ آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا ابو طلحہؓ نے تجھے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: کھانا دے کر؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے کہا جو آپؐ کے پاس تھے: چلو اُٹھو۔ آپؐ چل پڑے اور میں بھی آپؐ کے آگے آگے چل پڑا اور حضرت ابو طلحہؓ کے پاس پہنچا اور ان کو بتایا۔ حضرت ابو طلحہؓ کہنے لگے: امّ سلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے آئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں جو اُن کو کھلائیں۔ وہ بولیں: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضرت ابو طلحہؓ گئے اور جاکر رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ رسول اللہ ﷺ آئے، حضرت ابو طلحہؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امّ سلیم! جو تمہارے پاس ہو وہ لے آؤ۔ وہ روٹیاں لے آئیں تو رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ حَتَّى شَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

اطرافہٗ: ۴۲۲، ۵۳۸۱، ۵۴۵۰، ۶۶۸۸۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا۔ وہ توڑی گئیں اور حضرت امّ سلیمؓ نے گھی کی ایک کُپّی نچوڑی اور اس کو بطور سالن کے پیش کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان روٹیوں پر دعا کی جو دعا اللہ نے چاہی کہ کریں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہوگئے اور باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہوگئے اور باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہوگئے اور باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے۔ اور باہر چلے گئے۔ غرض ان سب لوگوں نے کھایا اور پیٹ بھر کر کھایا اور وہ لوگ ستّر یا اسّی آدمی تھے۔

۳۵۷۹: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ

۳۵۷۹: محمد بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ ابو احمد زبیری نے ہمیں بتایا کہ اسرائیل نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے منصور سے، منصور نے ابراہیم سے، ابراہیم نے علقمہ سے، علقمہ نے حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم

تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

ان نشانوں کو برکت شمار کرتے تھے اور تم سمجھتے ہو کہ وہ ڈرانے کے لئے تھے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور پانی کم ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی تلاش کرو۔ چنانچہ وہ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا۔ پھر فرمایا: آؤ برکت والا پاکیزہ پانی لو اور برکت خدا کی طرف سے ہے۔ میں نے پانی کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ کر نکل رہا تھا اور ہم تو کھانے کی تسبیح بھی سنا کرتے تھے، اس حالت میں کہ جب کھایا جاتا تھا۔

۳۵۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ

۳۵۸۰: ابونُعیم نے ہم سے بیان کیا کہ زکریا نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عامر نے مجھ سے بیان کیا، کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ان کے باپ فوت ہو گئے اور ان کے ذمہ کچھ قرض تھا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا: میرے باپ اپنے ذمہ قرض چھوڑ گئے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں مگر وہی جو کھجوروں کے درخت پیدا کرتے ہیں اور یہ کھجوریں کئی سالوں تک بھی پیداوار دیں تو وہ بھی ان کے قرضہ کو نہیں نپٹا سکیں گی۔ اس لئے آپؐ میرے ساتھ چلیں تا کہ قرض خواہ مجھے گالیاں نہ دیں۔ آپؐ کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے اردگرد گھومے

ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ.

اور دعا کی۔ پھر دوسرے ڈھیر کے ارد گرد گھومے پھر بیٹھ گئے۔ آپؐ نے فرمایا: کھجوریں نکالو۔ غرض آپؐ نے جو قرض ان کا تھا، ان کو پورا کا پورا دیا اور جتنا آپؐ نے ان کو دیا تھا، اتنا ہی بچ رہا۔

اطرافہُ: ۲۱۲۷، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۴۰۵، ۲۶۰۱، ۲۷۰۹، ۲۷۸۱، ۴۰۵۳، ۶۲۵۰۔

۳۵۸۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ ثَلَاثَةً قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي وَخَادِمِي بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ

۳۵۸۱: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ معتمر نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا: ابوعثمان نے ہم سے بیان کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ صفہ والے محتاج لوگ تھے۔ اور ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو، وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہو، وہ پانچویں کو لے جائے یا چھٹے کو یا ایسے ہی کچھ الفاظ فرمائے۔ اور حضرت ابوبکرؓ تین آدمیوں کو لے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس کو لے گئے اور گھر میں حضرت ابوبکرؓ اور تین اور شخص تھے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے تھے: میں، میرا باپ اور میری ماں۔ میں نہیں جانتا آیا انہوں نے یہ بھی کہا کہ میری بیوی یا میرا خادم جو کہ ہمارے اور حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں مشترکہ تھا۔ اور ایسا ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں شام کا کھانا کھایا۔ پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی پھر واپس آ گئے۔ وہ وہاں اتنی دیر ٹھہرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کا کھانا کھایا اور اتنی رات گذرنے کے بعد آئے جتنا کہ اللہ نے

رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَ عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيْءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا وَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَايْمُ اللهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوْا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ يَعْنِي يَمِيْنَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ

چاہا۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا: کس بات نے آپؓ کو اپنے مہمانوں سے یا کہا مہمان سے روکے رکھا؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ وہ کہنے لگیں: انہوں نے آپؓ کے آنے تک کھانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے تو ان کے سامنے کھانا پیش کر دیا تھا مگر مہمانوں نے ان کی پیش نہ چلنے دی۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے تھے: میں جا کر چھپ رہا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: اے بیوقوف! اور انہوں نے سخت سست کہا۔ اور مہمانوں سے کہنے لگے: کھانا کھائیں اور خود قسم کھالی کہ میں ہرگز نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے تھے: اللہ کی قسم! ہم جو لقمہ بھی لیتے، اس کے نیچے سے اس سے زیادہ کھانا بڑھ جاتا اور انہوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا تو وہ کھانا ویسے کا ویسا بلکہ اس سے بھی زیادہ تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا: بنی فراس کی بہن! (یہ کیا!) وہ بولیں: قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی یہ تو اَب اس سے تین گنا زیادہ ہے جتنا پہلے تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی اس سے کھایا اور کہنے لگے: وہ تو صرف شیطان تھا یعنی اس کی تحریک پر میں نے نہ کھانے کی قسم کھائی تھی۔ پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا۔ اس کے بعد وہ کھانا اُٹھا کر نبی ﷺ کے پاس لے گئے اور وہ آپؐ کے ہاں صبح

فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوْا مِنْهَا أَجْمَعُوْنَ أَوْ كَمَا قَالَ.

تک رہا۔ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان عہد تھا اور اس کی معیاد گذر گئی تھی۔ ہم بارہ آدمی الگ الگ چلے گئے۔ ان میں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ کچھ لوگ تھے، اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ کتنے تھے۔ مگر اس قدر ضرور ہے کہ آپؐ نے ان آدمیوں کو لوگوں کے ساتھ بھیجا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے تھے: تو ان سب نے اس کھانے میں سے کھایا۔ یا کچھ ایسا ہی کہا۔

وَغَيْرُهُ يَقُوْلُ فَعَرَّفْنَا مِنَ الْعِرَافَةِ.

ان کے علاوہ بعض نے کہا: اس جگہ (فَفَرَّقْنَا کی بجائے لفظ) فَعَرَّفْنَا ہے جو عِرَافَة سے ہے۔ (یعنی ہم نے نگران بنایا۔)

اطرافهُ: ۶۰۲، ۶۱۴۰، ۶۱۴۱۔

۳۵۸۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ. وَعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَهُ[1] وَ دَعَا قَالَ أَنَسٌ وَ إِنَّ السَّمَاءَ

۳۵۸۲: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ حماد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالعزیز سے، عبدالعزیز نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ نیز (حماد نے) یونس سے، یونس نے ثابت سے، ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ والوں میں قحط پڑا۔ ایک جمعہ کے دن آپؐ لوگوں سے مخاطب تھے کہ اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! گھوڑے مر گئے، بکریاں تباہ ہو گئیں۔ اللہ سے دعا کریں کہ ہمیں پانی دے۔ آپؐ نے یہ سن کر اپنے ہاتھ پھیلائے اور دعا کی۔

۱ فتح الباری مطبوعہ بولاق میں اس جگہ لفظ یَدَیْهِ ہے۔ (فتح الباری جزء۶ حاشیہ صفحہ ۷۱۸) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

كَمِثْلِ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ يَتَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ.

حضرت انسؓ کہتے تھے: اس وقت حالت یہ تھی کہ آسمان بالکل آئینہ کی طرح صاف تھا۔ اتنے میں آندھی اُٹھی۔ اس نے اَبر کو اُٹھایا۔ پھر وہ اَبر گھل گیا اور آسمان نے اپنے دھانے کھول دیئے۔ ہم پانی میں سے چلتے ہوئے اپنے گھروں کو پہنچے اور دوسرے جمعہ تک ہم پر بارش ہوتی رہی تو وہی شخص یا اس کے سوا کوئی اور اُٹھ کر آپؐ کی طرف آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! گھر گر گئے۔ اللہ سے دعا کریں کہ بارش تھامے۔ آپؐ مسکرائے۔ پھر آپؐ نے دعا کی: ہمارے اردگرد برسے اور ہم پر نہ برسے تو میں نے بادل کو دیکھا کہ وہ پھٹ کر مدینہ کے اردگرد ہو گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا مدینہ مثل تاج ہے۔

اطرافہٗ: ۹۳۲، ۹۳۳، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۱، ۱۰۲۹، ۱۰۳۳، ۶۰۹۳، ۶۳۴۲۔

۳۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُوْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

۳۵۸۳: محمد بن مثنیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ بن کثیر ابوغسان نے ہمیں بتایا کہ ابوحفص نے ہم سے بیان کیا اور ان کا نام عمر بن علاء ہے جو ابوعمرو بن علاء کے بھائی تھے۔ وہ کہتے تھے: میں نے نافع سے سنا۔ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے سے سہارا لے کر لوگوں سے مخاطب ہوا کرتے تھے۔ جب آپؐ نے منبر بنوایا تو پھر آپؐ اس پر چلے گئے، اس تنے نے اپنے درد اور شوق کا اظہار کیا تو آپؐ اس کے پاس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا۔

وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ بِهَذَا. وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور عبدالحمید نے کہا: عثمان بن عمر نے ہمیں بتایا کہ معاذ بن علاء نے نافع سے روایت کرتے ہوئے ہمیں یہ حدیث بتائی۔ اور ابو عاصم نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ابن ابی روّاد سے، انہوں نے نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے، حضرت ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

٣٥٨٤: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوْا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ يَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا.

اطرافہ: ۴۴۹، ۹۱۸، ۲۰۹۵، ۳۵۸۵۔

۳۵۸۴: ابونُعَیم نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالواحد بن ایمن نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت سے، یا (کہا:) کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ تو انصار کی ایک عورت نے یا مرد نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم آپؐ کے لئے منبر نہ بنوا دیں؟ آپؐ نے فرمایا: اگر تم چاہو۔ تو انہوں نے آپؐ کے لئے منبر بنوایا۔ جب جمعہ کا دن ہوا، آپؐ اس منبر پر گئے تو کھجور کا درخت بچے کے رونے کی طرح چلانے لگا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اتر آئے اور اس کو اپنے گلے لگایا۔ وہ اس بچے کے رونے کی طرح رو رہا تھا جس کو چپ کرایا جاتا ہے۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے: وہ اس بات پر رو رہا تھا کہ پہلے اپنے قریب ذکر الٰہی سنا کرتا تھا۔

۳۵۸۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوْفًا عَلَى جُذُوْعٍ مِنْ نَّخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ إِلَى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

اطرافہ: ۴۴۹، ۹۱۸، ۲۰۹۵، ۳۵۸۴۔

۳۵۸۵: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا، کہا: میرے بھائی نے مجھے بتایا۔ انہوں نے سلیمان بن بلال سے، سلیمان نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حفص بن عبید اللہ بن انس بن مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ مسجد کھجور کے تنوں پر چھتی ہوئی تھی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقریر فرماتے تو ان تنوں میں سے ایک تنے پر سہارا لے کر کھڑے ہوتے جب آپؐ کے لئے منبر تیار کیا گیا اور آپؐ اس پر بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے اس تنے کی آواز سنی جو دس مہینے کی گابھن اونٹنی کی آواز ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور آپؐ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ چپ ہو گیا۔

۳۵۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ. وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ

۳۵۸۶: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ ابن ابی عدی نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا۔ نیز بشر بن خالد نے ہم سے بیان کیا کہ محمد (بن جعفر غندر) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبہ سے، شعبہ نے سلیمان سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) میں نے ابو وائل سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میں سے کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات فتنہ سے متعلق یاد رکھتا ہے؟ حضرت حذیفہؓ نے کہا: میں یاد رکھتا ہوں، اسی طرح پر جس

فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هَذِهِ وَلَكِنِ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَّا يُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ {عُمَرُ[۱]} الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ فَهِبْنَا أَنْ نَّسْأَلَهُ وَأَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ.

اطرافہُ: ۵۲۵، ۱۴۳۵، ۱۸۹۵، ۷۰۹۶۔

طرح آپؐ نے فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: آئیں بیان کریں، آپؓ تو بڑے دلیر ہیں۔ (حضرت حذیفہؓ نے کہا:) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وہ فتنہ جو کہ مرد کو اس کی بیوی یا اس کے مال یا اس کے ہمسایہ کی وجہ سے پیش آتا ہے، نماز پڑھنے اور صدقہ دینے اور بھلی بات کا حکم کرنے اور بُری بات سے روکنے سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: میری مراد اس فتنہ سے نہیں بلکہ وہ فتنہ جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا: امیر المومنین! اس فتنہ سے آپؓ کو کوئی ڈر نہیں۔ آپؓ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: یہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حضرت حذیفہؓ نے کہا: نہیں بلکہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: پھر یہ دروازہ تو کبھی بھی بند نہیں ہونے کا۔ ہم نے (حضرت حذیفہؓ سے) پوچھا: کیا {حضرت عمرؓ کو} اس دروازہ کا علم تھا؟ کہا: ہاں، اسی طرح جس طرح یہ علم تھا کہ کل کی صبح سے پہلے رات ہے۔ میں نے ان سے ایک ایسی حدیث بیان کی جو غلط باتوں میں سے نہ تھی۔ (ابو وائل کہتے تھے کہ) ہم جھینپے کہ حضرت حذیفہؓ سے پوچھیں اور ہم نے مسروق سے کہا تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت عمرؓ۔

۳۵۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

۳۵۸۷: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا: ابوزناد نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ

۱- یہ لفظ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہے۔ (فتح الباری جزء۶ حاشیہ صفحہ ۷۳۸) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْأُنُوْفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: اس وقت تک وہ گھڑی برپا نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے یعنی جب تک کہ تم ترکوں سے نہ لڑو جو چھوٹی آنکھوں والے، سرخ منہ، پھیلی ہوئی ناکوں والے ہیں؛ گویا ان کے چہرے ڈھالیں ہیں جن پر تہہ بہ تہہ چمڑہ چڑھا ہوتا ہے۔

اطرافهُ: ۲۹۲۸، ۲۹۲۹، ۳۵۹۰، ۳۵۹۱۔

۳۵۸۸: وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيْهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ.

۳۵۸۸: اور تم اس حکومت کے لئے سب سے بہتر وہ شخص پاؤ گے جو اُن میں سے سب سے زیادہ اس سے نفرت کرتا ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں پھنس جائے۔ اور لوگ بھی کانوں کی طرح ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جو ان میں سے بہتر تھے، وہ اسلام میں بھی ان سے بہتر ہیں۔

اطرافهُ: ۳۴۹۳، ۳۴۹۶۔

۳۵۸۹: وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَّرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ.

۳۵۸۹: اور تم میں سے ایک پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ مجھے دیکھنا اس کو زیادہ پسند ہوگا بہ نسبت اس کے کہ اس کو اپنے کھوئے ہوئے بیوی بچے اور مال و دولت مل جائیں جو اُس کے تھے۔

۳۵۹۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكَرْمَانَ

۳۵۹۰: یحيٰ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرزاق نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے معمر سے، معمر نے ہمام سے، ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گھڑی نہیں برپا ہوگی جب تک کہ تم خوز اور

مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْأُنُوْفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ.

کرمان (یا خوزستان) سے نہ لڑو؛ یعنی ان عجمیوں سے جن کے چہرے سرخ، ناک پھیلے ہوئے، آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہیں گویا ان کے چہرے ڈھالیں ہیں جن پر تہہ بہ تہہ چمڑہ چڑھا ہوتا ہے۔ ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

(یحییٰ کے سوا اس حدیث کو) اوروں نے بھی عبدالرزاق سے نقل کیا ہے۔

اطرافهُ: ۲۹۲۸، ۲۹۲۹، ۳۵۸۷، ۳۵۹۱۔

۳۵۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيْلُ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيْثَ مِنِّي فِيْهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هَذَا الْبَارِزُ. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَازِرِ.

اطرافهُ: ۲۹۲۸، ۲۹۲۹، ۳۵۸۷، ۳۵۹۰۔

۳۵۹۱: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا، کہا کہ اسماعیل نے بتایا کہ قیس نے مجھے خبر دی، کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہم آئے تو وہ کہنے لگے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین برس رہا۔ اپنے ان تین برسوں میں مَیں کسی بات پر بھی اتنا حریص نہ تھا جیسا کہ اس بات پر کہ میں آپؐ کی باتیں یاد رکھوں۔ میں نے آپؐ کو فرماتے سنا اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ فرمایا: اس گھڑی سے پہلے تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہیں اور وہ یہ بارِز لوگ ہیں۔ اور سفیان نے ایک مرتبہ یوں کہا کہ وہ بازِر کے لوگ ہیں۔

۳۵۹۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

۳۵۹۲: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ جریر بن حازم نے ہمیں بتایا کہ میں نے حسن (بصری) سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت عمروؓ بن تغلب نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ اس گھڑی سے پہلے تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جو بالوں والے جوتے پہنتے ہیں اور تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ گویا ڈھالیں ہیں، جن پر تہہ بہ تہہ چمڑہ چڑھا ہوتا ہے۔

طرفهُ: ۲۹۲۷۔

٣٥٩٣: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ.

۳۵۹۳: حکم بن نافع نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا کہ زہری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: سالم بن عبداللہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: یہود تم سے لڑیں گے۔ تمہیں ان پر غالب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ پتھر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی ہے میرے پیچھے، اس کو مار ڈالو۔

طرفهُ: ۲۹۲۵۔

٣٥٩٤: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ: فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ

۳۵۹۴: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو سے، عمرو نے حضرت جابرؓ سے، حضرت جابرؓ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوسعیدؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جنگ کرنے کے لئے نکلیں گے اور پوچھا جائے گا: کیا تم میں ایسے لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہوں؟ تو وہ کہیں گے: ہاں۔ تو پھر ان کو

هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

اطرافهُ: ۲۸۹۷، ۳۶۴۹۔

۳۵۹۵: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيْلُ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْا أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتَّى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ قُلْتُ فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ

فتح ہو گی۔ پھر لوگ جنگ کرنے کے لئے نکلیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں ایسے لوگ ہیں جو اُن لوگوں کی صحبت میں رہے ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ تو وہ کہیں گے: ہاں؛ تو پھر ان کو فتح ہو گی۔

۳۵۹۵: محمد بن حکم نے مجھ سے بیان کیا کہ نضر نے ہمیں بتایا۔ اسرائیل نے ہمیں خبر دی، (کہا:) سعد طائی نے ہمیں خبر دی کہ محل بن خلیفہ نے ہمیں بتایا کہ حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: ایک بار میں نبی ﷺ کے پاس تھا۔ اتنے میں ایک شخص آپؐ کے پاس آیا تو اس نے آپؐ سے بھوک کا شکوہ کیا۔ پھر آپؐ کے پاس ایک اور شخص آیا اور اس نے آپؐ سے رہزنی کا شکوہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ (یہ بستی کوفہ کے پاس ہے) میں نے کہا: اسے میں نے نہیں دیکھا مگر مجھے اس کی نسبت بتایا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم اکیلی سوار عورت کو دیکھ لوگے کہ وہ حیرہ سے چل کر آئے گی اور کعبہ کا طواف کرے گی۔ سوا اللہ کے کسی سے نہ ڈرے گی۔ میں نے اپنے دل میں کہا: طی (قبیلہ) کے وہ ڈاکو کہاں چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں میں آگ بھڑکائی ہے۔ (آپؐ نے فرمایا:) اگر زندگی تمہاری لمبی ہوئی تو کسریٰ کے خزانے ضرور فتح کیے جائیں گے۔ میں نے کہا: کسریٰ بن ہرمز کے؟ آپؐ نے فرمایا: کسریٰ بن ہرمز کے؛ اور اگر زندگی تمہاری لمبی ہوئی تو تم یہ بھی دیکھ لوگے کہ ایک آدمی اپنی مٹھی بھر

الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلَى فَيَقُوْلُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ شِقَّ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتَّى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ.

سونا یا چاندی نکالے گا اور ایسے شخص کو تلاش کر رہا ہو گا جو اس سے وہ قبول کرے اور وہ کسی کو بھی نہ پائے گا جو اُس سے اس کو لے اور تم میں سے ایک اللہ سے اس روز ضرور ملے گا جس روز کہ وہ اس سے ملے گا۔ حالت یہ ہو گی کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہو گا جو اس کے لئے ترجمانی کرے اور وہ فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جو تجھے میرا حکم پہنچائے؟ تو وہ کہے گا: کیوں نہیں، ضرور بھیجا ہے اور وہ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا اور تجھ پر فضل نہیں کیا تھا۔ وہ کہے گا: کیوں نہیں، ضرور کیا تھا۔ پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو جہنم ہی دیکھے گا اور اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو جہنم ہی دیکھے گا۔ عدیؓ کہتے تھے: میں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر؛ اور جو کھجور کا ایک ٹکڑا نہ پائے تو وہ اچھی بات سے ہی۔ عدیؓ کہتے تھے: چنانچہ میں نے عورت سوار دیکھی جو حیرہ سے چل کر آئی اور کعبہ کا طواف کرتی۔ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتی اور میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے کسرٰی بن ہرمز کے خزانے فتح کئے اور اگر زندگی تمہاری لمبی ہوئی تو تم بھی ضرور ان باتوں کو پورا ہوتے دیکھ لوگے جو اس نبی ابوالقاسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمائی ہیں؛ یعنی یہ کہ ایک آدمی مٹھی بھر (سونا چاندی) لے کر نکلے گا (اور کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔)

اطرافہُ: ۱۴۱۳، ۱۴۱۷، ۶۰۲۳، ۶۵۳۹، ۶۵۴۰، ۶۵۶۳، ۷۴۴۳، ۷۵۱۲۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبداللہ (بن محمد) نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوعاصم نے ہمیں بتایا۔ سعدان بن بشر نے ہمیں خبر دی کہ ابومجاہد نے ہم سے بیان کیا۔ محلّ بن خلیفہ نے ہمیں بتایا کہ میں نے حضرت عدیؓ سے سنا، (انہوں نے کہا) کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ (اور پھر وہ حدیث بیان کی جو اوپر مذکور ہے۔)

۳۵۹۶: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيْتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيْحِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوْا وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا.

اطرافہُ: ۱۳۴۴، ۴۰۴۲، ۴۰۸۵، ۶۴۲۶، ۶۵۹۰۔

۳۵۹۶: سعید بن شرحبیل نے مجھ سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید (بن ابی حبیب) سے، یزید نے ابوالخیر سے، ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر آئے اور اُحد والوں کا اس طرح جنازہ پڑھا جس طرح آپؐ میت کا جنازہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر فارغ ہو کر منبر پر آئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور میں تمہارا گواہ ہوں گا۔ اللہ کی قسم اب اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم! اپنے بعد مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا میں پڑ کر ایک دوسرے کی ریس کرنے لگ جاؤ گے۔

۳۵۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۹۷: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ ابن عیینہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے عروہ سے، عروہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَى أُطُمٍ مِنَ الْآطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ.

اطرافہُ: ۱۸۷۸، ۲۴۶۷، ۷۰۶۰۔

محلوں (یعنی بلند مکانوں) میں سے ایک محل پر چڑھے اور فرمایا: کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں فتنوں کو دیکھتا ہوں جو تمہارے گھروں کے اندر ایسے پڑ رہے ہیں، جیسے بارش کے قطرے پڑتے ہیں۔

۳۵۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هَذَا وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

اطرافہُ: ۳۳۴۶، ۷۰۵۹، ۷۱۳۵۔

۳۵۹۸: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: عروہ بن زبیر نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ نے انہیں بتایا کہ حضرت امّ حبیبہ بنت ابی سفیانؓ نے حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ نبی ﷺ ان کے پاس گھبرائے ہوئے آئے، فرما رہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں کو اس شر سے ہلاکت ہوگی جو قریب آپہنچا ہے۔ آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف ہوگیا ہے اور آپؐ نے اپنے انگوٹھے اور اس انگلی سے جو اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے، حلقہ بنا کر بتایا (کہ اس قدر۔) حضرت زینبؓ کہتی تھیں: میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہمارے اندر نیک آدمی بھی موجود ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں جب گند بہت ہو جائے۔

۳۵۹۹: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ

۳۵۹۹: اور زہری سے مروی ہے کہ ہند بنت حارث نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت امّ سلمہؓ

قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ.

اطرافہُ: ۱۱۵، ۱۱۲۶، ۵۸۴۴، ۶۲۱۸، ۷۰۶۹۔

کہتی تھیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور آپؐ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا کیا خزانے نازل کئے گئے ہیں؛ اور کیا کیا فتنے نازل کئے گئے ہیں۔

۳۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَاتَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ الْغَنَمُ فِيْهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

اطرافہُ: ۱۹، ۳۳۰۰، ۶۴۹۵، ۷۰۸۸۔

۳۶۰۰: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن ابی سلمہ بن ماجشون نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے، عبدالرحمٰن نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابوسعیدؓ نے مجھے کہا: میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریاں پسند کرتے ہو اور تم ان کو رکھتے ہو، اس لئے تم ان کو اچھی طرح رکھو اور ان کے ناک صاف ستھرے رکھا کرو کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں بکریاں مسلمان کا بہترین مال ہوں گی۔ وہ ان کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر بارش کی جگہوں میں لئے پھرے گا۔ اپنے دین کو فتنوں سے بچاتا ہوا بھاگتا پھرے گا۔

۳۶۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

۳۶۰۱: عبدالعزیز اویسی نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے صالح بن کیسان سے، صالح نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے ابن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي وَمَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ.

اطرافهُ: ۷۰۸۱، ۷۰۸۲۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے فتنے ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے سے اچھا ہوگا اور ان میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اچھا ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا ہوگا۔ جو ان کو جھانک کر دیکھے گا تو وہ فتنے اس کو پہلے سے ہی جھانک کر دیکھ رہے ہوں گے اور جو کوئی پناہ کی جگہ پائے تو وہ اس میں پناہ گزیں ہو جائے۔

۳۶۰۲: وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَّوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيْدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

۳۶۰۲: اور ابن شہاب سے مروی ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن مطیع بن اسود سے، عبدالرحمٰن نے حضرت نوفلؓ بن معاویہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی اس حدیث کی طرح حدیث روایت کی۔ سوا اس کے کہ ابوبکر (بن عبدالرحمٰن) نے اتنا بڑھایا: نمازوں میں سے ایک ایسی نماز ہے کہ جو انسان سے رہ جائے تو گویا اس کے بال بچے اور مال سب تباہ ہو گئے۔

۳۶۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ أَثَرَةٌ وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ

۳۶۰۳: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے، اعمش نے زید بن وہب سے، زید نے حضرت ابن مسعودؓ سے، حضرت ابن مسعودؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: عنقریب خود غرضی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو بُرا مناؤ گے۔ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ!

الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ.
طرفهُ: ۷۰۵۲۔

پھر آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جو حق تمہارے ذمے ہے، اس کو ادا کرو اور جو تمہارا (حق) ہے، وہ اللہ سے مانگو۔

٣٦٠٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ.

۳۶۰۴: محمد بن عبد الرحیم نے ہم سے بیان کیا کہ ابومعمر اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں بتایا۔ ابواُسامہ نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوتیاح سے، ابوتیاح نے ابوزُرعہ سے، ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش کا یہ قبیلہ (یعنی بنو امیہ) لوگوں کو تباہ کردے گا۔ صحابہ نے کہا: تو پھر آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کاش کہ لوگ ان سے الگ ہی رہیں۔

قَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ.
اطرافهُ: ۳۶۰۵، ۷۰۵۸۔

محمود (بن غیلان) نے کہا: ابوداؤد (طیالسی) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ سے مروی ہے۔ انہوں نے ابوتیاح سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) میں نے ابوزُرعہ سے سنا۔

٣٦٠٥: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى

۳۶۰۵: احمد بن محمد مکی نے ہم سے بیان کیا کہ عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں مروان اور حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ تھا۔ تو میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا، کہتے تھے: میں نے ان سے سنا جو سچے تھے اور جن سے سچے وعدے کئے گئے۔ فرماتے تھے: میری

يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ.

اطرافهُ: ۳۶۰۴، ۷۰۵۸-

امت کی ہلاکت قریش کے چند لونڈوں سے ہوگی۔ تو مروان نے کہا: وہ لونڈے ہوں گے؟ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: اگر تم چاہو تو میں ان کا نام بھی لے دوں۔ بنی فلاں اور بنی فلاں۔

٣٦٠٦: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُّدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا

۳۶۰۶: یحيٰ بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ولید نے ہمیں بتایا، کہا: ابن جابر نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ بُسر بن عبید اللہ حضرمی نے مجھے بتایا۔ وہ کہتے تھے کہ ابوادریس خولانی نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: لوگ اچھی باتوں کے متعلق رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے پوچھا کرتے تھے اور شر کے متعلق آپؐ سے مَیں پوچھتا، اس ڈر سے کہ کہیں وہ مجھے نہ آگھیرے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! ہم جہالت اور شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے (آپؐ کو بھیج کر) یہ خیروبرکت ہم کو دی۔ کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا اس شر کے بعد بھی کوئی خیر ہوگا؟ فرمایا: ہاں اور اس میں کچھ بُرائی بھی ملی ہوگی۔ میں نے کہا: اس میں کیا بُرائی ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: ایسے لوگ ہوں گے جو میرے راستہ کے سوا کسی اور راستے کی طرف راہنمائی کریں گے۔ ان میں کچھ باتیں تو تمہیں اچھی معلوم ہوں گی اور کچھ باتیں ایسی ہوں گی جن کو تم بُرا مناؤ گے۔ میں نے کہا: کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ آپؐ نے

قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ.

اطرافهُ: ۳۶۰۷، ۷۰۸۴۔

فرمایا: ہاں۔ جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہوں گے جو اُن کی بات مان کر دروازوں کی طرف گیا تو وہ اس کو جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! ہم سے ان کا حال بیان فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: وہ ہماری قوم سے ہوں گے، ہماری زبان بولیں گے۔ میں نے پوچھا: آپؐ مجھے کیا حکم دیتے ہیں اگر اس شر نے مجھے آگھیرا؟ آپؐ نے فرمایا: تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے کہا: اگر ان کی جماعت نہ ہو اور نہ کوئی امام؟ تو آپؐ نے فرمایا: پھر ان سب فرقوں سے الگ رہو اگرچہ تمہیں درخت کی جڑیں بھی چبانی پڑیں۔ تم اسی حالت میں رہو، خواہ موت کی نوبت پہنچ جائے۔

۳۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ.

اطرافهُ: ۳۶۰۶، ۷۰۸۴۔

۳۶۰۷: محمد بن مثنیٰ نے ہم سے بیان کیا، کہا: یحيٰ بن سعید نے مجھے بتایا کہ اسماعیل سے روایت ہے کہ قیس نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میرے ساتھی صحابہ نے (بھلائی) خیر (کی حالت) دریافت کی اور میں نے (آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے) شر (کی حالت) دریافت کی۔

۳۶۰۸: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۳۶۰۸: حکم بن نافع نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہم سے بیان کیا: زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ابوسلمہ بن عبد الرحمان

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ.

نے مجھے بتایا۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گھڑی اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

اطرافهُ: ۸۵، ۱۰۳۶، ۱۴۱۲، ۳۶۰۹، ۴۶۳۵، ۴۶۳۶، ۶۰۳۷، ۶۵۰۶، ۶۹۳۵، ۷۰۶۱، ۷۱۱۵، ۷۱۲۱۔

۳٦۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ.

۳۶۰۹: عبداللہ بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرزاق نے ہمیں بتایا۔ معمر نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے ہمام سے، ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گھڑی برپا نہ ہوگی جب تک کہ دو گروہ آپس میں نہ لڑیں اور ان کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوگی۔ ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور وہ گھڑی اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال کھڑے نہ ہوں۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

اطرافهُ: ۸۵، ۱۰۳۶، ۱۴۱۲، ۳۶۰۸، ۴۶۳۵، ۴۶۳۶، ۶۰۳۷، ۶۵۰۶، ۶۹۳۵، ۷۰۶۱، ۷۱۱۵، ۷۱۲۱۔

۳٦۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا إِذْ أَتَاهُ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ

۳۶۱۰: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اس اثناء میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپؐ اس وقت کوئی مال تقسیم کر رہے تھے کہ اتنے میں ذوالخویصرہ آپؐ کے پاس آیا۔ وہ بنو تمیم میں سے ایک شخص تھا۔ کہنے لگا: یارسول اللہ!

مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَّمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ائْذَنْ لِّي فِيْهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ. قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ

انصاف فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: وائے افسوس! اور کون انصاف کرے گا، اگر میں نے انصاف نہ کیا؟ پھر تو تم بے مراد ہی رہے اور گھاٹے میں پڑے، اگر میں نے انصاف نہ کیا۔ حضرت عمرؓ بولے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا: اسے رہنے دو، کیونکہ اس کے کچھ ایسے ساتھی ہونگے کہ تم میں سے ایک اپنی نماز کو ان کی نمازوں کے مقابل اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے حقیر سمجھے گا۔ وہ قرآن پڑھیں گے جو اُن کی ہنسلیوں سے آگے نہیں جائے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ اس کی بھال میں دیکھا جائے تو اس میں (خون کا) نشان تک نہ پایا جائے۔ پھر اس کے جوڑ کی جگہ کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہ پایا جائے۔ پھر اس کے بانس کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہ پایا جائے۔ (نَضِیّ) تیر کی لکڑی کو کہتے ہیں۔ پھر پَر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی نشان نہ پایا جائے۔ وہ لید اور خون سے صاف نکل گیا ہے۔ ان لوگوں کی نشانی ایک سیاہ فام شخص ہوگا جس کے بازوؤں میں سے ایک بازو عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا جو تھلتھلاتا ہوگا۔ وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگوں میں تفرقہ ہوگا۔ حضرت ابوسعیدؓ نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور میں شہادت دیتا

وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ.

ہوں کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے ان کو قتل کیا اور اس وقت میں ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ اس کی تلاش کی گئی اور اس کو لے کر آئے۔ میں نے اس کو دیکھا۔ وہ اس حُلیہ کے مطابق تھا جو حلیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بیان کیا تھا۔

اطرافہُ: ۳۳۴۴، ۴۳۵۱، ۴۶۶۷، ۵۰۵۸، ۶۱۶۳، ۶۹۳۱، ۶۹۳۳، ۷۴۳۲، ۷۵۶۲۔

۳۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ

۳۶۱۱: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے، اعمش نے خیثمہ سے، خیثمہ نے سُوَید بن غفلہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات میں تم سے بیان کروں تو (یہ سمجھو کہ) آسمان سے گر پڑنا مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں آپؐ پر افترا کروں۔ اور جب ایسے امور کے متعلق میں تم سے بیان کروں جن کا تعلق میرے اور تمہارے درمیان ہے تو (تمہیں معلوم ہی ہے کہ) جنگ ایک حیلہ (تدبیر) ہی ہوتی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: اس زمانہ کے آخر میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کمسن ہوں گے، عقل کے کچے، سارے جہان کی اچھی سے اچھی باتیں کریں گے۔ اسلام سے نکلے ہوں گے جیسے تیر نشان کے پار نکل جاتا ہے۔ ان کے ایمان ان کے حلقوں سے آگے نہیں جائیں گے۔ تم جہاں کہیں بھی ان سے ملو، ان کو مار ڈالو

أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اطرافهُ: ۵۰۵۷، ۶۹۳۰۔

کیونکہ ان کا مار ڈالنا اس شخص کے لئے قیامت کے دن ثواب کا موجب ہو گا جو انہیں مار ڈالے گا۔

۳۶۱۲: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِالْمِيْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَ مَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ.

اطرافهُ: ۳۸۵۲، ۶۹۴۳۔

۳۶۱۲: محمد بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے اسماعیل سے روایت کی، (کہا:) قیس نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت خباب بن ارتؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا اور آپؐ اس وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر پر ٹیک دیئے بیٹھے تھے۔ ہم نے آپؐ سے کہا: کیا آپؐ اللہ سے ہمارے لئے نصرت کی دعا نہیں کریں گے؟ ہماری بہبودی کے لئے دعا نہیں کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے جو پہلے لوگ تھے، ان میں کوئی شخص ایسا بھی ہوتا جس کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا۔ پھر وہ اس میں گاڑ دیا جاتا اور آرا لاکر اس کے سر پر رکھا جاتا اور وہ دو ٹکڑے کر دیا جاتا اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روکتی اور لوہے کی کنگھیاں چلا کر اس کا گوشت ہڈیوں یا پٹھوں سے نوچتے اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روکتی۔ اللہ کی قسم! اس سلسلہ (کی کامیابی) کو (پروردگار) ضرور مکمل کرے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا۔ کسی سے نہیں ڈرے گا، سوا اللہ کے، یا اپنی بکریوں کی بابت بھیڑیئے سے۔ مگر بات یہ ہے کہ تم (کامیابی) جلدی چاہتے ہو۔

٣٦١٣: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ[1] فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

طرفہُ: ۴۸۴۶۔

۳۶۱۳: علی بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ ازہر بن سعد نے ہمیں بتایا کہ (عبداللہ) بن عون نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: موسیٰ بن انس نے مجھے خبر دی۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیسؓ کو غیر حاضر پایا۔ تو ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس کا پتہ آپؐ کو لا کر دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آیا اور ان کو اپنے گھر میں اپنا سر اوندھا کئے ہوئے بیٹھے پایا۔ اس نے پوچھا: آپؐ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: بُرا حال ہے۔ اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے زیادہ بلند کیا کرتا تھا۔ اس کے تو عمل رائیگاں گئے اور اب وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ یہ سن کر وہ شخص آیا اور اس نے آپؐ کو خبر دی کہ انہوں نے ایسا ایسا کہا ہے۔ موسیٰ بن انس کہتے تھے: پھر وہ دوسری دفعہ بہت ہی بڑی بشارت لے کر واپس گیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: تم دوزخیوں میں سے نہیں ہو، بلکہ جنتیوں میں سے ہو۔

٣٦١٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ

۳۶۱۴: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا۔ شعبہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابواسحاق سے روایت کی کہ (انہوں نے کہا:)

۱ فتح الباری مطبوعہ بولاق میں اس جگہ لفظ النَّار ہے۔ (فتح الباری جزء۶ حاشیہ صفحہ ۷۵۷) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ {أَوْ سَحَابَةٌ [۱]} غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ.

اطرافهُ: ۴۸۳۹، ۵۰۱۱۔

میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے گھر میں جانور بندھا ہوا تھا تو وہ بدکنے لگا۔ اتنے میں کیا دیکھا کہ کُہر {یا بدلی} ہے جو اس پر چھا گئی ہے۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: اے فلاں! تم قرآن پڑھتے رہو کیونکہ یہی وہ سکینت ہے جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے نازل ہوئی یا فرمایا: قرآن پڑھنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ نازل ہوتی ہے۔

۳۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۱۵: محمد بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ احمد بن یزید بن ابراہیم ابوالحسن حرانی نے ہمیں بتایا۔ زُہیر بن معاویہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابواسحاق نے ہمیں بتایا۔ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے باپ کے پاس ان کے مکان میں آئے اور اس سے ایک پالان خریدی۔ انہوں نے حضرت عازبؓ سے کہا: اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیجو کہ وہ میرے ساتھ یہ اُٹھا کر لے جائے۔ حضرت براءؓ کہتے تھے: چنانچہ میں ان کے ساتھ پالان اُٹھا کر لے گیا اور میرے باپ اس کی قیمت پرکھوانے کے لئے نکلے تو میرے باپ نے ان سے کہا: ابوبکرؓ! وہ واقعہ تو مجھے بتائیں کہ جب آپؓ نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ سفر کیا تھا تو آپ دونوں نے کیا کِیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں ہم رات بھر چلتے رہے اور دوسرے

۱ یہ الفاظ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہیں۔ (فتح الباری جزء۶ حاشیہ صفحہ ۷۵۹) ترجمہ ان کے مطابق ہے۔

قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ لَهُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي

دن بھی اس وقت تک کہ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوگیا اور راستہ بالکل خالی ہوگیا۔ کوئی بھی اس پر نہیں گذرتا تھا اور ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی جس کا سایہ تھا۔ وہاں دھوپ نہیں آئی تھی۔ ہم اس کے پہلو میں اُترے اور میں نے نبی ﷺ کے لئے جگہ اپنے ہاتھ سے درست کی تا آپؐ وہاں سوئیں اور میں نے اس جگہ پر پوستین بچھا دی اور کہا: یارسول اللہ! سو جائیں اور میں آپؐ کے اردگرد سب طرف نگاہ رکھوں گا (یعنی پہرہ دوں گا۔) آپؐ سو گئے اور میں آپؐ کے اردگرد نگاہ ڈالنے کی نیت سے نکلا۔ میں نے اچانک کیا دیکھا کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں لئے اسی چٹان کی طرف سامنے سے آرہا ہے۔ وہ بھی اس چٹان کے سایہ میں اسی طرح ٹھہرنا چاہتا تھا جس طرح ہم نے چاہا۔ میں نے پوچھا: لڑکے تم کس کے ہو؟ اس نے کہا: مدینہ والوں میں سے ایک شخص کا، یا (کہا:) مکہ کے ایک شخص کا۔ میں نے پوچھا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: پھر کیا تم دودھ دوہو گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ اس نے ایک بکری لی۔ میں نے کہا: تھن کو مٹی، بال، کیچڑ وغیرہ سے صاف کر دو۔ ابو اسحاق کہتے تھے: میں نے حضرت براءؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر جھاڑتے تھے۔ اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ میرے پاس چھاگل تھی (سفر میں) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اُٹھا لایا تھا تا آپؐ اس سے سیر ہو کر پانی پئیں اور وضو کریں۔

مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِيْنَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فِي جَلَدٍ مِّنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا.

اطرافهُ: ۲۴۳۹، ۳۶۵۲، ۳۹۰۸، ۳۹۱۷، ۵۶۰۷۔

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے پسند نہ کیا کہ آپؐ کو جگاؤں۔ میں آپؐ کے پاس اس وقت آیا جب آپؐ خود جاگے۔ میں نے کچھ پانی دودھ پر ڈالا۔ یہاں تک کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! پیجئے۔ (حضرت ابو بکرؓ کہتے تھے:) آپؐ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا: ہاں آگیا ہے۔ کہتے تھے: جب سورج ڈھل چکا تو ہم وہاں سے روانہ ہوگئے اور سراقہ بن مالک ہمارا تعاقب کر رہا تھا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں دشمن نے پالیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: غم نہ کریں۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا اس کے سمیت اپنے پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا۔ زُہیر نے شک کیا کہ آیا سخت کا لفظ کہا تھا یا نہیں۔ سراقہ کہنے لگا: میں سمجھتا ہوں کہ آپ دونوں نے مجھ پر بددعا کی ہے۔ اس لئے میرے لئے اب دعا کریں۔ اللہ کے نام کا یہ وعدہ آپ سے کرتا ہوں کہ میں تعاقب کرنے والوں کو تم سے واپس کردوں گا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی اور اس نے چھٹکارا پایا تو وہ جس کسی سے بھی ملتا یہی کہتا: میں تمہاری جگہ دیکھ آیا ہوں۔ چنانچہ وہ جس کسی کو بھی ملتا، اسے واپس کر دیتا۔ کہتے تھے: اور اس نے ہم سے وفاداری کی۔

۳۶۱۶: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ

۳۶۱۶: معلٰی بن اسد نے ہم سے بیان کیا کہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيْضٍ يَّعُوْدُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ طَهُوْرٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُوْرُ أَوْ تَثُوْرُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا.

اطرافہ: ۵۶۵۶، ۵۶۶۲، ۷۴۷۰۔

عبدالعزیز بن مختار نے ہمیں بتایا۔ خالد نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بدوی کے پاس آئے کہ اس کی عیادت کریں۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپؐ کسی بیمار کے پاس عیادت کو آتے تو فرماتے: کوئی فکر کی بات نہیں۔ ان شاء اللہ؛ یہ بیماری پاک ہونے کا موجب ہوگی۔ تو آپؐ نے اس بدوی سے فرمایا: کوئی فکر کی بات نہیں۔ ان شاء اللہ یہ پاک ہونے کا موجب ہوگی۔ اس نے کہا: آپؐ کہتے ہیں پاک ہونے کا موجب ہوگی۔ ہرگز نہیں؛ بلکہ یہ ایسا بخار ہے جو بہت ہی بوڑھے پر جوش مار رہا ہے یا کہا: جنجھلا کر حملہ کر رہا ہے۔ قبروں کی ہی اس کو زیارت کرائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا یونہی سہی۔

۳۶۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُوْلُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا

۳۶۱۷: ابو معمر نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوارث نے ہمیں بتایا۔ عبدالعزیز نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: ایک شخص عیسائی تھا، وہ مسلمان ہوگیا اور اس نے سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھی۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھا کرتا تھا۔ وہ پھر عیسائی ہوگیا اور وہ یہ کہا کرتا تھا: محمدؐ تو کچھ نہیں جانتا تھا مگر وہی جو میں انہیں لکھ دیتا تھا۔ اللہ نے اس کو

كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللهُ فَدَفَنُوْهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوْا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ فَأَعْمَقُوْا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوْا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ خَارِجَ الْقَبْرِ فَحَفَرُوْا لَهُ وَأَعْمَقُوْا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوْا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ.

ہلاک کیا اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا۔ صبح جو ہوئی تو کیا دیکھا کہ زمین نے اس کو باہر پھینک دیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے۔ جب یہ شخص ان سے بھاگ آیا تو انہوں نے قبر کھود کر ہمارے ساتھی کو باہر نکال پھینکا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لئے پھر گڑھا کھودا اور اسے بہت گہرا کیا۔ جب پھر صبح ہوئی تو کیا دیکھا کہ زمین نے اس کو باہر پھینک دیا ہے۔ تو لوگ کہنے لگے کہ یہ محمدؐ اور اس کے ساتھیوں (ہی) کا کام ہے کہ جب یہ شخص ان سے بھاگ آیا تو انہوں نے قبر کھود کر ہمارے ساتھی کو باہر نکال پھینکا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لئے پھر جہاں تک ان سے ہو سکا، زمین میں گہرا گڑھا کھودا۔ صبح کو پھر وہی حال تھا کہ زمین نے اس کو باہر پھینکا ہوا تھا تو وہ سمجھ گئے کہ یہ کام آدمیوں کا نہیں۔ اس لئے انہوں نے اسے پھر یونہی پھینک دیا۔

٣٦١٨: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ

۳۶۱۸: یحيٰ بن بُکَیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے ابن شہاب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: اور ابن مسیب نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ مر جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں؛ اور اس ذات کی قسم

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِي سَبِيْلِ اللهِ.

اطرافهُ: ۳۰۲۷، ۳۱۲۰، ۶۶۳۰۔

جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے تم ضرور ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

٣٦١٩: حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ {وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ[1]} وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللهِ.

اطرافهُ: ۳۱۲۱، ۶۶۲۹۔

۳۶۱۹: قبیصہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے، عبدالملک نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا۔ آپؐ نے فرمایا: جب کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا {اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا} اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ آپؐ نے فرمایا کہ ان کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کئے جائیں گے۔

٣٦٢٠: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ

۳۶۲۰: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا: اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد خلافت میرے لئے کر دیں تو میں ان کا تابعدار ہو جاتا ہوں اور وہ اپنی قوم کے بہت سے لوگ لے کر مدینہ آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے

[1] یہ الفاظ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہیں۔ (فتح الباری جزء۶ حاشیہ صفحہ ۷۶۴) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيْتُ فِيْكَ مَا رَأَيْتُ.

اطرافہُ: ۴۳۷۳، ۴۳۷۸، ۷۰۳۳، ۷۴۶۱۔

پاس آئے اور آپؐ کے ساتھ ثابتؓ بن قیس بن شماس تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ آکر مسیلمہ کے سامنے کھڑے ہوگئے جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے یہ (لکڑی کا) ٹکڑا بھی مانگو تو میں تم کو یہ بھی نہ دوں اور اللہ نے جو بات تمہارے لئے مقدر کی ہے، اس سے آگے تم ہرگز نہ بڑھ سکو گے اور اگر تم نے پیٹھ موڑی تو اللہ تمہیں ضرور تباہ کرڈالے گا اور میں تمہیں وہی دیکھتا ہوں جو مجھے تمہارے متعلق دکھلایا گیا۔

۳۶۲۱: فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوْحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ.

اطرافہُ: ۴۳۷۴، ۴۳۷۵، ۴۳۷۹، ۷۰۳۴، ۷۰۳۷۔

۳۶۲۱: اور حضرت ابوہریرہؓ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ اسی اثناء میں میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے اور انہوں نے مجھے فکر میں ڈال دیا۔ پھر خواب ہی میں مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونکوں اور میں نے ان پر پھونکا تو وہ دونوں اُڑ گئے۔ میں نے ان سے دو جھوٹے شخص مراد لئے جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ ان میں ایک عنسی تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب یمامہ والا۔

۳۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ

۳۶۲۲: محمد بن علاء نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن اسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے بُرید بن

عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَأَيْتُ فِيْهَا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ.

اطرافهُ: ۳۹۸۷، ۴۰۸۱، ۷۰۳۵، ۷۰۴۱۔

عبد اللہ بن ابی بُردہ سے، بُرید نے اپنے دادا ابوبردہ سے، انہوں نے حضرت ابوموسیٰؓ سے، میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی سر زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال گیا کہ یہ یمامہ یا ہجر ہے۔ مگر اس کی تعبیر مدینہ یثرب تھی اور میں نے اپنے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی ہے تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا ہے۔ تو ٹوٹنے کی تعبیر وہ مومن ہیں جو جنگ اُحد کے دن شہید ہوئے۔ پھر میں نے اس کو دوبارہ ہلایا تو پھر وہ ویسی اچھی ہوگئی جیسی کہ وہ پہلے تھی۔ تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا فتح دینا اور مومنوں کا پھر سے اکٹھا ہونا تھا اور میں نے اس خواب میں کچھ گائیں دیکھیں اور اللّٰهُ خَيْرٌ کے الفاظ سنے تو معلوم ہوا کہ گائیوں سے مراد وہ مومن تھے جو جنگ اُحد کے دن شہید ہوئے؛ اور خَيْر سے مراد وہی خیر اور سچائی کا بدلہ تھا جو اللہ نے ہمیں جنگ بدر کے بعد دیا۔

۳۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي

۳۶۲۳: ابونُعیم نے ہم سے بیان کیا کہ زکریا نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے فراس سے، فراس نے عامر شعبی سے، عامر نے مسروق سے، مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں:

كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا يَا إِبْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِيْنَ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا.

اطرافہ: ۳۶۲۵، ۳۷۱۵، ۴۴۳۳، ۶۲۸۵۔

فاطمہؓ سامنے سے چلی آرہی تھیں۔ ان کی چال ایسی تھی جیسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چال۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کو دیکھ کر) فرمایا: میری بیٹی خوشی سے آنا ہو۔ اس کے بعد آپؐ نے ان کو اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھایا۔ اس کے بعد آپؐ نے ان سے ایک راز کی بات کہی۔ وہ سن کر رو پڑیں۔ میں نے ان سے پوچھا: روتی کیوں ہو؟ پھر اس کے بعد آپؐ نے ان سے ایک اور راز کی بات کہی۔ وہ سن کر ہنس پڑیں۔ میں نے کہا: میں نے کبھی آج کا سا دن نہیں دیکھا کہ آدمی غمگین ہو کر پھر جلدی ہی خوش بھی ہو جائے۔ میں نے فاطمہؓ سے اس بات کے متعلق پوچھا جو آپؐ نے فرمائی۔ وہ کہنے لگیں: میں تو ایسی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش کروں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھائے گئے تو میں نے فاطمہؓ سے پوچھا۔

٣٦٢٤: فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ.

اطرافہ: ۳۶۲۶، ۳۷۱۶، ۴۴۳۴، ۶۲۸۶۔

۳۶۲۴: اور انہوں نے کہا: آپؐ نے مجھے یہ راز کی بات بتلائی تھی کہ جبرائیل ہر سال ایک دفعہ قرآن کا دَور مجھ سے کیا کرتے تھے اور اس سال انہوں نے مجھ سے دوبار دَور کیا۔ اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ میرا وقت آن پہنچا ہے اور میرے گھر والوں سے تم پہلے ہو جو مجھ سے ملو گی، یہ سن کر میں رو پڑی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تم یہ پسند نہیں کرتی کہ جنتی عورتوں کی تم سردار بنو یا فرمایا: مومن عورتوں کی سردار بنو۔ یہ سن کر میں ہنس پڑی۔

٣٦٢٥: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيْهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ.

اطرافهُ: ۳۶۲۳، ۳۷۱۵، ۴۴۳۳، ۶۲۸۵۔

۳۶۲۵: یحیٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کو اپنی اس بیماری میں بلایا جس میں آپؐ اُٹھائے گئے اور آپؐ نے ان سے کوئی راز کی بات کی تو وہ رو پڑیں۔ پھر آپؐ نے ان کو بلایا اور ان سے کوئی راز کی بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: میں نے فاطمہؓ سے اس کی بابت پوچھا۔

٣٦٢٦: فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

اطرافهُ: ۳۶۲۴، ۳۷۱۶، ۴۴۳۴، ۶۲۸۶۔

۳۶۲۶: تو انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے راز کی بات کی تھی تو آپؐ نے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپؐ اس بیماری میں اُٹھائے جائیں گے جس میں کہ آپؐ فوت ہوئے۔ یہ سن کر میں رو پڑی۔ پھر آپؐ نے مجھ سے راز کی بات کی اور آپؐ نے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپؐ کے گھر والوں میں سے پہلی مَیں ہوں جو آپؐ کے پیچھے جاؤں گی۔ یہ سن کر میں ہنس پڑی۔

٣٦٢٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۳۶۲۷: محمد بن عرعرہ نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوبشر سے، ابوبشر نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب

يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (النصر: ۲) فَقَالَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

اطرافہ: ۴۲۹۴، ۴۴۳۰، ۴۹۶۹، ۴۹۷۰۔

رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباسؓ کو اپنے نزدیک بٹھایا کرتے تھے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ان سے کہا: اس جیسے ہمارے بیٹے بھی ہیں۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا: وہ جس حیثیت کا ہے تم جانتے ہی ہو۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا: جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آجائے گا۔ تو انہوں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر ہے۔ میں یہی جانتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا: میں بھی اس آیت سے یہی سمجھتا ہوں جو تم سمجھتے ہو۔

۳۶۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ ابْنُ الْغَسِيْلِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا

۳۶۲۸: ابونُعَیم نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن سلیمان بن حنظلہ ابن غسیل نے ہمیں بتایا کہ عکرمہ نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں جس میں آپؐ فوت ہوئے، چادر اوڑھے ہوئے باہر آئے۔ آپؐ نے ایک چکنے کپڑے سے اپنا سر باندھا ہوا تھا، آکر منبر پر بیٹھ گئے۔ اللہ کی حمد وثنا کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: امابعد لوگ تو بڑھ جائیں گے اور انصار کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ لوگوں کے مقابل میں وہ ایسے ہی ہوں گے جیسے کھانے میں نمک۔ اس لئے تم میں سے جو کسی ایسی بات پر مقرر ہو کہ جس میں وہ لوگوں کو نقصان دے سکتا ہو اور بعض کو وہ

وَيَنْفَعُ آخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِّنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اطرافہُ: ۹۲۷، ۳۸۰۰۔

اس میں فائدہ پہنچا سکتا ہو تو جو اُن انصار میں سے اچھے کام کرنے والا ہو، اس سے وہ قبول کرے اور جو اُن میں سے برائی کرنے والا ہو، اس سے درگذر کرے۔ یہی آخری مجلس تھی جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے۔

٣٦٢٩: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوْسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

اطرافہُ: ۲۷۰۴، ۳۷۴۶، ۷۱۰۹۔

۳۶۲۹: عبداللہ بن محمد نے مجھ سے بیان کیا کہ یحییٰ بن آدم نے ہمیں بتایا کہ حسین جعفی نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابوموسیٰ سے، ابوموسیٰ نے حسن (بصری) سے، حسن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حسنؓ کو باہر لائے اور ان کو لے کر منبر پر چڑھے۔ آپؐ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے۔

٣٦٣٠: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَّجِيْءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

۳۶۳۰: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے حُمید بن ہلال سے، حُمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفرؓ (بن ابی طالب) اور حضرت زیدؓ (بن حارثہ) کے شہید ہونے کی خبر دی۔ پیشتر اس کے کہ لوگوں کو ان کے شہید ہونے کی خبر آتی؛ اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اطرافہُ: ۱۲۴۶، ۲۷۹۸، ۳۰۶۳، ۳۷۵۷، ۴۲۶۲۔

۳۶۳۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنَّى يَكُوْنُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا وَإِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُوْلُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنَّا أَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا.

طرفہُ: ۵۱۶۱۔

۳۶۳۱: عمرو بن عباس نے ہم سے بیان کیا کہ (عبدالرحمٰن) بن مہدی نے ہمیں بتایا کہ سفیان (ثوری) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں نے کہا: ہمارے پاس قالین کہاں! آپؐ نے فرمایا: سنو! عنقریب تمہارے پاس بھی قالین ضرور ہوں گے۔ میں اس سے کہا کرتا یعنی اپنی بیوی سے کہ ان اپنے قالینوں کو ہم سے ہٹا دو۔ تو وہ کہتی: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تمہیں) نہیں فرمایا تھا کہ عنقریب تمہارے پاس بھی قالین ہوں گے تو یہ سن کر میں نے انہیں رہنے دیا۔

۳۶۳۲: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ وَ كَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّأْمِ فَمَرَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ أُمَيَّةُ

۳۶۳۲: احمد بن اسحاق نے مجھ سے بیان کیا کہ عبیداللہ بن موسیٰ نے ہمیں بتایا۔ اسرائیل نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابواسحاق سے، ابواسحاق نے عمرو بن میمون سے، عمرو نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: حضرت سعد بن معاذ عمرہ کی نیت سے چلے گئے۔ حضرت عبداللہ کہتے تھے: اور وہ امیہ بن خلف ابوصفوان کے پاس اُترے اور امیہ کی عادت تھی کہ جب شام کی طرف جاتا تو مدینہ سے گذرتا، حضرت سعدؓ کے پاس ٹھہرتا۔ امیہ نے حضرت سعدؓ سے کہا: ابھی انتظار کرو۔ جب

لِسَعْدٍ أَلَا انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوْفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ تَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمْ مُّحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللهِ لَئِنْ مَّنَعْتَنِي أَنْ أَطُوْفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُوْلُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ قَالَ إِيَّايَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَمَا تَعْلَمِيْنَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي قَالَتْ

دوپہر ہو، اور لوگ غافل ہو جائیں تو جا کر طواف کر لینا۔ اس اثناء میں کہ حضرت سعدؓ طواف کر رہے تھے، کیا دیکھتے ہیں کہ ابو جہل ہے۔ وہ کہنے لگا: یہ کون ہے جو کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ حضرت سعدؓ نے کہا: میں سعد ہوں۔ ابو جہل بولا: کیا تم کعبہ کا طواف امن سے کرو گے حالانکہ تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دی ہے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: ہاں۔ تب ان دونوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ امیہ نے حضرت سعدؓ سے کہا: ابو الحکم پر اپنی آواز اونچی نہ کرو کیونکہ وہ باشندگانِ وادی کا سردار ہے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: بخدا اگر تم نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے مجھے روکا تو میں بھی شام میں تمہاری تجارت بند کر دوں گا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے تھے: یہ سن کر امیہ حضرت سعدؓ سے یہی کہتا رہا کہ اپنی آواز بلند نہ کرو اور ان کو روکتا رہا۔ حضرت سعدؓ غصہ میں آئے اور کہنے لگے: ہمیں ان باتوں سے رہنے دو۔ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے: یہی تمہیں قتل کروانے والا ہے۔ امیہ نے کہا: مجھ کو! حضرت سعدؓ نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر امیہ بولا: اللہ کی قسم! محمدؐ جب بات کہتے ہیں تو جھوٹی بات نہیں کہتے۔ آخر وہ اپنی بیوی کے پاس واپس آیا اور کہنے لگا: کیا تمہیں علم نہیں کہ میرے یثربی بھائی نے مجھ سے کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا: کیا کہا؟ امیہ نے کہا: کہتا ہے کہ اس نے محمدؐ سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ ابو جہل ہی میرا قاتل ہو گا۔ اس

فَوَاللهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوْا إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيْخُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ لَّا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ يَوْمَيْنِ فَقَتَلَهُ اللهُ.

طرفہُ: ۳۹۵۰۔

کی بیوی نے بھی کہا: اللہ کی قسم! محمدؐ تو جھوٹی بات نہیں کیا کرتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے: جب وہ بدر کی طرف نکلے اور مدد طلب کرنے کیلئے فریادی آیا تو امیہ کی بیوی نے اس سے کہا: کیا وہ بات تمہیں یاد نہیں جو تمہارے یثربی بھائی نے تم سے کہی تھی؟ کہتے تھے: تو اس نے چاہا کہ نہ نکلے مگر ابوجہل نے اسے کہا کہ تم اس وادی کے رؤساء میں سے ہو تو ایک دو دِن کے لئے ہی ساتھ چلو۔ چنانچہ وہ ان کے ساتھ دو دِن کے لیے چلا گیا اور اللہ نے اس کو قتل کرا دیا۔

٣٦٣٣: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيْلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ

۳۶۳۳: عباس بن ولید نرسی نے ہم سے بیان کیا کہ معتمر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا۔ انہوں نے کہا: ابوعثمان نے ہم سے بیان کیا، کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس وقت آپؐ کے پاس حضرت امّ سلمہؓ تھیں اور وہ باتیں کرنے لگے۔ پھر اُٹھ کر چلے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امّ سلمہؓ سے پوچھا: یہ کون ہے یا کچھ ایسے ہی الفاظ فرمائے۔ ابوعثمان کہتے تھے: حضرت امّ سلمہؓ نے کہا: یہ دحیہ (کلبی) ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی تھیں: بخدا میں ان کو دحیہ (کلبی) ہی سمجھتی رہی یہاں تک کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ جبرئیل تھے یا کہا کہ آپؐ نے وہی باتیں

لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

بتائیں جو جبرئیل نے بتائی تھیں۔ (سلیمان) کہتے تھے: میں نے ابو عثمان سے پوچھا: آپ نے یہ بات کس سے سنی؟ انہوں نے کہا: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے۔

طرفهُ: ۴۹۸۰۔

۳۶۳۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ فِي صَعِيْدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ. وَقَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ.

۳۶۳۴: عبدالرحمٰن بن شیبہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن مغیرہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے موسیٰ بن عقبہ سے، موسیٰ نے سالم بن عبداللہ سے، سالم نے حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے رؤیا میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک میدان میں جمع ہیں اور ابوبکرؓ اُٹھے اور انہوں نے (کنوئیں سے) ایک یا دو ڈول کھینچ کر نکالے اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری ہے۔ اللہ ان کی کمزوری پر پردہ پوشی فرماتے ہوئے ان سے درگذر کرے گا۔ پھر عمرؓ نے اس ڈول کو لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں ایک چرسا ہو گیا۔ میں نے لوگوں میں ایسا شہ زور کبھی نہیں دیکھا جو ان کی طرح حیرت انگیز کام کرتا ہو۔ اتنا پانی نکالا کہ لوگ سیر ہو کر اپنے اپنے ٹھکانوں میں جا بیٹھے۔ ہمام نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے یوں کہا: پھر حضرت ابوبکرؓ نے ایک یا دو ڈول نکالے۔

اطرافهُ: ۳۶۷۶، ۳۶۸۲، ۷۰۱۹، ۷۰۲۰۔

تشریح: عَلَامَاتُ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ: یعنی اسلام میں (یا اسلام کی رو سے) نبوت کی علامتیں۔ اس عنوان سے ظاہر ہے کہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں نبوت کی بعض علامتیں ایسی بھی بتائی جاتی ہیں جنہیں اسلام درست نہیں سمجھتا۔ مثلاً یہ کہ نبی علم وقدرت باری تعالیٰ یا دیگر صفات الوہیت میں اپنے خالق کا شریک ہو سکتا ہے یا اس کی خدائی میں دخل دے سکتا ہے یا یہ کہ کوئی پیغمبر خالق کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ اسلامی تعلیم کی رُو سے ایسی باتیں قرار دینا درست نہیں۔

اسلامی کلمہ توحید میں کوئی ابہام نہیں۔ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، ان کی حیثیت پیغام پہنچانے والے کی ہے۔ کتنا واضح بیان ہے جس سے توحید اور نبوت مشتبہ نہیں ہوتی۔ دونوں کی نشاندہی کھلی کھلی شہادت سے کر دی گئی ہے۔ روزانہ علی الاعلان جس کا اقرار مؤذن کی زبان سے اور ہر مسلم فرد کی زبان سے متعدد بار اس کی پنجگانہ نمازوں میں دُہرایا جاتا ہے۔

باب ۲۵ کے تعلق میں چونسٹھ روایتیں نقل کی گئی ہیں جن میں مندرجہ ذیل قسم کی علامتیں مذکور ہیں:

(۱) رؤیا صادقہ	(۲) مکاشفات	(۳) وحی والقاء
(۴) مکالمہ الٰہیہ	(۵) ملائکۃ اللہ کا مشاہدہ	(۶) بشارت وانذار پر مشتمل خبریں
(۷) استجابت دعا	(۸) ایفاضہ واستفاضہ	(۹) بیماروں کی شفایابی
(۱۰) دعا وتوجہ سے کھانے پینے کی اشیاء اور پھلوں میں برکت	(۱۱) نظر ثاقب	

عنوان عَلَامَاتُ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ سے پایا جاتا ہے کہ اسلام میں نبوت جاری ہے، اس کا دروازہ بند نہیں جیسا کہ عام طور پر غلطی سے سمجھا جاتا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے۔ یہ عنوان جملہ اسمیہ مثبتہ ہے۔ ایک بڑی علامت نبوت کی وحی الٰہی کا نزول اور مکالمہ مخاطبہ سے شرف یابی ہے جو منعم علیہ کی آرزو ہے کیونکہ اس سے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال نصیب ہو جاتا ہے۔ صاحب اقتراب الساعة نے بالصراحت روایت لَا وَحْيَ بَعْدِيْ کی صحت سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ روایت بے اصل ہے البتہ حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ صحیح ہے اور اس کے یہ معنی ہیں کہ ایسا نبی نہیں ہوگا جو نئی شریعت کا حامل ہو۔ (اقتراب الساعة، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، صفحہ ۱۶۲)

نبوت دو قسم کی ہے۔ ایک تشریعی جو ختم ہے اور دوسری غیر تشریعی جو غیر منقطع ہے اور اسلام میں یہ قسم پائی جاتی ہے۔ یہی بات حضرت محی الدین ابن العربیؒ وغیرہ علماء ربانی اس سے قبل لکھ چکے ہیں کہ نبوت جو منقطع ہے وہ نبوت تشریع ہے نہ کہ مقام نبوت جو امت میں ہمیشہ کے لئے اہل اللہ کو حاصل رہے گا۔ شیخ اکبرؒ کے الفاظ اس بارہ میں یہ ہیں:

''فَاِنَّ النُّبُوَّةَ الَّتِيْ انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ النُّبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ لَا مَقَامُهَا فَلَا شَرْعَ يَكُوْنُ نَاسِخًا بِشَرْعِهِ ﷺ

وَلَا يَزِيْدُ فِيْ حُكْمِهِ شَرْعًا آخَرَ وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ أَيْ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْعٍ يُخَالِفُ شَرْعِيْ بَلْ إِذَا كَانَ يَكُوْنُ تَحْتَ حُكْمِ شَرِيْعَتِيْ، وَلَا رَسُوْلَ أَيْ لَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ إِلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ بِشَرْعٍ يَدْعُوْهُمْ إِلَيْهِ فَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ انْقَطَعَ وَسُدَّ بَابُهُ لَا مَقَامُ النُّبُوَّةِ. فَإِنَّهُ لَا خِلَافَ أَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ وَّرَسُوْلٌ وَأَنَّهُ لَا خِلَافَ أَنَّهُ يَنْزِلُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ حَكَمًا مُّقْسِطًا عَدْلًا بِشَرْعِنَا لَا بِشَرْعٍ آخَرَ... وَنُبُوَّةُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَابِتَةٌ لَّهُ مُحَقَّقَةٌ فَهٰذَا نَبِيٌّ وَّرَسُوْلٌ قَدْ ظَهَرَ بَعْدَهُ ﷺ. وَهُوَ الصَّادِقُ فِيْ قَوْلِهٖ إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ فَعَلِمْنَا قَطْعًا أَنَّهُ يُرِيْدُ التَّشْرِيْعَ خَاصَّةً... فَالنُّبُوَّةُ مَقَامٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَنَالُهُ الْبَشَرُ وَهُوَ مُخْتَصٌّ بِالْأَكَابِرِ مِنَ الْبَشَرِ يُعْطٰى لِلنَّبِيِّ الْمُشَرِّعِ وَيُعْطٰى لِلتَّابِعِ لِهٰذَا النَّبِيِّ الْمُشَرِّعِ الْجَارِيْ عَلٰى سُنَّتِهٖ۔“

(الفتوحات المكية، باب۷۳: في معرفة عدد ما يحصل من الأسرار للمشاهد عند المقابلة والانحراف، جزء۲ صفحه۶)

یعنی وہ نبوت جو رسول اللہ ﷺ کے وجود سے منقطع ہو گئی ہے، وہ تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقامِ نبوت۔ پس کوئی شریعت ایسی نہیں جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کر سکے اور نہ ہی کوئی شریعت آپ کے احکامات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ یہ مفہوم ہے آپ ﷺ کے قول کا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے اور میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں۔ یعنی میرے بعد کوئی (ایسا) نبی نہیں جو کسی ایسی شریعت پر قائم ہو جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ بلکہ جب ہو گا تو میری شریعت کے حکم کے تابع ہو گا۔ اور کوئی رسول نہیں— سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کی طرف کوئی ایسا رسول نہیں ہو گا جو شریعت لے کر آئے جس کی طرف وہ انہیں بلائے۔ پس یہی (نبوت) ہے جو منقطع ہو گئی ہے اور جس کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ نہ کہ مقامِ نبوت۔ اور اس بات میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں کوئی اختلاف نہیں۔ اور یہ کہ وہ ہماری شریعت کے مطابق نہ کسی دوسری شریعت کے مطابق بطور حَکَم وعَدَل فیصلہ کرنے والے نازل ہونگے، اس میں بھی اختلاف نہیں۔ ...... اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ان کے لیے ثابت اور متحقق ہے اور وہ نبی اور رسول ہیں جو آپ ﷺ کے بعد ظاہر ہونگے۔ آنحضرت ﷺ اپنے اس قول میں راستباز ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ سو ہمیں قطعی طور پر اس سے علم ہو گیا کہ آپ کی مراد تشریع (یعنی شریعت والی نبوت) ہے۔.... کیونکہ نبوت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مقام ہے جو انسان کو حاصل ہوتا ہے اور یہ مقام مخصوص ہے، انسانوں میں سے بزرگوں کے لئے۔ شرعی نبی کو بھی عطا کیا جاتا ہے اور اس شرعی نبی کے تابع کو بھی جو اس کے طریق پر چلنے والا ہو۔

اس مسئلہ میں دلائل دینے کے بعد شیخ اکبرؒ لکھتے ہیں:

"فَالنُّبُوَّةُ سَارِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْخَلْقِ وَإِنْ كَانَ التَّشْرِيعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِيعُ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ يَسْتَحِيلُ أَنْ يَّنْقَطِعَ خَبَرُ اللّٰهِ وَأَخْبَارُهُ مِنَ الْعَالَمِ إِذْ لَوِ انْقَطَعَ لَمْ يَبْقَ لِلْعَالَمِ غِذَاءٌ يَتَغَذّٰى بِهِ فِي بَقَاءِ وُجُوْدِهِ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الكهف:۱۱۰) ... فَهٰذِهٖ كَلِمَاتُ اللّٰهِ لَا تَنْقَطِعُ وَهِيَ الْغِذَاءُ الْعَامُ لِجَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ، فَهٰذَا جُزْءٌ وَّاحِدٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ لَا يَنْفَدُ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ بَاقِي الْأَجْزَاءِ الَّتِيْ لَهَا..."

(الفتوحات المكية ، باب۷۳، السؤال الثانى والثمانون: كم أجزاء النبوة، جزء۲ صفحه۸۹)

یعنی نبوت مخلوق میں قیامت تک جاری وساری رہے گی اگر چہ تشریع ختم ہوگئی ہے کیونکہ تشریع اجزاءِ نبوت میں سے ایک جزء ہے۔ اس لئے بھی کہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود سے متعلق خبر و اطلاع اس جہان سے موقوف ہو۔ وجہ یہ کہ اگر یہ خبر و اطلاع کٹ جائے تو اس جہان کی وہ غذا باقی نہ رہے گی جس کے ذریعہ سے وہ اپنی بقاء کی غذا حاصل کرتا ہے یعنی ایمان باللہ حاصل کرنے کا سلسلہ ختم ہو جائے گا جس سے اس کی زندگی قائم ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے: کہو اگر میرے ربّ کے کلمات کے لئے سمندر روشنائی ہو جائے تو وہ سمندر ختم ہو جائے گا پیشتر اس کے کہ میرے ربّ کے کلمات ختم ہوں خواہ ویسے ہی سمندر اور روشنائی ہم پھر لے آئیں۔ غرض کلماتِ الٰہیہ منقطع نہیں ہوتے اور وہ تمام مخلوقات کی عام غذا ہیں اور یہ غذا اَجزاءِ نبوت میں سے ایک جزء ہے جو ختم نہیں ہوتی۔ نبوت کے جو باقی اجزاء ہیں جن کا تعلق کلمہ کُنْ سے ہے اور غیر محدود سلسلہ کلام و کلمات اللہ ہے تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ ختم ہو سکتا ہے۔

"وَأَمَّا النُّبُوَّةُ الْعَامَّةُ فَأَجْزَاءُهَا لَا تَنْحَصِرُ وَلَا يَضْبِطُهَا عَدَدٌ فَإِنَّهَا غَيْرُ مُؤَقَّتَةٍ لَّهَا الْإِسْتِمْرَارُ دَائِمًا دُنْيًا وَ آخِرَةً وَهٰذِهٖ مَسْئَلَةٌ أَغْفَلَهَا أَهْلُ طَرِيْقِنَا فَلَا أَدْرِيْ عَنْ قَصْدٍ مِّنْهُمْ كَانَ ذٰلِكَ أَوْ لَمْ يُوَقِّفْهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهَا أَوْ ذَكَرُوْهَا وَمَا وَصَلَ ذٰلِكَ الذِّكْرُ إِلَيْنَا۔"

(الفتوحات المكية ، باب۷۳، السؤال الثالث والثمانون: ما النبوة، جزء دوم صفحه۸۹)

یعنی نبوت عامہ (یعنی غیر تشریعی مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ) جو ہے تو اس کی جزئیات بے حساب ہیں اور گنتی سے ضبطِ شمار میں نہیں آسکتیں کیونکہ وہ کسی وقت سے مخصوص نہیں وہ ہمیشہ ہمیش ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں

بھی۔ ہمارے اہل طریقت (مشائخ) نے اس مسئلہ سے غفلت برتی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ ان سے یہ غفلت قصداً ہوئی ہے یا انہیں اس (نبوتِ عامہ یعنی مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ) کی توفیق نہیں ملی یا انہوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ ذکر ہم تک نہیں پہنچا۔

ان عبارتوں کا خلاصہ یہی ہے کہ نبوت تشریعی ختم ہے اور نبوت غیر تشریعی اپنی تمام قسموں کے ساتھ ہمیشہ موجود ہے اور یہ امر تمام اولیائے ربانی کو مسلم ہے۔ خوفِ طوالت سے اسی ایک مدلل حوالے پر اکتفاء کیا جاتا ہے اور اگر حقیقت اسلام مد نظر رکھی جائے جس کی عنوانِ باب میں توجہ دلائی گئی ہے تو نہ صرف یہ امر بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے بلکہ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ خوارق کی حقیقت بھی منکشف ہو جاتی ہے۔ عارف ربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام میں فرماتے ہیں:

”اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اُس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرۃ: ۱۱۳) یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اُس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں، بجالاوے؛ مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے ....اس جگہ یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ آیت موصوفہ بالا یعنی بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ (البقرۃ: ۱۱۳) سعادتِ تامہ کے تینوں ضروری درجوں یعنی فنا اور بقا اور لقا کی طرف اشارت کرتی ہے کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کا فقرہ یہ تعلیم کر رہا ہے کہ تمام قویٰ اور اعضاء اور جو کچھ اپنا ہے خدا تعالیٰ کو سونپ دینا چاہیے اور اس کی راہ میں وقف کر دینا چاہیے اور یہ وہی کیفیت ہے جس کا نام دوسرے

لفظوں میں فنا ہے۔ وجہ یہ کہ جب انسان نے حسب مفہوم اس آیت ممدوحہ کے اپنا تمام وجود معہ اس کی تمام قوتوں کے خدا تعالیٰ کو سونپ دیا اور اس کی راہ میں وقف کر دیا اور اپنی نفسانی جنبشوں اور سکونوں سے بکلی باز آ گیا تو بلاشبہ ایک قسم کی موت اس پر طاری ہو گئی اور اسی موت کو اہل تصوف فنا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ پھر بعد اس کے وَهُوَ مُحۡسِنٌ کا فقرہ مرتبہ بقا کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ جب انسان بعد فنائے اکمل و اتم و سلب جذباتِ نفسانی - الٰہی جذبہ اور تحریک سے پھر جنبش میں آیا اور بعد منقطع ہو جانے تمام نفسانی حرکات کے - پھر ربانی تحریکوں سے پُر ہو کر حرکت کرنے لگا تو یہ وہ حیاتِ ثانی ہے جس کا نام بقا رکھنا چاہیے۔ پھر بعد اس کے یہ فقرات فَلَهٗۤ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ جو اثبات و ایجاب اجر و نفی و سلب خوف و حزن پر دلالت کرتی ہیں، یہ حالت لقا کی طرف اشارہ ہے ...... اور اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اُس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اُس کا اثر پڑا کہ کوئی اُن میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی اُن میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جل شانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے: وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡ رَمَيۡتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال: ۱۸) یعنی جب تو نے اُس مٹھی کو پھینکا، وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔ اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت ﷺ کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا۔ کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا، اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں

اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا۔ اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزار ہا بھوکوں پیاسوں کا اُن سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنی لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اُس سے بھر دیا۔ اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اُس کو نہایت شیریں کر دیا اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے، اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔"

(آئینہ کمالات اسلام- روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۸ تا ۶۶)

بَاب ٢٦: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (البقرة: ١٤٧)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: وہ اس (نبی موعود) کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح کہ وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور ان میں سے ایک فریق ضرور ایسا ہے کہ جو حق کو چھپا رہا ہے اور وہ جانتے ہیں

٣٦٣٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ

۳۶۳۵: عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ مالک بن انس نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے نافع سے، نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی آئے اور انہوں نے آپؐ سے ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: رجم کے متعلق تم تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ وہ کہنے لگے: ہم تو ان کو رسوا کرتے ہیں اور ان کو کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے کہا: تم نے جھوٹ کہا ہے، (تورات میں تو) سنگسار

ابْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ.

کرنے کا حکم ہے۔ وہ تورات لائے، اس کو کھولا تو ان میں سے ایک نے اپنا ہاتھ اس آیت پر رکھ دیا جس میں سنگسار کرنے کا حکم تھا اور اس کے آگے اور پیچھے سے پڑھنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے اس سے کہا: اپنا ہاتھ اُٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا تو کیا دیکھا کہ اس میں سنگسار کرنے کا حکم ہے۔ یہ دیکھ کر یہودی کہنے لگے: محمدؐ! (عبداللہ بن سلامؓ) نے سچ کہا ہے کہ تورات میں سنگسار کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ آپؐ نے ان کے متعلق یہی حکم دیا اور ان دونوں کو سنگسار کیا گیا۔ حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) کہتے تھے: میں نے اس مرد کو دیکھا کہ وہ اس عورت پر جھک جاتا تھا اور اس کو پتھروں سے بچاتا تھا۔

اطرافهُ: ۱۳۲۹، ۴۵۵۶، ۶۸۱۹، ۶۸۴۱، ۷۳۳۲، ۷۵۴۳۔

تشریح: **يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ** ...: سیاقِ کلام قبلہ کی تبدیلی سے متعلق ہے۔ فرماتا ہے: سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (البقرۃ: ۱۴۳) کم عقل لوگ ضرور کہیں گے کہ ان (مسلمانوں) کو ان کے اس قبلہ سے جس پر یہ (پہلے) تھے، کس چیز نے پھرا دیا ہے (جب وہ ایسا کہیں) تو (ان سے) کہنا کہ مشرق و مغرب اللہ ہی کے ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے، ایک سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رہے اور تحویل قبلہ کی نسبت حکم نازل نہیں ہوا۔ آپؐ کا قبلہ سابقہ قبلہ تھا یعنی بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے۔ جب ہجرت کے بعد آپؐ مدینہ میں آئے اور تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا تو رُخ بدل گیا۔ جس پر یہود معترض ہوئے اور انہیں جواب دیا گیا کہ اصل میں تو اطاعت الٰہی مقصود بالذات ہے۔ مشرق و مغرب کی سمتوں کا سوال اہمیت نہیں رکھتا بلکہ مشیت الٰہی کو اختیار کرنا اور نفس کی مرضی کو پے مرضی مولیٰ ترک کرنا مطلوب ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزِ اوّل سے ہی مقدر تھا کہ بانجھ نغمہ سرائی کرے اور اس کی نسل شوہر والی سے زیادہ ہو۔ وہ قوموں کی وارث بنے اور ویران شہروں کو آباد کرے اور اس کے لئے نیلم کے پتھروں سے پائید ار بنیاد اُٹھائی جائے۔ (یسعیاہ باب ۵۴) جو تمام قوموں کے لئے ہدایت کا

مرکز ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کو اپنی وفات سے پہلے آگاہ کر چکے تھے کہ ان کے بھائیوں بنی اسماعیل (عربوں) میں سے موسیٰ کی مانند ایک شرعی نبی برپا کیا جائے گا اور ان سے کہا گیا تھا کہ اس کی سننا اور پیروی کرنا۔ (استثناء باب ۱۸:۱۸-۱۹) اور اسی کتاب کے باب ۳۳ میں اس نبی کے ظہور کی جگہ کی تعیین کی گئی اور کھلے الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ وہ جبل فاران سے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوگا اور اس کے ہاتھ آتشی شریعت ہوگی۔ (بائبل مطبوعہ ۱۸۷۰ء، استثناء باب ۳۳: ۲) یسعیاہ نبی علیہ السلام نے عرب کی بابت الہامی کلام کا عنوان قائم کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت تک کا ذکر کر کے پیشگوئی کی کہ قیدار (قریش) کی ساری حشمت خاک میں مل جائے گی اور اس کے پورا ہونے کی معیاد ایک برس بتلائی جو کہ دنوں کا برس ہے اور ہدایت کی گئی کہ ننگی تلوار اور کھنچی ہوئی کمان اور جنگ کی شدت سے بھاگنے والے کا استقبال کیا جائے۔ (بائبل مطبوعہ ۱۸۷۰ء، یسعیاہ باب ۲۱: ۱۳ تا ۱۷) حبقوق نبی کی پیشگوئی میں بھی کوہِ فاران اور تیماء (مدینہ) کی سرزمین کا ذکر ہے جہاں سے قدوس ظاہر ہونے والا تھا۔ (حبقوق باب ۳: ۱ تا ۳) غرض حضرت موسیٰ کی مانند نبی عظیم والی پیشگوئی عہد نامہ قدیم کے متعدد نبیوں کے ذریعہ سے اس کی علامتوں کے ساتھ دُہرائی گئی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الحج شرح باب ۵۷ نیز دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۶۵ تا ۹۶۔

تحویل قبلہ کے تعلق میں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ تھا کہ زمین کے سارے قبیلے تیرے وسیلے سے برکت پائیں گے۔ (پیدائش باب ۱۲: ۱ تا ۴) آپ نے حضرت سارہ اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو بیت المقدس میں جو مشرق کا علاقہ ہے، آباد کیا اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو مغربی علاقے یعنی عرب میں۔ آیت قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ (البقرۃ: ۱۴۳) میں ضمناً ان دونوں علاقوں سے متعلق وعدہ الٰہی کے پورا کئے جانے کا اشارہ ہے۔ غرض آیت يَعْرِفُوْنَهٗ میں ہٗ کی ضمیر کا مرجع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بھی ہے اور پیشگوئی تحویل قبلہ بھی۔ یعنی یہود و نصاریٰ یہ دونوں باتیں اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح اولاد والدین کی شکل و شباہت اور خدّ وخال سے پہچانی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ نئی شریعت اور اس کا شارع نبی اور تحویل قبلہ وغیرہ کے حکم کی صداقت اہل کتاب کے علماء کو خوب معلوم ہے لیکن ان اہل کتاب کا تو اپنا یہ حال تھا کہ زنا جیسے جرم کے ارتکاب پر دلیر اور تورات کی سزا نافذ کرنے سے کتراتے ہیں بلکہ سنگساری کی سزا کے تورات میں پائے جانے سے ہی منکر ہیں جس پر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے انہیں جھٹلایا اور وہ یہودی علماء میں سے ایک جید عالم تھے اور اسلام قبول کر چکے تھے۔ یہ باب سابقہ باب کے تسلسل ہی میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ نبویہ سے متعلق ہے اور اس کا تعلق نبوت کی ان علامتوں کے ذکر سے ہے جو عہد نامہ قدیم کی کتابوں میں بھی مذکور ہیں۔

قرآنِ مجید کی محولہ بالا آیت سے ان علامتوں کی طرف مجملاً توجہ دلائی گئی ہے۔ بیٹوں کی شناخت کے ذکر

سے اس وعدہ الٰہی کی طرف بھی اشارہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کی ذریت کے بارے میں ہوا تھا یعنی ان کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام وحضرت اسماعیل علیہ السلام وغیرہ کی نسبت برکت کا وعدہ الٰہی جس کا ایک حصہ بیت المقدس سے متعلق تھا اور وہ پورا ہوا اور دوسرا حصہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کوہِ فاران اور وادیٔ تیماء اور عربوں سے متعلق تھا اور اس حصہ موعودہ کا پورا ہونا بھی ضروری تھا کیونکہ بنی اسرائیل روحانی دولت کھو بیٹھے اور روایت زیر باب میں اس دولت کے کھوئے جانے کا ضمناً ذکر ہے۔ یہ تعلق ہے اس روایت کا عنوانِ باب سے جو اصل مقصود ہے۔

بَاب ۲۷: سُؤَالُ الْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يُّرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمْ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

مشرکوں کا یہ سوال کرنا کہ نبی ﷺ ان کو کوئی نشان دکھائیں اور آپؐ نے ان کو شقّ القمر کا نشان دکھایا

٣٦٣٦: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا.

اطرافہ: ۳۸۶۹، ۳۸۷۱، ۴۸۶۴، ۴۸۶۵۔

۳۶۳۶: صدقہ بن فضل نے ہم سے بیان کیا کہ ابن عیینہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن ابی نجیح سے، انہوں نے مجاہد سے، مجاہد نے ابو معمر سے، ابومعمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو! گواہ رہو۔

٣٦٣٧: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح. وَقَالَ لِي خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ

۳۶۳۷: عبداللہ بن محمد نے مجھ سے بیان کیا کہ یونس نے ہمیں بتایا کہ شیبان نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی۔ نیز خلیفہ نے مجھ سے کہا کہ یزید بن زُرَیع نے ہم سے بیان کیا کہ سعید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت

أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

اطرافہُ: ۳۸۶۸، ۴۸۶۷، ۴۸۶۸۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے ان سے بیان کیا کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ ان کو کوئی نشان دکھائیں تو آپؐ نے شق القمر کا نشان ان کو دکھلایا۔

۳۶۳۸: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اطرافہُ: ۳۸۷۰، ۴۸۶۶۔

۳۶۳۸: خلف بن خالد قرشی نے ہم سے بیان کیا کہ بکر بن مضر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے، جعفر نے عراک بن مالک سے، عراک نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود سے، عبید اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ چاند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹ کر دو ٹکڑوں میں ہو گیا۔

تشریح: سَؤَالُ الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّرِيَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ آيَةً: مشرکوں کا سوال کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کوئی نشان دکھائیں تو آپؐ نے انہیں شق القمر کا نشان دکھایا۔ اس معجزے کا ذکر ابھی گذر چکا ہے۔ باب کے نیچے تین روایتیں ہیں۔ پہلی روایت میں ہے کہ چاند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا۔ یہ روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ تیسری روایت جو حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے، اس میں بھی یہی مضمون ہے۔ دوسری میں ہے کہ اہل مکہ کے مطالبہ پر انشقاقِ قمر کا نشان انہیں دکھایا گیا۔ ابو نعیم نے اپنی کتاب الدلائل میں عتبہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے حوالے سے حضرت ابن مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے کہ میں نے چاند کا ایک ٹکڑا منیٰ کی پہاڑی پر دیکھا وَنَحْنُ بِمَكَّةَ اور ہم اس وقت مکہ میں تھے۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۱۷۷) جہاں تک امر واقعہ کا تعلق ہے وہ تو اتنا ہے کہ چاند میں شگاف نمودار ہوا اور صحابہ کرامؓ اور دوسرے لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا۔ امام بخاریؒ نے دیگر مبالغہ آمیز روایتیں قبول نہیں کیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ کی انگلی کے اشارہ سے چاند پھٹ گیا۔ جہاں تک طبعی عوامل کا سوال ہے تو ایسے انشقاق زلازل وغیرہ سے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ چاند ہماری زمین ہی کی طرح ایک کُرّہ ہے جس میں آتش فشاں پہاڑ ہیں

اور بعید نہیں کہ غیر معمولی شگاف کا ظہور ایک ہی وقت میں تھا۔ آپؐ کا یہ علم اور توافق اشارۂ انگشت، انشقاق قمر اور اللہ تعالیٰ اور آپؐ کے ارادہ کی مطابقت وہم آہنگی، یہ دراصل ایمان افروز اعجازی نشان ہے۔

قرآنِ مجید میں بھی اس معجزہ کا ذکر ہے جس میں صراحت ہے کہ کفار نے بھی اس نشان کے ظاہر ہونے کا اقرار کیا لیکن انہوں نے اس کی یہ توجیہ کی کہ ان پر جادو کیا گیا تھا جس کے اثر سے ان کی آنکھوں نے چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھا۔ فرماتا ہے: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (القمر: ۲) یعنی عرب کی تباہی کی گھڑی آگئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔

جس نشان کے دیکھے جانے کی دوست و دشمن شہادت دیں، اس کی نسبت انکار مناسب نہیں۔ البتہ مبالغہ آمیز روایات کہ چاند کا ایک ٹکڑہ منٰی کے اوپر اور دوسرا ٹکڑا فلاں جگہ تھا، امام بخاریؒ نے صحیح نہیں قرار دیں اور نہ یہ باور کیا جاسکتا ہے کہ اتنا بڑا حادثہ ہو اور وہ باقی دنیا سے پوشیدہ رہے۔

سورۃ القمر کی مذکورہ بالا آیات کا تعلق یسعیاہ نبی علیہ السلام کی پیشگوئی سے بھی ہے جس کا ذکر ان کی کتاب یسعیاہ باب ۲۱: ۱۶ میں ہے جس میں خبر دی گئی ہے کہ قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ السَّاعَة سے مراد یہی تباہی کی گھڑی ہے۔ عربوں کے نزدیک چاند ان کی حکومت کا نشان تھا اور اب تک ان کے ہاں مہینوں کا شمار قمری حساب سے ہوتا ہے۔ ان آیات کے سیاق وسباق سے ظاہر ہے کہ انشقاقِ قمر کا نشان بطور زجر تھا کہ وہ باز آجائیں ورنہ نہایت ہی ناگوار سزا اور سخت دن قریب ہے۔ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ (القمر: ۷) وہ دِن جب بلانے والا ایک سخت ناپسندیدہ چیز کی طرف بلائے گا۔ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ (القمر: ۹) یہ بہت سخت دن ہے۔ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ (القمر: ۸) کہ (جس دن) وہ ٹڈیوں کی طرح پراگندہ ہوں گے۔ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ (القمر: ۵) اور یقیناً ان کے پاس وہ اہم خبریں بھی آچکی ہے جن میں ان کے لئے تنبیہہ کا سامان موجود ہے۔

غرض قرآنِ مجید نے انشقاقِ قمر کے نظارے سے وابستہ انذاری پیشگوئی کا ذکر واضح الفاظ میں فرمایا ہے اور یہی وہ نشان تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متعلق صحف عہد نامہ قدیم میں بطور علامت بیان ہوا ہے اور یہ نشان آپؐ کے وجود سے پورا ہوا۔

بَاب ۲۸

۳۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۶۳۹: محمد بن مثنیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ معاذ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا کہ نبی ﷺ کے

خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ.

اطرافہُ: ۴۶۵، ۳۸۰۵۔

صحابہ میں سے دو شخص ایک اندھیری رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے تو دو چراغوں جیسی چیزیں ان کے آگے آگے روشنی کر رہی تھیں۔ جب وہ دونوں الگ الگ ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک ہوگئی یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ گئے۔

۳٦٤٠: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ.

اطرافہُ: ۷۳۱۱، ۷۴۵۹۔

۳۶۴۰: عبداللہ بن ابی الاسود نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ نے ہمیں بتایا کہ اسماعیل سے روایت ہے۔ (انہوں نے کہا:) قیس نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم ایسی حالت میں ان کے پاس آئے گا کہ وہ غالب ہی ہوں گے۔

۳٦٤١: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى

۳۶۴۱: حمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ ولید نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے کہا: ابن جابر نے مجھ سے بیان کیا، کہا: عُمیر بن ہانی نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے نبی ﷺ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ میری امت میں سے ایک گروہ اللہ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا۔ ان کو وہ شخص نقصان نہیں دے سکے گا جو ان کی مدد کرنا چھوڑ دے گا اور نہ ہی وہ شخص جو

يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ. قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَّهُمْ بِالشَّأْمِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَّقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّأْمِ.

اُن کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا جبکہ وہ اسی حالت میں ہوں گے۔ عُمیر کہتے تھے کہ یہ سن کر مالک بن یخامر نے کہا کہ حضرت معاذ (بن جبلؓ) نے ہمیں بتایا کہ یہ لوگ شام میں ہی ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے کہا: یہ دیکھو۔ مالک کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاذؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: وہ شام میں ہی ہیں۔

اطرافہُ: ۷۱، ۳۱۱۶، ۷۳۱۲، ۷۴۶۰۔

۳٦٤٢: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شَبِيْبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَّشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ فَجَاءَ[1] بِدِيْنَارٍ وَّشَاةٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ.

۳٦۴۲: علی بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا کہ شبیب بن غرقدہ نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے اپنے قبیلے والوں سے سنا۔ وہ حضرت عروہؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیا کہ وہ اس سے آپؐ کے لئے ایک بکری خریدیں تو انہوں نے اس سے آپؐ کے لیے دو بکریاں خریدیں۔ ان میں سے ایک بکری ایک دینار پر بیچ دی۔ پھر وہ {آپؐ کے پاس} ایک دینار اور ایک بکری لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی کہ ان کی تجارت میں برکت ہو اور وہ ایسے تھے کہ اگر مٹی خریدتے تو اُس میں بھی فائدہ اٹھاتے۔

قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهَذَا الْحَدِيْثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعَهُ شَبِيْبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ

سفیان نے کہا: حسن بن عمارہ نے یہ حدیث شبیب سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتلائی۔ انہوں نے کہا کہ شبیب نے یہ حدیث حضرت عروہؓ سے سنی۔

[1] فتح الباری مطبوعہ بولاق میں لفظ فَجَاءَهُ ہے۔ (فتح الباری جزء۶ حاشیہ صفحہ ۷۷۲) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

شَبِيْبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُوْنَهُ عَنْهُ.

پھر میں شبیب کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت عروہؓ سے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے قبیلہ والوں سے سنی۔ وہ اس حدیث کو حضرت عروہؓ سے نقل کرتے تھے۔

٣٦٤٣: وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِيْنَ فَرَسًا. قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِيَّةٌ.

اطرافهُ: ۲۸۵۰، ۲۸۵۲، ۳۱۱۹۔

۳۶۴۳: البتہ میں نے حضرت عروہؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت کے روز تک بھلائی بندھی ہوئی ہے۔ شبیب نے کہا: حضرت عروہؓ کی حویلی میں مَیں نے ستر گھوڑے بندھے دیکھے۔ سفیان نے کہا: حضرت عروہؓ نے جو آپؐ کے لئے بکری خریدی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ قربانی کے لئے ہوگی۔

٣٦٤٤: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

طرفهُ: ۲۸۴۹۔

۳۶۴۴: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے نافع نے بتایا۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی قیامت کے روز تک رہے گی۔

٣٦٤٥: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۶۴۵: قیس بن حفص نے ہم سے بیان کیا کہ خالد بن حارث نے ہمیں بتایا کہ شعبہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابوتیاح سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ.

طرفهُ: ۲۸۵۱۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی بندھی ہوئی ہے۔

۳٦٤٦: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَّسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا {وَتَسَتُّرًا[1]} وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا فَهِيَ

۳٦٤٦: عبداللہ بن مسلمہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے مالک سے، مالک نے زید بن اسلم سے، زید نے ابو صالح سمان سے، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: گھوڑے تین شخصوں کے لئے ہیں: ایک شخص کے لئے ثواب کا موجب ہیں اور ایک شخص کے لئے پردہ پوشی کا موجب ہیں اور ایک شخص کے لئے وبال ہوتے ہیں۔ وہ شخص جس کے لئے ثواب کا موجب ہوتے ہیں، وہ شخص ہے جس نے ان کو اللہ کی راہ میں باندھے رکھا اور اس نے ان کی رسی مرغزار یا باغیچہ میں لمبی رکھی اور جو بھی وہ جہاں تک رسی کی لمبائی ہے مرغزار یا باغیچہ میں سے چریں تو اسی قدر اس کے لیے نیکیاں ہوں گی؛ اور اگر انہوں نے رسی توڑ ڈالی اور زغند لگاتے ہوئے ایک یا دو میل چلے گئے تو ان کی لید بھی ان کے لئے نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ کسی ندی پر سے گذریں اور پانی پی لیں اور وہ ان کو پانی پلانا نہ چاہتا ہو تو یہ ان کا پانی پینا بھی اس کیلئے نیکی کا موجب ہوگا۔ اور ایک وہ شخص ہے جس نے گھوڑوں کو اس لئے باندھا کہ وہ سواری کی

[1] یہ لفظ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہے۔ (فتح الباری جزء٦ حاشیہ صفحہ ۷۷۳) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ○ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ○ (الزلزال:۸، ۹)

ضرورت کے وقت دوسروں کا محتاج نہ ہو {اور وہ اس کیلئے بچاؤ کا سبب ہوں} اور مانگنے کی ضرورت نہ رہے۔ وہ اللہ کا حق بھی نہ بھولا جو اُن کی گردنوں اور اُن کی پیٹھوں میں ہے تو وہ اس کے لئے بھی اسی طرح پردہ پوشی کا موجب ہوں گی۔ اور ایک وہ شخص ہے جس نے ان کو فخر اور ریاء کے لئے اور اہل اسلام کی دشمنی کی غرض سے باندھے رکھا تو وہ وبال ہی ہوں گے؛ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: ان کے متعلق مجھ پر سوائے اس اکیلی جامع آیت کے اور کچھ نازل نہیں کیا گیا۔ جس نے ذرہ بھر نیکی کی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بھی بدی کی وہ بھی اس کو دیکھ لے گا۔

اطرافهُ: ۲۳۷۱، ۲۸۶۰، ۴۹۶۲، ۴۹۶۳، ۷۳۵۶۔

۳۶۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ وَأَجَالُوا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ

۳۶۴۷: علی بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا کہ ایوب نے ہم سے بیان کیا کہ محمد (بن سیرین) سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح سویرے ہی خیبر پر حملہ کیا اور وہ کدالیں لے کر (زراعت کیلئے) باہر نکل چکے تھے۔ جب انہوں نے آپؐ کو دیکھا تو وہ کہنے لگے: یہ تو محمدؐ مع لشکر آ پہنچے اور وہ دوڑتے ہوئے قلعہ کی طرف چلے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گا۔ ہم جب کسی قوم

قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

کے آنگن میں ڈیرہ ڈالتے ہیں تو پھر اُن لوگوں کی صبح بُری ہوتی ہے جن کو قبل از وقت خطرہ سے آگاہ کر دیا ہوتا ہے۔

اطرافهُ: ۳۷۱، ۶۱۰، ۹۴۷، ۲۲۲۸، ۲۲۳۵، ۲۸۸۹، ۲۸۹۳، ۲۹۴۳، ۲۹۴۴، ۲۹۴۵، ۲۹۹۱، ۳۰۸۵، ۳۰۸۶، ۳۳۶۷، ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ۴۱۹۷، ۴۱۹۸، ۴۱۹۹، ۴۲۰۰، ۴۲۰۱، ۴۲۱۱، ۴۲۱۲، ۴۲۱۳، ۵۰۸۵، ۵۱۵۹، ۵۱۶۹، ۵۳۸۷، ۵۴۲۵، ۵۵۲۸، ۵۹۶۸، ۶۱۸۵، ۶۳۶۳۔

٣٦٤٨: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَأَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدُ.

۳۶۴۸: ابراہیم بن منذر نے ہم سے بیان کیا کہ (محمد بن اسماعیل) بن ابی فُدَیک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن ابی ذئب سے، انہوں نے مقبری سے، مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے آپؐ سے بہت سی باتیں سنی ہیں مگر میں ان کو بھول جاتا ہوں؛ تو آپؐ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے پھیلائی۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے ایک لَپ بھر کر اس میں ڈالی۔ پھر فرمایا: اس کو سمیٹ لو اور میں نے اس کو سمیٹ لیا۔ پھر اس کے بعد میں کوئی بات نہ بھولا۔

اطرافهُ: ۱۱۸، ۱۱۹، ۲۰۴۷، ۲۳۵۰، ۷۳۵۴۔

تشریح: یہ باب بلا عنوان ہے اس کا تعلق بھی باب عَلَامَاتُ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ سے ہے۔ اس کے تحت دس روایتیں ہیں جن سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ فیوض نبوت سے صحابہ کرامؓ بھی بہرہ وَر ہوئے اور قیامت تک یہ سلسلہ استفاضہ جاری رہے گا اور اس افاضہ نبوت محمدیہ کی نوعیت حسب حالات تزکیہ نفس و عرفان مختلف ہوگی جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے وضاحت فرمائی ہے۔ الٰہی تائید بھی اس افاضہ کی ایک شکل ہے جو امت محمدیہ کے ہمیشہ شامل حال رہے گی۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

انفرادی خوارق جن کا ذکر بطور نمونہ مندرجہ بالا روایات میں وارد ہوا ہے، ان میں سے بعض پہلے گذر چکی ہیں۔ مثلاً دیکھئے روایت (نمبر ۳۶۴۸) جو حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کتاب العلم باب ۴۲ روایت نمبر ۱۱۹۔ اور روایت نمبر ۳۶۴۳ تا ۳۶۴۶ کے لیے دیکھئے کتاب الجهاد باب ۴۳، ۴۴، ۴۵ روایات نمبر ۲۸۴۹ تا ۲۸۵۳۔

سابقہ باب عَلَامَاتُ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ کے تسلسل میں باب ہذا میں بطور نمونہ نبوت کی ان برکات

کا ذکر ہے جو انفرادی اور جماعتی طور پر امت محمدیہ کے شامل حال ہوئیں اور قیامت تک ہوتی رہیں گی۔ اس میں ایک برکت غلبہ کی ہے۔ مسلمان اسی وقت کفار سے مغلوب ہوئے جب اسلامی روح ان سے پرواز کرگئی۔ قلت وکثرتِ عدد کا اس غلبہ سے تعلق نہیں۔ روایت نمبر ۳۶۴۷ میں خیبر کا جو واقعہ بیان ہوا ہے یہ کتاب المغازی باب ۳۸ میں مفصل آئے گا۔ اس غلبہ کا تعلق نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ سے ہے۔

روایت نمبر ۳۶۴۱ میں ہے کہ نبوت کی برکت سے امت اسلامیہ مخالفین کی ضرر رسانی سے محفوظ رہے گی۔ حَتّٰی یَأْتِیَھُمْ أَمْرُ اللّٰہِ۔ یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا حکم آجائے۔ یعنی جب وہ دین سے روگردانی کرنے لگے تو الٰہی فیصلہ ان کے خلاف صادر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی سترھویں اور اٹھارویں صدی میں پوری ہوئی اور آج وہ اپنے مخالفین سے جگہ جگہ نقصان اُٹھا رہے ہیں۔

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٦٢- كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

بَاب ١: فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فضیلت

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ.

اور وہ لوگ جو نبیؐ کی صحبت میں رہے یا مسلمانوں میں سے وہ جس نے آپؐ کو دیکھا ہو تو وہ بھی آپؐ کے صحابہ میں سے ہے۔

٣٦٤٩: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ

۳۶۴۹: علی بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت ابوسعید خدریؓ نے ہم سے بیان کیا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ جوق در جوق حملہ کے لئے نکلیں گے اور پوچھیں گے: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ ان سے کہیں گے: ہاں۔ تو پھر (اس کی برکت سے) ان کو فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ جوق در جوق حملے کے لئے نکلیں گے اور پوچھا جائے گا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ

فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ تو ان کو (اس کی برکت سے) فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جوق در جوق لوگ حملے کے لئے نکلیں گے اور پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو ایسے شخص کے ساتھ رہا ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت میں رہ چکا ہو تو کہیں گے: ہاں۔ تو ان کو فتح دی جائے گی۔

اطرافہُ: ۲۸۹۷، ۳۵۹۴۔

۳٦٥۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ.

۳۶۵۰: اسحاق (بن راہویہ) نے ہم سے بیان کیا کہ نضر نے ہمیں بتایا۔ شعبہ نے ابوجمرہ سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) میں نے زہدم بن مضرب سے سنا۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی صدیوں میں سے بہترین صدی میری ہے۔ پھر اُن لوگوں کی جو معاً اُن کے بعد ہوں گے۔ پھر اُن لوگوں کی جو معاً اُن کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمرانؓ کہتے تھے: میں نہیں جانتا آپؐ نے اپنی صدی کے بعد دو صدیوں یا تین صدیوں کا ذکر کیا۔ (پھر فرمایا:) پھر تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو شہادت دیں گے، بحالیکہ شہادت کیلئے نہ بلائے جائیں گے۔ اور خیانت کریں گے اور انہیں امین نہ سمجھا جائے گا اور منتیں مانیں گے اور پوری نہیں کریں گے۔ اور (حرام مال کھا کھا کر) ان میں موٹاپا خوب ہو گا۔

اطرافہُ: ۲۶۵۱، ۶۴۲۸، ۶۶۹۵۔

۳٦٥١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.

۳۶۵۱: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے منصور سے، منصور نے ابراہیم سے، ابراہیم نے عبیدہ (بن قیس سلمانی) سے، عبیدہ نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین لوگ میری صدی کے ہیں۔ پھر وہ جو معاً ان کے بعد ہوں گے۔ پھر وہ جو معاً ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان میں سے ایک کی شہادت اُس کی قسم سے پہلے ہوگی اور اُس کی قسم اُس کی شہادت سے پہلے ہوگی۔ ابراہیم نے کہا: ہمیں (ہمارے بزرگ) شہادت دینے اور عہد کرنے پر مارا کرتے تھے اور ہم ان دنوں چھوٹے تھے۔

اطرافہُ: ۲۶۵۲، ۶۴۲۹، ۶۶۵۸۔

تشریح: فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صحابی کی تعریف سے متعلق یہ سوال اُٹھایا گیا ہے کہ آیا وہ شخص بھی صحابی کہلائے گا جس نے مطلق آپؐ کو دیکھا ہو اور عاقل بالغ نہ ہو اور شعور و فہم سے عاری ہو۔ وہ آپؐ کی شخصیت کی نسبت مطلق ناواقف ہو۔ مثلاً محمد بن ابی بکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین ماہ اور چند دن قبل پیدا ہوئے۔ اس صغر سنی میں ان کی نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ضرور پڑی ہوگی۔ بعض علماء نے یہ سوال اُٹھا کر ایسے اشخاص کو بھی صحابہ میں شمار کیا ہے اور اگر انہوں نے بڑے ہو کر اپنے والدین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات سن کر روایت کی ہو تو وہ ان کے نزدیک قبول ہونی چاہیے۔ ایسی روایت مراسیل صحابہ کی فہرست میں شامل کی گئی ہے۔ اور بعض نے یہاں تک مبالغہ سے کام لیا ہے کہ صحابی صرف وہ شخص قرار دیا ہے جسے آپؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ عبداللہ بن سرجسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مگر آپؐ کی ہم نشینی سے محروم رہے اور عاصم احول نے جو روایتیں عبداللہ بن سرجسؓ سے نقل کی ہیں وہ بطور احادیث صحابہ مقبول نہیں ہوئیں۔ سعید بن مسیبؒ کی یہی رائے ہے کہ ایسا شخص تابعی شمار ہوگا نہ کہ صحابی۔ ان کے نزدیک صحابی وہ ہے جو کم از کم سال بھر آپؐ کی صحبت میں رہا ہو۔ اور بعض نے بلوغت کی شرط رکھی ہے جو جمہور نے ردّ کر دی ہے کیونکہ اس شرط سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما وغیرہ صحابی

کی تعریف سے نکل جاتے ہیں۔ غرض اس بارے میں امام بخاریؒ کی تعریف درست ہے: مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ اس تعریف میں مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کی تخصیص قابل توجہ ہے کہ ایسا دیکھنے والا مسلمان ہو۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۶، ۷)

بَاب ٢: مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَفَضْلُهُمْ

مہاجرین کے اوصاف اور ان کی فضیلت

مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

ان میں سے ایک حضرت ابو بکر عبداللہ بن ابی قحافہ تیمی رضی اللہ عنہ تھے۔

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (الحشر: ٩)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: یہ مال مہاجر غریبوں کا حق ہے جن کو ان کے گھروں اور مالوں سے (بیدخل کرکے) نکال دیا گیا تھا۔ وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور (ہمیشہ) اللہ (کے دین کی) اور اس کے رسول کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ یہی لوگ (ایمان میں) سچے ہیں۔

وَقَالَ: اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِلَى قَوْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (التوبة: ٤٠)

اور فرمایا: اگر تم اس رسول کی مدد نہ کرو (تو یاد رکھو) کہ اللہ اس کی اس وقت بھی مدد کر چکا ہے جبکہ اسے کافروں نے دو میں سے ایک کی صورت میں نکال دیا تھا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے اور جبکہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ کسی گذشتہ بھول چوک پر غم نہ کرو اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُوسَعِيْدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ.

حضرت عائشہ اور حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہا: غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ تھے۔

٣٦٥٢: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ

۳۶۵۲: عبداللہ بن رجاء نے ہم سے بیان کیا کہ

حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي فَقَالَ عَازِبٌ لَا حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَّكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ قَالَ ارْتَحَلْنَا مِنْ مَّكَّةَ فَأَحْيَيْنَا أَوْ سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلٍّ فَآوِيَ إِلَيْهِ فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللهِ فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوْقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُ

اسرائیل نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابواسحاق سے، ابواسحاق نے حضرت براءؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازبؓ سے ایک کجاوہ تیرہ درہم پر خریدا تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عازبؓ سے کہا: (اپنے بیٹے) براءؓ سے کہو کہ وہ میرا کجاوہ میرے ساتھ اٹھا کر لے چلے۔ حضرت عازبؓ نے کہا: میں نہیں کہوں گا جب تک کہ آپؓ ہم سے وہ واقعہ نہ بیان کریں کہ آپ نے اور رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا تھا جب آپ دونوں مکہ سے نکلے تھے اور مشرک آپ کی تلاش کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا: ہم نے مکہ سے کوچ کیا اور رات بھر اور دوسرے دن بھی چلتے رہے۔ انہوں نے فَأَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا کہا یا سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا کے الفاظ کہے۔ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا۔ میں نے اپنی نگاہ دوڑائی کہ آیا کہیں سایہ بھی نظر آتا ہے تا وہاں جا کر آرام کریں تو ایک چٹان دکھائی دی۔ میں وہاں گیا اور دیکھا کہ اس کا سایہ باقی ہے۔ میں نے وہ جگہ درست کی۔ پھر نبی ﷺ کے لئے وہاں بستر بچھایا۔ پھر میں نے آپؐ سے کہا: نبی اللہ! آپؐ لیٹ جائیں۔ چنانچہ نبی ﷺ لیٹ گئے۔ پھر میں چلا گیا تا آس پاس دیکھوں کیا پیچھا کرنے والوں میں سے کوئی نظر آتا ہے؟ تو میں نے کیا دیکھا کہ بکریوں کا ایک چرواہا ہے جو اپنی بکریاں ہانکے اسی چٹان کی طرف لے جا رہا ہے۔ وہ بھی اس چٹان سے وہی چاہتا تھا جو ہم نے چاہا۔ میں نے اس سے پوچھا: لڑکے تم کس کے ہو؟ اس نے کہا: قریش کے ایک شخص کا ہوں۔ اس نے اس کا نام لیا اور میں

فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَّنَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هَكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قُلْتُ قَدْ آنَ الرَّحِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بَلَى فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُوْنَنَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِّنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ لَّهُ فَقُلْتُ هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا (التوبة: ٤٠)

نے اس کو پہچان لیا۔ میں نے کہا: کیا تمہاری بکریوں میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم ہمارے لیے کچھ دودھ دوہو گے؟ اس نے کہا: ہاں، چنانچہ میں نے اسے دودھ دوہنے کے لئے کہا۔ اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کی ٹانگ اپنی پنڈلی اور ران کے درمیان پکڑی۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ اس کا تھن غبار جھاڑ کر صاف کرلے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ اپنی ہتھیلیوں کو بھی جھاڑ کر صاف کرلے۔ حضرت براءؓ نے اپنی ایک ہتھیلی دوسری پر مار کر بتایا کہ اس طرح۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو جھاڑا اور میرے لئے ایک پیالہ بھر دودھ دوہا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چھاگل رکھ لی تھی۔ اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا تو میں نے اتنا پانی دودھ میں ڈالا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔ میں اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا اور میں آپؐ کے پاس ایسے وقت میں پہنچا کہ آپؐ جاگ پڑے تھے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! پئیں۔ اور آپؐ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا۔ پھر میں نے کہا: یا رسول اللہ! کوچ کا وقت آ پہنچا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ اور ہم وہاں سے چل پڑے اور لوگ ہماری تلاش کر رہے تھے اور ان میں سے کسی نے بھی ہم کو نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک بن جعشم کے جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ ڈھونڈنے والے ہم سے آ ملے۔ آپؐ نے فرمایا: فکر نہ کرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

تُرِيحُوْنَ(النحل:٧) بِالْعَشِيِّ. تَسْرَحُوْنَ (النحل:٧) بِالْغَدَاةِ.

جب تم انہیں شام کو چرا کر لاتے ہو۔ جب تم انہیں (صبح) چرنے کے لیے کھلا چھوڑ دیتے ہو۔

اطرافُہ: ۲۴۳۹، ۳۶۱۵، ۳۹۰۸، ۳۹۱۷، ۵۶۰۷۔

٣٦٥٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا.

۳۶۵۳: محمد بن سنان نے ہم سے بیان کیا کہ ہمام نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ثابت سے، ثابت نے حضرت انسؓ سے، حضرت انسؓ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور میں اس وقت غار میں تھا کہ اگر ان میں سے کوئی اپنے پاؤں کے نیچے نگاہ ڈالے تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابو بکرؓ! آپ کا کیا خیال ہے ان دو شخصوں کی نسبت جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

اطرافہُ: ۳۹۲۲، ۴۶۶۳۔

بَاب۳: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُّوا الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ تمام دروازے بند کر دو سوائے ابو بکرؓ کے دروازے کے

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاس عَنِ النَّبِي ﷺ.

حضرت ابن عباسؓ نے نبی ﷺ سے یہ نقل کیا۔

٣٦٥٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ

۳۶۵۴: عبداللہ بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ ابو عامر نے ہمیں بتایا۔ فُلَیح (بن سلیمان) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: سالم ابو نضر نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے بسر بن سعید سے، بسر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: اللہ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ دنیا کو پسند

الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

اطرافهُ: ۴۶۶، ۳۹۰۴۔

کرے یا اس نعمت کو پسند کرے جو اللہ کے پاس ہے تو اس بندے نے وہ نعمت پسند کی جو اللہ کے پاس ہے۔(ابوسعیدؓ) کہتے تھے: یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رو پڑے اور ہم نے ان کے رونے پر تعجب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک ایسے بندے کا ذکر فرما رہے ہیں جس کو اختیار دیا گیا (اور حضرت ابوبکرؓ سن کر رو پڑے۔) درحقیقت اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہی تھے جنہیں اختیار دیا گیا اور حضرت ابوبکرؓ ہم (صحابہ) میں سے سب سے زیادہ (اس بات کا) علم رکھنے والے تھے۔(اس لئے آپؓ رو پڑے۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام لوگوں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے بلحاظ اپنی صحبت اور بلحاظ مال خرچ کرنے کے ابوبکرؓ ہیں اور اگر میں نے کسی کو اپنے ربّ کے سوا جانی دوست بنانا ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو بناتا۔ البتہ اسلام کی اخوت اور اس کی محبت ان سے ہے۔ مسجد میں آنے کے لئے کسی کا دروازہ کھلا نہ رہے، سارے بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکرؓ کا دروازہ کھلا رہے گا۔

بَاب ٤ : فَضْلُ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت

٣٦٥٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ

۳۶۵۵: عبد العزیز بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سلیمان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یحيٰ بن سعید سے، یحيٰ نے نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے

بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

طرفہ: ۳۶۹۷۔

کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم لوگوں میں سے ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیا کرتے تھے اور سمجھتے کہ حضرت ابو بکر سب سے بہتر ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم۔

بَاب۵: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: اگر میں نے کسی کو جانی دوست بنانا ہوتا

قَالَهُ أَبُو سَعِيْدٍ.

حضرت ابو سعیدؓ نے اس کو نقل کیا۔

۳۶۵۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا {مِنْ أُمَّتِي[1]} خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخِيْ وَصَاحِبِيْ.

اطرافہ: ۴۶۷، ۳۶۵۷، ۶۷۳۸۔

۳۶۵۶: مسلم بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ وہیب نے ہمیں بتایا کہ ایوب نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، حضرت ابن عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: {اپنی امت میں سے} اگر مَیں نے کسی کو جانی دوست بنانا ہوتا تو مَیں ابو بکرؓ کو بناتا۔ مگر وہ میرے بھائی ہیں اور میرے رفیق ہیں۔

۳۶۵۷: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ وَمُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ التَّبُوذَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيْلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ.

۳۶۵۷: مُعلّٰی بن اسد اور موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی نے ہم سے بیان کیا۔ ان دونوں نے کہا: وہیب نے ایوب سے روایت کرتے ہوئے ہمیں یہی بتایا اور اس میں یہ الفاظ ہیں: اگر میں نے جانی دوست بنانا ہوتا تو میں اِس کو جانی دوست بناتا لیکن اسلام کی برادری ہی افضل ہے۔

---

۱) الفاظ مِنْ أُمَّتِي فتح الباری مطبوعہ انصاریہ کے مطابق ہیں۔(فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۲۲) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوْبَ مِثْلَهُ.

اطرافهُ: ۴۶۷، ۳۶۵۶، ۶۷۳۸۔

قتیبہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوہاب نے ایوب سے روایت کرتے ہوئے ہمیں ایسا ہی بتایا۔

۳۶۵۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوْفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

۳۶۵۸: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: کوفہ والوں نے (حضرت عبداللہ) بن زبیرؓ کو دادا (کی میراث) کے متعلق لکھا۔ انہوں نے جواب دیا: وہ شخص جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اگر میں نے اس امت میں سے کسی کو جانی دوست بنانا ہوتا تو میں اس کو بناتا، اُس شخص نے دادا کو بمنزلہ باپ قرار دیا ہے۔ اس سے مراد اُن کی حضرت ابوبکرؓ تھی۔

۳۶۵۹: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ.

اطرافهُ: ۷۲۲۰، ۷۳۶۰۔

۳۶۵۹: حمیدی اور محمد بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا۔ ان دونوں نے کہا: ابراہیم بن سعد نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے محمد بن جبیر بن مطعم سے، محمد نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی۔ آپؐ نے اس سے فرمایا کہ وہ آپؐ کے پاس پھر آئے۔ اس نے کہا: دیکھیں تو سہی اگر میں آؤں اور آپؐ کو نہ پاؤں؟ گویا وہ یہ کہتی تھی کہ اگر آپؐ فوت ہو جائیں؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکرؓ کے پاس آنا۔

٣٦٦٠: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ (۱) **أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ.**

طرفهُ: ۳۸۵۷۔

۳۶۶۰: احمد بن ابی الطیّب نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن مجالد نے ہمیں بتایا کہ بیان بن بشر نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے وبرہ بن عبدالرحمن سے، انہوں نے ہمام سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمارؓ (بن یاسر) سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ابتدائی زمانہ میں دیکھا جبکہ آپؐ کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور حضرت ابوبکرؓ تھے۔

٣٦٦١: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَائِذِ اللهِ أَبِي إِدْرِيْسَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ

۳۶۶۱: ہشام بن عمار نے ہم سے بیان کیا کہ صدقہ بن خالد نے ہمیں بتایا کہ زید بن واقد نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے، انہوں نے عائذ اللہ ابوادریس سے، ابوادریس نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ اپنے کپڑے (تہہ بند) کا ایک کنارہ اُٹھائے ہوئے سامنے سے آ گئے۔ اتنا اُٹھائے ہوئے تھے کہ ان کے گھٹنے ننگے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھی تو کسی سے لڑ کر آئے ہیں۔ انہوں نے آکر السلام علیکم کہا اور بولے: اے اللہ کے رسول! میرے اور ابن خطابؓ کے درمیان کوئی بات ہوئی تھی تو میں نے انہیں جلد بازی میں کچھ کہہ

---

۱) زیادہ معروف اسماء یہ ہیں: حضرت بلالؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت ابو فکیہہؓ، حضرت عبید بن زیدؓ۔
(عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۱۷۹)

ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاللهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوْذِيَ بَعْدَهَا.

طرفہ: ۴۶۴۰۔

دیا۔ پھر میں نادم ہوا اور میں نے ان سے کہا کہ مجھے معاف کر دیں مگر انہوں نے میری بات نہیں مانی اس لئے میں آپؐ کے پاس آیا ہوں۔ آپؐ نے تین بار فرمایا: ابوبکر! اللہ آپ کی پردہ پوشی فرمائے اور درگذر فرمائے۔ پھر حضرت عمرؓ بھی نادم ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر آئے۔ پوچھا: ابوبکرؓ یہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے آکر السلام علیکم کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہونے لگا اور حضرت ابو بکرؓ ڈر گئے اور وہ دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ دو دفعہ کہا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں ہی زیادہ قصوروار ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا اور تم نے کہا: تو جھوٹا ہے۔ اور ابو بکرؓ نے کہا: سچا ہے۔ اور انہوں نے اپنی جان و مال سے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا تو کیا تم میرا ساتھی میرے لئے چھوڑو گے بھی یا نہیں۔ آپؐ نے دو دفعہ فرمایا۔ پھر اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ کو کبھی تکلیف نہیں دی گئی۔

۳۶۶۲: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا[1] عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

۳۶۶۲: معلّٰی بن اسد نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن مختار نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: خالد حذاء نے ابوعثمان سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو

۱) لفظ حَدَّثَنَا فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں نہیں ہے۔ (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۲۴) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا.

طرفہٗ: ۴۳۵۸۔

ذات السلاسل کی فوج پر سپہ سالار مقرر کر کے بھیجا اور میں آپؐ کے پاس آیا۔ میں نے کہا: لوگوں میں سے کون آپؐ کو زیادہ پیارا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: عائشہؓ۔ میں نے کہا: مردوں میں سے؟ آپؐ نے فرمایا: ان کا باپ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: پھر عمر بن خطابؓ، اور آپؐ نے اسی طرح چند مردوں کو شمار کیا۔

۳۶۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُوْمِنُ

۳۶۶۳: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا۔ شعیب نے ہمیں خبر دی کہ زہری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: اس اثناء میں کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ بھیڑیئے نے اس پر حملہ کیا اور ان بکریوں میں سے ایک بکری لے گیا۔ وہ چرواہا اس کے پیچھے گیا تو بھیڑیئے نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور کہنے لگا: درندوں کے زمانہ میں اس کا کون ہوگا، جس دن میرے سوا اس کا کوئی اور چرواہا نہ ہوگا۔ اور ایک بار ایک شخص ایک گائے ہانکے لئے جا رہا تھا۔ اس پر اس نے بوجھ لادا ہوا تھا۔ اس گائے نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور اس سے بولی، کہنے لگی: میں تو اس کام کے لئے نہیں پیدا کی گئی بلکہ مجھے کھیتی کے لئے

بِذَلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

اطرافهُ: ۲۳۲۴، ۳۴۷۱، ۳۶۹۰۔

پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں، ابو بکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما تو یہ بات مانتے ہیں۔

٣٦٦٤: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

اطرافهُ: ۷۰۲۱، ۷۰۲۲، ۷۴۷۵۔

۳۶۶۴: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے زہری سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ابن مسیب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے تئیں ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ایک ڈول تھا۔ میں نے اس کنوئیں سے جتنا اللہ نے چاہا کھینچ کر پانی نکالا۔ پھر ابن ابی قحافہؓ نے وہ ڈول لیا اور اس سے پانی کا ایک ڈول یا دو ڈول کھینچ کر نکالے اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی اور اللہ ان کی اس کمزوری پر پردہ پوشی فرماتے ہوئے ان سے درگذر کرے گا۔ پھر وہ ڈول ایک چرسا ہو گیا اور ابن خطابؓ نے اس کو لیا تو میں نے کبھی لوگوں میں ایسا شہ زور نہیں دیکھا جو اس طرح کھینچ کر پانی نکالتا ہو جس طرح عمرؓ نکالتے تھے۔ اتنا نکالا کہ لوگ خوب سیر ہو کر اپنے اپنے ٹھکانوں میں جا بیٹھے۔

٣٦٦٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ

۳۶۶۵: محمد بن مقاتل نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں بتایا اور موسیٰ بن

عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوسَى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ عَبْدُ اللهِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ.

اطرافهُ: ۵۷۸۳، ۵۷۸۴، ۵۷۹۱، ۶۰۶۲۔

۳۶۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيْلِ اللهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ

عقبہ نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے، سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غرور سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلا تو اللہ روز قیامت اس کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: میرے کپڑے کی ایک طرف ڈھیلی رہتی ہے سوا اِس کے کہ میں اس کا خاص خیال رکھوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ تو غرور سے ایسا نہیں کرتے۔ موسیٰ (بن عقبہ) نے کہا: میں نے سالم سے پوچھا: کیا حضرت عبد اللہؓ (بن عمر) نے یہ ذکر کیا تھا کہ جو اپنا تہہ بند گھسیٹ کر چلا۔ تو انہوں نے کہا: میں نے ان سے یہی سنا کہ جو کوئی اپنا کپڑا (گھسیٹ کر چلا۔)

۳۶۶۶: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا۔ شعیب نے ہمیں بتایا کہ زہری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: جس نے اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا دیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ (فرشتے کہیں گے:) اے اللہ کے بندے! (ادھر آ۔) یہ دروازہ اچھا ہے۔ جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا، وہ نماز کے

دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ وَبَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

اطرافہ: ۱۸۹۷، ۲۸۴۱، ۳۲۱۶۔

دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور جو جہاد کرنے والوں میں سے ہو گا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور جو صدقہ دینے والوں میں سے ہو گا تو اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو روزہ داروں میں سے ہو گا وہ روزے کے دروازے سے جس کا نام ریان ہو گا، بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ سن کر کہا: وہ شخص جو ان دروازوں سے بلایا جائے گا، اس کو پھر کوئی ضرورت نہیں ہو گی۔ اور کہا: یا رسول اللہ! کیا کوئی ان سبھی دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، میں امید رکھتا ہوں۔ ابوبکر! آپ بھی انہی لوگوں میں سے ہوں گے۔

۳۶۶۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُوْلُ وَاللهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي

۳۶۶۷: اسماعیل بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سلیمان بن بلال نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے۔ انہوں نے کہا: عروہ بن زبیر نے مجھے بتایا۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور حضرت ابوبکرؓ اس وقت سنح میں تھے۔ اسماعیل نے کہا: یعنی مضافات میں۔ یہ خبر سن کر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے، کہنے لگے: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے: بخدا میرے دل میں یہی بات آئی تھی۔ اور

إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيْتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيْقُكَ اللهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ.

اطرافہ: ۱۲۴۱، ۳۶۶۹، ۴۴۵۲، ۴۴۵۵، ۵۷۱۰۔

انہوں نے کہا: اللہ آپ کو ضرور ضرور اُٹھائے گا تا بعض آدمیوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آگئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور آپؐ کو بوسہ دیا۔ کہنے لگے: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ آپؐ زندگی میں بھی اور موت کے وقت بھی پاک وصاف ہیں۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ آپؐ کو کبھی دو موتیں نہیں چکھائے گا۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکرؓ باہر چلے گئے اور کہنے لگے: ارے قسم کھانے والے ٹھہر جا۔ جب حضرت ابوبکرؓ بولنے لگے، حضرت عمرؓ بیٹھ گئے۔

٣٦٦٨: فَحَمِدَ اللهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَقَالَ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۝ (الزمر: ٣١) وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ

۳۶۶۸: حضرت ابوبکرؓ نے حمد و ثناء بیان کی اور کہا: دیکھو جو محمد ﷺ کو پوجتا تھا، سن لے کہ محمدؐ تو یقیناً فوت ہو گئے ہیں۔ اور جو اللہ کو پوجتا تھا تو اسے یاد رہے کہ اللہ زندہ ہے، کبھی نہیں مرے گا۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی: تم بھی مرنے والے ہو اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی: محمدؐ صرف ایک رسول ہیں۔ آپؐ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ تو پھر کیا اگر آپؐ فوت ہو جائیں یا قتل کئے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے تو وہ اللہ کو ہرگز نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔ سلیمان کہتے تھے: یہ سن

الشّٰكِرِيْنَ ○ (آل عمران:١٤٥) قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوْا مِنَّا أَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيْرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي خَشِيْتُ أَنْ لَّا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا أَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا وَلَكِنَّا الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوْا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کر لوگ اتنے روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ سلیمان کہتے تھے: اور انصار بنی ساعدہ کے گھر حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ ان کے پاس گئے۔ حضرت عمرؓ بولنے لگے۔ حضرت ابو بکرؓ نے انہیں خاموش کیا۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے: اللہ کی قسم! میں نے جو بولنا چاہا تو اس لئے کہ میں نے ایسی تقریر تیار کی تھی جو مجھے بہت پسند آتی تھی۔ مجھے ڈر تھا کہ حضرت ابو بکرؓ اس تک نہ پہنچ سکیں گے یعنی ویسا نہ بول سکیں۔ پھر اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے تقریر کی اور ایسی تقریر کی جو بلاغت میں تمام لوگوں کی تقریروں سے بڑھ کر تھی۔ انہوں نے اپنی تقریر کے اثناء میں کہا: ہم امیر ہیں اور تم وزیر ہو۔ حباب بن منذرؓ نے یہ سن کر کہا: ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ بخدا! ہم ایسا نہیں کریں گے۔ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر آپ میں سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: نہیں بلکہ امیر ہم ہیں اور تم وزیر ہو کیونکہ یہ قریش لوگ (بلحاظِ نسب) تمام عربوں سے اعلیٰ ہیں اور بلحاظِ حسب وہ قدیمی عرب ہیں۔ اس لئے عمرؓ یا ابوعبیدہؓ کی بیعت کرو۔ حضرت عمرؓ نے کہا: نہیں، بلکہ ہم تو آپؓ کی بیعت کریں گے کیونکہ آپؓ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سے بہتر ہیں اور

فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللهُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم میں سے زیادہ پیارے ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور اُن سے بیعت کی اور لوگوں نے بھی ان سے بیعت کی۔ ایک کہنے والے نے کہا: سعد بن عبادہؓ کو تم نے مار ڈالا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ نے اسے مارا ہے۔

اطرافہ: ۱۲۴۲، ۳۶۷۰، ۴۴۵۳، ۴۴۵۴، ۴۴۵۷، ۵۷۱۱۔

۳۶۶۹: وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلَى (ثَلَاثًا) وَقَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَتْ فَمَا كَانَ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللهُ بِذَلِكَ.

۳۶۶۹: اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے نقل کیا کہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے کہا: قاسم (بن محمد) نے مجھے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ وفات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹکٹکی بندھ گئی اور آپؐ نے تین بار فرمایا: رفیق اعلیٰ کے ساتھ۔ اور پھر انہوں نے یہی واقعہ بیان کیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے خطبوں میں سے کوئی بھی ایسا خطبہ نہ تھا کہ جس کے ذریعہ سے اللہ نے فائدہ نہ پہنچایا ہو۔ حضرت عمرؓ نے بھی لوگوں کو ڈرایا جبکہ ان میں نفاق تھا۔ پھر اللہ نے ان کو ان خطبوں کے ذریعہ سے پھر ویسے کا ویسا بنا دیا۔

اطرافہ: ۱۲۴۱، ۳۶۶۷، ۴۴۵۲، ۴۴۵۵، ۵۷۱۰۔

۳۶۷۰: ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوْا بِهِ يَتْلُوْنَ وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشّٰكِرِيْنَ (آل عمران: ۱۴۵)

۳۶۷۰: پھر حضرت ابوبکرؓ نے بھی لوگوں کو سیدھا راستہ دکھلایا اور ان کو وہ سچائی شناخت کرا دی جس پر کہ وہ پہلے تھے اور وہ یہی آیت پڑھتے باہر نکلے تھے: اور محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول فوت ہو چکے ہیں...

اطرافہ: ۱۲۴۲، ۳۶۶۸، ۴۴۵۳، ۴۴۵۴، ۴۴۵۷، ۵۷۱۱۔

٣٦٧١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ[1] قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيْتُ أَنْ يَّقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۳۶۷۱: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ جامع بن ابی راشد نے ہم سے بیان کیا کہ ابویعلیٰ نے ہمیں بتایا۔ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے باپ (حضرت علیؓ) سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے کون بہتر ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت ابو بکرؓ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ انہوں نے کہا: حضرت عمرؓ۔ اور میں ڈرا کہ کہیں یہ نہ کہہ دیویں کہ حضرت عثمانؓ۔ میں نے کہا: پھر آپ؟ انہوں نے کہا: میں تو عام مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں۔

٣٦٧٢: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّي فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوْا

۳۶۷۲: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے مالک سے، مالک نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، عبدالرحمٰن نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کے سفروں میں سے کسی سفر میں ہم نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ایک ہار ٹوٹ کر گر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تلاش کرنے کے لئے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپؐ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ اور وہ کسی پانی کے قریب نہیں تھے اور نہ ہی پانی ان کے ساتھ تھا تو لوگ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا آپؐ نہیں دیکھتے کہ

[1] یہ حضرت علیؓ کے بیٹے ہیں جو ان کی بیوی حنفیہ کے بطن سے تھے۔

أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلَى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلَى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا (النساء: ٤٤) فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

حضرت عائشہؓ نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ کو اور آپؐ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا رکھا ہے بحالیکہ وہ پانی کے قریب نہیں اور نہ پانی ان کے ساتھ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ یہ سن کر آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر اپنا سر رکھے سوئے ہوئے تھے۔ اور کہنے لگے: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو روک رکھا ہے بحالیکہ وہ کہیں پانی کے قریب نہیں اور نہ پانی ان کے ساتھ ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: حضرت ابوبکرؓ نے مجھ پر غصہ کا اظہار کیا اور جو اللہ نے کہلانا چاہا انہوں نے کہا، اور وہ میری کوکھ میں اپنے ہاتھ سے کونچ مارنے لگے۔ میری ران پر رسول اللہ ﷺ سوئے ہوئے تھے۔ مجھے حرکت کرنے سے صرف یہی بات روکتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر آرام کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سوئے رہے۔ آخر صبح جو ہوئی تو آپؐ کے پاس پانی نہ تھا تو پھر اللہ نے تیمم کا حکم نازل فرمایا اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر حضرت اُسید بن حضیرؓ نے کہا: ابوبکرؓ کے خاندان! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں۔ پھر حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: ہم نے اس اونٹ کو اُٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہم نے اس ہار کو اس کے نیچے پایا۔

اطرافہُ: ۳۳۴، ۳۳۶، ۳۷۷۳، ۴۵۸۳، ۴۶۰۷، ۴۶۰۸، ۵۱۶۴، ۵۲۵۰، ۵۸۸۲، ۶۸۴۴، ۶۸۴۵۔

۳۶۷۳: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ

۳۶۷۳: آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان کیا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَّا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ. تَابَعَهُ جَرِيْرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.

کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں نے ذکوان سے سنا۔ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا نہ کہو۔ کیونکہ اگر تم سے کوئی اُحد کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ ان میں سے کسی ایک کے مُدّ (پیمانے) کے برابر بھی نہ پہنچے گا اور نہ نصف مُدّ کے برابر۔ (جو انہوں نے اللہ کی راہ میں پیش کیا۔) شعبہ کی طرح جریر اور عبداللہ بن داؤد اور ابومعاویہ اور محاضر نے بھی اعمش سے یہی روایت کی۔

٣٦٧٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَأَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ وَوَجَّهَ هَا هُنَا فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيْس فَجَلَسْتُ عِنْدَ

۳۶۷۴: محمد بن مسکین ابوالحسن نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ بن حسان نے ہمیں بتایا۔ سلیمان نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے شریک بن ابی نمر سے، شریک نے سعید بن مسیب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے اور کہا: میں رسول اللہ ﷺ سے الگ نہیں ہوں گا اور آج سارا دن آپؐ کے ساتھ ہی رہوں گا۔ سلیمان کہتے تھے: چنانچہ وہ مسجد میں آئے اور انہوں نے نبی ﷺ کی بابت پوچھا۔ لوگوں نے کہا: باہر نکلے ہیں اور اس طرف گئے ہیں۔ میں آپؐ سے متعلق پوچھتا پچھاتا آپؐ کے پیچھے چلا گیا۔ آپؐ اریس باغ میں گئے تھے، میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی

الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ

ڈالیوں کا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے۔ آپؐ نے وضو کیا اور میں اُٹھ کر آپؐ کی طرف گیا تو کیا دیکھا آپؐ اریس کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے ہیں اور پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھایا ہوا ہے۔ آپؐ اپنی دونوں ٹانگیں کنوئیں میں لٹکائے ہوئے تھے۔ میں نے آپؐ کو السلام علیکم کہا۔ پھر لوٹ آیا اور آکر دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے دروازے کو دھکیلا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابو بکرؓ۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہر جائیں۔ پھر میں نے جاکر کہا: یا رسول اللہ! یہ حضرت ابوبکرؓ ہیں جو اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: انہیں اجازت دو اور ان کو جنت کی بشارت دو۔ میں نے آکر حضرت ابوبکرؓ سے کہا: اندر آجائیں اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ اندر آئے اور رسول اللہ ﷺ کی دائیں طرف آپؐ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے اور انہوں نے بھی اپنی ٹانگیں کنوئیں میں لٹکا دیں جیسا کہ نبی ﷺ نے کیا تھا اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھا لیا۔ پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو چھوڑ آیا تھا کہ وضو کرکے مجھ سے آملیں۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر اللہ فلاں کی بہتری چاہے گا اس کو لے

إِنْ يُّرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُرِيْدُ أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُّحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَّسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُّحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيْبُهُ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيْبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ

آئے گا۔ اس سے ان کی مراد اپنے بھائی سے تھی۔ میں نے کیا دیکھا کہ کوئی آدمی دروازے کو ہلا رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ کہا: عمر بن خطابؓ۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہر جائیں۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ کو السلام علیکم کہا اور میں نے کہا: یہ حضرت عمر بن خطابؓ ہیں جو اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: انہیں اجازت دو اور ان کو جنت کی بشارت دو۔ میں آیا، میں نے کہا: اندر آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ وہ اندر آئے اور منڈیر پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپؐ کی بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے۔ پھر میں لوٹ آیا اور آکر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: اگر اللہ نے فلاں کی بہتری چاہی تو اس کو لے آئے گا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا۔ دروازے کو ہلانے لگا۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ کہا: عثمان بن عفانؓ۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہریں اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ کو خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا: ان کو اجازت دو اور ان کو جنت کی بشارت دو، باوجود ایک بڑی مصیبت کے جو انہیں پہنچے گی۔ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: اندر آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کو جنت کی بشارت دی ہے، باوجود ایک بڑی مصیبت کے جو

قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ.

اطرافہٗ: ۳۶۹۳، ۳۶۹۵، ۶۲۱۶، ۷۰۹۷، ۷۲۶۲۔

آپ کو پہنچے گی۔ وہ اندر آئے اور دیکھا کہ منڈیر کا ایک کنارہ بھر گیا ہے تو وہ آپؐ کے سامنے دوسرے کنارے پر بیٹھ گئے۔ شریک بن عبداللہ کہتے تھے: سعید بن مسیب نے کہا: میں نے اس سے یہ سمجھا کہ ان کی قبریں بھی اسی ترتیب سے ہوں گی۔

۳٦٧٥: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيقٌ وَّشَهِيْدَانِ.

اطرافہٗ: ۳۶۸۶، ۳۶۹۹۔

۳۶۷۵: محمد بن بشار نے مجھ سے بیان کیا کہ یحيٰ (قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید سے، سعید نے قتادہ سے روایت کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اُحد پر چڑھے تو وہ ان کے سمیت ہلنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا: اُحد ٹھہر جا۔ تم پر ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۳٦٧٦: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُوبَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ

۳۶۷۶: احمد بن سعید ابوعبداللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ وہب بن جریر نے ہمیں بتایا کہ صخر نے ہم سے بیان کیا۔ نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر کھڑا ہوکر اس سے پانی نکال رہا ہوں۔ اسی اثنا میں ابوبکرؓ اور عمرؓ میرے پاس آئے تو ابوبکرؓ نے وہ ڈول لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول کھینچ کر نکالے اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی اور اللہ ان کی

لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَّدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ فَنَزَعَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ. قَالَ وَهْبٌ الْعَطَنُ مَبْرَكُ الْإِبِلِ يَقُوْلُ حَتَّى رَوِيَتِ الْإِبِلُ فَأَنَاخَتْ.

اطرافهُ: ۳۶۳۳، ۳۶۸۲، ۷۰۱۹، ۷۰۲۰۔

کمزوری پر پردہ پوشی فرماتے ہوئے ان سے درگذر کرے گا۔ پھر خطاب کے بیٹے نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے وہ ڈول لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا چرسا ہوگیا۔ میں نے لوگوں میں ایسا شہ زور نہیں دیکھا جو ان کی طرح حیرت انگیز کام کرتا ہو۔ انہوں نے اتنا پانی نکالا کہ لوگ سیر ہو کر اپنے اپنے ٹھکانوں میں جا بیٹھے۔ وہب نے کہا: عَطَنٌ کے معنی اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کے ہوتے ہیں اور ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ کے معنی یہ ہیں کہ لوگوں کے اونٹ سیر ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔

۳٦٧٧: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيْرًا مَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ

۳۶۷۷: ولید بن صالح نے ہم سے بیان کیا کہ عیسیٰ بن یونس نے ہمیں بتایا کہ عمر بن سعید بن ابی حسین مکی نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جنہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کے لئے دعا کی اور انہیں تختہ پر رکھ دیا گیا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص نے میرے پیچھے سے آکر اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھ دی۔ کہنے لگا: اللہ تم پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی امید تھی کہ اللہ تمہیں بھی تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی دفن کرے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بہت

وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

طرفهُ: ۳۶۸۵۔

دفعہ سنا تھا۔ میں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ فلاں جگہ تھے اور میں نے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نے یہ کیا۔ میں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ چلے گئے۔ اس لئے میں یہی امید رکھتا تھا کہ اللہ تم کو بھی ان دونوں کے ساتھ ہی رکھے گا۔ میں نے جو مڑ کر دیکھا تو حضرت علی بن ابی طالبؓ تھے۔

۳٦٧٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَوَضَعَ رِدَاءً فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيْدًا فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ (المؤمن: ۲۹)

اطرافهُ: ۳۸۵٦، ۴۸۱۵۔

۳٦٧٨: محمد بن یزید کوفی نے ہم سے بیان کیا کہ ولید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اوزاعی سے، اوزاعی نے یحیٰ بن ابی کثیر سے، یحیٰ نے محمد بن ابراہیم سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے سخت سے سخت اس سلوک کی نسبت پوچھا جو مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ انہوں نے کہا: میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے آپؐ کی گردن میں (اپنی) چادر ڈالی اور نہایت زور سے آپؐ کا گلا گھونٹا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آن پہنچے اور انہوں نے عقبہ کو دھکا دے کر آپؐ سے ہٹایا اور کہنے لگے: کیا تم ایک شخص کو اس بات پر مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ یہ کہتا ہے: میرا ربّ اللہ ہے اور وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس کھلے کھلے دلائل بھی لایا ہے۔

تشریح: مَنَاقِبُ الْمُهاجِرِيْنَ وَفَضْلُهُمْ مِنْهُمْ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: باب نمبر۲ تا۵ کے تحت ۲۶ روایات ہیں جو مختلف واقعات پر مشتمل ہیں، جن سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت واضح طور پر پائی جاتی ہے۔ باب ۲ کی روایت نمبر ۳۶۵۲ میں حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت کا ذکر ہے۔ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت ابو بکرؓ کا مقام بلحاظ منقبت و فضیلت اوّل نمبر پر ہے اور جو فضیلت آپؓ کی باب ۲ کی روایات میں وارد ہوئی ہے اس پر مزید لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ دونوں ابواب کی روایات اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی شہادت اس بارے میں واضح ہیں اور جو نصرتِ الٰہی ایامِ خلافت میں آپؓ کے شامل حال رہی وہ واقعاتی شہادت ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ تھے۔ جس آنکھ نے نورِ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی میں بالکل ابتدائی زمانہ میں دیکھ لیا تھا بحالیکہ دوسروں کے لئے سراسر اندھیرا تھا، اس کی نظر ثاقب کا کوئی آنکھ مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اسی طرح وہ قلب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز تھا جس کی وجہ سے آپ خلیل کہلانے کے مستحق ٹھہرے، اس سا اور کوئی قلب نہ تھا۔ کیا ہی سچا قول ہے جو ان کی مدح میں ایک صادق بیان کی طرف سے کہا گیا ہے:

وَمَا إِنْ أَرَى وَاللّٰهِ فِي الصَّحْبِ كُلِّهِمْ　　كَمِثْلِ أَبِيْ بَكْرٍ بِقَلْبٍ مُعَطَّرٍ

تَصَدَّى لِنَصْرِ الدِّيْنِ فِيْ وَقْتِ عُسْرَةٍ　　تَبَدَّى بِغَارٍ بِالرَّسُوْلِ الْمُؤَزَّرِ

(سر الخلافہ - روحانی خزائن جلد۸ صفحہ ۳۸۷)

بخدا میں تمام صحابہ کرامؓ میں حضرت ابو بکرؓ جیسا کوئی نہیں دیکھتا جس کا دل ان کے دل کی طرح معطر ہو۔ تنگی کے وقت میں وہ دین کی نصرت کے لئے کمربستہ ہوئے۔ غار میں اس رسولؐ کے ساتھ پہلے پہل گئے جس کی پیٹھ مضبوط کی گئی ہے۔

تنگی میں اور نہایت نازک وقت کی مدد ہی درحقیقت قابل قدر ہوتی ہے جو مابعد کی تمام مددوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ شیعہ صاحبان حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل قرار دیتے ہیں اور ایک فرقہ جو عثمانیہ کہلاتا ہے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا معتقد ہے اور اس عقیدے میں غلو سے کام لیتا ہے جیسے شیعہ حضرت علیؓ کی نسبت۔ اور امام مالکؒ نے اپنی کتاب مدوّنہ میں فتویٰ دیا ہے: **لَا يَفْضِلُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ**۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے پر فضیلت نہیں رکھتا۔ یحيٰ بن قطانؒ اور ابن حزمؒ کی بھی یہی رائے ہے۔

(فتح الباری، باب فَضْلُ أَبِي بكر بعدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، جزء۷ صفحہ ۲۱)

باب ۷ کی روایت نمبر ۳۶۹۷ میں بسند نافع حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو افضل اور ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو علی الترتیب افضل سمجھتے تھے اور ان کے بعد صحابہ رضوان اللہ علیہم میں سے کسی کو بھی ایک دوسرے سے افضل

نہیں سمجھتے تھے۔ جمہور اہل سنت کی یہی رائے ہے۔ امام مالکؒ وغیرہ کے فتویٰ سے غالباً یہ مقصود ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی خوبیوں میں یکتا تھا اور اپنی فضیلت میں ممتاز۔ اس لئے یہ افضلیت کی بحث مناسب نہیں بلکہ فتنہ کا باعث ہوگئی ہے۔ یہ نقطہ نظر بھی ایک لحاظ سے معقول ہے مگر عملی جہت سے بعض مشکلات رکھتا ہے کیونکہ انتخاب کے وقت اہلیت کا سوال ضرور پیدا ہوتا ہے۔

ان ابواب میں امام بخاریؒ نے جو مستند روایتیں نقل کی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے دوسروں سے ممتاز فرمایا ہو وہ بہر حال افضل ہوگا۔ غرض ابواب فضائل کا پس منظر اختصار سے بیان کر دیا گیا ہے۔ فضیلت کے تعلق میں یہ امر نہیں بھولنا چاہیے کہ حالات کے موازنہ ہی سے کسی کی فضیلت کا صحیح علم ہوتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دقیق نظر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع ہی سے شناخت کر لیا تھا جبکہ دوسرے اس شناخت سے اوائل میں محروم رہے اور اس ابتدائی دور میں ایک مرحلہ ایسا بھی آیا کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نظر چوکنے لگی اور غار میں تعاقب کرنے والے دشمنوں کی آہٹ پاکر وہ خوف زدہ ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! اب ہم پکڑے گئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: نہیں، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اس بصیرت، یقین کامل کے مقابلے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نظر ماند تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی مرتبہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کی مصداق۔ یعنی آپؐ کی آنکھ پوری صحت سے دیکھنے والی ثابت ہوئی۔ وہ قطعاً نہیں چوکی اور ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوئی۔ واقعات کی بنا پر ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپؐ اپنی بصیرت و بینائی میں حضرت ابو بکرؓ سے بڑھ کر تھے۔ غرض افضلیت کا انکار واقعات سے عمداً چشم پوشی کرنا ہے۔ ابواب فضائل صحابہ کرام میں امام بخاریؒ واقعات نقل کر کے یہی بات ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں۔

روایات مندرجہ ابواب میں سے بعض روایات قابل وضاحت ہیں۔ ان روایات میں سے روایت نمبر ۳۶۷۶ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رؤیا کا ذکر ہے جس کی تعبیر واقعات نے ظاہر کر دی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے اور وہ اپنے عہد خلافت میں ایسے جوانمردوں کی طرح خدمت انجام دیں گے کہ ان سا کوئی جوانمرد نہ ہوگا۔

يَوْمُ السَّبُعِ: روایت نمبر ۳۶۶۳ میں يَوْمُ السَّبُعِ کا ذکر ہے اور السَّبُع کے لفظی معنی ہیں: درندہ۔ اور یہ شیر اور چیتے پر اطلاق پاتا ہے۔ امام ابن حجرؒ نے داؤدیؒ کے حوالہ سے ایسے ایام فتنہ و فساد مراد لئے ہیں جن میں انسان حواس باختہ ہو جاتا ہے اور اسے اپنے گھر بار اور مال و منال کی خبر گیری اور سنبھالنے کا ہوش تک نہیں رہتا۔ مذکورہ بالا مجازی پیرایہ بیان میں شدید فتنوں کے برپا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں جو کمزور ہے يَوْمُ الْقِيَامَة کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں جس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ قیامت کے روز ریوڑ، چرواہے اور بھیڑیئے کا کیا تعلق؟ يَوْمُ السَّبُع سے متعلق یہ بھی کہا گیا

ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عربوں کی ایک عید کا نام تھا۔ اس دن وہ لہو ولعب اور شرب و نوش میں ایسے منہمک ہو جاتے کہ وہ عیش وطرب میں اپنے ریوڑ کا خیال رکھنا بھول جاتے اور درندے بھیڑ بکری لے جاتے۔ کہتے ہیں: سَبَعْتُ الرَّجُلَ: ذَعَرْتُهُ۔ میں نے اسے خوف زدہ کر دیا۔ أَسْبَعْتُهُ: أَهْمَلْتُهُ۔ میں نے اسے (مہمل) نظر انداز کر دیا۔ اصمعی ادیب نے يَوْمُ السَّبُعِ کا مترادف يَوْمُ الْفَزَعِ بتایا ہے یعنی گھبراہٹ اور پریشانی کا روز۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۳۵، ۳۶) اس سے مذکورہ بالا مفہوم ہی کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تمثیل سے مراد ایام فتن ہیں۔ فرمایا: مجھے، ابو بکرؓ اور عمرؓ کو اس پیشگوئی کے سچا ہونے پر یقین ہے۔ اس روایت سے ان دونوں کی ایمانی حالت اور فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور یہ فضیلت اسی ترتیب میں متحقق ہے جو آپؐ کے بیان میں ملحوظ ہے۔

روایت نمبر ۳۶۶۶ کی تشریح کے لئے کتاب الجہاد باب ۳۷ روایت نمبر ۲۸۴۱ نیز کتاب الصوم باب ۴ روایت نمبر ۱۸۹۷ دیکھئے۔ جہاں جنت کے دروازوں کا ذکر ہے۔ روایت نمبر ۳۶۶۸ میں حضرت عمرؓ نے اقرار کیا کہ حضرت ابو بکرؓ ہی ان سے بہتر ہیں اور صحابہ کرامؓ نے ان کی بیعت پر اتفاق کر کے اس امر کی تصدیق کر دی۔ روایت نمبر ۳۶۷۱ محمد بن حنفیہؒ کی ہے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ان کی بیوی حنفیہ کے بطن سے تھے۔ یہ روایت دار قطنی وغیرہ نے بھی نقل کی ہے اور اس سے اہل بیت کی شہادت کا ذکر مقصود ہے جس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت ابو بکرؓ پر فضیلت کی نفی ثابت ہے۔ بعض روایتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں جو غیر مستند ہیں۔ واقعات جس امر کی تصدیق کر دیں اس میں دو قول نہیں ہو سکتے۔ روایت نمبر ۳۶۷۲ میں بیان واقعہ کی تفصیل کے لئے کتاب التیمم روایت نمبر ۳۳۴، ۳۳۶ دیکھئے۔

فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ: شان نزول سے ظاہر ہے کہ اس حکم کا تعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہار کھوئے جانے والے واقعہ سے ہے جو غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کے اثناء میں پیش آیا۔ یہ غزوہ شعبان ۵ھ میں ہوا تھا۔ (دیکھئے کتاب التیمم روایت نمبر ۳۳۴ نیز کتاب المغازی تشریح باب ۳۲) روایت نمبر ۳۶۷۳ کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو بعض صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ روایت نمبر ۳۶۷۴ سے جمہور کے مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی بلحاظ فضیلت ترتیب میں تیسرے نمبر پر ہیں۔
(فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۴۳)

وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ: بلوے سے مراد اُن کے خلاف بعض مصریوں کی بغاوت ہے جو بالآخر حضرت عثمانؓ کی شہادت پر منتج ہوئی جو تاریخ اسلامی میں ایک نہایت المناک اور دلخراش واقعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کو عالم الغیب کی طرف سے جو علم غیب عطا ہوا تھا۔ اس کی دو مثالیں روایت نمبر ۳۶۷۵، ۳۶۷۶ میں وارد ہوئی ہیں۔ حضرت عمرؓ کی فتوحات نے عربوں کو مالا مال کر دیا تھا جو تاریخ اسلام کا درخشندہ واقعہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا رؤیا کی تعبیر ہے۔

روایت نمبر ۳۶۷۷ سے بھی اسی امر کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایسے بے نفس انسان تھے کہ کسی وقت میں بھی انہوں نے اپنے آپ کو خلافت کا اہل نہیں سمجھا۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کی وفات پر بھی دوسروں ہی سے متعلق سمجھتے تھے کہ وہ ان کے ہم پلہ ہیں۔ ایسے پاکیزہ نفس سے متعلق بہت سی روایات تراشیدہ ہیں جن کی تردید مندرجہ روایات میں مقصود ہے۔

بَاب ٦

مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب ابو حفص قرشی عدوی رضی اللہ عنہ کے اوصاف

٣٦٧٩: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ.

اطرافهُ: ۵۲۲۶، ۷۰۲۴۔

۳۶۷۹: حجاج بن منہال نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن ماجشون نے ہمیں بتایا۔ (کہا:) محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رُمَیصاء ابوطلحہ کی بیوی وہاں ہے اور میں نے پاؤں کی آہٹ سنی۔ میں نے کہا: یہ کون؟ تو کہا: یہ بلالؓ ہے۔ اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے آنگن میں ایک لڑکی ہے۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ کہا: عمرؓ کا۔ میں نے اس محل میں داخل ہونا چاہا کہ اس کو دیکھوں تو تمہاری غیرت مجھے یاد آئی۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ کیا میں آپؐ پر بھی غیرت کھاؤں گا۔

٣٦٨٠: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي

۳۶۸۰: سعید بن ابی مریم نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عقیل نے

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے: سعید بن مسیب نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپؐ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ اسی اثناء میں مَیں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت ہے جو محل کے ایک طرف وضو کر رہی ہے۔ میں نے کہا: یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمرؓ کا۔ تو مجھے عمرؓ کی غیرت یاد آئی اور میں پیٹھ موڑ کر چلا آیا۔ حضرت عمرؓ سن کر رو پڑے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! کیا میں آپؐ پر غیرت کھاؤں گا۔

اطرافہٗ: ۳۲۴۲، ۵۲۲۷، ۷۰۲۳، ۷۰۲۵۔

۳۶۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ.

۳۶۸۱: محمد بن صلت ابوجعفر کوفی نے ہم سے بیان کیا کہ (عبداللہ) بن مبارک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے زہری سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حمزہ نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی اثناء میں کہ میں سویا ہوا تھا، میں نے پیا یعنی دودھ، اتنا کہ میں طراوت کو اپنے ناخن یا فرمایا اپنے ناخنوں میں سرایت کرتے دیکھتا تھا۔ پھر میں نے عمرؓ کو دیا تو صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! آپؐ نے اس سے کیا مراد لی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: علم۔

اطرافہٗ: ۸۲، ۷۰۰۶، ۷۰۰۷، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲۔

٣٦٨٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيْبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيْفًا وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ. قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ. وَقَالَ يَحْيَى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ، مَبْثُوْثَةٌ (الغاشية:١٧) كَثِيْرَةٌ. {(١) وَهُوَ سَيِّدُ الْقَوْمِ أَعْنِي الْعَبْقَرِيَّ}

٣٦٨٢: محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن بشر نے ہمیں بتایا۔ (کہا:) عبید اللہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: ابوبکر بن سالم نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے سالم سے، سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنوئیں پر کھڑا ڈول سے جو چرخی پر رکھا ہوا تھا پانی کھینچ کر نکال رہا ہوں۔ اتنے میں ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول کھینچ کر اس طور سے نکالے کہ ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اور اللہ ان کی کمزوری پر پردہ پوشی کرے گا اور ان سے درگزر فرمائے گا۔ پھر عمر بن خطابؓ آئے اور وہ ڈول بڑا چرسا ہوگیا تو میں نے کوئی شہ زور نہیں دیکھا جو ایسا حیرت انگیز کام کرتا ہو جیسا عمرؓ نے کیا۔ اتنا پانی نکالا کہ لوگ سیر ہو گئے اور اپنے اپنے ٹھکانوں پر جا بیٹھے۔ ابن جبیر نے کہا: عَبْقَرِيّ (آذربائیجان کے بنے ہوئے) اعلیٰ غالیچوں کو کہتے ہیں۔ اور یحییٰ نے کہا: ذَرَابِي وہ نیچے بچھانے کے فرش ہیں جن میں باریک مخمل کے دھاگے ہوتے ہیں۔ اور ذَرَابِيٌّ مَبْثُوْثَةٌ کے معنی ہیں بہت سے بچھے ہوئے قالین۔ {اور عبقری سردار کو بھی کہتے ہیں۔}

اطرافهُ: ٣٦٣٣، ٣٦٧٦، ٧٠١٩، ٧٠٢٠۔

١) الفاظ وَهُوَ سَيِّدُ ... بخاری مطبوعہ آرام باغ کراچی میں ہیں۔ (بخاری جلد اوّل صفحہ ٥٢٠) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

۳۶۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيْدِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ، ح حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ

۳۶۸۳: علی بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ یعقوب بن ابراہیم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے صالح سے، صالح نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عبد الحمید (بن عبد الرحمٰن) نے مجھے بتایا کہ محمد بن سعد (بن ابی وقاص) نے ان کو خبر دی کہ ان کے باپ نے کہا۔ نیز ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے صالح سے، صالح نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عبد الرحمٰن بن زید سے، عبد الرحمٰن نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: حضرت عمر بن خطابؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اندر آنے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپؐ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی آپؐ سے باتیں کر رہی تھیں اور آپؐ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں۔ ان کی آوازیں آپؐ کی آواز سے اونچی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطابؓ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہ اٹھ کر جلدی سے پردے میں چلی گئیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو آنے کی اجازت دی۔ حضرت عمرؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ آپؐ کو ہمیشہ ہنستا رکھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ان عورتوں

فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَاتَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

اطرافہُ: ۳۲۹۴، ۶۰۸۵۔

سے متعجب ہوں جو میرے پاس تھیں۔ جب انہوں نے آپ کی آواز سنی، جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یا رسول اللہ! حالانکہ آپؐ زیادہ لائق ہیں کہ آپؐ سے جھینپیں۔ پھر حضرت عمرؓ کہنے لگے: اری اپنی جانوں کی دشمنو! کیا تم مجھ سے جھینپتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں جھینپتیں۔ وہ بولیں: ہاں۔ آپ تو بڑے کھردرے اور سخت مزاج ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ایسے نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خطاب کے بیٹے سنو! اسی ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ شیطان جب کبھی بھی آپ سے راستے پر چلتے ہوئے ملا ہے تو ضرور ہی اس نے وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ لیا۔

٣٦٨٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ.

طرفہُ: ۳۸۶۳۔

۳۶۸۴: محمد بن مثنیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (قطان) نے ہمیں بتایا، کہا: اسماعیل (بن ابی خالد) سے روایت ہے کہ قیس نے ہم سے بیان کیا، کہا: حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) کہتے تھے: جب سے حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے ہیں ہم عزت سے ہی رہے۔

٣٦٨٥: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيْرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ قَبْلَ

۳۶۸۵: عبدان نے ہم سے بیان کیا۔ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں بتایا۔ عمر بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت عمرؓ جنازے کے لئے رکھے گئے اور

أَنْ يُّرْفَعَ وَأَنَا فِيْهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَّنْكِبِي فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ أَنِّي كَثِيْرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

لوگ ان کے گرد کھڑے ہو گئے۔ ان کے اُٹھانے سے پہلے دعا کرنے لگے۔ پھر نماز جنازہ پڑھنے لگے اور میں بھی ان میں موجود تھا تو ایک شخص نے میرا کندھا پکڑ کر چونکا دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب ہیں۔ وہ حضرت عمرؓ کے لئے رحمت کی دعا کرنے لگے اور کہا: آپ نے کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جو آپ سے بڑھ کر مجھے پیارا ہو اس لحاظ سے کہ میں ان جیسے عمل کرتے اللہ سے ملوں۔ بخدا میں یہی سمجھتا تھا کہ اللہ آپ کو بھی آپ کے ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا اور میں جانتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت دفعہ میں یہ سنا کرتا تھا۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے: میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ گئے۔ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے۔ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نکلے۔

طرفہ: ۳۶۷۷۔

٣٦٨٦: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ. وَ قَالَ لِي خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا

۳۶۸۶: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یزید بن زُریع نے ہمیں بتایا۔ سعید بن ابی عروبہ نے ہم سے بیان کیا۔ نیز خلیفہ (بن خیاط) نے مجھ سے کہا کہ محمد بن سواء (سدوسی بصری) اور کہمس بن منہال نے ہم سے بیان کیا۔ ان دونوں نے کہا: سعید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: نبی ﷺ اُحد پر چڑھے اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے تو وہ ان کے سمیت ہلنے لگا۔ تو

نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ.

آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا: اُحد ٹھہر جا۔ تم پر اور کوئی نہیں، ایک نبی ہے یا ایک صدیق ہے یا دو شہید ہیں۔

اطرافہٗ: ۳۶۷۵، ۳۶۹۹۔

۳۶۸۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

۳۶۸۷: یحیٰ بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ابن وہب نے مجھے بتایا۔ انہوں نے کہا: عمر بن محمد نے مجھ سے بیان کیا کہ زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ نے ان کے یعنی حضرت عمرؓ کے بعض حالات کی بابت مجھ سے پوچھا۔ میں نے ان کو بتائے۔ پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب سے کہ آپؐ اُٹھائے گئے کبھی کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ جو حضرت عمر بن خطابؓ سے بڑھ کر آخر تک کوشش کرنے والا اور سخاوت کرنے والا ہو۔

۳۶۸۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا

۳۶۸۸: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ثابت سے، ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، حضرت انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہنے لگا: وہ گھڑی کب ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا: کچھ نہیں، سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا:

بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَّمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ.

اطرافهُ: ۶۱۶۷، ۶۱۷۱، ۷۱۵۳۔

پھر تم انہی کے ساتھ ہوگے جن سے تم نے محبت رکھی۔ حضرت انسؓ نے کہا: ہم کسی بات پر اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا نبی ﷺ کی اس بات پر کہ تو انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تو نے محبت رکھی۔ حضرت انسؓ نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ بوجہ اس محبت کے کہ جو اُن کے ساتھ رکھتا ہوں ان کے ساتھ ہوں گا، گو میں نے ان کے سے عمل نہیں کئے۔

۳۶۸۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَّكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ. زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ {عَنْ أَبِي سَلَمَةَ [۱]} عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّكُوْنُوْا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ

۳۶۸۹: یحیٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے ابوسلمہ سے، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جو اُمتیں تھیں ان میں ایسے لوگ تھے جو محدث (جن کو کثرت سے الہام و کشوف ہوں) ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ نے سعد سے، سعد نے {ابوسلمہ سے، ابوسلمہ نے} حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہوئے اتنا بڑھایا کہ انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جو بنی اسرائیل ہوئے ہیں ان میں ایسے آدمی ہو چکے ہیں جن سے اللہ کلام کیا کرتا تھا بغیر اس کے کہ

۱ یہ الفاظ عمدۃ القاری کے مطابق متن میں ہیں۔ (عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۱۹۸) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

يَكُنْ فِيْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا مُحَدَّثٍ.

طرفہ: ۳۴۶۹۔

وہ نبی ہوتے۔ اگر میری امت میں بھی ان میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (سورۃ الحج آیت ۵۳ کو) یوں پڑھا ہے: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول، نہ کوئی نبی اور نہ کوئی محدث بھیجا ہے۔

۳٦۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ.

اطرافہ: ۲۳۲۴، ۳۴۷۱، ۳۶۶۳۔

۳۶۹۰: عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا کہ عقیل نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی۔ ان دونوں نے کہا: ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا۔ اتنے میں بھیڑیئے نے حملہ کیا اور ان میں سے ایک بکری لے گیا۔ وہ اس کے پیچھے لگا اور اس بکری کو چھڑا لیا۔ وہ بھیڑیا اس کی طرف مڑا اور اس سے کہنے لگا: درندوں کے زمانے میں اس کا کون تھا جبکہ ہمارے سوا اس کا کوئی چرواہا نہ تھا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی۔ اور اس وقت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ وہاں نہ تھے۔

۳٦۹۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ أُمَامَةَ

۳۶۹۱: یحيٰی بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عقیل سے، عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ابوامامہ

ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوْا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ اجْتَرَّهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الدِّيْنَ.

اطرافهُ: ۲۳، ۷۰۰۸، ۷۰۰۹۔

بن سہل بن حنیف نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: میں سویا ہوا تھا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ میرے سامنے پیش کئے گئے ہیں اور انہوں نے قمیصیں پہنی ہوئی ہیں تو اُن میں سے بعض کی قمیصیں چھاتیوں تک ہی پہنچتی ہیں۔ اور ان میں سے بعض اس کے نیچے تک۔ اور عمرؓ بھی میرے سامنے پیش کئے گئے انہوں نے قمیص پہنی ہوئی تھی جس کو وہ گھسیٹ رہے تھے۔ صحابہ نے کہا: آپؐ نے اس سے کیا مراد لی ہے؟ فرمایا: دین۔

۳۶۹۲: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ

۳۶۹۲: صلت بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن ابراہیم نے مجھے بتایا کہ ایوب نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: جب حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا، درد سے بیقرار ہونے لگے۔ حضرت ابن عباسؓ نے ان سے کہا جیسے کہ وہ ان کی بے قراری کو دور کرنے لگے ہیں۔ امیر المؤمنین! اگر آپ کو یہ تکلیف ہے تو آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہ چکے ہیں اور آپ نے نہایت عمدگی سے آپؐ کا ساتھ دیا۔ پھر آپ ان سے ایسی حالت میں جدا ہوئے کہ آنحضرت ﷺ آپؓ سے خوش تھے۔ پھر آپؓ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ رہے اور نہایت عمدگی سے ان کا ساتھ دیا۔

صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِّنَ اللهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِّنَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ.

پھر آپ ان سے ایسی حالت میں جدا ہوئے کہ وہ آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ ان کے صحابہ کے ساتھ رہے اور آپ نے نہایت عمدگی سے ان کا ساتھ دیا اور اگر آپ ان سے جدا ہو گئے تو یقیناً آپ ایسی حالت میں ان سے جدا ہوں گے کہ وہ آپ سے خوش ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یہ جو تم نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور آپؐ کی خوشنودی کا ذکر کیا ہے تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا۔ اور جو تم نے حضرت ابوبکرؓ کی صحبت اور ان کی خوشنودی کا ذکر کیا ہے تو یہ بھی محض اللہ جل ذکرہٗ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا اور یہ جو تم میری گھبراہٹ دیکھ رہے ہو تو یہ تمہاری خاطر اور تمہارے ساتھیوں کی خاطر ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین بھر سونا بھی ہو تو میں ضرور اللہ عزوجل کے عذاب سے فدیہ دے کر چھڑا لوں پیشتر اس کے کہ میں وہ عذاب دیکھوں۔

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهٰذَا.

حماد بن زید نے کہا: ایوب نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا۔ پھر یہی حدیث بیان کی۔

۳۶۹۳: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۳۶۹۳: یوسف بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ابواُسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عثمان بن غیاث نے مجھے بتایا کہ ابوعثمان نہدی نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيْبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ اللهُ الْمُسْتَعَانُ.

ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: اس کیلئے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی بشارت دو۔ میں نے اس کے لئے دروازہ کھولا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ابو بکرؓ ہیں۔ میں نے ان کو اس بات کی بشارت دی جو نبی ﷺ نے فرمائی تھی۔ انہوں نے الحمد للہ کہا۔ پھر ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ ہیں۔ میں نے ان کو وہ بات بتائی جو نبی ﷺ نے فرمائی۔ انہوں نے الحمد للہ کہا۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کے لئے دروازہ کھولو اور اس کو بھی جنت کی بشارت دو، باوجود ایک مصیبت کے جو اُسے پہنچے گی۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت عثمانؓ ہیں۔ میں نے ان کو وہ بات بتائی جو نبی ﷺ نے فرمائی۔ انہوں نے بھی الحمد للہ کہا۔ پھر کہا: مصیبت سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ ہی سے مدد طلب کی جاسکتی ہے۔

اطرافہُ: ۳۶۷۴، ۳۶۹۵، ۶۲۱۶، ۷۰۹۷، ۷۲۶۲۔

٣٦٩٤: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ ۳۶۹۴: یحيٰ بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا۔

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

انہوں نے کہا: ابن وہب نے مجھے بتایا۔ کہا کہ حیوہ نے مجھ کو خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ ابو عقیل زہرہ بن معبد نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپؐ نے حضرت عمر بن خطابؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

اطرافہُ: ۶۲۶۴، ۶۶۳۲۔

تشریح: مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اس باب میں حضرت عمرؓ سے متعلق جو روایتیں منقول ہیں، ان میں آپؓ کے اوصافِ حمیدہ کا ذکر ہے۔ ہر روایت کسی نہ کسی خوبی سے تعلق رکھتی ہے جو کسی مزید شرح کی محتاج نہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ ہی منصب خلافت کے لائق تھے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفۃ الرسول حضرت ابو بکرؓ کے پسندیدہ وجود تھے۔ نیز دیگر صحابہ بھی انہیں اسی محبت اور احترام سے دیکھتے تھے۔

بَاب ۷

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن عفان ابو عمرو قرشی رضی اللہ عنہ کے اوصاف

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رومہ کا کنواں کھودے گا اس کے لئے جنت ہوگی تو حضرت عثمانؓ نے اس کو کھدوایا۔ اور آپؐ نے فرمایا: جو جیش العسرۃ کو ساز و سامان سے تیار کر دے اس کے لئے جنت ہوگی تو حضرت عثمانؓ نے اس فوج کو ساز و سامان سے تیار کیا۔

۳۶۹۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ

۳۶۹۵: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے،

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

ایوب نے ابو عثمان سے، ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں اس باغ کے دروازے پر پہرہ دوں۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اندر آنے کی اجازت مانگنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو اجازت دو اور اس کو جنت کی بشارت دو۔ تو کیا دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اجازت مانگنے لگا تو آپؐ نے فرمایا: اسے اجازت دو اور اس کو جنت کی بشارت دو۔ تو کیا دیکھا کہ حضرت عمرؓ ہیں۔ پھر ایک اور آیا، اجازت مانگنے لگا۔ آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: اسے اجازت دو اور اس کو جنت کی بشارت دو، باوجود ایک بڑی مصیبت کے جو عنقریب اس کو پہنچے گی۔ تو کیا دیکھا کہ حضرت عثمان بن عفانؓ ہیں۔

قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ.

حماد نے کہا: اور عاصم احول اور علی بن حکم دونوں نے ہم سے بیان کیا۔ دونوں نے ابو عثمان سے سنا۔ وہ بھی حضرت ابو موسیٰؓ سے اس طرح روایت کرتے ہوئے بیان کرتے تھے۔

وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْ كَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا.

اور عاصم نے اس میں اتنا بڑھایا کہ نبی ﷺ ایسی جگہ بیٹھے تھے جہاں پانی تھا۔ اپنے گھٹنے، یا کہا: اپنا گھٹنا کھولے ہوئے تھے۔ جب حضرت عثمانؓ اندر آئے تو آپؐ نے اس (گھٹنے) کو ڈھانپ دیا۔

اطرافہ: ۳۶۷۴، ۳۶۹۳، ۶۲۱۶، ۷۰۹۷، ۷۲۶۲۔

٣٦٩٦: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ قَالَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيْهِ الْوَلِيْدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيْهِ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيْحَةٌ لَّكَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ مِنْكَ قَالَ مَعْمَرٌ أُرَاهُ قَالَ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمَا إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا نَصِيْحَتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي

۳۶۹۶: احمد بن شبیب بن سعید نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میرے باپ نے یونس سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا۔ ابن شہاب سے روایت ہے۔ عروہ نے مجھ کو خبر دی۔ عبید اللہ بن عدی بن خیار نے ان کو بتایا کہ حضرت مسور بن مخرمہؓ اور عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث دونوں نے مجھے کہا کہ تمہیں کیا بات روک ہے کہ حضرت عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید سے متعلق گفتگو کرو کیونکہ لوگوں نے اس کے متعلق بہت کچھ چہ مگوئیاں کی ہیں۔ تو میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا۔ وہ نماز کے لئے باہر آئے۔ میں نے کہا: آپ سے مجھے ایک کام ہے اور وہ آپ کی خیر خواہی ہی ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا: بھلے آدمی۔ تم سے... معمر نے کہا: میں سمجھتا ہوں، انہوں نے کہا: میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ یہ سن کر میں وہاں سے چل دیا اور ان لوگوں کے پاس واپس آیا۔ اتنے میں حضرت عثمانؓ کا پیغامبر آیا اور میں ان کے پاس گیا۔ انہوں نے پوچھا: تمہاری کیا خیر خواہی ہے؟ میں نے کہا: اللہ سبحانہ نے محمد ﷺ کو سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپؐ پر کتاب نازل کی اور آپؓ بھی انہی لوگوں میں سے ہیں، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت قبول کی اور آپؓ نے دو ہجرتیں بھی کیں اور رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا اور آپؓ نے حضورؐ کی روش دیکھی اور ولید کے متعلق لوگ بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔

شَأْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيْثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيْدِ فَسَنَأْخُذُ فِيْهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَ فَجَلَدَهُ ثَمَانِيْنَ.

اطرافہ: ۳۸۷۲، ۳۹۲۷۔

حضرت عثمانؓ نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا؟ میں نے کہا: نہیں۔ لیکن آپؐ کے علم سے وہ باتیں مجھے پہنچی ہیں جو ایک کنواری عورت کو بھی اس کے پردے میں پہنچتی ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: اما بعد۔ اللہ نے یقیناً محمد ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا اور میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت قبول کی اور میں ان تمام باتوں پر ایمان لایا جن کے ساتھ آپؐ مبعوث کئے گئے اور میں نے دو ہجرتیں بھی کیں جیسا کہ تم نے کہا۔ اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا اور آپؐ کی بیعت کی اور اللہ کی قسم! میں نے آپؐ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ آپؐ سے کوئی دغا کیا یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو وفات دی۔ پھر حضرت ابو بکرؓ بھی میرے لئے ویسے ہی مطاع رہے اور حضرت عمرؓ بھی ویسے مطاع رہے۔ پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا بھی وہی حق نہیں جو ان کا ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: تو پھر یہ کیا باتیں ہیں جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچتی رہتی ہیں؟ اور یہ جو ولید کے معاملہ سے متعلق تم نے ذکر کیا ہے تو ہم انشاء اللہ اس کو واجبی سزا دیں گے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ اس کو کوڑے لگائیں اور انہوں نے اس کو اَسّی کوڑے لگائے۔

٣٦٩٧ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ.

تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ.

طرفہُ: ۳۶۵۵۔

۳۶۹۷: محمد بن حاتم بن بزیع نے مجھ سے بیان کیا کہ شاذان نے ہمیں بتایا کہ عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے عبیداللہ سے، عبیداللہ نے نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے۔ کسی کو بھی حضرت ابوبکرؓ کے برابر نہیں سمجھا کرتے تھے۔ پھر حضرت عمرؓ کے برابر پھر حضرت عثمانؓ کے برابر۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو چھوڑ دیتے تھے۔ ان میں سے کسی کو ایک دوسرے سے افضل نہیں سمجھتے تھے۔

شاذان کی طرح عبداللہ بن صالح نے بھی اس حدیث کو عبدالعزیز سے روایت کیا۔

٣٦٩٨ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَقَالُوْا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي عَنْهُ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ

۳۶۹۸: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعوانہ نے ہمیں بتایا کہ عثمان نے ہم سے بیان کیا، وہی عثمان جو موہب کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے کہا: مصر والوں میں سے ایک شخص آیا اور اس نے بیت اللہ کا حج کیا اور کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ قریش ہیں۔ اس نے ان سے پوچھا: ان میں یہ بوڑھا شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ اس نے کہا: ابن عمرؓ میں آپ سے ایک بات کے متعلق پوچھتا ہوں۔ آپ مجھے بتلائیں: کیا آپ کو علم ہے کہ حضرت عثمانؓ اُحد کے دن بھاگ

تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ.

اطرافہُ: ۳۱۳۰، ۴۰۶۶۔

گئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ جنگ بدر سے غیر حاضر رہے اور اس میں شریک نہ ہوئے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان سے بھی غیر حاضر تھے اور اس میں شریک نہیں ہوئے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو اس شخص نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا: ادھر آؤ، میں تم سے حقیقت بیان کرتا ہوں۔ جنگ اُحد کے دن جو اُن کا بھاگ جانا ہے تو میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا ہے اور ان پر پردہ پوشی فرمائی۔ اور بدر سے جو اُن کا غائب رہنا ہے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہیں بھی ان آدمیوں میں سے ایک شخص کا ثواب اور حصہ ملے گا جو بدر میں شریک ہوں۔ اور بیعت رضوان سے جو اُن کا غیر حاضر رہنا ہے تو اگر کوئی وادئ مکہ میں حضرت عثمانؓ سے بڑھ کر معزز ہوتا تو آپ ان کی جگہ اُس کو وہاں بھیجتے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ ہی کو بھیجا اور بیعت رضوان اس وقت ہوئی جب حضرت عثمانؓ مکہ کو چلے گئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے بارہ میں فرمایا: یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ اور اس کو اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ پھر حضرت ابن عمرؓ نے اس سے کہا: اب یہ تین باتیں اپنے ساتھ لے جاؤ۔

۳۶۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَّصِدِّيقٌ وَّشَهِيْدَانِ.

۳۶۹۹: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحیٰ (قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید سے، سعید نے قتادہ سے روایت کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پر چڑھے اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے تو وہ ہلنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا: اُحد ٹھہر جا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں بھی مارا۔ کیونکہ تم پر اور کوئی نہیں، صرف ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

اطرافہُ: ۳۶۷۵، ۳۶۸۶۔

تشریح: مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوصاف سے متعلق عنوان باب قائم کرکے ان کے دو امتیازی کاموں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چاہ رومہ کی کھدوائی اور جیش العسرۃ کی تیاری جس کے تعلق میں دیکھئے کتاب المغازی شرح باب غزوۃ تبوک جس کا دوسرا نام غزوۂ عسرہ (تنگی و تکلیف) ہے۔ اس غزوہ سے رومیوں کی یورش کا سدّ باب مقصود بالذات تھا۔ بقول ابن سعد رجب ۹ ہجری میں تیس ہزار پیادہ سپاہ اور دس ہزار گھڑ سواروں کے ساتھ آپؐ نے کوچ فرمایا تھا۔
(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر البئار التی شرب منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جزء اوّل صفحہ ۵۰۶)

شدت گرمی، قلت خوراک، قلت آگ اور قلتِ سواری وغیرہ امور کی وجہ سے سخت تکلیف اُٹھائی جس کی وجہ سے یہ جنگ غزوۃ العسرہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو مالدار تھے، فوج کشی کی تیاری میں بہت مدد فرمائی۔ سورۂ توبہ آیت نمبر ۱۱۷ میں سَاعَةِ الْعُسْرَةِ کے الفاظ سے اس کا ذکر وارد ہوا ہے اور مہاجرین و انصار کی تعریف کی گئی ہے کہ ایسی تکلیف کے وقت انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ عَلَيْهِمْ رِضْوَانُ اللّٰهِ أَجْمَعِيْنَ۔

دوسری خدمت چاہ رومہ کی کھدوائی تھی جس سے قلت پانی کی شکایت دور ہوئی۔ یہ بئر رومہ ایک مزنی شخص کی ملکیت تھی اور وہ اجرت پر لوگوں کو پانی دیتا تھا۔ موسم گرما میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا۔ شدت کی گرمی تھی۔ وہاں سے پانی منگوا کر پیا اور فرمایا: نِعْمَ صَدَقَةُ الْمُسْلِمِ هٰذِهٖ مِنْ رَّجُلٍ يَبْتَاعُهَا مِنَ الْمُزَنِيِّ فَيَتَصَدَّقُ بِهَا - کیا ہی اچھا صدقہ ہوگا مسلمان شخص کا جو اس مزنی سے یہ خرید لے اور بطور صدقہ اسے لوگوں کے لیے

وقف کر دے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خواہش کا علم ہوا۔ چار صد دینار (اشرفی) سے خرید کر اسے وقف کر دیا۔ آپؐ نے ان کے لیے دعا کی: اَللّٰھُمَّ أَوْجِبْ لَہُ الْجَنَّةَ - اے اللہ! انہیں جنت نصیب کر۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر البئار التی شرب منہا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، جزء اوّل صفحہ ۵۰۶)

امام بخاری نے باب ۷ کے عنوان میں حَفَرَ (کھدوایا) بتایا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ طبقات ابن سعد کا بیان بھی درست ہو اور یہ بیان بھی کہ بئر رومہ خرید کر اسے درست اور فراخ کر دیا تا استفادہ زیادہ ہو۔

باب ۷ کی روایت (نمبر ۳۶۹۶) میں ولید بن عقبہ کے خلاف تعزیر عائد کرنے کا جو ذکر ہے اس کا تعلق شراب پینے کے الزام سے ہے۔ شہادت سے ثابت ہونے پر کہ وہ زمانہ جاہلیت والی شراب ہی تھی نہ کہ منقہ یا کھجور کا شربت، حضرت عثمانؓ نے قرابت کا لحاظ نہیں فرمایا بلکہ قرابت کی وجہ سے اسے دوگنا سزا دی۔ بجائے چالیس کے اَسّی کوڑے لگوائے اور یہ تعداد حضرت عمرؓ کے تعامل سے ثابت تھی جیسا کہ ابن حجرؒ نے اس بارے میں مفصل بیان کیا ہے۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۷۱، ۷۳، ۷۴) روایت نمبر ۳۶۹۸ میں مصری باغیوں کے الزامات کا ذکر ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جن کا مدلل ردّ فرمایا ہے۔

بَاب۸: قِصَّةُ الْبَيْعَةِ وَالْاِتِّفَاقُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بیعت کا واقعہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی نسبت اتفاق کرنا

وَفِيْهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

اور اس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے قتل کئے جانے کا بھی ذکر ہے۔

۳۷۰۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا

۳۷۰۰: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حصین سے، حصین نے عمرو بن میمون سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اُن کے زخمی کئے جانے سے کچھ دن پہلے مدینہ میں دیکھا۔ وہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عثمانؓ بن حُنَیف کے پاس ٹھہرے۔ پوچھنے لگے: تم دونوں نے کیا کیا؟ کیا تم اس سے تو نہیں ڈرتے کہ کہیں اس زمین پر ایسا لگان مقرر کیا گیا ہو جس کی وہ طاقت نہ

الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيْقَةٌ مَّا فِيْهَا كَبِيْرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ {قَالَ ۱} قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيْبَ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيْبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوْا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِمْ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ أَوِ النَّحْلِ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِيْنَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّيْنٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ

رکھتی ہو۔ ان دونوں نے کہا: ہم نے ایسا ہی لگان مقرر کیا ہے جس کی طاقت زمین رکھتی ہے۔ اس میں چنداں زیادتی نہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا: پھر غور کر لو کہ کہیں اس زمین پر ایسا لگان مقرر کیا گیا ہو جس کی وہ طاقت نہ رکھتی ہو۔ {عمرو بن میمون کہتے تھے:} ان دونوں نے کہا: نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر اللہ نے مجھے سلامت رکھا تو میں ضرور اہل عراق کی بیواؤں کو بلاؤں گا تا کہ یہ میرے بعد کبھی کسی شخص کی محتاج نہ ہوں۔ عمرو بن میمون کہتے تھے: پھر حضرت عمرؓ پر ابھی چوتھی رات نہیں آئی تھی کہ وہ زخمی کئے گئے۔ کہتے تھے کہ جس دن وہ زخمی کئے گئے اس دن میں ایسے مقام پر کھڑا تھا کہ میرے اور ان کے درمیان صرف حضرت عبد اللہ بن عباسؓ ہی تھے اور ان کی عادت تھی کہ جب دو صفوں میں سے گذرتے تو فرماتے سیدھے ہو جاؤ۔ جب ان صفوں میں کوئی خلل نہ دیکھتے تو اس وقت آگے بڑھتے اور اللہ اکبر کہتے اور بسا اوقات سورۂ یوسف یا سورۂ نحل یا ایسی ہی سورتیں پہلی رکعت میں پڑھتے تا لوگ جمع ہو جائیں۔ ابھی اللہ اکبر کہا ہی تھا کہ میں نے ان کو کہتے سنا: کتے نے مجھے مار ڈالا ہے یا کہا: کاٹ کھایا ہے۔ جب اس نے آپؓ کو زخمی کیا تو وہ پارسی دو دھاری چھری لئے ہوئے تھا جس کسی کے پاس دائیں بائیں گذرتا تو اُس کو زخمی کرتا یہاں تک کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا۔ ان میں سے سات وفات پا گئے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے جب یہ

۱) لفظ قَالَ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہے۔ (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۷۶) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوْذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُوْنَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوْا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُوْلُونَ سُبْحَانَ اللهِ {سُبْحَانَ اللهِ[1]} فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلَاةً خَفِيْفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوْفًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيْتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوْكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيْقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا

دیکھا تو اس نے بارانی کوٹ اس پر پھینکا۔ جب اس پارسی نے سمجھ لیا کہ وہ پکڑا گیا ہے تو اُس نے اپنا گلا کاٹ لیا۔ اور حضرت عمرؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑ کر اُن کو آگے کیا اور جو لوگ حضرت عمرؓ کے قریب تھے انہوں نے وہ ماجرا دیکھا جو میں نے دیکھا اور مسجد کے اطراف میں جو تھے تو وہ نہیں جانتے تھے سوا اس کے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کی آواز نہ سنی اور وہ سبحان اللہ {سبحان اللہ} کہنے لگے تو حضرت عبدالرحمٰنؓ (بن عوف) نے ان کو ہلکی سی نماز پڑھائی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے کہا: ابن عباسؓ دیکھو مجھ کو کس نے مارا؟ حضرت ابن عباسؓ کچھ دیر تک ادھر گھومتے رہے پھر آئے اور انہوں نے بتایا کہ مغیرہ کے غلام نے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: وہی جو کاریگر ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے کہا: ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ اسے ہلاک کرے۔ میں نے اس کے متعلق نیک سلوک کرنے کا حکم دیا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے میری موت ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں کی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ ابن عباسؓ! تم اور تمہارا باپ پسند کرتے تھے کہ یہ پارسی غلام مدینہ میں بہت آباد ہوں اور عباسؓ ہی سب سے زیادہ ان غلاموں کو رکھنے والے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں ان کا کام تمام کر دوں یعنی اگر آپ چاہیں تو میں ان کو مروا ڈالوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم تو پھر غلطی کرو گے جبکہ وہ تمہاری زبان میں باتیں کرنے لگ گئے

۱) الفاظ سُبْحَانَ اللهِ فتح الباری مطبوعہ بولاق میں دو مرتبہ آئے ہیں۔ (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۷۷)

تَكَلَّمُوْا بِلِسَانِكُمْ وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوْا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُوْلُ لَا بَأْسَ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَلِمُوْا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَلِيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لَّا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ، يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ سِتَّةً

ہیں اور تمہارے قبلے کی طرف نمازیں پڑھتے ہیں اور تمہاری طرح حج کرتے ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ کو اٹھا کر ان کے گھر لے گئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ چلے گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مسلمانوں پر اس سے پہلے کوئی ایسی مصیبت نہیں آئی۔ کوئی کہنے والا یوں کہتا: کچھ ڈر نہیں۔ اور کوئی کہنے والا کہتا: میں تو ان کے بارے میں ڈرتا ہوں (کہ وہ جانبر نہ ہوسکیں گے) آخر ان کے پاس نبیذ (یعنی انگوروں کا شربت) لایا گیا اور انہوں نے وہ پیا جو اُن کے پیٹ سے نکل گیا۔ پھر ان کے پاس دودھ لایا گیا۔ انہوں نے پیا، وہ بھی زخم سے نکل گیا تو وہ سمجھ گئے کہ وہ جانبر نہیں ہوں گے۔ (عمرو بن میمون کہتے تھے:) ہم انکے پاس گئے اور لوگ بھی آئے، ان کی تعریف کرنے لگے اور ایک نوجوان شخص آیا۔ اس نے کہا: امیرالمومنین! آپؓ کو اللہ کی بشارت ہو۔ آپؓ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور اسلام میں وہ اعلیٰ درجہ ملا ہے جو آپؓ خوب جانتے ہیں۔ پھر آپؓ خلیفہ ہوئے اور آپ نے انصاف کیا۔ پھر یہ شہادت ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میری تو یہ آرزو ہے کہ یہ باتیں برابر ہی برابر رہیں۔ نہ میرا مؤاخذہ ہو اور نہ مجھے ثواب ملے۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا۔ دیکھا کہ اس کا تہبند زمین سے لگ رہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس لڑکے کو میرے پاس واپس بھیج دو۔ فرمانے لگے: میرے بھائی کے بیٹے! اپنا کپڑا تو اٹھاؤ کیونکہ یہ تمہارے کپڑے کو بچائے رکھے گا اور تمہارے ربّ کے نزدیک تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ پھر

وَّثَمَانِيْنَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَّمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَّلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هَذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَمِيْرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيْدُهُ لِنَفْسِي وَلَأُوْثِرَنَّهُ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيْلَ هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ ارْفَعُوْنِي فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا

عبد اللہ بن عمرؓ کو کہنے لگے: دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے؟ انہوں نے حساب کیا تو اس کو چھیاسی ہزار درہم یا کچھ اتنا ہی پایا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر عمرؓ کے خاندان کی جائداد اس کو پورا کر دے تو پھر ان کی جائداد سے اس کو ادا کر دو، ورنہ بنو عدی بن کعب سے مانگنا۔ اگر ان کی جائیدادیں بھی پورا نہ کریں تو قریش سے مانگنا اور ان کے سوا کسی کے پاس نہ جانا۔ یہ قرض میری طرف سے ادا کر دینا۔ حضرت عائشہؓ امّ المومنین کے پاس جاؤ اور کہو: عمرؓ آپؓ کو سلام کہتے ہیں اور امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ آج میں مومنوں کا امیر نہیں ہوں۔ اور کہو: عمر بن خطابؓ اس بات کی اجازت مانگتا ہے کہ اسے اسکے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہؓ نے سلام کہا اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ پھر ان کے پاس اندر گئے تو انہیں دیکھا کہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں۔ حضرت عبد اللہؓ نے کہا: عمر بن خطابؓ آپ کو سلام کہتے ہیں اور اجازت مانگتے ہیں کہ انکے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ان کو دفن کیا جائے۔ حضرت عائشہؓ کہنے لگیں: میں اس جگہ کو اپنے لئے چاہتی تھی اور آج میں اپنی ذات پر انکو مقدم کروں گی۔ جب حضرت عبد اللہؓ لوٹ کر آئے تو (حضرت عمرؓ سے) کہا گیا کہ یہ عبد اللہ بن عمرؓ آ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: مجھے اٹھاؤ۔ تو ایک شخص نے آپ کو سہارا دے کر اٹھایا۔ انہوں نے پوچھا: تمہارے پاس کیا خبر ہے؟ (عبد اللہؓ نے) کہا: امیر المومنینؓ! وہی جو آپ پسند کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی

كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُوْنِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَأَدْخِلُوْنِي وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّوْنِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيْرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَّهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ فَقَالُوْا أَوْصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ وَ إِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا

ہے۔ کہنے لگے: الحمد للہ، اس سے بڑھ کر اور کسی چیز کا مجھے فکر نہ تھا۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے اٹھا کر لے جانا۔ پھر سلام کہنا اور یہ کہنا کہ عمر بن خطابؓ اجازت مانگتا ہے۔ اگر انہوں نے میرے لئے اجازت دی تو مجھے اندر (حجرے میں تدفین کیلئے) لے جانا۔ اور اگر انہوں نے میری بات نہ مانی تو پھر مجھے مسلمانوں کے مقبرے میں واپس لے جانا۔ اور امّ المومنین حضرت حفصہؓ آئیں اور دوسری عورتیں بھی ان کے ساتھ آئیں۔ جب ہم نے انکو دیکھا۔ ہم کھڑے ہوگئے تو وہ ان کے پاس اندر گئیں اور کچھ دیر اُن کے پاس روتی رہیں۔ کچھ مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہ مردوں کے آتے ہی اندر چلی گئیں اور ہم اندر سے ان کے رونے کی آواز سنتے رہے۔ لوگوں نے کہا: امیر المومنینؓ! وصیت کر دیں۔ کسی کو خلیفہ مقرر کر جائیں۔ انہوں نے فرمایا: میں اس خلافت کا حقدار اُن چند لوگوں سے بڑھ کر اور کسی کو نہیں پاتا کہ رسول اللہؐ ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ آپؐ ان سے راضی تھے اور انہوں نے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت عبد الرحمٰن (بن عوفؓ) کا نام لیا اور کہا: عبداللہ بن عمرؓ تمہارے ساتھ شریک رہے گا اور اس خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں۔ گویا یہ بات عبداللہ کو تسلی دینے کے لئے کہی ہے۔ اگر خلافت سعدؓ کو مل گئی۔ پھر وہی خلیفہ ہو ورنہ جو بھی تم میں سے امیر بنایا جائے وہ سعدؓ سے مدد لیتا رہے کیونکہ میں نے ان کو اس لئے معزول نہیں کیا

أُمِّرَ فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِيْنَ أَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَأَنْ يُّعْفَى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَّا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُّؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ وَيُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّوْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا إِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ

کہ وہ کسی کام کے کرنے سے عاجز تھے اور نہ اس لئے کہ کوئی خیانت کی تھی۔ نیز فرمایا: میں اس خلیفہ کو جو میرے بعد ہوگا پہلے مہاجرین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق ان کے لئے پہچانیں اور ان کی عزت کا خیال رکھیں اور میں انصار کے متعلق بھی عمدہ سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ انہوں نے مہاجرین سے پہلے اپنے گھروں میں ایمان کو جگہ دی۔ جو ان میں سے نیک کام کرنے والا ہو، اسے قبول کیا جائے اور جو ان میں سے قصور وار ہو اس سے درگذر کیا جائے۔ اور میں سارے شہروں کے باشندوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کی اس کو وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ اسلام کے پشت پناہ ہیں اور مال کے محصل ہیں اور دشمن کے کڑھنے کا موجب ہیں اور یہ کہ ان کی رضامندی سے ان سے وہی لیا جائے جو اُن کی ضرورتوں سے بچ جائے اور میں اس کو بدوی عربوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عربوں کی جڑھ ہیں اور اسلام کا مادہ ہیں۔ یہ کہ ان کے ایسے مالوں سے لیا جائے جو ان کے کام کے نہ ہوں اور پھر انہی کے محتاجوں کو دے دیا جائے۔ اور میں اس کو اللہ کے ذمہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ جن لوگوں سے عہد کیا گیا ہو اُن کا عہد اُن کیلئے پورا کیا جائے اور ان کی حفاظت کیلئے ان سے مدافعت کی جائے اور ان سے بھی اتنا ہی لیا جائے جتنا ان کی طاقت ہو۔ جب آپؓ فوت ہو گئے ہم ان کو لے کر نکلے اور پیدل چلنے لگے تو حضرت

أَدْخِلُوْهُ فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِّنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَفَتَجْعَلُوْنَهُ إِلَيَّ وَاللهُ عَلَيَّ أَنْ لَّا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيْعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ

عبد اللہ بن عمرؓ نے (حضرت عائشہؓ کو) السلام علیکم کہا اور کہا: عمر بن خطابؓ اجازت مانگتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ان کو اندر لے آؤ۔ چنانچہ ان کو اندر لے گئے اور وہاں ان کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھ دیئے گئے۔ جب ان کی تدفین سے فراغت ہوئی تو وہ آدمی جمع ہوئے (جن کا نام حضرت عمرؓ نے لیا تھا) حضرت عبد الرحمٰن (بن عوفؓ) نے کہا: اپنا معاملہ اپنے میں سے تین آدمیوں کے سپرد کر دو۔ حضرت زبیرؓ نے کہا: میں نے اپنا اختیار حضرت علیؓ کو دیا اور حضرت طلحہؓ نے کہا: میں نے اپنا اختیار حضرت عثمانؓ کو دیا اور حضرت سعدؓ نے کہا: میں نے اپنا اختیار حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کو دیا۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ نے (حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سے) کہا: آپ دونوں میں سے جو بھی اس امر سے دستبردار ہوگا ہم اسی کے حوالے اس معاملہ کو کر دیں گے اور اللہ اور اسلام اس کا نگران ہوگا۔ ان میں سے اسی کو تجویز کرے گا جو اس کے نزدیک افضل ہے۔ اس بات نے دونوں بزرگوں کو خاموش کر دیا۔ پھر حضرت عبد الرحمٰنؓ نے کہا: کیا آپ اس معاملہ کو میرے سپرد کرتے ہیں؟ اور اللہ میرا نگران ہے کہ جو آپ میں سے افضل ہے اس کو تجویز کرنے کے متعلق کوئی بھی کمی نہیں کروں گا۔ ان دونوں نے کہا: اچھا۔ پھر حضرت عبد الرحمٰنؓ ان دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر الگ لے گئے اور کہنے لگے: آپ کو رسول اللہ ﷺ سے رشتہ کا تعلق ہے اور اسلام میں بھی وہ مقام ہے جو آپ جانتے ہی ہیں۔ اللہ آپ کا نگران

الْمِيْثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَّوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوْهُ.

ہے۔ بتائیں، اگر میں آپ کو امیر بناؤں تو کیا آپ ضرور انصاف کریں گے؟ اور اگر میں عثمانؓ کو امیر بناؤں تو آپ ان کی بات سنیں گے اور ان کا حکم مانیں گے؟ پھر حضرت عبدالرحمٰنؓ دوسرے کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی ویسے ہی کہا۔ جب انہوں نے پختہ عہد لے لیا تو کہنے لگے: عثمانؓ! آپ اپنا ہاتھ اٹھائیں اور انہوں نے ان سے بیعت کی۔ اور حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت کی اور گھر والے اندر آگئے اور انہوں نے بھی ان سے بیعت کی۔

اطرافہ: ۱۳۹۲، ۳۰۵۲، ۳۱۶۲، ۴۸۸۸، ۷۲۰۷۔

تشریح: **قِصَّةُ الْبَيْعَةِ وَالْاِتِّفَاقُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه:** باب ہذا میں ایک مفصل روایت ہے جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کا واقعہ مذکور ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سے اہل الرائے اور چیدہ اشخاص نے انہیں بہتر سمجھ کر خلافت کے لئے منتخب فرمایا۔ روایات کا بیشتر حصہ سابقہ باب میں گذر چکا ہے۔

بَاب ۹

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رضي الله عنه

ابوالحسن حضرت علی بن ابی طالب قرشی ہاشمی رضی اللہ عنہ کے اوصاف

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ. وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا: تم کو مجھ سے تعلق ہے اور مجھے تم سے۔ اور حضرت عمرؓ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ آپؐ ان (حضرت علیؓ) سے خوش تھے۔

۳۷۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۳۷۰۱: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوحازم سے، ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأْتُوْنِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيْهِ فَوَاللهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

اطرافہٗ: ۲۹۴۲، ۳۰۰۹، ۴۲۱۰۔

سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح دے گا۔ سہل کہتے تھے: وہ لوگ ساری رات چہ میگوئیاں کرتے رہے کہ ان میں سے کس کو وہ جھنڈا دیا جائے گا؟ جب لوگ صبح کو اٹھے تو سویرے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ ان میں سے ہر ایک امید رکھتا تھا کہ اس کو وہ جھنڈا دیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؓ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ان کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ان کے پاس کسی کو بھجوا دو اور انہیں میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ آئے تو آپؐ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب لگایا اور ان کے لئے دعا کی۔ وہ ایسے اچھے ہوگئے جیسے کہ ان کو کوئی بیماری نہ تھی اور آپؐ نے ان کو جھنڈا دیا۔ حضرت علیؓ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ان سے اس وقت تک لڑتا رہوں کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا: آہستگی سے سنبھل کر ان کے اندر جاؤ۔ جب ان کے آنگن میں ڈیرے ڈال دو تو پھر ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور ان کو وہ باتیں بتاؤ جن میں اللہ کا حق ان پر واجب ہے کیونکہ اگر تیرے ذریعہ سے اللہ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو بخدا تیرے لئے بہتر ہے کہ تجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

۳۷۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ.

اطرافہ: ۲۹۷۵، ۴۲۰۹۔

۳۷۰۲: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ حاتم (بن اسماعیل) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید بن ابی عبید سے، یزید نے سلمہ (بن اکوع) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: جنگ خیبر میں حضرت علیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تھے اور ان کو آنکھوں کی تکلیف تھی۔ پھر انہوں نے سوچا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جاؤں، اچھی بات نہیں۔ تو حضرت علیؓ نکل پڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے فتح دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا یا فرمایا: وہ شخص جھنڈا لے گا جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ محبت رکھتا ہے۔ یا فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے، اس کے ذریعہ اللہ فتح دے گا۔ تو ہم کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ آرہے ہیں۔ ان (کے آنے) کی ہمیں امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا: حضرت علیؓ آگئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا اور اللہ نے ان کے ذریعہ سے فتح دی۔

۳۷۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فُلَانٌ

۳۷۰۳: عبداللہ بن مسلمہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ ایک شخص حضرت سہل بن سعدؓ کے پاس آیا اور مدینہ کے امیر کا نام لے کر

لِأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْ عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ يَقُوْلُ لَهُ أَبُوْ تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيْثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُوْلُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ.

اطرافہُ: ۴۴۱، ۶۲۰۴، ۶۲۸۰۔

کہا: یہ فلاں شخص حضرت علیؓ کو منبر کے پاس بیٹھ کر بُرا بھلا کہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت سہلؓ نے پوچھا: کیا (کہتا ہے؟) اس نے کہا: ان کو ابوتراب کہتا ہے۔ یہ سن کر حضرت سہلؓ ہنس پڑے۔ کہنے لگے: بخدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ان کا یہ نام رکھا تھا اور حضرت علیؓ کو اس سے بڑھ کر اور کوئی نام پیارا نہ تھا۔ میں نے بات کا مزا اُٹھا کر حضرت سہلؓ سے پوچھا۔ میں نے کہا: ابوعباسؓ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام کیسے رکھا تھا؟ انہوں نے کہا: حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے اور پھر باہر چلے آئے اور مسجد میں لیٹ رہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ حضرت فاطمہؓ نے کہا: مسجد میں۔ وہاں سے نکل کر آپؐ ان کے پاس آئے اور دیکھا کہ ان کی چادر ان کی پیٹھ سے گر پڑی ہے اور مٹی ان کی پیٹھ کو لگی ہوئی ہے۔ تو آپؐ ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھنے لگے اور یہ فرما رہے تھے: ابوتراب اُٹھ بیٹھو۔ ابوتراب اُٹھ بیٹھو۔

٣٧٠٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مَّحَاسِنِ عَمَلِهِ قَالَ لَعَلَّ ذَلِكَ يَسُوْءُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ

۳۷۰۴: محمد بن رافع نے ہم سے بیان کیا کہ حسین (بن علی جعفی) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زائدہ سے، زائدہ نے ابوحصین سے، ابوحصین نے سعد بن عبیدہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: ایک شخص حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ کے پاس آیا اور اس نے حضرت عثمانؓ کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں

فَأَرْغَمَ اللهُ بِأَنْفِكَ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْءُكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ.

اطرافہ: ۴۵۱۵، ۴۶۵۰، ۴۶۵۱، ۷۰۹۵۔

نے ان کی خوبیاں بیان کیں۔ پھر کہا: شاید تجھے یہ بُری معلوم ہوتی ہوں۔ اس نے کہا: ہاں۔ تو حضرت عبد اللہؓ نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے۔ پھر اس نے ان سے حضرت علیؓ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ان کی خوبیاں بیان کیں۔ کہا: حضرت علیؓ وہ انسان ہیں جن کا گھر نبی ﷺ کے گھروں کے عین وسط میں ہے۔ پھر کہنے لگے: شاید یہ بات بھی تجھے بُری لگتی ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے۔ چلے جاؤ۔ میرے برخلاف بھی جتنا تمہارا زور ہے، لگالو۔

۳۷۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُوْمَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ

۳۷۰۵: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا۔ شعبہ نے حکم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ حضرت علیؓ نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ان نشانوں کی تکلیف کا شکوہ کیا جو چکی پیسنے سے ان کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو وہ آپؐ کے پاس چلی گئیں۔ مگر آپؐ کو نہ پایا اور حضرت عائشہؓ سے ملیں تو ان سے بیان کیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ کو بتایا کہ فاطمہؓ آئی تھیں۔ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں اٹھنے لگا تو آپؐ نے فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ

بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِّمَّا سَأَلْتُمَانِي إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَانِ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ.

اطرافہ: ۳۱۱۳، ۵۳۶۱، ۵۳۶۲، ۶۳۱۸۔

رہو اور آپؐ ہمارے درمیان بیٹھ گئے اس طور سے کہ میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی اور آپؐ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو ایسی بات نہ بتلاؤں جو اس بات سے بہتر ہو جو تم نے مانگی ہے؟ جب تم اپنے بستروں پر لیٹو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہو تو یہ بات تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

۳۷۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسَى.

طرفہ: ۴۴۱۶۔

۳۷۰۶: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا۔ شعبہ نے ہم سے بیان کیا کہ سعد سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے ابراہیم بن سعد (بن ابی وقاص) سے سنا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا: کیا تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ تم میرے ساتھ ایسے ہی ہو جیسے موسٰیؑ کے ساتھ ہارونؑ۔

۳۷۰۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اقْضُوْا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَإِنِّي أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتَّى يَكُوْنَ النَّاسُ جَمَاعَةً أَوْ أَمُوْتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ

۳۷۰۷: علی بن جعد نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے ابن سیرین سے، ابن سیرین نے عَبیدہ سے، عبیدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا: تم فیصلہ کر لیا کرو جیسا کہ تم پہلے کیا کرتے تھے کیونکہ میں اختلاف کو ناپسند کرتا ہوں تا وقتیکہ سب لوگ ایک جماعت بن جائیں یا میں بھی اپنے ساتھیوں کی طرح وفات پا جاؤں۔ ابن سیرین

ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِي الْكَذِبُ.

کے خیال میں حضرت علیؓ سے منسوب کی گئی اکثر روایتیں درست نہیں ہیں۔

تشریح: مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عنوانِ باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قول کا حوالہ دیا گیا ہے، اس سے آپؐ کی ان کے لئے محبت کا علم ہوتا ہے۔
حضرت براء بن عازبؓ نے یہ قول نبویؐ نقل کیا ہے جو کتاب الصلح باب ۶ روایت نمبر ۲۶۹۹ میں بھی مروی ہے اور کتاب المغازی باب عمرة القضاء، روایت نمبر ۴۲۵۱ میں بھی ہے۔ الفاظ أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ سے خاندانی تعلق کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے جنہوں نے آپؐ کے یتیم ہونے کی حالت میں پرورش کی۔

اس باب میں سات روایتیں ہیں، جن میں آپ کی بہادری و انکساری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و شیفتگی اور آپؐ کے حسن ظن و اعتماد کا ذکر ہے جو آنجناب کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر تھا۔ ان میں سے بعض روایتیں گذر چکی ہیں اور بعض آئندہ آئیں گی۔

بَاب ١٠: مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کے اوصاف

وَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خُلُقِي وَخَلْقِي.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم سیرت وصورت میں میرے مشابہ ہو۔

٣٧٠٨: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ أَكْثَرَ أَبُوْهُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِي

۳۷۰۸: احمد بن ابی بکر نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبداللہ جہنی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن ابی ذئب سے، انہوں نے سعید مقبری سے، سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت ہی حدیثیں بیان کرتا ہے حالانکہ میں اپنا پیٹ بھرنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹا رہتا تھا۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جبکہ میں

حَتَّى لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَبِيْرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ هِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فَيَشُقُّهَا(۱) فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا.

طرفهُ: ۵۴۳۲۔

خمیری روٹی نہیں کھاتا تھا اور نہ دھاری دار چادر پہنتا تھا اور نہ فلاں مرد اور نہ فلاں عورت میری خدمت کرتے تھے۔ اور بھوک کے مارے میں اپنا پیٹ کنکریلی زمین سے لگائے رکھتا تھا اور کبھی کسی شخص سے سرسری آیت کا مفہوم پوچھ لیتا تھا جو مجھے یاد ہوتی تا وہ مجھے اپنے گھر لے جائے اور کھانا کھلائے۔ اور جعفر بن ابی طالبؓ مسکینوں کے لئے سب لوگوں میں سے زیادہ اچھے تھے۔ ہمیں اپنے ساتھ لے کر گھر کو لوٹتے اور جو بھی ان کے گھر میں ہوتا ہمیں کھلا دیتے یہاں تک کہ وہ کبھی ہمارے پاس وہ کپی جس میں کچھ نہ ہوتا باہر لے آتے۔ ہم اس کو پھاڑ دیتے اور جو اُس میں ہوتا اسے چاٹ لیتے۔

۳۷۰۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ

۲ {قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ كُنْ فِي جَنَاحِيْ كُنْ فِي نَاحِيَتِيْ كُلُّ

۳۷۰۹: عمرو بن علی (فلاس) نے ہم سے بیان کیا کہ یزید بن ہارون نے ہمیں بتایا۔ اسماعیل بن ابی خالد نے ہمیں بتایا کہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب حضرت جعفرؓ کے بیٹے کو سلام کہتے تو یہ کہتے:

''اے دو پنکھ والے کے بیٹے تم پر سلامتی ہو''

{اور ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا: عربی زبان میں کہتے ہیں: كُنْ فِيْ جَنَاحِيْ۔ یعنی میرے پہلو

۱) فَيَشُقُّهَا کی بجائے عمدۃ القاری میں فَنَشُقُّهَا کا لفظ ہے۔ (عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۲۱۹) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔
۲) یہ الفاظ بخاری مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی کے مطابق ہیں۔ (بخاری جلد اول صفحہ ۵۲۶) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

جَانِبَيْنِ جَنَاحَانِ. } میں رہو۔ گویا پہلو کو بازو کہتے ہیں۔ }

طرفہ: ۴۲۶۴۔

تشریح: مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: عنوانِ باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قول کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ جس کا ایک حوالہ باب۹ کے عنوان میں بھی گذر چکا ہے۔ یہ روایت مفصل کتاب الصلح (باب ۶ روایت نمبر ۲۶۹۹) وکتاب المغازی (باب ۴۳ روایت نمبر ۴۲۵۱) میں منقول ہے۔ اس میں حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی صورت وشکل واخلاق حمیدہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت کا ذکر ہے۔ اس باب کے تحت صرف دو روایتیں منقول ہیں۔ پہلی روایت میں ان کی خوبی (أَخْيَرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ) مسکین پروری کا ذکر ہے۔

يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ: آپؐ نے ان کے بیٹے حضرت عبد اللہؓ سے فرمایا: هَنِيْئًا لَّكَ۔ أَبُوْكَ يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَآئِكَةِ فِي السَّمَآءِ۔ یہ روایت طبرانیؒ نے حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ ہی کی سند سے نقل کی ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۹۸) ترمذی میں یہ روایت ان الفاظ میں ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَآئِكَةِ۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب جعفر بن أبي طالب) میں نے جعفرؓ کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے دیکھا۔ اور حاکمؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے بایں الفاظ نقل کی ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِيْ جَعْفَرٌ اللَّيْلَةَ فِيْ مَلَأٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ وَهُوَ مَخَضَّبُ الْجَنَاحَيْنِ بِالدَّمِ۔ (المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب جعفر بن أبي طالب) جس سند سے انہوں نے اسے روایت کیا ہے وہ امام مسلمؒ کی شرط کے مطابق ہے۔ اور یہی روایت طبرانی نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً نقل کی ہے۔ الفاظ کا فرق ہے۔ اس میں ہے کہ جعفرؓ آج رات ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ میرے پاس سے گذرے۔ ان کے دونوں بازو خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ اور اس میں ہے: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا وَإِذَا جَعْفَرُ يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ (المعجم الكبير للطبراني، باب الجيم، جعفر بن أبي طالب، جزء ثاني، صفحه ۱۰۷) کل رات جنت میں جو داخل ہوا تو وہاں جعفرؓ کو دیکھا کہ وہ ملائکہ کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں۔

علامہ سہیلیؒ نے اس تعلق میں لکھا ہے کہ بظاہر الفاظ سے متبادر الی الذہن یہ ہوتا ہے کہ پرندوں کے سے پَر ہیں جن کے ذریعے وہ اُڑ رہے ہیں۔ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ یہ مراد نہیں۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۹۸) مزید تفصیل کے لیے دیکھئے فتح الباری کتاب المغازی شرح باب ۴۴ غزوة موتة من أرضِ الشام جزء۷ صفحہ ۶۴۵۔

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّ جَانِبَيْنِ جَنَاحَانِ: امام ابن حجرؒ نے امام بخاریؒ کی اس شرح سے متعلق لکھا ہے کہ ان کی مراد معنوی پرواز ہے حسی پرواز نہیں۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۹۸) انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مجاز و استعارہ اور تمثیلوں میں بنی اسرائیل اور حواریوں سے خطاب کرتے تھے۔ چنانچہ متی باب ۱۳ میں آتا ہے:

”شاگردوں نے پاس آکر اس سے کہا: تو ان سے تمثیلوں میں کیوں باتیں کرتا ہے؟ اس نے جواب میں ان سے کہا: اس لیے کہ تم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر ان کو نہیں دی گئی۔“ (متی باب ۱۳: ۱۰تا۱۲)

اور اسی باب میں ہے:

”یہ سب باتیں یسوع نے بھیڑ سے تمثیلوں میں کہیں اور بغیر تمثیل کے وہ ان سے کچھ نہ کہتا تھا تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ میں تمثیلوں میں اپنا منہ کھولوں گا۔“ (متی باب ۱۳: ۳۴، ۳۵)

اس سے پہلے باب ۱۱ ، ۱۲ میں ان کی جو تعلیم مذکور ہے اس کا پیرایہ بیان سب مجاز و استعاروں میں ہے۔ اور متی باب ۶ میں انہیں ہوا کے پرندوں کی طرف توجہ دلاتے اور فرماتے ہیں:

”ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں، نہ کاٹتے، نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ اُن کو کھلاتا ہے۔ کیا تم اُن سے زیادہ قدر نہیں رکھتے۔“ (متی باب ۶: ۲۶)

قرآنِ مجید نے حضرت مسیحؑ کے ذکر میں جابجا حضرت مسیح علیہ السلام ہی کا اسلوب بیان اختیار کرتے ہوئے روحانی پرندوں وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ (دیکھئے آل عمران: ۵۰) اور اس آیت کے آخر میں فرماتا ہے: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی ہر مومن پرندے کی شکل اختیار کرتا ہے اور کوڑھیوں، برص کے بیماروں اور روحانی مردوں کو زندہ کرتا ہے جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے کیا۔ غرض حضرت جعفر رضی اللہ عنہ روحانی قدرت پرواز ہی کی وجہ سے طیار سے ملقب تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ مکاشفہ یا رؤیا ان کا یہ بلند مقام دکھایا گیا جس کا ذکر طبرانی میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے۔ ان کے اوصاف حمیدہ میں سے یہ وصف عالی مقام ہے۔ محولہ بالا آیات آل عمران وغیرہا کی مفصل شرح کے لئے تفسیر صغیر زیر آیت سورۃ آل عمران آیت ۵۰ صفحہ ۸۶ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ دیکھئے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ روحانی پرواز کا مذکورہ بالا مقام اسلام میں بھی مسلم ہے۔

بَاب ۱۱: ذِكْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا ذکر

۳۷۱۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ.

۳۷۱۰: حسن بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن عبد اللہ انصاری نے ہمیں بتایا۔ (وہ کہتے تھے) میرے باپ عبد اللہ بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے، ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطابؓ کی عادت تھی۔ جب لوگوں میں قحط پڑتا تو حضرت عباس بن عبد المطلبؓ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے، کہتے: اے اللہ! ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے تیرے حضور پہنچا کرتے تھے اور تو ہمیں پانی پلایا کرتا تھا اور اب ہم تیرے نبی کے چچا کے وسیلے سے تجھ تک پہنچتے ہیں۔ اس لئے ہم پر مینہ برسا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: تو پھر ان پر مینہ برستا۔

طرفہ: ۱۰۱۰۔

تشریح: ذِكْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عنوانِ باب میں بجائے لفظ مَنَاقِب کے لفظ ذِکْر عمداً اختیار کیا گیا ہے اور اس تعلق میں صرف ایک ہی روایت منقول ہے جو کتاب الاستسقاء باب ۳ میں گذر چکی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے عمر میں دو تین سال بڑے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت (۳۲ھ) میں فوت ہوئے۔ نوے سال کے قریب عمر پائی۔ ابو الفضل کی کنیت سے مشہور تھے۔ قریش مکہ کی شدید مخالفت کے ایام میں آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی۔ غزوۂ بدر میں یہ بھی اسیر ہوئے اور اپنا اور اپنے بھتیجے عقیلؓ بن ابی طالب کا فدیہ دے کر آزادی حاصل کی اور انہوں نے فتح مکہ کے بعد اعلانیہ اسلام قبول کیا۔ عدم ہجرت کی وجہ سے حضرت عمرؓ انہیں مجلس شوریٰ میں شامل نہ کرتے تھے بحالیکہ آپؓ کو ان کی فضیلت کا اعتراف تھا۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۹۸، ۹۹) ایک بار قحطِ باراں کے ایام میں کعب الأحبار نے ان سے ذکر کیا کہ بنی اسرائیل ایسے موقع پر اپنے انبیاء کی اولاد کے وسیلے سے دعا کرتے تو بارش ہو جاتی۔ حضرت عمرؓ نے

کہا: یہاں ہمارے درمیان حضرت عباسؓ آنحضرت ﷺ کے چچا ہیں۔ چچا بطور باپ ہوتا ہے اور انہیں ساتھ لے کر مینہ کے لئے دعا کی تو خوب برسات ہوئی۔ (عمدة القاری، کتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الامام) حضرت عقیلؓ بن ابی طالب نے حضرت عباسؓ کی مدح میں ان کی اس قبولیت دعا کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

وَبِعَمِّیْ سَقَی اللّٰهُ الْبِلَادَ وَأَهْلَهَا ۔۔۔ عَشِيَّةَ يَسْتَسْقِيْ بِشَيْبَتِهِ عُمَرْ

تَوَجَّهَ بِالْعَبَّاسِ بِالْجَدَبِ دَاعِيًا ۔۔۔ فَمَا جَازَ حَتَّى جَآءَ بِالدِّيْمَةِ الْمَطَرْ

(مرقاۃالمفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء)

یعنی اللہ نے میرے چچا کے طفیل آبادیوں اوران کے باشندوں کو پانی پلایا جس شام کو حضرت عمرؓ اُن کے بڑھاپے کے وسیلے سے برسات کی دعا کرتے تھے۔ حضرت عباسؓ کو ساتھ لے کر دعا کیلئے متوجہ ہوئے بحالیکہ ان کی کمر جھکی ہوئی تھی۔ کچھ دیر نہیں ہوئی کہ مدینہ میں مینہ برسنے لگا۔

روایت زیر باب کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی قحط باراں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا، دعا قبول ہوئی۔ اس سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مقام ظاہر ہے۔ جب قریش نے شدت مخالفت میں ابو طالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے شہر چھوڑنے کو ترجیح دی اور شعب ابی طالب میں مع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے خاندان بنی ہاشم و بنی مطلب کے چلے گئے۔ جہاں تین برس تک محصور اور زیر مقاطعہ رہے۔ یہ اسلامی تاریخ کا مشہور واقعہ ہے جو دعویٰ نبوت کے ساتویں سال ہوا۔ ان محصورین میں حضرت عباس بن عبد المطلب بھی تھے۔ جنہوں نے اپنے والد کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفادارانہ رفاقت میں باوجود اسلام قبول نہ کرنے کے آپؐ کا ساتھ دیا۔[1]

بَاب ۱۲: مَنَاقِبُ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے اوصاف

وَمَنْقَبَةُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے اوصاف جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۱) الطبقات الکبرٰی لابن سعد، ذکر حصر قریش رسول الله وبنی هاشم فی الشعب، جزء اول صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۰
الطبقات الکبرٰی لابن سعد، ذکر لیلة أسری بر سول الله، جزء اول صفحہ ۲۱۴
الطبقات الکبرٰی لابن سعد، الطبقة الثانیة من المهاجرین والأنصار، العباس بن عبد المطلب جزء ۴ صفحہ ۵

۳۷۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ.

اطرافهُ: ۳۰۹۲، ۴۰۳۵، ۴۲۴۰، ۶۷۲۵۔

۳۷۱۱: ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ زہری سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا: عروہ بن زبیر نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابوبکرؓ کو کہلا بھیجا کہ وہ اپنے ورثے کا حق مانگتی ہیں جو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پہنچتا ہے یعنی ان جائیدادوں میں سے جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور عطیہ عنایت کیں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ جائیداد جو مدینہ اور فدک میں ہے، وہ مانگتی ہیں اور نیز وہ بھی جو خیبر کے پانچویں حصہ سے بچا تھا۔

۳۷۱۲: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَّزِيْدُوْا عَلَى الْمَأْكَلِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَاتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۱۲: تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ محمد (ﷺ) کا خاندان اس مال میں سے یعنی اللہ کے مال سے صرف کھانے پینے کا خرچ ہی لیا کرے گا۔ ان کا کوئی حق نہیں کہ اخراجات خوراک سے زیادہ خرچ کریں اور میں تو بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صدقوں میں سے کوئی بھی تبدیلی نہیں کروں گا، ویسے رہیں گے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا کرتے تھے اور میں ان میں وہی تصرف کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر حضرت علیؓ نے

فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي.

اطرافهُ: ۳۰۹۳، ۴۰۳۶، ۴۲۴۱، ۶۷۲۶۔

کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر کہا: ابو بکرؓ! ہم آپ کی فضیلت اچھی طرح جان چکے ہیں اور انہوں نے اپنی اس رشتہ داری کا ذکر کیا جو اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی اور نیز اپنے حقوق کا بھی ذکر کیا تو حضرت ابوبکرؓ بولے، کہنے لگے: اسی ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار یقیناً مجھے میرے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ پیارے ہیں کہ میں ان سے کوئی خاص سلوک کروں۔

٣٧١٣: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ.

طرفهُ: ۳۷۵۱۔

۳۷۱۳: عبداللہ بن عبدالوہاب نے مجھے بتایا۔ خالد نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے واقد سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا۔ وہ حضرت ابن عمرؓ سے، حضرت ابن عمرؓ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مدنظر رکھ کر ان کے اہل بیت کا خیال رکھو۔

٣٧١٤: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

اطرافهُ: ۹۲۶، ۳۱۱۰، ۳۷۲۹، ۳۷۶۷، ۵۲۳۰، ۵۲۷۸۔

۳۷۱۴: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ ابن عیینہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو بن دینار سے، عمرو نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے حضرت مِسْوَر بن مخرمہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؓ میرا لختِ جگر ہے۔ جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

٣٧١٥: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ.

۳۷۱۵: یحیٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ کہتی تھیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کو اس بیماری میں بلایا جس میں کہ آپؐ اٹھائے گئے اور ان سے کچھ درپردہ کہا۔ وہ (سن کر) رو پڑیں۔ پھر آپؐ نے ان کو بلایا اور ان سے درپردہ کوئی بات کی۔ وہ ہنسیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: میں نے فاطمہؓ سے اس کے متعلق پوچھا۔

اطرافہ: ۳۶۲۳، ۳۶۲۵، ۴۴۳۳، ۶۲۸۵۔

٣٧١٦: فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

۳۷۱۶: انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ سے راز کی بات کی تھی تو آپؐ نے مجھے بتایا تھا کہ آپؐ اس بیماری میں اُٹھا لئے جائیں گے جس میں کہ آپؐ فوت ہوئے۔ یہ سن کر میں رو پڑی۔ پھر آپؐ نے مجھ سے جو بات درپردہ کی تھی تو آپؐ نے مجھے بتایا تھا کہ میں آپؐ کے اہل بیت میں سے پہلی ہوں جو آپؐ کے پیچھے جاؤں گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

اطرافہ: ۳۶۲۴، ۳۶۲۶، ۴۴۳۴، ۶۲۸۶۔

تشریح: مَنَاقِبُ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ مَنْقَبَةُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: اس باب میں چھ روایتیں ہیں اور سب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا قانع تھیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرباء کا خیال رکھنے کی صحابہ کو ہدایت کی جیسا کہ اس باب کی تیسری روایت میں ذکر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خود بھی دلجوئی کی ہوگی۔ ناراضگی اگر ہوئی ہے تو اس کا احساس وقتی تھا لیکن نفوسِ مطہرہ

سے متعلق یہ باور نہیں ہو سکتا کہ ناراضگی دیر پا رہی ہو۔ نیز وہ بیعت خلافت سے الگ نہیں ہوئیں۔ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کل چھ ماہ زندہ رہیں۔ (عمدۃ القاری، کتاب المناقب، شرح باب علامات النبوۃ، جزء۱۶ صفحہ ۱۵۴) اور یہ کہ جیسی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہی پیاری تھیں اسی طرح انہیں بھی آپؐ سے غایت درجہ محبت تھی۔ پہلی روایت مع شرح کتاب فرض الخمس باب ۱ (روایت نمبر ۳۰۹۳) میں گذر چکی ہے۔ چوتھی روایت یہاں مختصر ہے اور زیر باب ۱۶ (روایت نمبر ۳۷۲۹) حضرت ابو العاص بن ربیعؓ کے ذکر میں منقول ہے۔ پانچویں اور چھٹی روایت جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے وہ کتاب المغازی باب ۸۳ میں بھی آئے گی۔

بَاب۱۳: مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

حضرت زبیر بن عوامؓ کے اوصاف

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّوْنَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ.

اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں اور حواریوں کو ان کے سفید کپڑوں کی وجہ سے حواری کہتے تھے۔

۳۷۱۷: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رُعَافٌ شَدِيْدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ وَقَالُوْا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ

۳۷۱۷: خالد بن مخلد نے ہم سے بیان کیا کہ علی بن مسہر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: مروان بن حکم نے مجھے بتایا: جس سال نکسیر کی بیماری پھیلی، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھی سخت نکسیر ہوئی۔ یہاں تک کہ اس نے ان کو حج سے روک دیا اور انہوں نے وصیت کر دی تو اس وقت قریش میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا کہنے لگا: کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا لوگوں نے یہ بات کہی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا: کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں؟ وہ خاموش رہا۔ اتنے میں پھر ایک اور شخص ان کے پاس آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ حارث تھا۔ کہنے لگا:

فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا اِنَّهُ الزُّبَيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

طرفهُ: ۳۷۱۸۔

خلیفہ مقرر کر دیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا: کیا لوگوں نے یہ کہا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا: وہ کون ہے جو خلیفہ ہوگا؟ وہ خاموش رہا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا: شاید وہ کہتے ہیں زبیرؓ کو۔ اس نے کہا: ہاں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا: اسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان میں سے یقیناً بہتر ہے اور رسول اللہ ﷺ کو بھی ان سب سے زیادہ پیارا تھا۔

۳۷۱۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي سَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقِيْلَ ذَاكَ قَالَ نَعَمْ الزُّبَيْرُ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلَاثًا.

طرفهُ: ۳۷۱۷۔

۳۷۱۸: عبید بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابواُسامہ نے ہمیں بتایا۔ ہشام سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے خبر دی۔ (انہوں نے کہا:) میں نے مروان بن حکم سے سنا۔ (وہ کہتے تھے:) میں حضرت عثمانؓ کے پاس تھا کہ اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں۔ انہوں نے کہا: کیا یہ بات لوگوں نے کہی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ زبیرؓ کا تقرر چاہتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے تین بار کہا۔ دیکھو تم جانتے ہی ہو کہ وہ تم میں سے بہتر ہیں۔

۳۷۱۹: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا

۳۷۱۹: مالک بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز نے ہمیں بتایا، وہی جو ابوسلمہ کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ہر ایک نبی کا ایک حواری

وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوامؓ ہے۔

اطرافہ: ۲۸۴۶، ۲۸۴۷، ۲۹۹۷، ۴۱۱۳، ۷۲۶۱۔

۳۷۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

۳۷۲۰: احمد بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ (بن مبارک) نے ہمیں بتایا۔ ہشام بن عروہ نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: جنگ احزاب کے دن مجھے اور عمر بن ابی سلمہؓ کو عورتوں میں مقرر کیا گیا۔ میں نے جو نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت زبیرؓ اپنے گھوڑے پر سوار ہیں۔ بنی قریظہ کی طرف دو دفعہ یا تین دفعہ جاتے ہوئے دیکھا۔ جب میں لوٹ کر آیا۔ میں نے کہا: ابا میں نے آپ کو اِدھر اُدھر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا: بیٹا! کیا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بنو قریظہ کے پاس کون جائے گا اور ان کی خبر لے کر میرے پاس آئے گا؟ یہ سن کر میں چلا گیا۔ جب میں لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اپنے ماں باپ دونوں کا اکٹھا نام لیا۔ یعنی فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

۳۷۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلزُّبَيْرِ

۳۷۲۱: علی بن حفص نے ہم سے بیان کیا کہ ابن مبارک نے ہمیں بتایا۔ ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں خبر دی کہ یرموک کی جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

يَوْمَ وَقْعَةِ الْيَرْمُوْكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيْرٌ.

اطرافهُ: ۳۹۷۳، ۳۹۷۵۔

صحابہ نے حضرت زبیرؓ سے کہا: کیا آپ دھاوا نہیں بولیں گے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ دھاوا بولیں؟ یہ سن کر حضرت زبیرؓ نے دشمن پر حملہ کر دیا۔ کافروں نے ان کے مونڈھے پر دو ضربیں لگائیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک اور ضرب تھی جو انہیں بدر کی لڑائی میں لگی تھی۔ عروہ کہتے تھے: میں اپنی انگلیاں ان زخموں میں ڈال کر کھیلا کرتا تھا اور میں اس وقت چھوٹا تھا۔

تشریح: مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حضرت زبیر بن عوامؓ بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا سلسلہ نسب قصی بن کلاب سے ملتا ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آٹھ سال کی عمر میں حضرت زبیرؓ نے اسلام قبول کیا۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۰۲) خود آنحضرت ﷺ نے انہیں حواری سے ملقب فرمایا ہے۔ (روایت نمبر ۳۷۱۹) اور وہ اسی لقب سے عام طور پر مشہور تھے جیسا کہ عبد اللہ بن ابی ملیکہ کی روایت سے بھی ظاہر ہے۔ (دیکھئے کتاب تفسیر القرآن، سورۃ التوبۃ باب ۹ روایت نمبر ۴۶۶۵) اس روایت میں حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے وہ تعلقات قرابت شمار کئے گئے ہیں جو ان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی نہ کسی جہت سے ہیں۔ حضرت زبیرؓ اعلیٰ درجہ کے متقی انسان تھے۔ ان کے تقویٰ کا ایک نمونہ کتاب فرض الخمس باب ۱۳ (روایت نمبر ۳۱۲۹) میں مذکور ہے۔

بَاب ١٤: ذِكْرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کا ذکر

وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

اور حضرت عمرؓ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے بحالیکہ آپؐ ان سے خوش تھے۔

٣٧٢٢-٣٧٢٣: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ

۳۷۲۲-۳۷۲۳: محمد بن ابی بکر مقدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ معتمر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے

عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا.

اطرافہ: ۴۰۶۰-۴۰۶۱۔

اپنے باپ سے، ان کے باپ نے ابوعثمان (نہدی) سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: ان جنگوں میں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑیں، بعض میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی باقی نہ رہا تھا مگر حضرت طلحہؓ اور حضرت سعدؓ (بن ابی وقاص)۔ انہوں نے یہ بات ان دونوں سے سن کر نقل کی۔

۳۷۲٤: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ.

طرفہ: ۴۰۶۳۔

۳۷۲۴: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ خالد (بن عبد اللہ واسطی) نے ہمیں بتایا۔ (اسماعیل) بن ابی خالد نے ہم سے بیان کیا کہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت طلحہؓ کا وہ ہاتھ دیکھا جس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا۔ وہ بالکل شل ہو چکا تھا۔

تشریح: ذِكْرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یہ ہے: طلحہؓ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب۔ مرہ بن کعب سے ان کا سلسلہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تیم بن مرہ پر۔ ان کی والدہ کا نام حضرت صعبہؓ ہے جو حضرمی کی بیٹی اور حضرت علاءؓ کی بہن تھیں اور انہوں نے چند خواتین کے ساتھ مکہ ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور ہجرت کی جن میں حضرت ابو بکر، حضرت عثمان اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کی مائیں بھی شامل تھیں اور یہ خواتین سابقات بالایمان اور بڑے پایہ کی تھیں۔ (عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۲۲۶)

زیر باب دو روایتیں ہیں۔ ان میں غزوہ احد کے موقع کا ذکر ہے کہ حضرت طلحہؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ثابت قدم رہے اور حضرت طلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بنے رہے۔ دشمن کی طرف سے جو تیر آپؐ پر برسائے گئے، حضرت طلحہؓ نے وہ اپنے جسم اور ہاتھ پر لئے، جس سے ان کا ہاتھ شل ہو گیا۔ کتنا بڑا کارنامہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ تمام لوگوں کی زندگی وابستہ تھی۔ فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا۔ (المائدۃ:۳۳) گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا۔

بَاب ۱۵: مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ

حضرت سعد بن ابی وقاص زہریؓ کے اوصاف

وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ.

اور بنو زہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال ہیں اور وہ مالک کے بیٹے سعد ہیں۔

۳۷۲۵: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

اطرافہُ: ۴۰۵۵، ۴۰۵۶، ۴۰۵۷۔

۳۷۲۵: محمد بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا۔ عبدالوہاب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے یحيٰ سے سنا۔ یحيٰ نے کہا: میں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ سعید نے کہا: میں نے حضرت سعدؓ (بن ابی وقاص) سے سنا۔ وہ کہتے تھے: جنگ اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اپنے ماں باپ دونوں کا نام لے کر فرمایا: وہ تجھ پر قربان۔

۳۷۲۶: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ[1] بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ.

اطرافہُ: ۳۷۲۷، ۳۸۵۸۔

۳۷۲۶: مکی بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام بن ہاشم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عامر بن سعد سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو ایسے زمانے میں بھی دیکھا جبکہ میں تین مرد مسلمانوں میں سے تیسرا تھا۔

۳۷۲۷: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ

۳۷۲۷: ابراہیم بن موسیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ ابن ابی زائدہ نے ہمیں بتایا۔ ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ انہوں نے

---

۱) شرح عمدۃ القاری میں یہاں ہشام کا لفظ ہے۔ (عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۲۲۸) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ. تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ.

اطرافہُ: ۳۷۲۶، ۳۸۵۸۔

کہا: میں نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے سنا۔ وہ کہتے تھے: کسی نے بھی اسلام قبول نہیں کیا مگر اس دن جس دن کہ میں نے اسلام قبول کیا اور میں سات دن تک ٹھہرا رہا اور حالت یہ تھی کہ میں مسلمانوں کا ایک تہائی تھا۔ ابن ابی زائدہ کی طرح ابو اُسامہ نے بھی یہ بات روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) ہاشم نے ہم سے بیان کیا۔

۳۷۲۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَكُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيْرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَّضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوْا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ قَالُوْا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي.

اطرافہُ: ۵۴۱۲، ۶۴۵۳۔

۳۷۲۸: عمرو بن عون نے ہمیں بتایا کہ خالد بن عبداللہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اسماعیل سے، اسماعیل نے قیس سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: عربوں میں سے میں پہلا ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لئے نکلتے اور حالت یہ تھی کہ ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ ہوتی مگر درختوں کے پتے ہی۔ ہمارا یہ حال تھا کہ ہم میں سے ایک اس طرح مینگنیاں کرتا جیسے اونٹ لید کرتا ہے یا بکریاں مینگنیاں کرتیں یعنی خشک، ان میں نرمی بالکل نہ ہوتی۔ پھر اب یہ حال ہے کہ بنو اسد (ابن خزیمہ) مجھ کو آداب اسلام سکھاتے ہیں۔ تب تو میں بالکل نامراد رہا اور میرا عمل ضائع گیا۔ اور (بنو اسد کے) لوگوں نے حضرت عمرؓ کے پاس چغلی کھائی تھی، کہا تھا کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتا۔

{[1] قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ ثُلُثُ الْإِسْلَامِ يَقُوْلُ وَأَنَا ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.}

{ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا ہے: ثُلُثُ الْإِسْلَامِ سے مراد یہ ہے کہ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف تین مرد مسلمان تھے اور میں (سعدؓ) تیسرا تھا۔}

تشریح: مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ خاندان بنی زہرہ میں سے تھیں۔ حضرت سعدؓ کا آپؐ سے تعلق خالہ زادگی کا تھا۔ ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب یا اہیب ہے۔ جن کا نسب نامہ یہ ہے: ابن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ اس لحاظ سے ان کا تعلق خاندان بنی مرہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متصل ہوتا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ حمنہ بنت سفیان (بن امیہ بن عبد شمس) تھیں جو مسلمان نہیں ہوئیں۔ زیر باب چار روایتیں ہیں جو حضرت سعدؓ کے مقام عظیم پر دلالت کرتی ہیں۔ کیا بلحاظ سبقت الایمان اور کیا بلحاظ جہاد عظیم۔

روایت نمبر ۳۷۲۸ میں حضرت سعدؓ کے پہلے تیر چلانے کا ذکر ہے۔ یہ واقعہ مقام رابغ کا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا دستہ بھیجا کہ علاقہ کی حالت کا علم حاصل کرے، باقاعدہ جنگ نہ تھی۔ مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان معمولی تیر اندازی ہوئی اور مشرک جلدی میدان سے چلے گئے۔ یہ ہجرت کے پہلے سال کا واقعہ ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸)

بَاب ۱٦: ذِكْرُ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا ذکر

مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ.

اور ان میں سے حضرت ابوالعاص بن ربیعؓ ہیں۔

۳۷۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۲۹: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا۔ شعیب نے ہمیں بتایا کہ زہری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: علی بن حسین نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسور بن مخرمہؓ نے کہا: حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا۔ حضرت فاطمہؓ نے یہ سن لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱) یہ عبارت صحیح بخاری مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی کے مطابق ہے۔ (صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۲۸)

فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ. وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي.

کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: آپؐ کی قوم یہ کہتی ہے کہ آپؐ اپنی بیٹیوں کے لئے ناراض نہیں ہوتے اور یہ دیکھیں علیؓ ہیں ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے لگے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے۔ (حضرت مسورؓ کہتے تھے:) اور اس وقت جبکہ آپؐ نے کلمہ شہادت پڑھا، میں نے آپؐ کو یہ فرماتے سنا: اما بعد، میں نے ابوالعاصؓ بن ربیع کو ایک بیٹی نکاح میں دی تو اس نے مجھ سے بات کی اور سچی کی اور فاطمہؓ میرا لختِ جگر ہے اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ اس کو کوئی تکلیف ہو۔ بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس اکٹھی نہیں رہیں گی۔ یہ سنتے ہی حضرت علیؓ نے اس منگنی کو چھوڑ دیا۔ اور محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے علی بن حسین (زین العابدین) سے، علی نے حضرت مسورؓ سے روایت کرتے ہوئے اتنا بڑھایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا اور آپؐ نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا جو بنی عبدشمس سے تھا۔ آپؐ نے اس کی تعریف کی کہ جو دامادی کا تعلق اس نے آپؐ سے رکھا ہے وہ اچھا نبھایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس نے مجھ سے بات کی تو سچی کی اور جو وعدہ مجھ سے کیا تو وہ پورا کیا۔

اطرافہُ: ۹۲۶، ۳۱۱۰، ۳۷۱۴، ۳۷۶۷، ۵۲۳۰، ۵۲۷۸۔

تشریح: ذِكْرُ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں میں سے ایک حضرت ابوالعاص بن ربیعؓ ہیں۔ اس باب کے تحت ایک ہی روایت ہے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالعاصؓ کی دامادی اور ان کی وفاداری کا ذکر ہے۔ بجائے اس کے کہ حضرت علیؓ کو کھلے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عتاب فرماتے، اشارہ کیا ہے۔ اس اسلوب کو عربی میں تعریض کہتے ہیں۔ لطیف پیرایہ میں عتاب کی صورت ہے۔ بہت کم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے الفاظ میں کسی کو عتاب کیا ہو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی بھی مقصود تھی۔ حضرت علیؓ کو نکاح ثانی کرنے کا خیال فتح مکہ کے موقع پر ہوا تھا۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۱۰)

حضرت علیؓ کے مناقب کا ذکر علیحدہ باب میں آچکا ہے۔ اس لئے عنوانِ باب میں حضرت ابوالعاص بن ربیعؓ نمایاں کئے گئے ہیں جو حضرت خدیجہؓ کے بھانجے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینبؓ سے بیاہے گئے۔ لفظ مصاہرت کے معنی مقاربت، دور والوں کو نزدیک کرنا۔ دامادی سے دور کا شخص بھی اپنا ہو جاتا ہے۔
(فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۰۹)

بَاب۱۷: مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت زید بن حارثہؓ کے اوصاف

وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَانَا.

اور حضرت براءؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ (آپؐ نے حضرت زیدؓ سے فرمایا:) تم ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہو۔

۳۷۳۰: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَطْعُنُوْا فِي إِمَارَتِهِ

۳۷۳۰: خالد بن مخلد نے ہم سے بیان کیا کہ سلیمان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عبداللہ بن دینار نے مجھ سے بیان کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حضرت اسامہ بن زیدؓ کو امیر مقرر کیا تو بعض لوگوں نے ان کی امارت پر طعنہ زنی کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت

فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُوْنَ فِي إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

پر طعنہ زنی کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعنہ زنی کیا کرتے تھے۔ اور اللہ کی قسم وہ امارت کے لائق تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے بہت پیارے ہیں اور یہ بھی اس کے بعد ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے بہت پیارے ہیں۔

اطرافہُ: ۴۲۵۰، ۴۴۶۸، ۴۴۶۹، ۶۶۲۷، ۷۱۸۷۔

۳۷۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ.

۳۷۳۱: یحییٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: ایک قیافہ شناس میرے پاس آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور اسامہ بن زیدؓ اور زید بن حارثہؓ دونوں لیٹے ہوئے تھے۔ اس نے کہا کہ یہ قدم تو ایک سے ہیں۔ عروہ کہتے تھے: اس بات سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور آپؐ کو اس کی یہ بات پسند آئی اور آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو یہ بتایا۔

اطرافہُ: ۳۵۵۵، ۶۷۷۰، ۶۷۷۱۔

تشریح: مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے۔ عنوانِ باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت کا حوالہ نقل کیا گیا ہے جو حضرت زیدؓ کی بہت بڑی تعریف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا بھائی اور دوست و مددگار فرمایا۔

اس باب کے تحت دو روایتیں ہیں۔ پہلی روایت سے ظاہر ہے کہ حضرت زیدؓ اور ان کے بیٹے حضرت اسامہؓ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے اور وہ سردار لشکر بنائے جاتے تھے۔ روایت نمبر ۳۷۳۰ میں

حضرت زید بن حارثہؓ کی جس امارت کا ذکر کیا گیا ہے وہ غزوہ مؤتہ ہے اور جس جنگ میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سپہ سالار مقرر کئے گئے تھے جس پر بعض کو اعتراض ہوا، اس فوج میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسے اعلیٰ پایہ کے صحابہ بھی تھے۔ انہیں اعتراض نہیں ہوا بلکہ انشراحِ صدر سے ایک کمسن نوجوان کی ماتحتی قبول کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تقرر میں کئی مصلحتیں مد نظر تھیں۔ امام ابن حجرؒ نے ان میں سے بعض کا ذکر کیا ہے یعنی کبر سنی، عظمت رتبہ یا خاندانی بڑائی ہی سے اہلیت پیدا نہیں ہو جاتی بلکہ اس کے لئے دوسری بھی شرائط ہیں۔ صغر سنی، پستی رتبہ یا کم مائیگی اور حسب و نسب میں حقیر سمجھا جانا قابلیت و اہلیت کے مانع نہیں۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۱۱۱) غلامی عربوں کے نزدیک ایسا داغ سمجھا جاتا تھا جو مٹانے سے نہیں مٹ سکتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے یہ داغ یکسر مٹا دیا۔ غلام و آقا کو یکساں ہموار سطح پر کھڑا کر دیا۔ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ أَلْفَ أَلْفَ صَلَوَاتٍ۔ باب کی دوسری روایت کتاب الفرائض باب ۳۱ روایت نمبر ۶۷۷۰، ۶۷۷۱ میں مفصل مذکور ہے۔

بَاب ۱۸ : ذِكْرُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت اُسامہ بن زیدؓ کا ذکر

۳۷۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ {الْمَرْأَةِ [۱]} الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۷۳۲: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ مخزومی عورت کے معاملے نے قریش کو فکر میں ڈالا۔ وہ کہنے لگے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کون جرأت کرے گا سوائے اسامہ بن زیدؓ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارا ہے۔

اطرافهُ: ۲۶۴۸، ۳۴۷۵، ۳۷۳۳، ۴۳۰۴، ۶۷۸۷، ۶۷۸۸، ۶۸۰۰۔

۳۷۳۳: وَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيْثِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَصَاحَ بِي

۳۷۳۳: نیز علی (بن مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: مخزومی عورت کے واقعہ کے متعلق زہری سے

۱) لفظ اَلْمَرْأَةُ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہے۔ (فتح الباری جزء ۷ حاشیہ صفحہ ۱۱۱) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَلَمْ تَحْمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوْبُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.

میں پوچھنے گیا تو انہوں نے مجھے ڈانٹا۔ (علی بن مدینی کہتے تھے:) میں نے سفیان سے پوچھا: کیا پھر آپ نے یہ حدیث کسی سے نہیں سنی؟ انہوں نے کہا: میں نے ایک کتاب میں اسے پایا جو ایوب بن موسیٰ نے لکھی تھی کہ زہری سے مروی ہے۔ انہوں نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی تو لوگوں نے کہا: اس کے متعلق نبی ﷺ سے کون سفارش کرے گا؟ تو آپؐ سے بات کرنے کی کسی نے بھی جرأت نہ کی۔ آخر حضرت اُسامہ بن زیدؓ نے آپؐ سے بات کی تو آپؐ نے فرمایا: بنی اسرائیل بھی ایسے تھے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالتے۔ اگر فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی ضرور کاٹوں گا۔

اطرافهُ: ۲۶۴۸، ۳۴۷۵، ۳۷۳۲، ۴۳۰۴، ۶۷۸۷، ۶۷۸۸، ۶۸۰۰۔

٣٧٣٤: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْظُرْ مَنْ هَذَا لَيْتَ هَذَا عِنْدِيْ

۳۷۳۴: حسن بن محمد (زعفرانی) نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعباد یحییٰ بن عباد (ضبعی بصری) نے ہمیں بتایا کہ ماجشون (عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ) نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ بن دینار نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا: حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ نے ایک دن جبکہ وہ مسجد میں تھے، ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسجد میں ایک طرف اپنے کپڑے

قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَآهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ.

گھسیٹتے ہوئے جارہا ہے۔ (عبد اللہ بن دینار کہتے تھے:) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے (مجھ سے) کہا: دیکھو تو یہ کون ہے؟ کاش یہ میرے پاس ہوتا تو ایک آدمی نے ان سے کہا: ابوعبد الرحمٰن! آپ اس کو نہیں پہچانتے؟ یہ محمد بن اُسامہ ہیں۔عبد اللہ بن دینار کہتے تھے: یہ سن کر حضرت ابن عمرؓ نے اپنا سر جھکا لیا اور زمین پر اپنے ہاتھ سے ٹھکرانے لگے۔ پھر کہا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے۔

٣٧٣٥: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا.

اطرافہ: ۳۷۴۷، ۶۰۰۳۔

۳۷۳۵: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ معتمر نے ہم سے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ ابو عثمان نے ہمیں بتایا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتایا کہ آپؐ انہیں اور حضرت حسنؓ کو لیتے اور فرماتے: اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر کیونکہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں۔

٣٧٣٦: وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ

۳۷۳۶: اور نعیم نے ابن مبارک سے نقل کیا کہ معمر نے زہری سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے آزاد کردہ غلام نے مجھے بتایا کہ حجاج بن ایمن بن امّ ایمن کو حضرت ابن عمرؓ نے دیکھا کہ اس نے اپنا رکوع پورا نہیں کیا اور نہ ہی اپنا سجدہ۔ یہ ایمن بن امّ ایمن

فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَقَالَ أَعِدْ.

طرفہ: ۳۷۳۷۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ کا ماں کی طرف سے بھائی تھا اور یہ انصار میں سے ایک شخص تھا تو حضرت ابن عمرؓ نے اس سے کہا: دوبارہ پڑھو۔

۳۷۳۷: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هَذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ ابْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ بْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ. قَالَ وَزَادَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

طرفہ: ۳۷۳۶۔

۳۷۳۷: ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا: اور سلیمان بن عبدالرحمن نے مجھ سے بیان کیا کہ ولید بن مسلم نے ہمیں بتایا۔ (کہا:) عبدالرحمٰن بن نمر نے ہمیں بتایا۔ زہری سے روایت ہے کہ حرملہ نے جو حضرت اُسامہ بن زیدؓ کے آزاد کردہ غلام تھے، مجھ سے بیان کیا کہ اسی دوران کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھے، حجاج بن ایمن (مسجد میں) آئے۔ انہوں نے اپنا رکوع اور سجدہ پورا نہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: دوبارہ پڑھو۔ جب حجاج پیٹھ موڑ کر چلا تو حضرت ابن عمرؓ نے مجھ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: حجاج بن ایمن بن امّ ایمن۔ تو حضرت ابن عمرؓ نے کہا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے۔ پھر انہوں نے حضرت امّ ایمنؓ کی اولاد سے آپؐ کی محبت کا ذکر کیا۔ (ابوعبداللہ امام بخاری نے) کہا: اور میرے بعض ساتھیوں نے سلیمان (بن عبدالرحمٰن) سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے یہی بیان کیا اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: اور امّ ایمن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی بھی تھیں۔

تشریح: ذِكْرُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ: مخزومی عورت ایک معزز خاندان بنی مخزوم میں سے تھی۔ چوری کرنے پر اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ یہ مشہور واقعہ ہے جس سے ظاہر ہے کہ از روئے شریعت اسلامیہ مذہب اسلام کے تمام افراد بلا امتیاز خاندان مسؤل وجوابدہ ہیں۔ اس کا مفصل ذکر کتاب الحدود میں آئے گا۔

زیر باب ہذا چھ روایتیں ہیں جو مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے تسلسل میں ہیں۔ چھٹی روایت میں حضرت امّ ایمن رضی اللہ عنہا کا ذکر ہے جو حضرت زید بن حارثہؓ کی زوجہ اور حضرت اسامہؓ کی والدہ تھیں۔ پہلے عبید بن عمرو بن ہلال خزرجی کے نکاح میں تھیں، جن سے ایمن پیدا ہوئے۔ حضرت امّ ایمنؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضنہ (کھلائی، آیا) تھیں اور آپؐ انہیں اُمّی کہہ کر بلاتے اور ان کے بیٹے حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے بچوں سا سلوک فرماتے اور اپنے زانو پر بٹھاتے تھے۔ ان کی والدہ کی کنیت امّ ایمنؓ اپنے بیٹے ایمنؓ کی وجہ سے تھی جو پہلے خاوند سے پیدا ہوئے تھے۔ یہ غزوہ حنین میں شہید ہوگئے تھے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۱۳)

باب کی پانچویں روایت میں ایک خامی ہے جو چھٹی روایت سے دور کی گئی ہے۔ انصاری شخص جسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے رکوع و سجود ناتمام صورت میں کرتے دیکھا تھا، وہ حجاج بن ایمن خزاعی تھا اور اسے نماز دہرانے کے لئے کہا۔ دریافت کرنے پر جب انہیں بتایا گیا کہ یہ حضرت امّ ایمنؓ کے پوتے ہیں تو انہیں ان کے عالی مرتبہ ہونے کا احساس ہوا۔ اس روایت سے ظاہر ہے کہ غلام زادگی سے متعلق جذبہ نفرت بالکل مٹ چکا تھا اور جذباتِ محبت و عزت میں تبدیل ہو گیا تھا۔

قَالَ وَزَادَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي... : قَالَ کا فاعل ابو عبداللہ امام بخاری ہیں اور بَعْضُ أَصْحَابِيْ سے مراد یعقوب بن سفیانؒ ہیں۔ جنہوں نے اپنی تاریخ میں سلیمان بن عبدالرحمٰن سے نقل کیا ہے کہ حضرت امّ ایمنؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضنہ تھیں۔ اور اس کے فاعل ذہلی بھی ہوسکتے ہیں۔ زہریؒ کے مجموعہ روایات میں جس کا نام ہی زہریات ہے، یہی بات سلیمان سے نقل کی ہے۔ ان کے علاوہ طبرانی، ابو نعیم اور اسماعیلی نے مختلف اسناد سے یہی روایت سلیمان کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۱۴) (عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۲۳۵) حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ ان کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا تھیں۔

بَاب ۱۹: مَنَاقِبُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے اوصاف

۳۷۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

۳۷۳۸: محمد نے ہمیں بتایا کہ اسحاق بن نصر نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرزاق نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے معمر سے، معمر نے زہری سے، زہری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ.

نے سالم سے، سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی ﷺ کی زندگی میں کوئی شخص جب خواب دیکھتا تو نبی ﷺ کے سامنے بیان کرتا تو میں نے بھی خواہش کی کہ کوئی خواب دیکھوں جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں اور میں اس وقت کنوارا لڑکا ہی تھا۔ اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا جیسے دو فرشتے ہیں۔ انہوں نے مجھے پکڑا اور مجھے آگ کی طرف لے گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کی اندر سے ایسی بندش ہے جیسے کنوئیں کی بندش ہوتی ہے اور اس کی بھی دو منڈیریں ہیں جیسے کنوئیں کی۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں کچھ لوگ ہیں۔ میں نے ان کو پہچان لیا۔ میں کہنے لگا: میں آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ تو ایک اور فرشتہ ان دونوں سے ملا اور مجھ سے کہنے لگا: بالکل ڈرو نہیں۔ میں نے یہ خواب حضرت حفصہؓ سے بیان کیا۔

اطرافہٗ: ۴۴۰، ۱۱۲۱، ۱۱۵۶، ۳۷۴۰، ۷۰۱۵، ۷۰۲۸، ۷۰۳۰۔

۳۷۳۹: فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيْلًا.

۳۷۳۹: اور حضرت حفصہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا: عبد اللہؓ اچھا آدمی ہے، اگر وہ رات کو تہجد پڑھے۔ سالم کہتے تھے: تو پھر حضرت عبد اللہؓ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

اطرافہٗ: ۱۱۲۲، ۱۱۵۷، ۳۷۴۱، ۷۰۱۶، ۷۰۲۹، ۷۰۳۱۔

٣٧٤٠-٣٧٤١: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ.

۳۷۴۰-۳۷۴۱: یحیٰ بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا کہ (عبداللہ) بن وہب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے زہری سے، زہری نے سالم سے، سالم نے حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے، حضرت ابن عمرؓ نے اپنی بہن حضرت حفصہؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ عبداللہؓ نیک آدمی ہے۔

اطراف الحدیث۳۷۴۰: ۴۴۰، ۱۱۲۱، ۱۱۵۶، ۳۷۳۸، ۷۰۱۵، ۷۰۲۸، ۷۰۳۰۔
اطراف الحدیث۳۷۴۱: ۱۱۲۲، ۱۱۵۷، ۳۷۳۹، ۷۰۱۶، ۷۰۲۹، ۷۰۳۱۔

تشریح: مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے، فقہاء مدینہ اور عبادت گذار اشخاص میں سے تھے جو اپنے علم دین اور زہد و تقویٰ کی وجہ سے بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کے اوصاف حمیدہ سے متعلق اس باب میں تین روایتیں ہیں۔ ان میں سے پہلی دو روایات کتاب التہجد باب ۲ روایت نمبر ۱۱۲۱، ۱۱۲۲ میں مع شرح گذر چکی ہیں۔ غزوہ بدر میں ان کی عمر تیرہ سال تھی۔ ۷۴ھ میں فوت ہوگئے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۱۴)

بَاب ٢٠: مَنَاقِبُ عَمَّارٍ وَّحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار (بن یاسر) اور حضرت حذیفہ (بن یمان) رضی اللہ عنہما کے اوصاف

٣٧٤٢: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ

۳۷۴۲: مالک بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ اسرائیل نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے مغیرہ سے، مغیرہ نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں شام (کے ملک میں) آیا اور میں نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر میں نے کہا: اے اللہ! میرے لئے کوئی نیک ہم نشین مہیا کر، پھر میں لوگوں کے پاس آیا۔ ان کے پاس جا بیٹھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بوڑھا شخص آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: یہ کون

فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللهِ وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَى - فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ○ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ○ (الليل:۲-۳) وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى. قَالَ وَاللهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيْهِ إِلَى فِيَّ.

ہیں؟ لوگوں نے کہا: حضرت ابودرداءؓ۔ میں نے (ان سے) کہا: میں نے اللہ سے یہ دعا کی تھی کہ میرے لئے کوئی نیک ہم نشین میسر کرے تو اس نے میرے لئے آپ کو بھیج دیا۔ انہوں نے پوچھا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا: اہل کوفہ سے۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارے پاس امّ عبد کے بیٹے (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش (جوتے) اور تکیہ اور وضو کا برتن اپنے پاس رکھتے تھے؟ اور کیا تم میں وہ (حضرت عمار بن یاسرؓ) نہیں ہیں جن کو اللہ نے شیطان سے پناہ دی؟ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے فرمایا۔ (اور کہا:) کیا تم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ راز دار نہیں ہے کہ جس راز کو اُن کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ پھر حضرت ابودرداءؓ نے پوچھا: عبداللہؓ (بن مسعود) سورۃ اللیل کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے ان کے سامنے یہ سورۃ یوں پڑھی: وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ○ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ○ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخدا مجھے یہ سورۃ منہ در منہ اسی طرح پڑھائی۔

اطرافہُ: ۳۲۸۷، ۳۷۴۳، ۳۷۶۱، ۴۹۴۳، ۴۹۴۴، ۶۲۷۸۔

۳۷۴۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّأْمِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ

۳۷۴۳: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے مغیرہ سے، مغیرہ نے ابراہیم (نخعی) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: علقمہ شام کی طرف گئے۔ جب مسجد میں

اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالْوِسَادِ أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ○ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ○ (الليل:۲-۳) قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى. قَالَ مَا زَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوْا يَسْتَنْزِلُوْنَنِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

داخل ہوئے تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ! میرے لئے کوئی اچھا ہم نشین میسر فرما۔ پھر حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس جا کر بیٹھے اور حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ انہوں نے کہا: اہل کوفہ سے۔ حضرت ابودرداءؓ نے پوچھا: کیا تم میں یا کہا: کیا تم میں سے وہ رازدار نہیں کہ اس کے سوا اس راز کو کوئی نہیں جانتا یعنی حذیفہؓ۔ علقمہ کہتے تھے: میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور ہیں۔ حضرت ابودرداءؓ نے کہا: کیا تم میں یا کہا: کیا تم میں سے وہ شخص نہیں جس کو اللہ نے پناہ دی یعنی شیطان سے جیسا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے فرمایا یعنی عمارؓ۔ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور ہیں۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا: کیا تم میں یا کہا: تم میں سے وہ شخص نہیں ہیں جو مسواک اور تکیہ یا کہا راز رکھا کرتے تھے؟ انہوں (علقمہ) نے کہا: کیوں نہیں، ضرور ہیں۔ حضرت ابودرداءؓ نے پوچھا: سورۃ وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ○ وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ○ کو عبداللہ (بن مسعودؓ) کیسے پڑھتے تھے؟ میں نے کہا: وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: یہ لوگ اب تک میرے پیچھے پڑے رہے کہ قریب تھا کہ وہ مجھے اس بات سے پھسلا دیتے جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

اطرافہ: ۳۲۸۷، ۳۷۴۲، ۳۷۶۱، ۴۹۴۳، ۴۹۴۴، ۶۲۷۸۔

تشریح: مَنَاقِبُ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت حذیفہؓ بن یمان مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ اوّل الذکر کی ماں حضرت سمیہؓ اور ان کے باپ حضرت یاسرؓ ابتدائی مسلمانوں میں سے ہیں اور تینوں اسلام کی خاطر سخت دکھ دیئے گئے۔ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو ابوجہل نے اندامِ نہانی میں نیزہ مار کر شہید کر دیا تھا اور وہ اسلام میں پہلی شہادت پانے والی خاتون ہیں۔ حضرت عمارؓ غزوہ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کی کنیت ابوالیقظان عنسی تھی۔ حضرت عمرؓ نے کوفہ میں اپنے عہد خلافت میں بعض امور کی انجام دہی کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ جس کی وجہ سے حضرت ابودرداءؓ نے انہیں کوفہ کی طرف اپنی روایت میں منسوب کیا ہے۔
(فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۱۶)(عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۲۳۶)

حضرت حذیفہؓ: قبیلہ بنی عبس میں سے تھے۔ ان کے والد حضرت یمانؓ بن جابر بن عمرو عبسی تھے جو بنی عبدالاشہل انصاری کے حلیف تھے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں بھی کوفہ میں اسی طرح بعض امور کی انجام دہی کے لئے بھیجا اور آخر مدائن کے امیر مقرر کئے گئے۔ حضرت ابودرداءؓ نے اپنی روایت میں ان کا ذکر بھی تعریف کے ساتھ کیا ہے جو باب کا موضوع ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۱۶)

بَاب ۲۱: مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے اوصاف

۳۷۴۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنًا وَإِنَّ أَمِيْنَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

اطرافہ: ۴۳۸۲، ۷۲۵۵۔

۳۷۴۴: عمرو بن علی (فلاس) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالاعلیٰ (بصری سامی) نے ہمیں بتایا۔ خالد (حذاء) نے ابوقلابہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا، کہا: حضرت انس بن مالکؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اے میری امت! ہمارے امین ابوعبیدہ بن جراحؓ ہیں۔

۳۷۴۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

۳۷۴۵: مسلم بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابواسحاق سے،

صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

ابو اسحاق نے صلہ (بن زفر) سے، صلہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران والوں سے فرمایا: میں ضرور بھیجوں گا یعنی تمہارے پاس ایک امین جو سراسر امین ہوگا۔ یہ سن کر آپؐ کے صحابہ گردنیں اٹھا کر دیکھنے لگے اور آپؐ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

اطرافہُ: ۴۳۸۰، ۴۳۸۱، ۷۲۵۴۔

تشریح: مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: آپ کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح ہے جو بنی فہر بن مالک کے خاندان سے تھے۔ جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے اتصال ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے عہد خلافت میں شام کا امیر مقرر کیا تھا اور وہیں طاعون سے ۱۸ھ میں فوت ہوئے جہاں ان کا مقبرہ ہے، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ (عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۲۳۸)

ترمذی میں بھی اسی مفہوم کی ایک لمبی روایت ہے جس میں ان کے امین ہونے کے بارے میں مندرجہ ذیل الفاظ منقول ہیں اور اس میں خلفاء راشدین کی نسبت ہے: أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْ بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ۔ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنًا وَّإِنَّ أَمِيْنَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔[1]

(ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل وزید بن ثابت و ابی بن کعب)

امام بخاریؒ کی کڑی شرائط صحت کے مطابق یہ روایت صحیح نہیں، اس لئے اس کو قبول نہیں کیا۔ موقع محل کی مناسبت سے تو افراد کی بعض خوبیاں بیان کی جاسکتی ہیں۔ لیکن افضل التفضیل کے صیغے سے بعض افراد کی تخصیص قابل تحقیق ہے۔

---

[1] ترجمہ: {میری امت میں سے ان پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابو بکرؓ ہیں۔ اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہنے والے عمرؓ ہیں۔ اور عثمانؓ ان میں سے سب سے زیادہ حیادار ہیں۔ اور ان میں سے کتاب اللہ کا زیادہ علم رکھنے والے اُبیّ بن کعبؓ ہیں۔ اور ان میں سے فرائض کا زیادہ علم رکھنے والے زید بن ثابتؓ ہیں۔ اور ان میں سے حلال و حرام کا زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبلؓ ہیں۔ سنو، ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراحؓ ہیں۔}

بَاب: ذِكْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

حضرت مصعب بن عمیرؓ کا ذکر

بَاب ٢٢: مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے اوصاف

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَسَنَ.

نافع بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ کو گلے لگایا۔

٣٧٤٦: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوْسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُوْلُ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

اطرافہ: ۲۷۰۴، ۳۶۲۹، ۷۱۰۹۔

۳۷۴۶: صدقہ (بن فضل) نے ہم سے بیان کیا کہ ابن عیینہ نے ہمیں بتایا کہ ابو موسیٰ نے حسن (بصری) سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت ابوبکرہؓ سے سنا۔ (وہ کہتے تھے:) میں نے نبی ﷺ سے منبر پر سنا اور حسنؓ آپؐ کے پہلو میں تھے۔ کبھی آپؐ لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی حسنؓ کی طرف۔ آپؐ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے گا۔

٣٧٤٧: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ.

اطرافہ: ۳۷۳۵، ۶۰۰۳۔

۳۷۴۷: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ معتمر نے ہمیں بتایا، کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ابو عثمان نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے، حضرت اسامہؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپؐ انہیں اور حضرت حسنؓ کو لیتے اور فرماتے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں اس لئے تو بھی ان سے محبت رکھ یا کچھ اسی طرح فرماتے۔

٣٧٤٨: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ.

۳۷۴۸: محمد بن حسین بن ابراہیم نے مجھ سے بیان کیا، کہا: حسین بن محمد نے مجھے بتایا کہ جریر نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین بن علی (رضی اللہ عنہما) کا سر لایا گیا جو ایک طشت میں رکھا گیا تو وہ چھڑی سے ان کے منہ پر ٹھکرانے لگا اور ان کی خوبصورتی کے متعلق کچھ کہا۔ حضرت انسؓ نے کہا: وہ سب لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور ان کے بالوں میں وسمے کا خضاب لگا تھا۔

٣٧٤٩: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

۳۷۴۹: حجاج بن منہال نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عدی نے مجھے خبر دی، کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علیؓ آپؐ کے کندھے پر تھے۔ آپؐ فرماتے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

٣٧٥٠: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ

۳۷۵۰: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی۔ کہا کہ عمر بن سعید بن ابی حسین نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، ابن ابی ملیکہ نے عقبہ بن حارث سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

وَهُوَ يَقُوْلُ بِأَبِي شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَّعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

طرفهُ: ۳۵۴۲۔

کو دیکھا: انہوں نے حضرت حسنؓ کو اُٹھایا اور وہ یہ کہہ رہے تھے: میرا باپ تجھ پر قربان۔ یہ تو نبیؐ کی شکل و شباہت ہے، علیؓ کی شکل و شباہت نہیں اور حضرت علیؓ ہنس رہے تھے۔

۳۷۵۱: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَصَدَقَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَّاقِدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ.

طرفهُ: ۳۷۱۳۔

۳۷۵۱: یحیٰی بن معین اور صدقہ (بن فضل) نے مجھ سے بیان کیا۔ ان دونوں نے کہا: محمد بن جعفر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبہ سے، شعبہ نے واقد (بن محمد) سے، واقد نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: حضرت ابوبکرؓ نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مدنظر رکھتے ہوئے آپؐ کے اہل بیت کا خیال رکھو۔

۳۷۵۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.

۳۷۵۲: ابراہیم بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام بن یوسف نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے معمر سے، معمر نے زہری سے، زہری نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ اور عبدالرزاق نے یوں کہا کہ معمر نے زہری سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ حضرت انسؓ نے مجھے خبر دی۔ انہوں نے کہا: حضرت حسن بن علیؓ سے بڑھ کر اور کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہ تھا۔

۳۷۵۳: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْم

۳۷۵۳: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا کہ شعبہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے روایت کی کہ میں نے

سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

طرفہ: ۵۹۹۴۔

(عبد الرحمٰن) بن ابی نعم سے سنا۔ (انہوں نے کہا:) میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا اور کسی نے ان سے محرم کے متعلق پوچھا۔ شعبہ کہتے تھے: میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوچھا تھا کہ اگر محرم کوئی بِھڑ مار ڈالے؟ تو انہوں نے جواب دیا: عراق والے بِھڑوں کے متعلق پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو مروا ڈالا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں نواسوں کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

تشریح: مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے مناقب ایک ہی باب میں اکٹھے بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے تحت آٹھ روایتیں ہیں۔ پہلی دو میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے تھے اور تیسری میں حضرت حسینؓ کی شہادت کا ذکر ہے۔ باقی روایتیں تقریباً مشترک ہیں۔ ان میں سے ایک روایت (نمبر ۳۷۴۸) میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شکل وصورت میں آنحضرت ﷺ کے شبیہ اور دوسری روایت (نمبر ۳۷۵۰) میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپؐ کے شبیہ بتائے گئے ہیں اور یہ کہ دونوں نواسے آپؐ کو محبوب تھے اور جب کمسن بچے تھے تو آنحضرت ﷺ نے ان دونوں کی محبت کا ذکر فرمایا اور دعا کی: اے اللہ! یہ مجھے محبوب ہیں، تو بھی انہیں اپنا محبوب بنا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسین) اس تعلق میں یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ ایک کے ذکر سے دوسروں کے ذکر کی نفی نہیں ہوتی۔

حضرت امام حسنؓ کی ولادت رمضان ۳ھ میں اور حضرت امام حسینؓ کی ولادت شعبان ۴ھ میں ہوئی۔ اوّل الذکر (حضرت امام حسنؓ) ۵۰ھ میں زہر سے شہید کیے گئے جبکہ وہ مدینہ منورہ میں تھے اور ثانی الذکر (حضرت امام حسینؓ) عبید اللہ بن زیاد کے حکم سے شہید کئے گئے۔ ابن زیاد، یزید بن معاویہ کی طرف سے کوفہ میں امیر تھا۔ باشندگان کوفہ ہی نے حضرت امام حسینؓ کو اپنی اطاعت کا یقین دلا کر اپنے پاس بلایا تھا۔ یزید نے اطلاع پا کر ابن زیاد کو وہاں پہلے بھیج دیا۔ حضرت امام حسینؓ نے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو پہلے بھیجا تا لوگوں سے بیعت اطاعت لیں اور ایک لشکر بھی روانہ کیا اس خوف سے کہ مبادا اہل کوفہ غداری سے پیش آئیں۔ چنانچہ اکثر نے غداری کی۔ مسلم بن عقیل بھی شہید ہوئے اور آخر حضرت امام حسینؓ کا سر بھی قلم کر کے طشت میں ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا المناک واقعہ عاشورہ کے روز ۶۱ھ میں ہوا۔ اسی جانگداز واقعہ کا ذکر اس باب کی تیسری اور آٹھویں روایت میں اختصار سے ہے۔ کتاب الفتن میں مزید ذکر آئے گا۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۱۲۱)

بَاب۲۳: مَنَاقِبُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابو بکر کے آزاد کردہ غلام حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہما کے اوصاف

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہاری جوتیوں کے چلنے کی آواز سنی ہے۔

۳۷۵٤: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا.

۳۷۵۴: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا: حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے: حضرت ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار کو آزاد کیا یعنی حضرت بلالؓ کو۔

۳۷۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ.

۳۷۵۵: ابن نمیر (محمد بن عبداللہ) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن عبید سے روایت کی کہ اسماعیل نے ہمیں بتایا۔ قیس سے روایت ہے کہ حضرت بلالؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا: اگر آپ نے اپنی ذات کے لئے مجھے خریدا تھا تو پھر آپ مجھے اپنے پاس رہنے دیں اور اگر محض اللہ کے لئے خریدا تھا تو مجھ کو جانے دیں کہ میں اللہ کا کام کروں۔

تشریح: مَنَاقِبُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کی نسبت مشہور تو یہ ہے کہ وہ حبشی النسل تھے اور نوبہ کے باشندے۔ یہی طبرانی نے حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے۔ لیکن ابن سعدؒ نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ وہ قبیلہ بنی جُمح کے بعض

سرداروں کی اولاد میں سے تھے۔ ان کی والدہ کا نام حمامہ تھا۔ قبائلی جنگ میں قید ہو گئے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے بذریعہ حضرت عباسؓ انہیں پانچ اوقیہ چاندی سے خرید لیا تھا۔ اسلام کی وجہ سے انہوں نے سخت ایذائیں سہیں۔ (۱)
(فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۲۶)

اس تعلق میں کتاب البیوع باب ۱۰۰ مع تشریح دیکھئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انہیں سردار سے ملقب کرنا بلا وجہ نہ تھا۔ عنوان باب ۲۳ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کے لئے کتاب التہجد باب ۱۷ روایت نمبر ۱۱۴۹ دیکھئے۔

بَاب ٢٤ : ذِكْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر

٣٧٥٦: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ.

۳۷۵۶: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ عبد الوارث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے خالد (حذاء) سے، خالد نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے سے مجھے لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت سکھا۔

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ.

ابو معمر نے ہم سے بیان کیا کہ عبد الوارث نے ہمیں بتایا۔ پھر یہی روایت بیان کی۔ اس میں یوں ہے کہ اے اللہ! اس کو کتاب کا علم دے۔

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ... مِثْلَهُ، وَالْحِكْمَةُ الْإِصَابَةُ فِي غَيْرِ النُّبُوَّةِ.

موسیٰ (بن اسماعیل) نے ہم سے بیان کیا کہ وہیب نے ہمیں بتایا کہ خالد سے اسی طرح مروی ہے...... اور حکمت نبوت کے علاوہ بھی (افراد کو) مل سکتی ہے۔

اطرافہُ: ۷۵، ۱۴۳، ۷۲۷۰۔

---

۱) الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر بلال بن رباح مولی أبی بکر، جزء۳ صفحہ ۲۳۲
مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع للامام معمر، باب أصحاب النبی ﷺ، جزء۱۱ صفحہ ۲۳۴

تشریح: ذِکْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: عبداللہؓ ان کا نام تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور حضرت عباسؓ کے بیٹے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا ان کے بچپن میں کی وہ قبول ہوئی۔ ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے۔ فہم قرآن مجید عطا کئے گئے اور کتب تفاسیر و احادیث میں ان کی شرح کے جابجا حوالہ جات منقول ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور تابعین بوقت اشکال اکثر انہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ دعائے نبوی میں (اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ) حکمت سکھائے جانے سے مراد صحیح فیصلہ کرنے کی قوت ہے۔ بعض روایات میں اس دعا کے الفاظ مختلف مروی ہیں۔ کسی میں ہے: عَلِّمْهُ الْكِتَابَ اور کسی میں عَلِّمْهُ التَّأْوِيْلَ اور کسی میں فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ یعنی دین میں اسے سمجھ عطا کر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مشہور فقہائے دین میں شمار ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۲۷)

بَاب ۲۵: مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اوصاف

۳۷۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَهَا سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ.

۳۷۵۷: احمد بن واقد نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ اور حضرت ابن رواحہؓ کی موت کی خبر دی، پیشتر اس کے کہ لوگوں کے پاس ان سے متعلق کوئی خبر آئی۔ آپؐ نے فرمایا: زیدؓ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہوئے۔ پھر جعفرؓ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہوئے۔ پھر ابن رواحہؓ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہوئے اور آپؐ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولیدؓ) نے جھنڈا لیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اسے فتح دی۔

اطرافہ: ۱۲۴۶، ۲۷۹۸، ۳۰۶۳، ۳۶۳۰، ۴۲۶۲۔

تشریح: مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت خالد بن ولیدؓ (بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم) اپنی شہرت کی وجہ سے تاریخ اسلام میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ دونوں سے ملتا ہے۔ ان کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۲۸) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سیف اللہ کا لقب عطا فرمایا اور وہ واقعی اس وصف کے مصداق ثابت ہوئے۔ ہر میدان مقابلہ میں فتح وظفر ان کے ہاتھوں کو چومتی تھی۔

بَاب ۲۶: مَنَاقِبُ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سالمؓ کے اوصاف

۳۷۵۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَقْرِئُوْا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا أَدْرِي بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذٍ.

اطرافہ: ۳۷۶۰، ۳۸۰۶، ۳۸۰۸، ۴۹۹۹۔

۳۷۵۸: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو بن مرہ سے، عمرو نے ابراہیم سے، ابراہیم نے مسروق سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے سامنے حضرت عبداللہؓ (بن مسعود) کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا: وہ تو ایسے شخص ہیں کہ میں ان سے اس وقت سے محبت رکھتا ہوں جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: چار شخصوں سے قرآن پڑھو: عبداللہ بن مسعودؓ سے۔ اور آپؐ نے پہلے ان کا نام لیا اور ابوحذیفہؓ کے غلام سالمؓ سے اور اُبیّ بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ سے۔ مسروق نے کہا: مجھے یاد نہیں کہ آپؐ نے حضرت اُبیّ کا پہلے نام لیا یا حضرت معاذؓ کا۔

تشریح: مَنَاقِبُ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت سالمؓ حضرت ابوحذیفہؓ (بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس) کے متبنیٰ تھے۔ آیتِ کریمہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ کے نزول کے بعد مولیٰ ابی حذیفہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ حضرت ابوحذیفہؓ اکابر صحابہ میں سے ہیں جو سالمؓ کے اور سالمؓ ان کے مولیٰ تھے۔ مولیٰ کی اصطلاح کا اردو زبان میں صحیح مترادف نہیں۔ آقا کے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور آزاد کردہ غلام کے معنوں میں بھی۔ لیکن درحقیقت یہ جنگی اصطلاح ہے۔ قبائلی جنگ کے خطرہ کی وجہ سے ہر قبیلے بلکہ ہر شخص نے

بذریعہ عہد و پیمان کسی قبیلے یا شخص کو اپنا دوست بنایا ہوا تھا جسے مولیٰ کہتے تھے۔ غلام کو آزادی دیتے وقت اس سے بھی عہد لیا جاتا تھا کہ بوقت خطرہ آزاد کرنے والے کا مددگار ہوگا۔ اس لئے ایسے غلام کو بھی مولیٰ کہتے تھے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ اچھے قاریوں میں سے تھے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول روایت زیر باب میں مذکور ہے اور کتاب الأذان باب ۵۴ روایت نمبر ۶۹۲ میں گذر چکا ہے کہ یہ قبا میں اس وقت مہاجرین کو نماز پڑھایا کرتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کے مولیٰ حضرت ابوحذیفہؓ نے بھی غزوہ یمامہ میں جام شہادت پیا۔ رضی اللہ عنہما۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۲۹)

بَاب۲۷: مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اوصاف

۳۷۵۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا.

اطرافہٗ: ۳۵۵۹، ۶۰۲۹، ۶۰۳۵۔

۳۷۵۹: حفص بن عمر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ سلیمان سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے ابووائل سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے مسروق سے سنا۔ انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمروؓ (بن عاص) کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو درشت زبان تھے اور نہ تکلف سے درشتی کا اظہار کرنے والے تھے۔ اور آپؐ نے فرمایا: تم میں سے وہ مجھے زیادہ پیارے ہیں جو اخلاق میں نہایت اچھے ہیں۔

۳۷۶۰: وَقَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

اطرافہٗ: ۳۷۵۸، ۳۸۰۶، ۳۸۰۸، ۴۹۹۹۔

۳۷۶۰: اور آپؐ نے فرمایا: چار شخصوں سے قرآن سیکھو- عبداللہ بن مسعودؓ اور سالم مولیٰ ابوحذیفہؓ سے اور اُبیّ بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ سے۔

٣٧٦١: حَدَّثَنَا مُوْسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيْسًا {صَالِحًا[۱]} فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ اسْتَجَابَ اللهُ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِي أُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ فَقَرَأْتُ: وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ○ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ○ (الليل:۲-۳) وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ أَقْرَأَنِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ إِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوْا يَرُدُّوْنَنِي.

۳۷۶۱: موسیٰ (بن اسماعیل) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابوعوانہ سے، ابوعوانہ نے مغیرہ سے، مغیرہ نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی کہ میں شام گیا اور میں نے دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے کہا: اے اللہ! میرے لئے کوئی اچھا ہم نشین میسر کر۔ پھر میں نے ایک بزرگ کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ قریب آئے تو میں نے دل میں کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی ہے۔ انہوں نے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا: اہل کوفہ سے۔ انہوں نے کہا: کیا تم میں وہ شخص نہیں تھا جو جوتی اور تکیہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کا برتن اپنے پاس رکھتا تھا؟ کیا وہ شخص تم میں نہ تھا جسے اللہ نے شیطان سے پناہ دی؟ کیا تم میں وہ رازدار نہیں جس راز کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا؟ امّ عبد کے بیٹے (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) سورۃ وَالَّيْلِ کس طرح پڑھتے تھے؟ میں نے پڑھا: وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ○ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ○ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی منہ در منہ یہی پڑھایا تھا۔ یہ لوگ میرے پیچھے پڑے رہے یہاں تک کہ قریب تھا کہ مجھے اس قراءت سے ہٹا دیتے۔

اطرافہٗ: ۳۲۸۷، ۳۷۴۲، ۳۷۴۳، ۴۹۴۳، ۴۹۴۴، ۶۲۷۸۔

۱) لفظ صَالِحًا فتح الباری مطبوعہ انصاریہ کے مطابق ہے۔ (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۱۲۹) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

۳۷٦۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيْبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

طرفہٗ: ۶۰۹۷۔

۳۷۶۲: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابواسحاق سے، ابواسحاق نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: ہم نے حضرت حذیفہؓ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو خصلت اور روش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہو تا کہ ہم اس سے دین کا علم حاصل کریں تو انہوں نے کہا: خصلت اور اطوار اور وضع وقطع میں امّ عبد کے بیٹے سے زیادہ میں کسی کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں پاتا۔

۳۷٦۳: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِيْنًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

طرفہٗ: ۴۳۸۴۔

۳۷۶۳: محمد بن علاء نے مجھ سے بیان کیا کہ ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے کہا: میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ ابواسحاق سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: اسود بن یزید نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں اور میرا بھائی یمن سے واپس آئے اور ہم ایک مدت تک اسی خیال میں رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں کیونکہ ہم ان کو اور ان کی والدہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھا کرتے تھے۔

تشریح: مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت عبداللہؓ کے والد مسعود بن غافل بن حبیب جو الیاس بن مضر کے خاندان کے ایک فرد تھے، زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے اور ان کی بیوہ امّ عبد (والدہ حضرت عبداللہؓ) نے اسلام قبول کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی چھ سابقین اولین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے دو ہجرتیں کیں- حبشہ کی ہجرت اور مدینہ کی ہجرت۔ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں کوفہ میں ناظم بیت المال کے عہدے پر مقرر تھے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے دوران اپنی عمر کے آخری ایام میں مدینہ واپس آئے اور ۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ ان کی عمر ساٹھ سال سے زیادہ تھی اور مشہور علماء صحابہ میں سے تھے۔ اکثر صحابہ نے ان سے علم دین سیکھا۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۳۰) زیر باب پانچ روایتیں منقول ہیں، جن سے ان کے اوصاف حمیدہ کا پتہ چلتا ہے۔

بَاب۲۸: ذِكْرُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

٣٧٦٤: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَّعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

طرفہُ: ۳۷۶۵۔

۳۷۶۴: حسن بن بشر نے ہم سے بیان کیا کہ معافی (بن عمران ازدی) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عثمان بن اسود سے، عثمان نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھی اور ان کے پاس حضرت ابن عباسؓ کے غلام تھے۔ وہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس آئے تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا: انہیں رہنے دو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں۔

٣٧٦٥: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيْهٌ.

طرفہُ: ۳۷۶۴۔

۳۷۶۵: (سعید) بن ابی مریم نے ہم سے بیان کیا کہ نافع بن عمر نے ہمیں بتایا کہ ابن ابی ملیکہ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا: کیا امیر المؤمنین حضرت معاویہؓ کے متعلق آپ کو کچھ اعتراض ہے کیونکہ وہ ایک رکعت وتر پڑھتے رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ تو خود فقیہہ ہیں۔

٣٧٦٦: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۳۷۶۶: عمرو بن عباس نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن جعفر نے ہمیں بتایا۔ شعبہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابو تیاح سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے حمران بن ابان سے سنا۔ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: تم لوگ یہ نماز پڑھتے ہو۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ چکے ہیں۔ ہم نے آپؐ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپؐ نے ان کے پڑھنے سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتیں۔

طرفهُ: ۵۸۷۔

تشریح: ذِكْرُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسفیانؓ کے بیٹے تھے۔ تاریخ اسلام میں ان کی کافی شہرت ہے۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور ان کے والدین نے ان کے بعد اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوسفیانؓ امیہ بن عبد شمس کے خاندان سے تھے۔ حضرت معاویہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے بہرہ ور ہوئے اور آپؐ کے کاتب بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اپنے بھائی یزید بن ابی سفیانؓ کی وفات کے بعد ۱۹ ہجری میں دمشق کے امیر ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک اسی عہدے پر رہے اور اس کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ کے ساتھ ان کی جنگ رہی اور آخر لوگوں نے ۴۱ھ میں ان کی امارت پر اتفاق کر لیا (کہ یہ جھگڑا دشمنانِ اسلام کو جرأت دے رہا تھا۔) ۶۰ھ میں فوت ہوئے۔ ان کا سارا عرصہ ولایت، امارت، جنگ و قتال اور حکمرانی کے درمیان مسلسل چالیس سال کا تھا۔
(فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۳۱)

اس باب کے تحت تین روایتیں ہیں۔ جن سے ان کی فقیہانہ قدر و منزلت کا علم ہوتا ہے اور حضرت ابن عباسؓ جیسے صحابہ کرام انہیں بوجہ مصاحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ باقی رہی ان کی خاندان علوی کے ساتھ رقابت و مناقشت اور جنگ و قتال، سو اس بارہ میں حضرت امام بخاریؒ خاموش ہیں۔

باب کی پہلی روایت معافیٰ بن عمران ازدی موصلی سے ہے۔ وَكَانَ مِنَ الثِّقَاتِ النُّبَلَآءِ- اور وہ شریف و قابل اعتماد ہیں۔ سفیان ثوریؒ کے شاگرد ہیں اور بعض تابعین سے بھی ملے ہیں۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۳۱)

بَاب ٢٩: مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

حضرت فاطمہ علیہا السلام کے اوصاف

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؓ سردار خواتینِ اہلِ جنت ہے۔

٣٧٦٧: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

۳۷۶۷: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ ابن عیینہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو بن دینار سے، عمرو نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؓ میری لختِ جگر ہے، جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

اطرافہٗ: ۹۲۶، ۳۱۱۰، ۳۷۱۴، ۳۷۲۹، ۵۲۳۰، ۵۲۷۸۔

[1] {حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ قَزَعَةَ أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوَفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ

{یحییٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا۔ ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں کہ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو اپنی اس بیماری میں جس میں کہ آپؐ اٹھائے گئے، بلایا۔ اور آپؐ نے چپکے سے کچھ فرمایا تو وہ رو پڑیں۔ پھر اس کے بعد آپؐ نے ان کو بلایا اور ان سے چپکے سے بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ کہتی تھیں: میں نے فاطمہؓ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے جو چپکے سے مجھ سے بات کی تو آپؐ نے مجھے بتایا تھا کہ آپؐ اس بیماری

---

۱) یہ روایت صحیح بخاری مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی کے مطابق ہے۔ (صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۳۲)

فَأَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. }

میں اٹھائے جائیں گے، جس میں کہ آپؐ فوت ہوگئے اور میں رو پڑی۔ پھر آپؐ نے مجھ سے راز کی بات کی تو آپؐ نے مجھے بتایا کہ میں آپؐ کے اہل بیت میں سے پہلی ہوں گی جو آپؐ سے ملوں گی۔ یہ سن کر میں ہنس پڑی۔}

أنظر: ۳۷۱۵، ۳۷۱٦۔

تشریح: مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا محتاج تعارف نہیں۔ عنوانِ باب میں قول نبویؐ کا جو حوالہ منقول ہے، کتاب المناقب باب ۲۵: علاماتُ النُّبُوَّةِ میں گذر چکا ہے۔ (دیکھئے روایت نمبر ۳۶۲۴) دونوں روایتیں زیر باب ۱۲ بھی گذر چکی ہیں۔ اس تعلق میں کتاب احادیث الأنبیاء باب ۴۵، ۴۶ نیز اس تعلق میں کتاب مناقب الأنصار باب ۲۰: تزویج النبی ﷺ خدیجۃ بھی دیکھئے۔ علماء نے یہ بحث عبث اٹھائی ہے کہ آیا وہ حضرت مریم علیہا السلام سے افضل تھیں یا نہیں۔

بَاب ۳۰: فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۳۷٦۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اطرافہ: ۳۲۱۷، ۶۲۰۱، ۶۲۴۹، ۶۲۵۳۔

۳۷٦۸: یحيٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے ابن شہاب سے روایت کی۔ ابوسلمہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا: عائشہ! یہ جبریل ہیں۔ تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپؐ جو کچھ دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھتی۔ اس سے ان کی مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے تھی۔

۳۷٦۹: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ. وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

۳۷٦۹: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ دوسری سند (امام بخاریؒ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

اطرافهُ: ۳۴۱۱، ۳۴۳۳، ۵۴۱۸۔

کہتے ہیں) کہ ہم سے عمرو (بن مرزوق) نے بیان کیا۔ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو بن مرہ سے، عمرو نے مرہ سے، مرہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں سے بہت سے اور عورتوں سے کوئی کامل نہ ہوئی مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بیوی اور عائشہؓ کی فضیلت باقی عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی تمام کھانوں پر۔

۳۷۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

اطرافهُ: ۵۴۱۹، ۵۴۲۸۔

۳۷۷۰: عبدالعزیز بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: محمد بن جعفر نے مجھے بتایا کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: عائشہؓ کی فضیلت باقی تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کی فضیلت باقی تمام کھانوں پر۔

۳۷۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ

۳۷۷۱: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا۔ عبدالوہاب بن عبدالمجید نے ہمیں بتایا۔ ابن عون نے ہم سے کہا: انہوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی کہ حضرت عائشہؓ بیمار ہوئیں تو حضرت ابن عباسؓ ان کے پاس آئے اور کہا: اے امّ المؤمنین!

تَقْدَمِيْنَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ.

آپ تو ایسی جگہ جائیں گی جہاں آپ کے سچے پیش رَو موجود ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ۔

اطرافهُ: ۴۷۵۳، ۴۷۵۴۔

۳۷۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوْفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوْهُ أَوْ إِيَّاهَا.

۳۷۷۲: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا۔ شعبہ نے حکم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابووائل سے سنا۔ انہوں نے کہا: جب حضرت علیؓ نے حضرت عمارؓ اور حضرت حسنؓ کو کوفہ کی طرف بھیجا تا لوگوں کو لڑائی کے لئے جمع کریں۔ حضرت عمارؓ لوگوں سے مخاطب ہوئے اور کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ آنحضرت ﷺ کی زوجہ ہیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ مگر بات یہ ہے کہ اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ حضرت علیؓ کی پیروی کروگے یا حضرت عائشہؓ کی۔

اطرافهُ: ۷۱۰۰، ۷۱۰۱۔

۳۷۷۳: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۷۷۳: عبید بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابواسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت اسماءؓ سے ایک ہار مستعار لیا اور وہ گم ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا اور انہیں نماز کا وقت آگیا تو بغیر وضو کے ہی انہوں نے نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا فَوَاللهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ فِيْهِ لِلْمُسْلِمِيْنَ بَرَكَةً.

پاس آئے تو انہوں نے آپؐ سے اس کی شکایت کی اور تیمم کا حکم نازل ہوا۔ حضرت اُسید بن حضیرؓ کہنے لگے: (عائشہؓ!) اللہ آپ کو جزائے خیر دے، آپ پر بخدا جو بھی مصیبت کبھی نازل ہوئی تو ضرور ہی اللہ نے آپ کے لیے اس سے نکلنے کی راہ پیدا کر دی اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت ڈالی۔

اطرافہُ: ۳۳۴، ۳۳۶، ۳۶۷۲، ۴۵۸۳، ۴۶۰۷، ۴۶۰۸، ۵۱۶۴، ۵۲۵۰، ۵۸۸۲، ۶۸۴۴، ۶۸۴۵۔

٣٧٧٤: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُوْرُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُوْلُ أَيْنَ أَنَا غَدًا {أَيْنَ أَنَا غَدًا[۱]} حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ.

۳۷۷۴: عبید بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابواسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو اپنی بیماری میں اپنی ازواج کے پاس باری باری جانے لگے اور پوچھتے کہ کل میں کہاں ہوں گا؟ {کل میں کہاں ہوں گا؟} کیونکہ آپؐ کو حضرت عائشہؓ کے گھر جانے کی خواہش تھی۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: جب میرا دن ہوا تو پھر آپؐ کو تسلی ہوئی۔

اطرافہُ: ۸۹۰، ۱۳۸۹، ۳۱۰۰، ۴۴۳۸، ۴۴۴۶، ۴۴۴۹، ۴۴۵۰، ۴۴۵۱، ۵۲۱۷، ۶۵۱۰۔

٣٧٧٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللهِ إِنَّ النَّاسَ

۳۷۷۵: عبداللہ بن عبدالوہاب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد نے ہمیں بتایا کہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا، کہا: لوگ حضرت عائشہؓ کی باری کا دن اپنے ہدیئے پیش کرنے کے لئے زیادہ مناسب سمجھ کر انتظار کرتے رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: یہ دیکھ کر میری سوکنیں امّ سلمہؓ کے ہاں اکٹھی ہوئیں

۱) فتح الباری مطبوعہ بولاق میں یہ الفاظ دو دفعہ آئے ہیں۔ (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۱۳۵) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِي رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُّهْدُوْا إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا.

اور کہنے لگیں: امّ سلمہ! لوگ بخدا عائشہؓ کی باری کے دن اپنے ہدیئے پیش کرنے کو زیادہ مناسب سمجھ کر انتظار کرتے رہتے ہیں اور ہم بھی اچھی بات کو اسی طرح چاہتی ہیں جس طرح عائشہؓ چاہتی ہیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں کہ لوگ آپؐ کو جہاں بھی آپؐ ہوں یا جہاں بھی آپؐ باری پر جائیں آپؐ کو ہدیہ بھیجا کریں۔ امّ سلمہؓ نے نبی ﷺ سے یہ ذکر کیا۔ وہ کہتی تھیں: آپؐ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ جب آپؐ دوبارہ میرے پاس آئے تو میں نے (دوبارہ) آپؐ سے یہ ذکر کیا۔ آپؐ نے پھر منہ پھیر لیا۔ جب آپؐ تیسری دفعہ آئے تو میں نے آپؐ سے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ام سلمہؓ! عائشہؓ کی وجہ سے مجھے مت ستاؤ۔ کیونکہ اللہ کی قسم مجھ پر کبھی وحی نازل نہیں ہوئی جب میں عائشہؓ کے سوا تم میں سے کسی کے لحاف میں ہوتا ہوں۔

اطرافهُ: ۲۵۷۴، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱۔

تشریح: **فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے تعلق میں اس باب کے تحت آٹھ روایتیں منقول ہیں۔ پہلی روایت میں ان کی روحانی منزلت کا بیان ہے کہ وہ اہل مکاشفہ تھیں۔ چنانچہ اسی روایت میں ان کے روحانی مقام کے بارے میں ضمناً صراحت ہے اور دوسری اور تیسری روایت میں ایک تشبیہ سے ان کی باقی عورتوں سے امتیازی خوبی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ثرید از روئے لغت گوشت کے شوربے میں ترشدہ ٹکڑوں کو کہتے ہیں۔ (لسان العرب- ثرد) (اقرب الموارد- ثرد) مگر جو ثرید مجھے عربی ممالک میں کھانے کا موقع ملا ہے وہ گندم اور دیگر حبوب کی اکثر اجناس کا کوفتہ و بیختہ گوشت کے شوربے میں پختہ تیار کردہ مالیدہ سا ہوتا ہے جس میں بادام و پستہ بھی ڈالا جاتا ہے اور کھانے میں نہایت لذیذ کھانا ہے جو اس ملک میں کھایا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا تشبیہ سے بتایا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جامع الصفات خاتون ہیں جو اپنے اندر ہر خوبی رکھتی ہیں اور کارآمد وجود ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس تشبیہ کو پہلی روایت کے بعد ذکر کیا ہے مبادا کوئی دنیا دار اسے نفسانی لذت پر محمول کرے۔

مذکورہ بالا مثال میں فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی ازواج ہیں نہ کہ سارے جہان کی عورتیں جن میں مریم صدیقہ و آسیہ و خدیجہ و فاطمہ علیہن السلام بھی شامل ہیں۔ غلط فہمی سے بچانے کے لئے ان روایتوں کو نمبر دوم پر ذکر کیا ہے۔ امام ابن حجرؒ نے بھی اس نسبتی فضیلت کی طرف توجہ دلائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث أَفْضَلُ نِسَآءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَد وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ[1] کا حوالہ بطور تائید دیا ہے۔ حدیث خَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ مناقب خدیجہؓ کے باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے منقول ہے۔ (دیکھئے کتاب مناقب الانصار باب ۲۰) اور لکھا ہے کہ ثرید سے کامل ثرید مراد ہے اور شاعر کے قول کا حوالہ نقل کیا ہے:

إِذَا مَا الْخُبْزُ تَأْدِمُهُ بِلَحْمٍ فَذَاكَ أَمَانَةُ اللهِ الثَّرِيْدُ

(فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۱۳۶)

پانچویں روایت (نمبر ۳۷۷۲) کا تعلق جنگ جمل سے ہے۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے رک گئیں اور انتقام کا مطالبہ کرنے والوں کی ہم خیال تھیں کہ پہلے قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ سے انتقام لیا جائے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کا جواب تھا کہ بیعت خلافت پر پہلے جمع ہونا موجودہ فتنہ پردازی کے فرو کے لیے ضروری ہے اور امن قائم ہونے پر بعد از تحقیق انتقام لیا جاسکتا ہے تا انتقام میں صحیح طریق اختیار کیا جائے۔ اس اختلاف پر جو لوگ جوش میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے آمادہ ہوگئے تھے ان کی صف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور وہ اونٹ پر سوار ہو کر میدان کارزار میں بذات خود گئیں اور لوگوں کو جوش دلاتی رہیں۔ روایت نمبر ۳۷۷۲ میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔ چونکہ سمجھدار اور بے نفس تھیں، حضرت علیؓ کے سمجھانے سے سمجھ گئیں اور ان کی بیعت کرلی۔ چونکہ حضرت عائشہؓ اونٹ پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوئی تھیں، اس لئے یہ واقعہ جنگ جمل کے نام سے تاریخ اسلامی میں مشہور ہے۔

روایت نمبر ۳۷۷۳ میں ہار گم ہونے کے واقعہ کا تفصیلاً ذکر گذر چکا ہے۔ یہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک برکت کے حوالے سے تیمم کے امر تشریع کا ذکر ہے۔ اس تعلق میں دیکھئے کتاب التیمم۔

روایت نمبر ۳۷۷۴ کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری اور اس میں تیمارداری سے ہے۔ آخری روایت سے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیک ازواج کی وسعت قلبی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب خوشنودی کا ذکر ہے وہاں اس سے آپؐ کی نزاہت نفس کا علم بھی ہوتا ہے۔ آپؐ نے کسی سے کہنا پسند نہ فرمایا کہ مجھے فلاں گھر میں ہدیئے بھیجا کرو بلکہ اس بارے میں ایک بیوی کی تجویز کو بُرا منایا اور اس بیوی سے ناراضگی میں اعراض فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَآلِهِ۔

---

۱) المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابه، خديجة بنت خويلد، جزء ۳ صفحہ ۱۸۵

یہ بتایا جاچکا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا امّ رومانؓ زوجہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ اور ان کے سن پیدائش کے بارے میں صرف تخمینہ ہی ہے۔ امام ابن حجرؒ نے آٹھ اور دس سال کے درمیان ہجرت سے قبل بتایا ہے کہ وہ مکہ میں پیدا ہوئی تھیں اور ان کا رخصتانہ ہجرت کے دو تین سال بعد بالغ ہونے پر عمل میں لایا گیا تھا۔ اٹھارہ سال تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت اور نیک صحبت سے مستفیض ہوئیں اور اکابر صحابہ کرام اور تابعین ان سے استفادہ علم کرتے تھے۔ بڑی صائب الرائے تھیں۔ جس کی وجہ سے عند الضرورت ملکی مہمات میں ان سے مشورہ حاصل کیا جاتا تھا۔ حضرت معاویہؓ ان کی بڑی قدر کرتے تھے اور انہی کے دَور میں تقریباً ستر سال کی عمر میں ۵۸ھ میں فوت ہوئیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا۔ ان کے ہاں کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی۔ اپنی بہن حضرت اسماءؓ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے نام سے کنیت کرتی تھیں۔ ابن زبیرؓ کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا کہ آپؐ اسے گھٹی دیں تو آپؐ نے (حضرت عائشہؓ سے) فرمایا: یہ عبد اللہؓ ہے اور تم امّ عبد اللہ۔

(فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٦٣- كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ

بَاب ١ : مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ
انصار کی خوبیاں

وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا.... (الحشر: ١٠)

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) اور (اسی طرح مالِ فئے ان لوگوں کیلئے بھی ہے) جو مدینہ میں پہلے سے رہتے تھے اور (مہاجرین کے آنے سے پہلے) ایمان قبول کر چکے تھے اور ان سے محبت کرتے تھے جو اُن کی طرف ہجرت کر کے آئے اور اپنے دلوں میں اس (مال) کی کوئی خواہش نہیں رکھتے تھے جو اُن کو دیا گیا تھا اور وہ باوجود اس کے کہ خود غریب تھے مہاجرین کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے تھے اور جن لوگوں کو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھا جائے ایسے تمام لوگ بامراد ہونے والے ہیں۔

٣٧٧٦: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ أَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا

٣٧٧٦: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ مہدی بن میمون نے ہمیں بتایا۔ غیلان بن جریر نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا: بتائیں یہ جو انصار کا نام ہے کیا آپ نے خود ہی یہ رکھ لیا تھا یا اللہ نے آپ کا نام رکھا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ اللہ نے ہمارا نام رکھا تھا۔ (غیلان کہتے تھے:) ہم حضرت انسؓ

بِمَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ فَيَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا.

طرفہُ: ۳۸۴۴۔

کے پاس جایا کرتے تھے اور وہ انصار کی خوبیاں اور ان کے کارنامے ہم سے بیان کرتے تھے اور میری طرف یا ازد قبیلے کے کسی ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر کہتے: تمہاری قوم نے فلاں فلاں جنگ میں یہ یہ کیا۔

۳۷۷۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِحُوْا فَقَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

اطرافہُ: ۳۸۴۶، ۳۹۳۰۔

۳۷۷۷: عبید بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابواسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ بعاث کی جنگ بھی ایسی جنگ تھی کہ جسے اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بطور پیش خیمہ بنایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی حالت میں (مدینہ) آئے جب انصار کی جمعیت بکھر چکی تھی اور ان کے سردار کچھ تو مارے گئے تھے اور کچھ زخمی ہو گئے تھے۔ سو اللہ نے اس جنگ کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور پیش خیمہ کے کیا تا کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

۳۷۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ

۳۷۷۸: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا کہ ابوالتیاح سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہتے تھے: فتح مکہ کے دن انصار کہنے لگے: قریش کو مال دے دیا ہے یہ تو بخدا بڑے

سُیُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَیْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ وَكَانُوْا لَا یَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ قَالَ أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلٰى بُیُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بُیُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِیًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ.

تعجب کی بات ہوئی تلواریں ہماری قریش کے خونوں سے ٹپک رہی ہوں اور غنیمت کے مال بھی ہمارے انہی کو واپس دے دیئے جائیں۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: مجھے تمہارے متعلق یہ کیا خبر پہنچی ہے؟ اور وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ انہوں نے کہا: وہی بات (درست ہے) جو آپؐ کو پہنچی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس سے خوش نہیں کہ لوگ تو اپنے گھروں میں غنیمتوں کو لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر لوٹو۔ اگر انصار کسی وادی یا کہا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انہی کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

اطرافہٗ: ۳۱۴۶، ۳۱۴۷، ۳۵۲۸، ۳۷۹۳، ۴۳۳۱، ۴۳۳۲، ۴۳۳۳، ۴۳۳۴، ۴۳۳۷، ۵۸۶۰، ۶۷۶۲، ۷۴۴۱۔

تشریح: **مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ**: انصار نام ہے قبائل مدینہ اوس و خزرج اور ان کے حلیفوں کا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مہاجرین کی آڑے وقت میں مدد کی اور اپنے گھروں میں پناہ دی۔ خود بھوکے رہے اور مہاجرین کے کھانے پینے اور ٹھہرنے کا انتظام کیا۔ یہ نام خود اللہ تعالیٰ نے ان کا رکھا ہے۔ (دیکھئے سورۃ التوبۃ: ۱۰۰، ۱۱۷) تاریخ اسلام میں یہ نام بہت قابل عزت ہے۔ عنوان باب میں جس آیت کا حوالہ اور ترجمہ دیا گیا ہے اس میں انصار ہی کا ذکر ہے۔ دیکھئے سورۃ الحشر آیت ۱۰۔ اس آیت میں انصار کی تعریف کی گئی ہے۔

كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ ﷺ: دوسری روایت میں جنگ بعاث کا ذکر ہے۔ بعاث ایک قلعہ کا نام تھا جو مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل اوس و خزرج کے درمیان وہاں خونریز لڑائی ہوئی تھی۔ حضیر اوس کا سردار تھا۔ جس کے بیٹے حضرت اُسید بن حضیر صحابی ہیں اور خزرج کا سردار عمرو بن نعمان بیاضی تھا۔ ابوالفرج اصبہانی کہتے ہیں: اس جنگ کا باعث یہ ہوا تھا کہ اوس کے ایک شخص نے خزرجی حلیف کو قتل کر دیا۔ انہوں نے بجائے حلیف، مقتول کے بدلے میں ایک اوسی شخص انتقام لینے کے لئے قید کرنا چاہا جس پر انہوں نے اس قاعدہ کی بناء پر انکار کیا کہ حلیف کے بدلے میں

حلیف سے انتقام لینا چاہیے نہ کہ کسی اوسی سے۔ اس پر ایسی شدید لڑائی چھڑی کہ اس میں طرفین کے بڑے بڑے آدمی مارے گئے۔ حضیر اور عمرو دونوں اس جنگ میں مقتول ہوئے اور سرداروں کے علاوہ دونوں قبیلوں کے بہت سے لوگ میدان کارزار میں کام آئے۔ پہلے فتح خزرج کو ہوئی لیکن حضیر نے اوس کے اُکھڑے قدم پھر جما دیئے اور انہیں شکست دی۔ یہ واقعہ ہجرت سے پانچ سال قبل کا ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۴۰، ۱۴۱) اس جنگ نے ان قبائل کے شیرازہ کو منتشر کر دیا اور وہ کمزور ہو گئے اور اس کمزوری نے انہیں دعوتِ اسلام قبول کرنے کی طرف متوجہ کیا اور ان کا قبول کرنا اسلام کی ترقی کے لئے بطور پیش خیمہ ثابت ہوا۔ یہ مراد ہے قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ ﷺ فِیْ دُخُوْلِهِمْ فِی الْاِسْلَامِ۔ قریش مکہ کو اموال غنیمت دیئے جانے کا ذکر کتاب فرض الخمس باب ۱۹ میں گزر چکا ہے۔

بَاب ۲: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا: اگر ہجرت نہ کی ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ہی ایک آدمی ہوتا

قَالَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبد اللہ بن زیدؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا۔

۳۷۷۹: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي آوَوْهُ

۳۷۷۹: محمد بن بشار نے مجھے بتایا کہ غندر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے محمد بن زیاد سے، محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یا (کہا:) ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انصار کسی وادی یا کہا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی ہی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ کی ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ہی ایک آدمی ہوتا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: میرے ماں باپ آپؐ کے قربان آپؐ نے بے جا نہیں فرمایا۔ انہوں نے آپؐ کو پناہ دی اور

وَنَصَرُوْهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى.

آپؐ کی مدد کی یا ایسا ہی اور لفظ کہا۔

طرفهُ: ۷۲۴۴۔

تشریح: لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا انصار کی بہت بڑی تعریف ہے۔ ہجرت کی وجہ سے آپؐ مہاجر تھے اور جس تعریف کے انصار مستحق ہیں اس کے لئے تشریح باب ۷ بھی دیکھئے۔

بَاب ۳

إِخَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو آپس میں بھائی بھائی بنانا

۳۷۸۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ آخَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوْقُكُمْ فَدَلُّوْهُ عَلَى سُوْقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ

۳۷۸۰: اسماعیل بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ابراہیم بن سعد نے مجھے بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے ان کے دادا (ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: جب وہ مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰنؓ (بن عوف) اور حضرت سعد بن ربیعؓ کو آپس میں بھائی بنایا۔ حضرت سعدؓ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ میں اپنے مال کو آدھوں آدھ تقسیم کئے دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں تم دیکھ لو جونسی ان میں سے تم کو پسند ہو وہ مجھے بتا دو، میں اسے طلاق دے دوں گا اور جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا: اللہ تمہیں تمہاری بیویوں میں اور تمہارے مال میں برکت دے۔ تمہاری منڈی کہاں ہے؟ چنانچہ انہوں نے

جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ.

ان کو بنی قینقاع کی منڈی کا پتہ دیا۔ وہ تبھی لوٹے کہ ان کے پاس کھویا اور گھی بچ رہا۔ پھر وہ ہر صبح وہاں جاتے رہے۔ اس کے بعد وہ ایک دن آئے اور ان پر زردی کا نشان تھا۔ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ کیا؟ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا: میں نے شادی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: بیوی کو کیا مہر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: سونے کی گٹھلی یا کہا: گٹھلی برابر سونا۔ ابراہیم نے اس کے متعلق شک کیا (کہ کیا الفاظ کہے۔)

طرفہُ: ۲۰۴۸۔

۳۷۸۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتَّى

۳۷۸۱: قتیبہ نے ہم سے بیان کیا۔ اسماعیل بن جعفر نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے حُمَید سے، حُمَید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہمارے پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت سعد بن ربیعؓ کو آپس میں بھائی بنایا اور یہ بہت مالدار تھے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: انصار خوب جانتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اُن میں بہت مالدار ہیں۔ میں اپنے مال کو اپنے اور تمہارے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کروں گا اور میری دو بیویاں ہیں تم دیکھ لو جونسی ان میں سے تمہیں زیادہ پسند ہو، اسے میں طلاق دے دوں گا۔ جب وہ اپنی عدت سے آزاد ہو جائے تو اس سے شادی کر لو۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا: اللہ تمہیں تمہاری بیویوں میں برکت دے۔ اس دن وہ تبھی لوٹے جب کچھ گھی اور کھویا بچا لائے۔

جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ فِيْهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

وہ (وہاں) تھوڑی ہی مدت رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان پر زردی کے نشان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: ہیں یہ کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے۔ آپؐ نے پوچھا: تم نے اسے مہر کیا دیا؟ انہوں نے کہا: گٹھلی برابر سونا یا کہا: سونے کی ایک گٹھلی۔ آپؐ نے فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے ہی۔

اطرافهُ: ۲۰۴۹، ۲۲۹۳، ۳۹۳۷، ۵۰۷۲، ۵۱۴۸، ۵۱۵۳، ۵۱۵۵، ۵۱۶۷، ۶۰۸۲، ۶۳۸۶۔

۳۷۸۲: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ يَكْفُوْنَنَا الْمَئُوْنَةَ وَيُشْرِكُوْنَنَا فِي الثَّمْرِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

۳۷۸۲: صلت بن محمد ابوہمام نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے سنا کہ ابوالزناد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: انصار کہنے لگے: یہ نخلستان ہم میں اور ان (مہاجرین) میں آپؐ تقسیم کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ انصار نے کہا: وہ ہماری جگہ محنت کریں اور وہ ہمیں (کھجوروں کے) پھلوں میں شریک کر لیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم نے منظور کیا اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

اطرافهُ: ۲۳۲۵، ۲۷۱۹۔

تشریح: إِخَاءُ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ: زیر باب تین روایتیں ہیں جو عنوانِ باب کی عمدگی سے ترجمانی کرتی ہیں۔

بَاب ٤ : حُبُّ الْأَنْصَارِ مِنَ الْإِيْمَانِ

انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے

٣٧٨٣: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ.

۳۷۸۳: حجاج بن منہال نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عدی بن ثابت نے مجھے بتایا۔ عدی نے کہا: میں نے حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، یا کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار سے مومن ہی محبت رکھتا ہے اور سوائے منافق کے کوئی ان سے بغض نہیں رکھتا۔ سو جس نے تو ان سے محبت رکھی اللہ بھی اس سے محبت رکھے گا اور جس نے ان سے بغض رکھا اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

٣٧٨٤: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ.

طرفهُ: ١٧۔

۳۷۸۴: مسلم بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے، عبداللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، حضرت انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

تشریح: حُبُّ الْأَنْصَارِ مِنَ الْإِيْمَانِ: باب کے تحت دو روایتیں ہیں۔ اس تعلق میں دیکھئے کتاب الایمان شرح باب ۱۰۔ اور بطور قاعدہ کلیہ کے کتاب الایمان کے باب ۷ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت درج ہے۔ اس کی شرح بھی ملاحظہ ہو۔

بَاب ٥: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے فرمانا کہ تمام لوگوں سے تم مجھے پیارے ہو

٣٧٨٥: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرُسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ.

طرفہُ: ٥١٨٠۔

۳۷۸۵: ابومعمر نے ہمیں بتایا کہ عبدالوارث نے ہم سے بیان کیا۔ عبدالعزیز نے ہمیں بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو سامنے آتے ہوئے دیکھا۔ عبدالعزیز نے کہا: میرا خیال ہے کہ حضرت انسؓ نے یہ بھی کہا: کسی شادی سے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر سیدھے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: بار خدا تم ان لوگوں میں سے ہو جو مجھے بہت پیارے ہیں۔ آپؐ نے یہ تین بار فرمایا۔

٣٧٨٦: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ.

اطرافہُ: ٥٢٣٤، ٦٦٤٥۔

۳۷۸۶: یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے ہم سے بیان کیا کہ بہز بن اسد نے ہمیں بتایا۔ شعبہ نے ہم سے بیان کیا، کہا: ہشام بن زید نے مجھے بتایا، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کی ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے باتیں کیں اور فرمایا: اسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم تو لوگوں میں سے مجھے بہت پیارے ہو۔ دو بار یہی فرمایا۔

تشریح: أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ: اس باب میں دو حدیثیں ہیں جن میں عنوان باب کا مضمون ہے اور آپؐ کا یہ قول اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں آتا ہے کہ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سے آپؐ کو کون محبوب ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ابو بکرؓ۔ (کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب۵ روایت نمبر ۳۶۶۲) حضرت ابو بکرؓ کا مقام بلحاظ ہجرت اور ابتدائی تعلقات اخلاص اور قربانی کے اس محبت کا تقاضا کرتا تھا جس کا آپؐ نے اظہار فرمایا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ مختلف نوعیت کے تعلقات الگ الگ محبت چاہتے ہیں جو نسبتی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک شخص ایک موقع پر کہتا ہے کہ مجھے اپنے والدین سے بڑی محبت ہے اور وہی شخص دوسرے موقع پر اپنی بیوی کے اخلاص، وفاداری اور خدمت گزاری کی بنا پر کہتا ہے کہ مجھے اپنی بیوی سے بڑی محبت ہے۔ اب اس کے ان دونوں اقوال میں تضاد نہیں دونوں ہی درست ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ابو بکرؓ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور دوسری حدیث میں یہ فرمانا کہ انصار مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں، دونوں قول ہی درست ہیں۔

بَاب٦ : أَتْبَاعُ الْأَنْصَارِ
انصار کی پیروی کرنے والے

٣٧٨٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ فَنَمَيْتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ.

طرفهُ: ٣٧٨٨۔

۳۷۸۷: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ غندر نے ہم سے بیان کیا۔ شعبہ نے ہمیں بتایا کہ عمرو (بن مرہ) سے روایت ہے (انہوں نے کہا:) میں نے ابوحمزہ سے سنا۔ وہ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کرتے تھے کہ انصار نے کہا: یارسول اللہ! ہر نبی کے پیرو ہوتے ہیں اور ہم نے چونکہ آپؐ کی پیروی کی ہے۔ اس لئے آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے پیروؤں کو بھی ہم میں سے بنادے۔ چنانچہ آپؐ نے اس کے متعلق دعا کی۔ (عمرو بن مرہ کہتے ہیں:) میں نے یہ حدیث (عبدالرحمٰن) بن ابی لیلیٰ سے بیان کی۔ انہوں نے کہا: حضرت زیدؓ یہی کہتے تھے۔

۳۷۸۸: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا وَّإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ.

طرفہ: ۳۷۸۷۔

۳۷۸۸: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ عمرو بن مرہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے ابوحمزہ سے سنا جو ایک انصاری شخص تھے۔ (وہ کہتے تھے:) انصار نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا: ہر ایک قوم کے اہالی موالی ہوتے ہیں اور ہم چونکہ آپؐ کے پیرو ہیں۔ آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ ہمارے اہالی موالی بھی ہم میں سے ہی بنا دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان کے اہالی و موالی کو بھی انہی میں سے کر دے۔ عمرو نے کہا: میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بیان کی۔ انہوں نے کہا: حضرت زیدؓ یہی کہتے تھے۔ شعبہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت زید بن ارقمؓ ہیں۔

تشریح: **أَتْبَاعُ الْأَنْصَارِ**: اس باب کے تحت دو روایتیں ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ انصار کی یہ خواہش تھی کہ ان کے جانشین اور حلفاء و موالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپؐ کے لئے قربانی و فدائیت میں انہی کا نمونہ بنیں۔ یہ امر بھی انصار کے قابل تعریف اوصاف میں سے ہے۔

بَاب۷: فَضْلُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ

انصار کے گھرانوں کی فضیلت

۳۷۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۳۷۸۹: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا۔ (کہتے تھے:) شعبہ نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے قتادہ سے سنا۔ وہ حضرت انس بن مالکؓ سے، حضرت انسؓ حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيْرٍ. وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ.

اطرافهُ: ۳۷۹۰، ۳۸۰۷، ۶۰۵۳۔

سے روایت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بنونجار کا گھرانہ سب سے بہتر ہے۔ پھر اس کے بعد بنوعبدالاشہل پھر بنوحارث بن خزرج پھر بنوساعدہ۔ اور انصار کے سارے گھرانوں میں ہی بھلائی ہے۔ حضرت سعدؓ (بن عبادہ) کہتے تھے: میں سمجھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ان کو افضل قرار دیا۔ ان سے کہا گیا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو بھی تو بہتوں سے افضل قرار دیا ہے۔ اور عبدالصمد نے کہا: شعبہ نے ہم سے بیان کیا کہ قتادہ نے ہمیں بتایا کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ (انہوں نے کہا) کہ حضرت ابواسیدؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے یہی بتایا اور کہا: اس روایت میں حضرت سعدؓ کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے۔

۳۷۹۰: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُوسَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُوأُسَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُوالنَّجَّارِ وَبَنُوعَبْدِ الْأَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُوْ سَاعِدَةَ.

اطرافهُ: ۳۷۸۹، ۳۸۰۷، ۶۰۵۳۔

۳۷۹۰: سعد بن حفص طلحی نے ہم سے بیان کیا کہ شیبان نے ہمیں بتایا کہ یحییٰ سے روایت ہے کہ ابوسلمہ نے کہا: حضرت ابواسیدؓ نے مجھے خبر دی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: انصار میں سے بہتر یا فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بہتر (گھرانے) بنونجار اور بنوعبدالاشہل اور بنوحارث اور بنوساعدہ ہیں۔

۳۷۹۱: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبَا أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيْرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُيِّرَ دُوْرُ الْأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ.

اطرافهُ: ۱۴۸۱، ۱۸۷۲، ۳۱۶۱، ۴۴۲۲۔

۳۷۹۱: خالد بن مخلد نے ہم سے بیان کیا کہ سلیمان نے ہمیں بتایا، کہا: عمرو بن یحیٰ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عباس بن سہل سے، عباس نے حضرت ابوحمید (ساعدیؓ) سے، حضرت ابوحمیدؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بہتر گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر عبد الاشہل کا، پھر بنو حارث کا گھرانہ، پھر بنو ساعدہ کا۔ اور انصار کے تمام گھرانوں میں بھلائی ہے۔ پھر ہم حضرت سعد بن عبادہؓ سے ملے۔ انہوں نے کہا: ابواسیدؓ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بہترین قرار دیا ہے اور ہمیں اخیر میں کر دیا۔ حضرت سعدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانوں کا ذکر کیا گیا اور ہمیں اخیر میں رکھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا یہ تمہیں کافی نہیں کہ تم بھی اچھے لوگوں میں سے ہو۔

تشریح: فَضْلُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ: اس باب کے تحت انصار کے مشہور خاندانوں کا ذکر ہے جو خوبیوں میں دوسرے گھرانوں سے افضل تھے اور یہ فضیلت انہیں اسلام قبول کرنے اور اس کی راہ میں اعلیٰ درجہ کی قربانی کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا تھا: قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام: ۱۶۳) تو (اُن سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ آپؐ نے اس ارشاد کی تعمیل میں دو قسم کی عبادتوں کا نمونہ صحابہ کرامؓ کے سامنے پیش کیا۔ ایک وہ عبادت جس پر لفظ صلوٰۃ کا اطلاق ہوتا ہے اور

جو معین مقررہ آداب کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اور جس میں احکام الٰہی کی بجا آوری کا اقرار رکوع و سجود کے ساتھ دن اور رات کے مقررہ اوقات میں اور ان کے علاوہ اوقات میں بھی کیا جاتا ہے۔ یہ صورت عبادت (شاہانہ آداب کے مقابل میں) چاکرانہ وخادمانہ ہے جس میں پورا ادب، صفائی، طہارت اور لباس وستر پوشی اور قیام و قعود وغیرہ ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت عبادت کا اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھایا۔ دوسری قسم کی عبادت نُسُك یا نَسِیْكَة کہلاتی ہے۔ جس کے معنے قربانی کے ہیں جو ابراہیمی قربانی کے نمونہ پر ہے۔ جس کی تفصیل کتاب الحج شرح باب ۴۲، ۴۶ میں گزر چکی ہے اور جو باپ، بیٹے اور بیوی کی قربانی پر مشتمل ہے۔ یہ عبادت عاشقانہ صورت رکھتی ہے اور معبود حقیقی کی راہ میں وطن، مال وجان اور عزیز و اقارب اور ہر محبوب شے قربان کرنی پڑتی ہے جو اسلام کا مفہوم ہے۔ ایک مسلم اپنے آپ کو کلیۃً اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا اور اس کی محبت میں پورے طور پر کھویا جاتا ہے۔ محولہ بالا آیات میں مذکورہ بالا دونوں قسم کی عبادتوں کو مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا کے نام سے موسوم فرمایا ہے اور اسی کا نام صراط مستقیم رکھا ہے۔ چنانچہ آپؐ سے ارشاد ہوتا ہے: قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (الانعام: ۱۶۲) کہ میرے ربّ نے یقیناً مجھے صراط مستقیم یعنی راہ راست کی طرف ہدایت دی ہے۔ ایسے طریق کی جس میں کسی قسم کی کجی نہیں۔ ابراہیم کے طریق کی جو سچائی پر قائم تھا اور مشرکوں میں سے قطعاً نہیں تھا جن کی محبت کئی خداؤں میں بٹی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے سامنے دونوں قسم کی عبادتوں کا کامل نمونہ پیش فرمایا اور اس کے نتیجہ میں ان کی زندگیوں میں وہ انقلاب واقع ہوا جس کے ذکر میں ابواب مناقب قائم کئے گئے ہیں۔ پہلے مہاجرین کے مناقب کا ذکر تھا اور اب انصار کا۔ دونوں کا ذکر سورۃ الانفال ۷۳ تا ۷۶ میں کیا گیا ہے اور اس ذکر میں مہاجرین اور انصار کے ذکر وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا میں جس بات کو نمایاں کیا گیا ہے وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے جو مال و جان وغیرہ پر محبوب شے کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ شعائر حج اور ظاہر قربانی سے اصل مقصود جانوروں کی خونریزی اور ان کے گوشت نہیں۔ جیسے فرمایا: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج: ۳۸) اللہ کو ان کے گوشت اور خون ہرگز نہیں پہنچتے بلکہ تمہارا تقویٰ ہے جو اللہ کو پہنچتا ہے؛ اور تقویٰ کا تعلق افراد کے تزکیہ نفس اور قوم کی من حیث المجموع حفاظت و سلامتی سے ہے جس کے لئے جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ان آیات کے معاً بعد اللہ تعالیٰ مومنوں سے مدافعت کا وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے: اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ (الحج: ۴۰) ان لوگوں کو مقابلہ کی اجازت دی گئی ہے بوجہ اس کے کہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی نصرت پر بڑا ہی قادر ہے۔ یہ نصرت کا وعدہ مظلوم مہاجرین کے حق میں انصار مدینہ کے ذریعہ سے نمایاں طور پر پورا ہوا۔ انہوں نے ان کی نصرت میں تلوار سونتی اور جب تک ان کی نصرت کا حق ادا نہ کر لیا، میان میں نہیں کی۔ اس عملی قربانی میں انہوں نے اپنے پیشوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبودیت کا اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھایا اور اسی وجہ

سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمام مومنوں کو پیارے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبہ الہامیہ اور اپنی دیگر تصنیفات میں حج کی یہی غرض بیان فرمائی ہے اور اپنی جماعت کو خاص کر، نیز تمام مسلمانوں کو بالعموم توجہ دلائی ہے۔ ایک مقام پر صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو ایسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے جب آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید الاضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔ یہ قربانیاں اس کا لُبّ نہیں پوست ہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔...... درحقیقت اس دن میں بڑا سرّ یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج ...... مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباء و اعزاء کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے، کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو و لعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷)

یہ یاد رہے کہ سورۃ الحج کی جس آیت (نمبر ۴۰) کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے اس کے معاً بعد اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ مظلوم مہاجرین ہی کی امداد کے لئے تلوار سونتنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اپنی آزادی اور امن عامہ برقرار رکھنا بھی اس سے مقصود تھا۔ فرمایا: وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○(الحج: ۴۱) اور اگر اللہ ان (کفار) میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے (شرارت سے) باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دیئے جاتے اور اللہ

یقیناً اس کی مدد کرے گا جو اس (کے دین) کی مدد کرے گا۔ اللہ یقیناً بہت طاقت ور (اور) غالب ہے۔ غرض انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کو خوب سمجھا اور اس بارہ میں آپؐ کے اعلیٰ اور مقدس نمونے کو اپنایا اور اس کا عملاً حق ادا کیا۔ اس لئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اپنے خُلَفَاء و اَتباع کو اپنے نمونے سے رنگین کیا جیسا کہ باب ۶ میں اس بارہ میں صراحت ہے۔ عَلَیْہِمْ رِضْوَانُ اللّٰہِ أَجْمَعِیْن۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے جن گھرانوں کو شمار کرتے ہوئے فرمایا: فِیْ کُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَیْرٌ - انصار کے تمام گھرانوں ہی میں بھلائی ہے۔ ان میں سے بنو النجار کے خاندان کو نمبر اوّل پر رکھا۔ یہ خزرج میں سے تھے۔ وہ تیم اللہ کی اولاد تھے۔ تیم اللہ کو نجار اس لئے کہتے تھے کہ اس نے ایک شخص کو پیٹا تھا اور اس کے عوض میں اسے کھانے کی دعوت دینی پڑی جس میں نجیرہ کھانا کھلایا جو دودھ، گھی اور آٹے سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس دعوت کے نام سے یہ خاندان مشہور ہو گیا۔ یہ خاندان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام قبول کرنے اور آپؐ کی اور مہاجرین کی خدمت و نصرت میں پیش پیش تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے بنو عبد الاشہل کا نام لیا جو اوس قبیلے میں سے تھے اور ان کا نسب نامہ اوپر جا کر خزرج اصغر سے جا ملتا ہے۔ (عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج الاصغر بن عمرو بن مالک بن اوس بن حارثہ) حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں پہلے نام بنو عبد الاشہل کا وارد ہوا ہے جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا اور بعد میں بنو النجار کا۔[1] حضرت انس بن مالک کی روایت (نمبر ۳۷۸۹) جو حضرت ابو اُسَید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے زیادہ صحیح تسلیم کی گئی ہے۔ بنو حارث خزرج اصغر بن عمرو بن مالک بن اوس کی اولاد تھے اور بنو ساعدہ، خزرج کے خاندان سے ہیں یعنی ساعدہ بن کعب بن خزرج الاکبر۔ غرض ان چاروں خاندانوں کو ہی سبقت حاصل ہے اور مراتب میں ان میں درجے کا فرق تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب خاندان اپنی جانفشانیوں کے اعتبار سے آپؐ کو محبوب تھے۔ بنو النجار کا تعلق ماموں زادگی کا تھا کیونکہ آپؐ کے جد امجد عبد المطلب کی والدہ اسی خاندان میں سے تھیں۔ جب آپؐ بوقت ہجرت مدینہ میں آئے تو بنو نجار کے ہاں ہی ٹھہرے اور حضرت سعد بن عبادہؓ ان دنوں اس خاندان کے قابل اعتماد و اطاعت سردار تھے۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷) باب کی تیسری روایت میں مذکور ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے خاندان کی دلداری کی غرض سے ملے اور آپؐ نے ان کے خاندان کو بھی مِنْ خِیَارِ النَّاسِ شمار فرمایا۔ باب ہذا کی تینوں روایتوں کا ملخص یہی ہے کہ انصار کے یہ سبھی خاندان سب سے اچھے تھے اور ان کے افضل ہونے کی اصل وجہ تفصیل سے بیان کی جا چکی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درس ابراہیمی اچھی طرح سمجھا اور جان و دل سے اس کے مطابق عمل کیا۔ آج یہ سبق بالکل فراموش ہو چکا ہے۔

۱) مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی خیر دور الأنصار
مسند احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة، جزء ۲ صفحه ۲۶۷

بَاب ۸

قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے فرمانا: صبر کرو یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملو

قَالَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے نبی ﷺ سے یہ نقل کیا۔

۳۷۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

طرفهُ: ۷۰۵۷۔

۳۷۹۲: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا کہ شعبہ نے ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک سے، انہوں نے حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ انصار میں سے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپؐ مجھے اپنا کارکن نہیں بنائیں گے جیسے آپؐ نے فلاں کو کارکن بنایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: عنقریب تم میرے بعد خود غرضی کو پاؤ گے یعنی تم پر اوروں کو ترجیح دی جائے گی سو تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملو۔

۳۷۹۳: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ.

۳۷۹۳: محمد بن بشار نے مجھ سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا کہ شعبہ نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: عنقریب تم میرے بعد خود غرضی پاؤ گے سو تم صبر کرنا، یہاں تک کہ تم مجھ سے ملو اور تم سے ملنے کا مقام حوض کوثر ہو گا۔

اطرافهُ: ۳۱۴۶، ۳۱۴۷، ۳۵۲۸، ۳۷۷۸، ۴۳۳۱، ۴۳۳۲، ۴۳۳۳، ۴۳۳۴، ۴۳۳۷، ۵۸۶۰، ۶۷۶۲، ۷۴۴۱۔

٣٧٩٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِيْنَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيْدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهَا قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوْا حَتَّى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أَثَرَةٌ.

اطرافهُ: ٢٣٧٦، ٢٣٧٧، ٣١٦٣۔

۳۷۹۴: عبداللہ بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا کہ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس وقت سنا جب وہ یحییٰ کے ساتھ ولید سے ملنے کے لئے نکلے تھے۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تا انہیں بحرین کا ملک بطور جاگیر دیں۔ انصار نے کہا: ہم نہیں لیں گے مگر اس وقت کہ آپؐ ہمارے ان مہاجر بھائیوں کو بھی ویسی ہی جاگیر دیں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر نہیں لیتے تو پھر مجھ سے ملنے تک تم صبر کرنا کیونکہ تم کو میرے بعد عنقریب خودغرضی کی تکلیف پہنچے گی۔

بَاب ٩

دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دعا کرنا: اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت بہتر بنادے

٣٧٩٥: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۳۷۹۵: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا کہ ابوایاس معاویہ بن قرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے
تو انصار اور مہاجرین کی حالت سنوار دے

وَعِنْدَ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ.

اور قتادہ نے بھی ایسی ہی روایت حضرت انسؓ سے بیان کی ہے، حضرت انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ اس میں یوں ہے: آپؐ نے فرمایا: فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ بجائے فَأَصْلِحْ کے۔ یعنی انصار اور مہاجرین کی کمزوریوں پر پردہ پوشی فرما۔

اطرافهُ: ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۹۶۱، ۳۷۹۶، ۴۰۹۹، ۴۱۰۰، ۶۴۱۳، ۷۲۰۱۔

۳۷۹۶: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمْ:

اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَ الْمُهَاجِرَهْ

۳۷۹۶: آدم نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ حُمید طویل سے روایت ہے۔ (انہوں نے کہا:) میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: انصار خندق کے روز یہ شعر پڑھتے تھے:

ہم وہ ہیں جنہوں نے محمدؐ سے یہ بیعت کی کہ جب
تک ہم زندہ رہیں گے ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے

یہ سن کر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کو یہ جواب دیا:

اے اللہ! زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے اس
لئے انصار اور مہاجرین سے کریمانہ سلوک فرمائیو

اطرافهُ: ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۹۶۱، ۳۷۹۵، ۴۰۹۹، ۴۱۰۰، ۶۴۱۳، ۷۲۰۱۔

۳۷۹۷: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۳۷۹۷: محمد بن عبید اللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ابن ابی حازم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت سہلؓ (بن سعد) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہمارے پاس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنی پیٹھوں پر ڈھو رہے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ	اے اللہ ! زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے
فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْأَنْصَارِ	اس لئے مہاجرین اور انصار کو مغفرت سے نواز

اطرافهُ: ۴۰۹۸، ۶۴۱۴۔

تشریح: دُعَآءُ النَّبِيِّ ﷺ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ: باب۸ میں مُعَنْوَنہ نبوی قول حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصمؓ سے مروی ہے اور آپ کا یہ قول امام بخاریؒ نے کتاب المغازی باب۵۶ روایت نمبر ۴۳۳۰ میں پورے سیاق کے ساتھ نقل کیا ہے۔ جس سے اس ارشاد کا سبب معلوم ہو جاتا ہے۔ باب۸ کی تیسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے بحرین فتح ہونے پر یہ علاقہ انصار کو بطور جاگیر اقطاعی (یعنی مقاطعہ پر) دینا چاہا۔ مگر انہوں نے یہ عطیہ پسند نہ کیا تاوقتیکہ ان کے مہاجر بھائیوں کو بھی دی جائے۔ اس سے امام شافعیؒ، امام ترمذیؒ اور امام حاکمؒ کی روایات[1] کی ایک حد تک تصدیق ہوتی ہے جو بلحاظ سند کمزور ہیں۔ ان میں ہے کہ حضرت اسید بن حضیرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انصار کے دو گھرانوں کے لئے اموال غنیمت میں سے طلب فرمایا تو آپؐ نے ہر انصاری گھر کے لئے ایک وسق کھجوریں اور آدھا وسق جَو دینے کا ارشاد فرمایا تو حضرت اسیدؓ نے کہا: جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اور آپؐ نے فرمایا: وَأَنْتُمْ فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ وَإِنَّكُمْ لَأَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔ اور تمہیں بھی اللہ بہتر جزا دے۔ اے انصار کی جماعت! تم لوگ یقیناً عفیف النفس اور بہت صبر کرنے والے ہو۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۴۹) امام بخاریؒ کی روایت میں عفت نفس، بے نیازی اور صبر کے وصف تو انصار کے حق میں ثابت ہیں مگر یہ کہ ان کے کسی سردار نے انصار کے لئے مطالبہ کیا ہو، درست نہیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیال رکھا اور ان کو جاگیر دینی چاہی مگر انہوں نے استغنا کا اظہار کیا۔ جس پر آپؐ کی نظر نبوت نے نور بصیرت سے دیکھا کہ انصار پر دوسروں کو مقدم کیا جائے گا اور آپؐ نے انہیں صابر رہنے کی تلقین فرمائی۔ بعد کے واقعات نے اس کی تصدیق کی۔ اس تعلق میں کتاب التفسیر، سورۃ الشعراء، تشریح باب۱ بھی دیکھئے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق سابقہ انبیاء کی پیشگوئیوں کا ذکر ہے اور آپؐ کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ آپؐ آئندہ کی خبروں پر اطلاع پائیں گے اور ان کی دعائیں قبول ہوں گی۔ چنانچہ آپؐ کی دعا کے مستجاب ہونے کی وجہ سے انصار کی مالی حالت سنور گئی اور وہ متمول ہو گئے۔

---

۱) السنن المأثورة للشافعي، كتاب الزكوة، باب ايام التشريق، صفحه ۳۴۰
سنن الترمذي، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب فى فضل الأنصار وقريش
المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة، ذكر فضائل الأنصار، جزء ۴ صفحه ۸۹

بَاب ١٠: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر: ١٠)

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو مقدم رکھتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ خود محتاج ہوتے ہیں

٣٧٩٨: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضُمُّ أَوْ يَضِيْفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِي فَقَالَ هَيِّئِيْ طَعَامَكِ وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ وَنَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوْا عَشَاءً فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ

۳۷۹۸: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن داؤد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے فضیل بن غزوان سے، فضیل نے ابوحازم سے، ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے اپنی ازواج کی طرف (کسی کو) بھیجا۔ انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس مہمان کو کون اپنے ساتھ رکھے گا؟ یا فرمایا: اسے کون مہمان ٹھہرائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص بولا: میں۔ چنانچہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مہمان کی نہایت اچھی خاطر تواضع کرو۔ وہ بولی: ہمارے پاس کچھ نہیں مگر اتنا ہی کھانا جو میرے بچوں کیلئے مشکل سے کافی ہو۔ اس نے کہا: اپنے اس کھانے کو تیار کر لو اور چراغ بھی جلاؤ اور اپنے بچوں کو جب وہ شام کا کھانا مانگیں سلا دینا۔ چنانچہ اس نے اپنا کھانا تیار کیا اور چراغ کو جلایا اور اپنے بچوں کو سلا دیا۔ پھر اس کے بعد وہ اٹھی جیسے چراغ درست کرتی ہے۔ اس نے اس کو بجھا دیا۔ وہ دونوں اس مہمان

غَدَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللهُ: وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۛؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ (الحشر: ۱۰)

پر یہ ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں مگر ان دونوں نے خالی پیٹ رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپؐ نے فرمایا: آج رات اللہ ہنس پڑا، یا فرمایا: تمہارے دونوں کے کام سے بہت خوش ہوا، اور اللہ نے یہ وحی نازل کی: انصار اپنے آپ پر دوسروں کو مقدم کرتے ہیں اگرچہ خود انہیں محتاجی ہی ہو اور جو اپنے نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں وہی ہیں جو بامراد ہونے والے ہیں۔

طرفہ: ۴۸۸۹۔

تشریح. وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ: معنونہ آیت پوری یہ ہے جو انصار کی تعریف میں وارد ہوئی ہے، فرماتا ہے: وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۛؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ (الحشر: ۱۰) ان آیات سے قبل اموال فے (یعنی بغیر جنگ کے حاصل ہونے والے اموال) کی تقسیم کا ذکر ہے کہ وہ اللہ کا ہے اور رسول کا ہے اور قرابت داروں کا ہے اور یتیموں کا ہے اور مسکینوں کا ہے اور مسافروں کا ہے، تا وہ مال تم میں سے مال داروں کے اندر چکر نہ کھاتا پھرے۔ ان آیات کے بعد انصار اور مہاجرین کا ذکر ہے کہ یہ مال علاوہ ان لوگوں کے مہاجر غریبوں کا حق ہے اور اسی طرح یہ مال ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو مدینہ میں پہلے سے رہتے تھے اور مہاجرین کے آنے سے پہلے ایمان قبول کر چکے تھے اور ان سے محبت کرتے تھے جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے اور اپنے دلوں میں اس مال کی کوئی خواہش نہیں رکھتے تھے جو ان کو دیا گیا تھا اور باوجود اس کے کہ وہ خود غریب تھے، مہاجرین کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے تھے۔ یہ انصار کا وصف بیان کیا گیا ہے۔

بَاب ۱۱: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: ان میں جو نیک ہو اس سے قبول کرو اور جو بُرا ہو اس سے درگزر کرو

۳۷۹۹: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ۳۷۹۹: محمد بن یحیٰ ابو علی نے مجھ سے بیان کیا کہ

أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَّجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيْكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ.

طرفہ: ۳۸۰۱۔

عبدان کے بھائی شاذان نے ہمیں بتایا کہ میرے باپ نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ بن حجاج نے ہمیں بتایا کہ ہشام بن زید سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ کہتے تھے: حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس پر سے گزرے اور وہ لوگ رو رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: تمہیں کیا بات رُلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم میں بیٹھنا ہمیں یاد آیا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر گئے اور انہوں نے آپؐ کو یہ بتلایا۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے تھے: اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے اور آپؐ نے اپنے سر پر چادر کا کنارہ باندھا ہوا تھا۔ آپؐ منبر پر چڑھے۔ پھر اس دن کے بعد آپؐ اس منبر پر نہیں چڑھے۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر اس کے بعد فرمایا: انصار کے متعلق میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میری پونجی ہیں اور میرے محرم راز ہیں۔ ان کے ذمہ جو حق تھا وہ اس کو ادا کر چکے ہیں اور جو اُن کا حق ہے وہ باقی ہے۔ ان میں جو نیک ہو اُس کی قدر کرنا اور جو بُرا ہو اُس سے درگزر کرنا۔

۳۸۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۳۸۰۰: احمد بن یعقوب نے ہم سے بیان کیا کہ (عبدالرحمٰن بن سلیمان بن عبداللہ) بن (حنظلہ) غَسیل نے ہمیں بتایا کہ میں نے عکرمہ سے سنا۔ وہ

عَنْهُمَا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُوْنُوْا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيْهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ.

اطرافهُ: ۹۲۷، ۳۶۲۸۔

کہتے تھے: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے اور آپؐ پر ایک چادر تھی جسے آپؐ اپنے دونوں مونڈھوں پر لپیٹے ہوئے تھے اور سر پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھی ہوئی تھی، آکر منبر پر بیٹھ گئے۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: اما بعد، اے لوگو! آدمی تو بڑھتے جاتے ہیں اور انصار کم ہو رہے ہیں۔ کم ہوتے ہوتے کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے۔ اس لئے تم میں سے جو بھی امارت کا والی ہو جس کی وجہ سے وہ کسی کو نقصان پہنچا سکے یا نفع دے سکے تو چاہیے کہ انصار میں جو اچھا ہو اس کی قدر کرے اور جو بُرا ہو اس سے درگزر کرے۔

۳۸۰۱: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ.

طرفهُ: ۳۷۹۹۔

۳۸۰۱: محمد بن بشار نے مجھ سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا کہ شعبہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: انصار میرا سرمایہ اور میرے محرم راز ہیں اور لوگ عنقریب بڑھتے جائیں گے اور یہ کم ہو جائیں گے۔ اس لئے ان میں جو اچھا ہو اس کی قدر کرنا اور جو برا ہو اس سے درگزر کرنا۔

تشریح: اِقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ: زیر عنوان تین روایات میں بیان شدہ واقعہ کا تعلق آپؐ کی آخری بیماری کے ایام سے ہے۔ شدت بیماری کی وجہ سے آپؐ کا باہر نکلنا اور مجلس میں بیٹھنا موقوف ہو چکا تھا۔ جس کی وجہ سے انصار کو روتے ہوئے دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی اور آپؐ نے دردِ سر کی وجہ سے سر پٹی سے باندھا ہوا تھا اور منبر پر بیٹھ کر انصار سے حسن سلوک کے بارے میں نصیحت فرمائی جو آپؐ کی ایک وصیت ہی تھی۔ خلفائے راشدین نے حتی المقدور اس وصیت کا پاس رکھا۔

وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ سے یہ مراد نہیں کہ حدودِ شریعت توڑنے والے سے اس پر شرعی حد قائم نہ کی جائے بلکہ عام کمزوری سے درگزر کرنا مراد ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۵۵)

بَاب ۱۲: مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی خوبیاں

۳۸۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِّيْنِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِّيْنِ هَذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِّنْهَا أَوْ أَلْيَنُ. رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اطرافهُ: ۳۲۴۹، ۵۸۳۶، ۶۶۴۰۔

۳۸۰۲: ہمیں محمد بن بشار نے بتایا کہ غندر نے ہم سے بیان کیا۔ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ ابواسحاق سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا ہدیہ دیا گیا۔ آپؐ کے صحابہؓ اس کو چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا اس کپڑے کی نرمی سے تمہیں تعجب ہے؟ سعد بن معاذؓ کے رومال تو اس سے بہتر ہوں گے، یا فرمایا: زیادہ نرم ہوں گے۔ یہ حدیث قتادہ اور زہری نے بھی روایت کی۔ ان دونوں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ حضرت انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۳۸۰۳: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ

۳۸۰۳: محمد بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوعوانہ کے داماد فضل بن مساور نے ہمیں بتایا کہ ابوعوانہ

أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِّجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ السَّرِيْرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے، اعمش نے ابوسفیان سے، ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: سعد بن معاذؓ کی وفات پر عرش کانپ گیا۔ اور اعمش سے مروی ہے۔(انہوں نے کہا:) ابوصالح نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حضرت جابرؓ سے، حضرت جابرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی تو کسی شخص نے حضرت جابرؓ سے کہا: حضرت براءؓ تو یوں کہتے ہیں کہ اِهْتَزَّ الْعَرْشُ سے مراد یہ ہے کہ وہ تختہ جس پر حضرت سعدؓ کو رکھا گیا تھا وہ کانپنے لگا۔ اس پر حضرت جابرؓ نے کہا: بات یہ ہے کہ ان دو قبیلوں (یعنی اوس اور خزرج کے) کے دلوں میں دشمنی تھی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: سعد بن معاذؓ کی موت سے رحمٰن کا عرش تھرّا گیا۔

٣٨٠٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوْا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيْبًا مِّنَ

۳۸۰۴: محمد بن عرعرہ نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، سعد نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے، ابوامامہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کچھ لوگ حضرت سعد بن معاذؓ کے فیصلہ کو قبول کرنے کی شرط پر قلعہ سے اتر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر

الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيْهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

آئے۔ جب مسجد کے قریب پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے میں سے بہتر کے استقبال کو اٹھو، یا فرمایا: اپنے سردار کے استقبال کو اٹھو۔ پھر آپؐ نے فرمایا: سعدؓ! یہ لوگ آپؓ کے فیصلہ پر اترے ہیں۔ انہوں نے کہا: پھر میں ان کے متعلق فیصلہ کرتا ہوں۔ یہ کہ ان میں جو لڑنے والے تھے انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے اہل و عیال قید کر لئے جائیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے الٰہی منشاء کے مطابق فیصلہ کیا ہے، یا فرمایا: تم نے شاہانہ فیصلہ کیا ہے۔

اطرافه: ۳۰۴۳، ۴۱۲۱، ۶۲۶۲۔

تشریح: مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: یہ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ جس طرح حضرت سعد بن عبادہ قبیلہ خزرج کے (رضی اللہ عنہما)۔ حضرت سعد بن معاذؓ کا نسب نامہ یہ ہے: سعد بن معاذ بن نعمان بن امرءِ القیس بن عبد الاشہل۔ ایک شاعر کے مندرجہ ذیل قول میں سعد ان سے یہی دونوں سعد مراد ہیں:

فَإِنْ يُّسْلِمِ السَّعْدَانِ يُصْبِحْ مُحَمَّدٌ بِمَكَّةَ لَا يَخْشَى خِلَافَ الْمُخَالِفِ

(فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۵۶)

اگر دونوں سعد اسلام قبول کر لیں تو مکہ میں محمد ﷺ کسی مخالف کی مخالفت کا خوف نہیں کریں گے

باب کی پہلی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جس ریشمی حُلّے کے ہدیہ کا ذکر ہے وہ اکیدر دومہ نے آپؐ کو بھیجا تھا۔ جیسا کہ حضرت انسؓ کی روایت میں صراحت ہے۔ (دیکھئے کتاب الھبة باب ۲۸ روایت نمبر ۲۶۱۶) زہریؒ کی روایت میں یہی موصولاً منقول ہے۔ (کتاب اللباس باب ۲۶)

فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ السَّرِيْرُ: باب کی دوسری روایت سے ظاہر ہے کہ حضرت براء بن عازبؓ کی روایت مخدوش بتائی گئی ہے جو خزرجی تھے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ اوس میں سے تھے۔ دونوں قبائل میں قدیم رقابت تھی اور ایک دوسرے کی فضیلت کے منکر۔ یہ روایت درست نہیں۔ اوّل اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قدیم جذبات حسد و کینہ کو نکال کر انہیں اخوت و محبت میں تبدیل کر دیا تھا اور دوسرے اس وجہ سے کہ حضرت براء بن عازبؓ خود اوسی تھے۔ یہ فاش غلطی ہے۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے: عازب بن حارث بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس اور ان کا نسب حضرت سعد بن معاذؓ سے حارث

بن خزرج سے متصل ہوتا ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۵۶) مزید براں یہ کہ راوی کا نام مذکور نہیں۔ مذکورہ بالا فاش غلطی کی وجہ سے امام بخاریؒ نے اس کا ذکر صحیح روایت کے ساتھ ضمناً کر دیا ہے اور قارئین کے عقل و قیاس پر موازنہ چھوڑ دیا ہے۔ باب کی تیسری روایت میں بنو قریظہ کی غداری و بغاوت اور ان کے محاصرہ سے متعلق واقعہ کا ذکر ہے۔ اس تعلق میں دیکھئے کتاب المغازی باب ۳۰۔

بَاب۱۳: مَنْقَبَةُ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کے اوصاف کا بیان

۳۸۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا.

وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ. وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اطرافہ: ۴۶۵، ۳۶۳۹۔

۳۸۰۵: علی بن مسلم نے ہم سے بیان کیا کہ حبان بن ہلال نے ہمیں بتایا۔ ہمام نے ہم سے بیان کیا کہ قتادہ نے ہمیں بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی ایک اندھیری رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے۔ وہ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے سامنے ایک روشنی ہے۔ جب وہ جدا ہوئے تو وہ روشنی بھی دو حصوں میں ہو گئی۔

اور معمر نے ثابت سے، ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ حضرت اسید بن حضیرؓ اور ایک اور انصاری شخص تھے۔ حماد نے کہا: ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ حضرت اُسید بن حضیرؓ اور حضرت عباد بن بشرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔

تشریح: مَنْقَبَةُ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: حضرت اُسید بن حضیرؓ (بن سماک بن عتیک بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل) بھی انصاری اوسی ہیں۔ ان کی کنیت ابویحيٰ ہے۔ اور حضرت عباد بن بشر بن وقش بھی عبد الاشہل کی نسل سے تھے۔ اس تعلق میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے جو تاریخ بخاری[1] میں مروی ہے اور حاکم نے مستدرک[2] میں صحیح سند سے نقل کی ہے: قَالَتْ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يُعْتَدُّ عَلَيْهِمْ فَضْلًا كُلُّهُمْ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۱۵۸) حضرت عائشہؓ نے فرمایا: انصار میں سے تین شخص تھے جن سے بڑھ کر کوئی افضل نہیں سمجھا جاتا تھا اور یہ تینوں عبد الاشہل کی ذریت میں سے تھے۔ یعنی سعد بن معاذ، اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر۔ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

بَاب ۱٤: مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے اوصاف

٣٨٠٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۳۸۰۶: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ غندر نے ہم سے بیان کیا۔ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو (بن مرہ) سے، عمرو نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے مسروق سے، مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: چار شخصوں سے قرآن سیکھو۔ ابن مسعودؓ اور ابوحذیفہؓ کے غلام سالمؓ اور اُبَیّؓ (بن کعبؓ) اور معاذ بن جبلؓ سے۔

اطرافہٗ: ۳۷۵۸، ۳۷۶۰، ۳۸۰۸، ۴۹۹۹۔

تشریح: مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت معاذ بن جبلؓ مشہور قاری تھے جیسا کہ روایت زیر باب سے ظاہر ہے۔ قبیلہ خزرج سے تھے اور ان کی کنیت عبدالرحمٰن تھی۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے: معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس من بنی اسد بن شاردہ بن تزید بن جشم بن الخزرج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں یمن کے امیر مقرر کئے گئے۔ جب وہاں سے واپس ہوئے تو غزوہ شام میں بطور مجاہد شامل ہوئے اور ۱۸ھ میں جب عمواس میں طاعون کی وبا پھیلی تو اسی دوران اس وبا سے بیمار ہوئے اور فوت ہو گئے۔ طاعون کی بیماری سے فوت ہونے والا مسلمان شہید کہلاتا ہے اور یہ تو مجاہد بھی تھے۔ شہادت کا دوہرا ثواب

۱) التاریخ الکبیر، باب الف، اسید بن حضیر، جزء دوم صفحہ ۴۷

۲) المستدرك علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب عباد بن بشر، جزء سوم صفحہ ۲۵۴

حاصل کیا۔ رضی اللہ عنہ۔ یہ فقہاء صحابہ میں سے تھے اور اسی وجہ سے یمن بھیجے گئے تھے تا انہیں علم دین سکھائیں۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کے بارے میں روایت نقل کی ہے جس کے یہ الفاظ ہیں: اَرْحَمُ أُمَّتِيْ أَبُوْ بَكْرٍ... وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ۔[1] ان کی شرائط صحت کے مطابق یہ قابل اعتماد روایت ہے اور ان کی نسبت حضرت عمرؓ کا ایک قول بھی مروی ہے۔ جس کے یہ الفاظ ہیں: مَنْ أَرَادَ الْفِقْهَ فَلْيَأْتِ مُعَاذًا۔[2] (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۵۹) اس سے امام بخاریؒ کی مذکورہ بالا روایت ہی کی تائید ہوتی ہے جو مرفوع ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی علاقہ یمن میں تقرری کے تعلق میں کتاب المغازی باب ۶۰ دیکھئے۔

بَاب ۱۵: مَنْقَبَةُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے اوصاف

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا.

اور حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: سعدؓ اس سے پہلے بھی نیک آدمی تھا۔

۳۸۰۷: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ

۳۸۰۷: اسحاق (بن منصور) نے ہمیں بتایا کہ عبدالصمد نے ہم سے بیان کیا۔ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ قتادہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت ابواسیدؓ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بہترین (گھرانہ) بنو نجار ہیں۔ پھر بنوعبدالاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج، پھر بنوساعدہ اور انصار کے تمام گھرانوں میں ہی بھلائی ہے۔ یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہؓ بولے اور وہ اسلام میں اعلیٰ پایہ کے تھے کہ میں سمجھتا

۱) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل
سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضائل خباب
۲) مصنف ابن ابی شیبة، کتاب السیر، باب ما قالوا فیمن یبدأ به فی الأعطیة، جزء۶ صفحه ۴۵۷

أَرَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيْرٍ.

اطرافہ: ۳۷۸۹، ۳۷۹۰، ۶۰۵۳۔

ہوں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہم سے افضل قرار دیا ہے۔ اس پر ان سے کہا گیا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بھی تو بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

تشریح: مَنْقَبَةُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عنوانِ باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جس قول کا حوالہ دیا گیا ہے یہ حدیث واقعۂ افک میں آئندہ آئے گی۔ (دیکھئے کتاب المغازی باب۳۴روایت نمبر۴۱۴۱نیز کتاب التفسیر، سورۃ النور باب۶) زیر باب حدیث کتاب مناقب الأنصار باب ۷ میں بھی گذر چکی ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یہ ہے: سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ۔ ان کی کنیت ابوثابت تھی اور یہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ خلافت حضرت عمرؓ کے دوران ۱۴ھ یا ۱۵ھ میں فوت ہوئے جبکہ یہ شام کے ملک میں حوران مقام میں تھے۔ (فتح الباری جزء۷صفحہ ۱۶۰)

بَاب ۱٦ : مَنَاقِبُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ

۳۸۰۸ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

اطرافہ: ۳۷۵۸، ۳۷۶۰، ۳۸۰۶، ۴۹۹۹۔

۳۸۰۸: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو بن مرہ سے، عمرو نے ابراہیم سے، ابراہیم نے مسروق سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمروؓ (بن عاص) کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے کہا: وہ ایسے شخص ہیں کہ مجھے ان سے ہمیشہ محبت رہی ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: چار شخصوں سے قرآن سیکھو: عبداللہ بن مسعودؓ سے، پہلے ان کا نام لیا اور سالمؓ سے جو ابوحذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام تھے اور معاذ بن جبلؓ اور اُبَیّ بن کعبؓ سے۔

۳۸۰۹: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (البيّنة: ۲) قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى.

۳۸۰۹: محمد بن بشار نے مجھے بتایا۔ غندر نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے شعبہ سے سنا۔ (انہوں نے کہا:) میں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبَیؓ سے فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورۃ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پڑھ کر سناؤں۔ حضرت اُبَیؓ نے پوچھا: کیا میرا نام لیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت اُبَیؓ یہ سن کر رو پڑے۔

اطرافهُ: ۴۹۵۹، ۴۹۶۰، ۴۹۶۱۔

تشریح: مَنَاقِبُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت اُبَیّ بن کعبؓ (بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی) ان کی کنیت ابو المنذر اور ابو الطفیل تھی۔ نسب نامہ سے ظاہر ہے کہ یہ بنو نجار میں سے تھے اور سابقین اوّلین سے۔ مشہور بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور ان کے بعد باقی غزوات میں بھی۔ ۳۰ھ میں فوت ہوئے۔ باب کے تحت دو روایتیں ہیں جن سے ظاہر ہے کہ ان کا شمار قُرّاءِ اربعہ اور فقہاء اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ یہ سن کر کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص طور پر ارشاد فرمایا کہ اُبَیّ بن کعبؓ کو آیت محولہ پڑھ کر سنا دی جائے، اس سے ان کی تعظیم کا پتہ چلتا ہے۔ آیت لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ (البيّنة: ۲) کا ترجمہ یہ ہے: کفار اہل کتاب اور مشرکین (اپنے کفر سے) باز رہنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس البینہ نہ آجاتی (کھلی کھلی واضح دلیل یا نشان جو حق و باطل میں تمیز کر دے۔) رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۙ (البيّنة: ۳تا۴) یعنی اللہ (کی طرف) سے آنے والا ایک رسول جو (انہیں ایسے) پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سناتا جن میں قائم رہنے والے احکام ہوں۔ اَلْبَيِّنَةُ سے مراد وہ رسول ہے جو کامل کتاب لانے والا ہے۔ جس میں نہ مٹنے والی دائمی صداقتیں ہیں اور جن سے صحف سابقہ کا ناقص ہونا کھلے طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ کتاب الانبیاء میں اس سے متعلق واضح حوالے گزر چکے ہیں۔ اس سورۃ میں خیر البریہ کا ذکر ہے اور ابدی رضوان الٰہی کی بشارت دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے حضرت اُبَیّ بن کعبؓ کے آنسو خوشی میں بہہ پڑے۔ علامہ قرطبیؒ نے بھی یہی وجہ بیان کی ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۶۱) اس سورۃ کی عظمت اپنے موقع و محل پر بیان ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بَاب ١٧ : مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ

٣٨١٠: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي.

۳۸۱۰: محمد بن بشار نے مجھے بتایا کہ یحیٰ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا۔ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ چار شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن سارے کا سارا حفظ کیا۔ یہ سب انصاری تھے: حضرت اُبَیّ (بن کعبؓ) اور حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابوزیدؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ۔ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا: حضرت ابوزیدؓ کون تھے؟ انہوں نے کہا: میرے چچاؤں میں سے ایک تھے۔

اطرافهُ: ٣٩٩٦، ٥٠٠٣، ٥٠٠٤۔

تشریح: مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت زیدؓ بن ثابت (ابن الضحاک بن زید بن لوذان من بنی مالک بن النجار) کاتب وحی تھے اور فقہاء صحابہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ یہ دیر تک زندہ رہے اور ۴۵ھ میں فوت ہوئے۔ قرآن مجید کو تحریر کی صورت میں جمع و محفوظ کرنے والے چاروں صحابہ انصار میں سے تھے۔ (فتح الباری، کتاب فضائل القرآن، باب القراء من اصحاب النبیؐ، شرح روایت نمبر ۵۰۰۳، جزء۹ صفحہ ۶۵) اور صحابہ میں سے دوسروں نے بھی اس خدمت جلیلہ میں حصہ لیا تھا۔ جیسا کہ کتاب فضائل القرآن باب ۳ میں اس کا ذکر آئے گا؛ نیز اس تعلق میں روایت نمبر ۳۸۰۸ بھی دیکھئے۔ یہاں کُلُّھُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ سے دوسروں کی نفی نہیں ہے بلکہ صرف مراد یہ ہے کہ قبیلہ انصار سے تعلق رکھنے والے مذکورہ بالا چار شخص تھے۔
(فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۶۲)

بَاب ١٨ : مَنَاقِبُ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ

٣٨١١: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا

۳۸۱۱: ابومعمر نے ہمیں بتایا کہ عبدالوارث نے

عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَّكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ

ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز (بن صہیب) نے ہمیں بتایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا: جب اُحد کی جنگ ہوئی لوگ شکست کھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹنے لگے اور حضرت ابو طلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی ایک چمڑے کی ڈھال سے آپؐ پر آڑ کئے رہے اور حضرت ابو طلحہؓ بڑے تیر انداز اور کمان کو زور سے کھینچنے والے تھے۔ انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑ دیں اور جو کوئی آدمی تیروں کی ترکش لئے ادھر سے گزرتا آپؐ اسے فرماتے: ابو طلحہؓ کے لئے تیر بکھیر جاؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں کو دیکھنے کے لئے سر اٹھا کر جھانکتے تو حضرت ابو طلحہؓ کہتے: اے نبی اللہ! میرے ماں باپ آپؐ کے قربان۔ جھانکیں نہ، مبادا لوگوں کا تیر کہیں آپؐ کو لگ جائے۔ میرا سینہ آپؐ کے سینے کے آڑے ہے۔ اور میں نے حضرت عائشہؓ بنت ابی بکرؓ اور حضرت امّ سلیمؓ کو جو اپنی پنڈلیوں سے کپڑا چڑھائے ہوئے تھیں اور ان کے پاؤں کے زیور دکھائی دیتے تھے دیکھا کہ وہ پانی کی مشکیں اپنی پیٹھوں پر اٹھائے انہیں اچھالتے جلدی جلدی آتیں اور لوگوں کے منہ میں انہیں انڈیلتی جاتی تھیں۔ پھر وہ واپس جاتیں اور ان کو بھرتیں اور پھر آ کر لوگوں کے منہ میں

السَّيْفُ مِنْ يَدِ(۱) أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا.

ڈالتیں اور (اس دن) حضرت ابوطلحہؓ کے ہاتھوں سے تلوار دو یا تین دفعہ گر گئی تھی۔

اطرافهُ: ۲۸۸۰، ۲۹۰۲، ۴۰۶۴۔

تشریح: مَنَاقِبُ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت ابوطلحہؓ (زید بن سہل بن الاسود بن حرام الانصاری الخزرجی النجاری) حضرت امّ سلیم (والدہ حضرت انسؓ) کے خاوند تھے۔ (فتح الباری جزء۷صفحہ۱۶۲) روایت زیر باب سے ظاہر ہے کہ وہ ایک حوصلہ مند، دلیر اور بہادر مجاہد تھے جو شدید خطرہ کے وقت نہایت نازک گھڑی میں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے جسم و جان کے ساتھ بطور ڈھال بنے رہے اور دشمن جو بار بار آپؐ پر وار کر رہا تھا اس کا ڈٹ کر کامیابی کے ساتھ مقابلہ بھی کرتے رہے۔ بہت بڑے تیر انداز تھے۔ ان کا نشانہ کم ہی چوکتا تھا۔ جس کا احساس دشمن کو بھی تھا اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے نہیں دیا۔

بَاب ۱۹: مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے اوصاف

۳۸۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ (الأحقاف: ۱۱) الْآيَةَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ الْآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيْثِ.

۳۸۱۲: عبد اللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے مالک سے سنا۔ انہوں نے عمر بن عبید اللہ کے غلام ابو النضر سے، انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، عامر اپنے باپ سے روایت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق جو اس زمین پر چلتا ہو یہ کہتے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے سوائے حضرت عبد اللہ بن سلامؓ کے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: انہی کے متعلق یہ آیت اتری: بنی اسرائیل میں سے ایک شاہد نے اپنے جیسے کے متعلق شہادت دی۔ عبد اللہ بن یوسف نے کہا: میں نہیں جانتا، مالک نے یہ آیت اپنی طرف سے پڑھی یا حدیث میں ہے۔

---

۱) عمدۃ القاری میں اس جگہ لفظ "یَدَیْ" ہے۔ (عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ۲۷۳)

۳۸۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسَطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِي ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيْعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ فِي الْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لَهُ(۱)

۳۸۱۳: عبداللہ بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ ازہر سمان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے (عبداللہ) بن عون سے، ابن عون نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے قیس بن عباد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اندر آیا۔ اس کے چہرے پر فروتنی کے آثار نمایاں تھے۔ لوگوں نے کہا: یہ شخص جنتیوں میں سے ہے۔ اس نے دو رکعت نماز پڑھی۔ انہیں مختصر کیا۔ پھر وہ نکل گیا اور میں اس کے پیچھے ہولیا۔ میں نے کہا: جب آپ مسجد میں آئے تھے لوگ کہنے لگے: یہ شخص اہل جنت میں سے ہے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! کسی کو بھی نہیں چاہیے کہ وہ ایسی بات کہے جسے وہ جانتا نہیں اور میں تمہیں بتلائے دیتا ہوں کہ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک خواب دیکھا تھا جو میں نے آپؐ سے بیان کیا۔ میں نے دیکھا جیسے کہ میں ایک باغ میں ہوں اور انہوں نے اس باغ کی کشادگی اور سرسبزی کا ذکر کیا۔ اس کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے۔ پایا اس کا زمین میں ہے اور چوٹی اس کی آسمان میں۔ اس کے اوپر ایک کنڈا ہے۔ مجھے کہا گیا: چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا۔ اتنے میں ایک خادم میرے پاس آیا۔ اس نے میرے کپڑوں کو میرے پیچھے سے اٹھایا۔ میں

۱) فتح الباری مطبوعہ بولاق میں اس جگہ الفاظ فَقِيْلَ لِيْ ہیں۔ (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۱۶۳) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ "الْإِسْلَامُ". وَذَلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوْتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ. وَقَالَ لِي خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيْفٌ بَدْلَ مِنْصَفٌ.

اطرافهٗ: ۷۰۱۰، ۷۰۱۴۔

چڑھ گیا۔ یہاں تک کہ میں اس ستون کی چوٹی پر پہنچ گیا اور میں نے اس کنڈے کو پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اسے تھامے رکھو۔ میں جاگ پڑا جبکہ وہ میرے ہاتھ میں ہی تھا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ باغ ''اسلام'' ہے اور وہ ستون ''اسلام کا ستون'' ہے اور وہ کنڈا ''عُرْوَةُ الْوُثْقٰى'' ہے۔ تم مرنے تک اسلام پر ہی رہو گے اور وہ شخص حضرت عبداللہ بن سلامؓ تھے۔ اور (امام بخاریؒ کہتے تھے:) خلیفہ (بن خیاط) نے مجھ سے کہا: معاذ (عنبری) نے ہم سے بیان کیا کہ ابن عون نے ہمیں بتایا۔ محمد (بن سیرین) سے روایت ہے کہ قیس بن عباد نے ابن سلام سے روایت کی۔ انہوں نے مِنْصَف کی جگہ وَصِيْف کا لفظ بیان کیا جس کے معنے جوان خادم کے ہیں۔

٣٨١٤: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا تَجِيْءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيْقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ فِي أَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدَى

۳۸۱۴: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے، سعید نے اپنے باپ (ابوبردہ عامر بن ابی موسیٰ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں مدینہ میں آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم نہیں آؤ گے؟ میں تمہیں ستو اور کھجوریں کھلاؤں گا اور تم ایسے گھر میں داخل ہو گے (کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے تھے۔) پھر کہنے لگے:

إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ أَوْ حِمْلَ قَتٍّ {فَلَا تَأْخُذْهُ[1]} فَإِنَّهُ رِبًا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ.

تم ایسے ملک میں رہتے ہو جہاں سود پھیلا ہوا ہے۔ اگر کسی شخص کے ذمہ تمہارا کوئی حق ہو اور وہ تمہیں توڑی (بھوسہ) یا جَو یا چارے کا گٹھہ ہدیہ بھیجے {تو تم اسے نہ لینا۔} کیونکہ وہ سود ہے اور نضر (بن شمیل) اور ابوداؤد (طیالسی) اور وہب (بن جریر) نے شعبہ سے گھر کا ذکر نہیں کیا۔

طرفہ: ۷۳۴۲۔

تشریح: مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت عبداللہ بن سلام (ابن الحارث من بنی قینقاع) بنو قینقاع مشہور یہودی قبیلہ تھا جو اپنے آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام کی ذریت سے بتاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا نام زمانہ جاہلیت میں الحصین تھا جسے تبدیل کر کے عبداللہ رکھا گیا۔ ان کا قبیلہ بنو قینقاع انصاری قبائل خزرج کا حلیف تھا۔ جب بوقت ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آئے تو شروع ہی میں انہوں نے اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۶۴) تورات اور صحف کتب قدیمہ کے واقف تھے اور سابقہ انبیاء کی پیشگوئیوں میں بیان کردہ علامتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ میں موجود پایا اور یہ بات ان کے سبقت فی الایمان کا بڑا سبب ہوئی۔ آیت وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡۢ بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ عَلٰى مِثۡلِهٖ...(الأحقاف:۱۱) سے متعلق مذکورہ بالا قول محض قیاس ہے ورنہ سیاق آیت کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس واضح پیشگوئی سے ہے جس میں انہوں نے اپنے مثیل کے بارے میں بنی اسماعیل میں سے پیدا ہونے کی پیشگوئی کی ہے۔ خود اس روایت میں بھی شک کا اظہار کیا گیا ہے۔ باب ہذا کی دوسری روایت میں خواب کی تعبیر نبوی واضح ہے۔ آپؐ نے الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى کی تعبیر سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۵۷ کی بناء پر کی ہے۔ جس میں عروہ وثقیٰ کا ذکر آتا ہے۔ پوری آیت یوں ہے: لَاۤ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَيِّ ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ○ یعنی دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں۔ (کیونکہ) ہدایت اور گمراہی کا (باہمی) فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔ پس (سمجھ لو کہ) جو شخص (اپنی مرضی سے) نیکی سے روکنے والے (کی بات ماننے) سے انکار کرے اور اللہ پر ایمان رکھے تو اس نے (ایک) نہایت مضبوط قابل اعتماد چیز کو جو (کبھی) ٹوٹنے کی نہیں مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔ آپؐ کی تعبیر حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے نیک انجام پر دلالت کرتی ہے اور وہ آخر تک اسلام پر قائم رہے۔ ان کی قوم نے ان کی مخالفت بھی کی مگر انہوں نے اس کی پرواہ تک نہیں کی۔ تیسری روایت ان کے تقویٰ پر دلالت کرتی ہے۔

---

۱) یہ الفاظ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہیں (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۱۶۴) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

بَاب ۲۰

تَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ وَفَضْلُهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنا اور ان کی فضیلت

۳۸۱۵: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

وَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ.

اطرافہ: ۳۴۳۲۔

۳۸۱۵: محمد (بن سلام) نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدہ (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا۔ کہتے تھے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے۔

اور صدقہ (بن فضل) نے (بھی) مجھ سے بیان کیا کہ عبدہ (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا۔ وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے، حضرت علیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے زمانہ میں دنیا کی عورتوں میں سے بہترین مریمؑ تھیں۔ اسی طرح اپنے زمانے میں دنیا کی عورتوں میں سے بہتر خدیجہؓ تھیں۔

۳۸۱۶: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

۳۸۱۶: سعید بن عُفَیر نے ہمیں بتایا کہ لیث (بن سعد) نے ہم سے بیان کیا، کہا: ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے مجھے لکھ بھیجا۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَّتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللّٰهُ أَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ وَ إِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ.

اطرافهُ: ۳۸۱۷، ۳۸۱۸، ۵۲۲۹، ۶۰۰۴، ۷۴۸۴۔

ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ کہتی تھیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کیا کرتی تھی، جتنی کہ خدیجہؓ پر غیرت کرتی تھی۔ وہ مجھ سے شادی کرنے سے پہلے انتقال کر چکی تھیں۔ یہ غیرت اس وجہ سے آتی تھی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتی تھی کہ آپؐ ہمیشہ ان کی تعریف کرتے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فرمایا تھا کہ خدیجہؓ کو موتیوں کے ایک محل کی بشارت دیں اور جب بھی آپؐ کوئی بکری ذبح کرتے تو ضرور ہی خدیجہؓ کی سہیلیوں کو اس کے گوشت میں سے اتنا ہدیہ بھیجتے کہ ان کے لئے کافی ہوتا۔

۳۸۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ.

اطرافهُ: ۳۸۱۶، ۳۸۱۸، ۵۲۲۹، ۶۰۰۴، ۷۴۸۴۔

۳۸۱۷: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ حُمید بن عبد الرحمٰن نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ کہتی تھیں: میں کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کرتی تھی جتنا کہ خدیجہؓ پر۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت ذکر کیا کرتے تھے۔ کہتی تھیں: آپؐ نے ان کی وفات کے تین سال بعد مجھ سے شادی کی اور آپؐ کے ربّ عزو جل نے فرمایا تھا، یا کہا: جبرائیل علیہ السلام نے آپؐ سے یہ کہا کہ خدیجہؓ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دے دیں جو موتیوں کا ہوگا۔

٣٨١٨: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْـنِ الْحَسَـنِ حَـدَّثَنَا أَبِـي حَـدَّثَنَا حَفْـصٌ عَـنْ هِشَـامٍ عَـنْ أَبِيْـهِ عَـنْ عَائِشَـةَ رَضِـيَ اللهُ عَنْهَـا قَالَـتْ مَـا غِـرْتُ عَلَـى أَحَـدٍ مِـنْ نِسَـاءِ النَّبِـيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْـرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَـةُ فَيَقُـوْلُ إِنَّهَـا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ.

اطرافهُ: ٣٨١٦، ٣٨١٧، ٥٢٢٩، ٦٠٠٤، ٧٤٨٤۔

۳۸۱۸: عمر بن محمد بن حسن نے مجھے بتایا کہ میرے والد نے ہم سے بیان کیا کہ حفص (بن غیاث) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر بھی اتنا رشک نہ کرتی جتنا کہ خدیجہؓ پر۔ حالانکہ میں نے ان کو کبھی دیکھا نہیں۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت ذکر کیا کرتے تھے اور کبھی بکری جو ذبح کرتے تو آپؐ پھر اس کے چند حصوں میں ٹکڑے کرتے۔ پھر اس کو خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیج دیتے۔ کبھی میں آپؐ سے یہ کہتی: جیسے دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی اور عورت ہی نہیں ہوئی۔ آپؐ فرماتے: وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں اور اس سے میری اولاد ہوئی۔

٣٨١٩: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَـنْ إِسْـمَاعِيْلَ قَـالَ قُلْـتُ لِعَبْـدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ قَـالَ نَعَـمْ بِبَيْـتٍ مِّـنْ قَصَـبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ.

طرفهُ: ١٧٩٢۔

۳۸۱۹: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ اسماعیل (بن ابی خالد) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں، خول دار موتیوں کے ایک گھر کی جس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ غم و تکلیف۔

٣٨٢٠: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَـارَةَ

۳۸۲۰: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن فضیل نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمارہ

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ.

طرفهُ: ۷۴۹۷۔

(بن قعقاع) سے، عمارہ نے ابوزُرعہ سے، ابوزُرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: جبرائیلؑ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ خدیجہؓ آرہی ہیں، ایک برتن کو لئے ہوئے جس میں سالن ہے، یا کہا: کچھ کھانے پینے کی چیزیں۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے ربّ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہیں اور ان کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دیں جو خول دار موتیوں کا ہوگا۔ جس میں نہ شوروغل ہوگا نہ رنج و تکلیف۔

۳۸۲۱: وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِّنْهَا.

۳۸۲۱: اور اسماعیل بن خلیل نے کہا: علی بن مسہر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: خدیجہؓ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ آپؐ کو خیال آیا کہ خدیجہؓ اس طرح (اندر آنے کی) اجازت مانگا کرتی تھیں اور اس وجہ سے آپؐ گھبرا گئے اور فرمایا: خدایا! یہ ہالہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: مجھے رشک آیا، میں نے کہا: آپؐ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی کو کیا یاد کرتے رہتے ہیں جس کی باچھیں سرخ تھیں جو کبھی کی مرکھپ چکی۔ اللہ نے آپؐ کو تو اس کے بدلے میں اس سے بہتر بھی دے دی ہے۔

تشریح: تَزْوِيجُ النَّبِيِّ ﷺ خَدِيجَةَ وَفَضْلُهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: زیر باب سات روایتیں ہیں۔ پہلی روایت دو سندوں سے مروی ہے جس میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا ذکر ہے اور یہ فضیلت اپنے اپنے زمانے کے لحاظ سے نسبتی ہے۔ ھَا کی ضمیر دنیا کی طرف راجع ہے یعنی خَيْرُ نِسَآءِ الدُّنْيَا - ترجمہ میں دنیا کی عورتیں ہی مراد بتائی گئی ہیں اور یہ فضیلت باعتبار ظاہری خوبصورتی کے نہیں بلکہ تقویٰ اللہ سے متعلق اوصاف حمیدہ ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے غیر معمولی وفا اور اطاعت شعاری کا نمونہ دکھایا۔ دوسری روایت سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وفات کے بعد انہیں نہیں بھولے۔ بندگانِ نفس تو بالعموم دوسری بیوی کے آنے پر پہلی کو اس کی حین حیات میں ہی گٹھلی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اس کی موت کے بعد اس کا کیا ذکر!

روایت نمبر ۳۸۱۷ میں الفاظ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِيْنَ کا مفہوم امام نوویؒ کے نزدیک رخصتانہ ہے۔ عقد نکاح تو اس سے ایک دو سال قبل ہو چکا تھا جیسا کہ باب تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ عَائِشَةَ میں مفصل بیان ہوگا۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۷۱)

حضرت خدیجہؓ کا نسب نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قُصَیّ سے ملتا ہے۔ چنانچہ خدیجہؓ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ آپؐ نے جب ان سے شادی کی تو آپؐ کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال سے متجاوز تھی اور وہ بیوہ تھیں۔ ان کے خاوند کا نام مالک ابو ہالہ تھا جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہوا۔ اس سے قبل وہ عتیق بن عائذ مخزومی کے نکاح میں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی تجویز سے قبل آپؐ حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہؓ کے ساتھ شام میں گئے تا ان کا سامانِ تجارت بطور مقارضت وہاں فروخت کریں۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۶۸) مقارضت دراصل مضاربت ہی ہے۔ کسی کے مال میں ایک شخص اس شرط پر تجارت کرے کہ اس کی محنت کے عوض نفع میں وہ شریک ہوگا۔ (لسان العرب- قرض) آپؐ کی دیانتداری اور اخلاق سے میسرہ بہت متاثر تھے۔ آپؐ کے اخلاق حمیدہ کا ذکر سن کر حضرت خدیجہؓ کو جو مالدار خاتون تھیں، آپؐ سے نکاح کی رغبت ہوئی اور ان کے اقرباء نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی تصدیق کرنے والی خاتون ہیں جیسا کہ مردوں میں سے حضرت ابو بکرؓ۔ دونوں نے اپنے اموال وغیرہ سے آپؐ کی بڑی مدد کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس احسان کو کبھی نہیں بھولے اور آپؐ کی بعثت سے دس سال بعد رمضان میں فوت ہوئیں۔ کم وبیش پچیس سال آپؐ کے ساتھ زندگی کامل وفاداری کے ساتھ گزاری۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ ہجرت سے تین سال قبل تک زندہ رہیں۔ جس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپؐ کی شادی ہوئی۔ اس بارے میں مورخین کا اختلاف ہے۔ حضرت خدیجہؓ کی تصدیق کے بارے میں دیکھئے کتاب بدء الوحی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا زمانہ جاہلیت میں طاہرہ کے وصف سے مشہور تھیں۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۶۸)

بَاب ۲۱: ذِكْرُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا ذکر

۳۸۲۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ.

اطرافہُ: ۳۰۳۵، ۶۰۹۰۔

۳۸۲۲: اسحاق واسطی نے ہم سے بیان کیا کہ خالد (بن عبد اللہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے بیان (بن بشر) سے، بیان نے قیس (بن ابی حازم) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے قیس سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں مسلمان ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اندر آنے سے نہیں روکا اور جب بھی مجھے آپؐ نے دیکھا، آپؐ ضرور ہنستے۔

۳۸۲۳: وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ الْكَعْبَةُ الشَّأْمِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيْحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ.

۳۸۲۳: اور قیس سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے: زمانہ جاہلیت میں (یمن میں) ایک گھر ہوا کرتا تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے اور اس کو یمانی کعبہ یا شامی کعبہ بھی کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے بے فکر کرو گے؟ حضرت جریرؓ کہتے تھے: یہ سن کر میں ایک سو پچاس سوار احمس کے لے کر اس کی طرف نکل پڑا۔ پھر ہم نے وہ توڑ پھوڑ دیا اور جن لوگوں کو وہاں پایا، قتل کر دیا۔ پھر ہم آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ کو بتایا تو آپؐ نے ہمارے لئے اور احمس (قبیلہ) کے لئے دعا کی۔

اطرافہُ: ۳۰۲۰، ۳۰۳۶، ۳۰۷۶، ۴۳۵۵، ۴۳۵۶، ۴۳۵۷، ۶۰۸۹، ۶۳۳۳۔

تشریح: ذِكْرُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: یہ باب اور باب ۲۲ صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں حضرت خدیجہؓ سے متعلق باب سے پہلے ہیں۔ امام ابن حجرؒ نے بھی یہی ترتیب اختیار کی ہے[1] جو صحیح تر ہے۔ کیونکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر ہے جو قابل قدر خواتین صحابیات میں سے تھیں۔

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلیؓ یمن کے قبیلہ احمس کے سردار تھے اور شاہانہ ٹھاٹھ میں ان کی بودوباش تھی۔ بجیلہ ان کی والدہ کا نام تھا اور کنیت ابو عمرو۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے: ابن عبد اللہ بن جابر بن مالک من بنی انمار بن اراش۔ جس سال مختلف قبائل کے وفود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے اسلام کا اعلان کرنے کے لئے آنے لگے یعنی ۹ھ میں، اسی دوران حضرت جریر بن عبد اللہ بجلیؓ نے مع اپنے قبیلہ کے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ یہ حجۃ الوداع کے موقع پر موجود تھے۔ چونکہ بلند آواز تھے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ۔ کہ لوگوں کو چپ کراؤ۔ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے کم و بیش اَسّی روز قبل کا ہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہ بجلیؓ کی وفات ۵۰ھ میں ہوئی۔
(فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۷۷)(عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۲۸۳)

أَلْخَلَصَةُ یا أَلْخَلَصَةُ نام ایک بت خانہ کا تھا جو بنو خثعم وغیرہ قبائل کے علاقہ میں تھا اور اس میں ایک بت تھا جو ذوالخلصۃ کے نام سے مشہور تھا۔ اس بت خانہ کا نام کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی تھا۔ یمن میں واقع ہونے کی وجہ سے اس کو یمانیہ کہتے تھے اور چونکہ شام کی جانب اس کا دروازہ رکھا گیا تھا اس لئے اس کا دوسرا نام کعبہ شامیہ تھا۔
(عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۲۸۳) (فتح الباری، کتاب المغازی، باب ۶۲ جزء۸ صفحہ ۸۹، ۹۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے عملاً سارا عرب مسلمان ہو چکا تھا اور جہاں ذوالخلصۃ تھا وہاں کے لوگ بھی مسلمان ہو چکے تھے۔ نویں اور دسویں ہجری عام الوفود کے نام سے مشہور ہیں۔ ان سالوں میں عرب کے مختلف اطراف سے وفود کی صورت میں لوگ آئے اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔ ۱۰ھ میں قبیلہ بجیلہ اور احمس کے وفد بھی مدینہ میں آئے۔ بجیلہ وفد کے سردار حضرت جریر بن عبد اللہ بجلیؓ اور احمس کے سردار قیس بن عزرہ احمسی تھے۔ دونوں قبیلوں کے وفود نے اسلام قبول کیا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، وفد بجیلہ، جزء اوّل صفحہ ۳۴۷)

ان قبائل کے مسلمان ہو جانے کے بعد اس بات کی ضرورت تھی کہ ہر اس محرک کو ختم کر دیا جاتا جس سے دوبارہ شرک پھیلنے کا امکان ہو سکتا تھا۔ اس لئے ذوالخلصہ کا معبد بھی ختم کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی علاقہ کے وفد کے سردار حضرت جریر بن عبد اللہ بجلیؓ کو ارشاد فرمایا: هَلْ أَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ۔

---

۱) فتح الباری مطبوعہ دار السلام، کتاب مناقب الأنصار، باب ۲۲ جزء۷ صفحہ ۱۷۸
فتح الباری مطبوعہ بولاق، کتاب مناقب الأنصار، ابواب ۲۰ تا ۲۲، جزء۷ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰
فتح الباری طبعۃ السلفیۃ، کتاب مناقب الأنصار، ابواب ۲۰ تا ۲۲، جزء۷ صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۳

یعنی اب جبکہ سارے عرب کے لوگ مسلمان ہو چکے ہیں تو تمہارے علاقہ میں پرانا بت خانہ قائم رہنا اس تشویش کو پیدا کرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کمزور لوگوں کے ذریعہ سے شرک دوبارہ سر اُٹھالے۔ اس لئے اس بت خانہ کو ختم کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت جریر بن عبد اللہ بجلیؓ جو اس علاقہ کے قبائل میں سے تھے وہ اپنے قبیلہ کے ڈیڑھ سو سوار لے کر واپس اپنے علاقہ میں گئے اور اس بت خانہ کو گرا دیا۔ بعد ازاں اس کے مقام پر وہاں کے رہنے والوں نے ایک مسجد تعمیر کی جو خدائے واحد کے ذکر کو بلند کرنے کا ذریعہ بنی۔ (فتح الباری، کتاب المغازی، باب ۶۲ جزء۸ صفحہ ۸۹، ۹۰)

بَاب ٢٢ : ذِكْرُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ کا ذکر

٣٨٢٤: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيْمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيْسُ أَيْ عِبَادَ اللهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُوْلَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ مَعَ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيْهِ فَنَادَى أَيْ عِبَادَ اللهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتَّى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللهُ لَكُمْ قَالَ أَبِي فَوَاللهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ.

اطرافهُ: ۳۲۹۰، ۴۰۶۵، ٦٦٦٨، ٦٨٨٣، ٦٨٩٠۔

۳۸۲۴: مجھ سے اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا کہ سلمہ بن رجاء نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: جب اُحد کی جنگ ہوئی مشرک شکست فاش کھا گئے۔ ابلیس نے پکار کر کہا: اے اللہ کے بندو! تم اپنے پیچھے والوں کی خبر لو۔ چنانچہ جو آگے تھے وہ اپنے پچھلوں پر لوٹ پڑے اور جو پچھلے تھے ان سے لڑنا شروع کر دیا۔ حضرت حذیفہؓ نے جو غور سے دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ ان کے باپ سے لپٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پکارا: اللہ کے بندو! میرا باپ ہے، میرا باپ ہے۔ کہتی تھیں: اللہ کی قسم! وہ نہ رکے یہاں تک کہ اس کو مار ہی ڈالا۔ حضرت حذیفہؓ نے یہ دیکھ کر کہا: تمہیں اللہ بخشے۔ (ہشام بن عروہ نے کہا:) میرے باپ کہتے تھے: اللہ کی قسم! حذیفہؓ میں اسی کلمہ کی وجہ سے ہمیشہ بھلائی رہی یہاں تک کہ وہ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

تشریح: ذِكْرُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبَسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت حذیفہؓ کے والد کا نام حسیل یا حسل ہے جبکہ یمان ان کا لقب ہے۔ حضرت حذیفہؓ اس نسبت سے مشہور تھے اور معروف قبیلہ عبس میں سے تھے۔ (عمدۃ القاری جزء۱۶ صفحہ ۲۸۳) عبس و ذبیان یمن کے دو بڑے قبائل تھے۔ جن کا ذکر اشعار جاہلیت میں فخر سے وارد ہوا ہے۔ زیر باب روایت کے تعلق میں کتاب المغازی باب۱۸ روایت نمبر ۴۰۶۵ کی تشریح دیکھئے۔

بَاب۲۳: ذِكْرُ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت ہند بنت عتبہ (بن ربیعہ) رضی اللہ عنہا کا ذکر

۳۸۲۵: وَقَالَ عَبْدَانُ { أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ[1] } أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَتْ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَاسُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا أُرَاهُ

۳۸۲۵: عبدان نے کہا کہ عبد اللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی۔ یونس نے ہمیں بتایا کہ زہری سے روایت ہے۔ (انہوں نے کہا) کہ مجھ سے عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں: ہند بنت عتبہؓ آئیں۔ کہنے لگیں: یارسول اللہ! روئے زمین پر آپؐ کے ڈیرہ والوں سے بڑھ کر کسی ڈیرہ والوں کا ذلیل وخوار ہونا مجھ کو پسند نہ تھا۔ پھر اس کے بعد آج روئے زمین پر آپؐ کے ڈیرہ والوں سے بڑھ کر کسی دوسرے ڈیرہ والے کا عزت مند ہونا مجھے پسند نہیں۔ کہتی تھیں: اور اسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہند نے یہ بھی کہا: رسول اللہ! ابوسفیانؓ بہت ہی کنجوس آدمی ہے۔ آیا مجھ پر کوئی گناہ ہو گا کہ اس کا جو مال ہے اس میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں۔ آپؐ نے فرمایا: میں یہی سمجھتا

۱) یہ الفاظ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہیں۔ (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۱۷۸) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

إِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ. ہوں کہ دستور کے مطابق خرچ کر لیا کرو۔

اطرافہُ: ۲۲۱۱، ۲۴۶۰، ۵۳۵۹، ۵۳۶۴، ۵۳۷۰، ۶۶۴۱، ۷۱۶۱، ۷۱۸۰۔

تشریح: ذِكْرُ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: حضرت ہندؓ بنت عتبہ حضرت ابوسفیانؓ کی بیوی اور امّ معاویہ ہیں۔ ان کے والد عتبہ بدر کے معرکہ میں مارے گئے تھے، جیسا کہ کتاب المغازی باب۷ میں مذکور ہے۔ اپنے خاوند ابوسفیانؓ کے ساتھ غزوہ احد میں کفار کی طرف سے شریک تھیں اور کفار قریش کو اکسانے میں پورا زور لگاتی رہیں اور ان کی تحریک پر آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے کیونکہ انہوں نے ہندؓ کے چچا شیبہ کو گھائل کیا تھا اور ان کے والد عتبہ کے قتل میں بھی شریک تھے۔ ہندؓ کے اکسانے پر وحشی بن حرب نے ان کا پیٹ چاک کیا۔ حضرت ہندؓ عقلمند عورتوں میں شمار کی جاتی تھیں۔ غزوہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام کو بانشراح صدر قبول کیا۔ جس کا پتہ ان کے بوقت اقرار الفاظ بیعت سے ہوتا ہے۔ چنانچہ جب ان سے یہ اقرار کرنے کو کہا گیا کہ وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ تو انہوں نے کہا: وَهَلْ تَزْنِي الْحُرَّةُ (کیا شریف خاتون بھی زنا کرتی ہے) یہ حضرت عمرؓ کی خلافت میں فوت ہوئیں۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۷۹) اور تادم واپسیں اپنے اقرار اسلام پر قائم رہیں۔ ان کے ذکر کے تعلق میں ان کی صاف گوئی قابل تعریف ہے۔ حالت بغض و محبت میں اپنی دونوں حالتوں کا ذکر آنحضرت ﷺ سے کھلے الفاظ میں کیا ہے اور اپنے خاوند ابوسفیانؓ کے بارے میں بھی حق گوئی سے کام لیا ہے۔

بَاب ٢٤: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ

٣٨٢٦: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ {عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ[1]} بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۲۶: محمد بن ابو بکر نے مجھ سے بیان کیا کہ فضیل بن سلیمان نے ہمیں بتایا کہ موسیٰ بن عقبہ نے ہم سے بیان کیا کہ سالم بن عبداللہ نے ہمیں بتایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح مقام کے نیچے ملے پیشتر اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دستر خوان رکھا گیا۔

۱) یہ الفاظ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہیں۔ (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۱۸۰) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيْبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُوْلُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُوْنَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَإِعْظَامًا لَّهُ.

طرفہٗ: ۵۴۹۹۔

آپؐ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ زید نے کہا: میں بھی اس سے نہیں کھایا کرتا جو تم اپنے تھانوں میں ذبح کرتے ہو اور میں صرف وہی کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام لیا جائے۔ اور زید بن عمرو قریش کی قربانیوں کو معیوب سمجھا کرتے تھے اور کہتے تھے: بکری کو بھی اللہ نے پیدا کیا اور آسمان سے اس کے لئے پانی برسایا اور زمین سے اس کے لئے چارہ اگایا۔ پھر تم اس کو اللہ کے سوا اوروں کے نام پر ذبح کرتے ہو یعنی اس کو برا منایا کرتے تھے اور اس کو بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے۔

۳۸۲۷: قَالَ مُوْسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُوْدِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِيْنِهِمْ فَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِيْنَ دِيْنَكُمْ فَأَخْبِرْنِي فَقَالَ لَا تَكُوْنُ عَلَى دِيْنِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَلَا أَحْمِلُ

۳۸۲۷: موسیٰ نے کہا: سالم بن عبداللہ نے مجھ سے بیان کیا اور میں یہی جانتا ہوں کہ انہوں نے بھی اس کے متعلق حضرت ابن عمرؓ سے ہی روایت کرتے ہوئے بتایا کہ زید بن عمرو بن نفیل شام کے ملک کو دین کے متعلق دریافت کرنے کے لئے گئے تا کہ اس کی پیروی کریں۔ چنانچہ وہ ایک یہودی عالم سے ملے جس سے انہوں نے ان کے دین کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: مجھے بتائیں شاید میں تمہارا ہی دین اختیار کرلوں۔ اس نے کہا: ہمارے مذہب پر نہ ہونا ورنہ تم بھی غضب الٰہی سے اپنا حصہ لوگے۔ زید نے کہا: میں

مِـنْ غَضَـبِ اللهِ شَـيْئًا أَبَـدًا وَأَنَّـى أَسْتَطِيْعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ إِبْرَاهِيْمَ لَـمْ يَكُـنْ يَهُوْدِيًّـا وَّلَا نَصْـرَانِيًّا وَّلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُـوْنَ عَلَـى دِيْنِنَـا حَـتَّى تَأْخُـذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَّعْنَةِ اللهِ قَالَ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِـنْ لَّعْنَـةِ اللهِ وَلَا أَحْمِـلُ مِـنْ لَّعْنَـةِ اللهِ وَلَا مِـنْ غَضَـبِهِ شَـيْئًا أَبَـدًا وَأَنَّى أَسْتَطِيْعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ إِبْرَاهِيْمَ لَـمْ يَكُـنْ يَهُوْدِيًّـا وَّلَا نَصْـرَانِيًّا وَّلَا يَعْبُـدُ إِلَّا اللهَ فَلَمَّـا رَأَى زَيْـدٌ قَـوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلَى دِيْنِ إِبْرَاهِيْمَ.

تو اللہ کے غضب سے بھاگ رہا ہوں اور میں تو اللہ کی ناراضگی کو کبھی بھی برداشت نہیں کروں گا اور میں اس کی طاقت کہاں رکھتا ہوں۔ کیا تم مجھے اس کے علاوہ کسی دین کا پتہ دیتے ہو؟ اس نے کہا: میں تو یہی جانتا ہوں کہ انسان حنیف ہو۔ زید نے کہا: حنیف کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: ابراہیمؑ کا دین۔ نہ وہ یہودی تھے نہ نصرانی اور وہ صرف اللہ ہی کی پرستش کرتے تھے۔ پھر زید وہاں سے نکلے اور نصاریٰ کے ایک عالم سے ملے۔ اس سے بھی یہی ذکر کیا۔ اس نے کہا: تم ہمارے مذہب پر کبھی نہ ہونا ورنہ تم اللہ کی لعنت سے اپنا حصہ لو گے۔ زید نے کہا: میں اللہ کی لعنت سے ہی بھاگ رہا ہوں اور میں اللہ کی لعنت اور نہ اس کا غضب برداشت کرسکتا ہوں اور مجھے یہ طاقت ہی کہاں۔ کیا تم مجھے کسی اور دین کا پتہ دیتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہی جانتا ہوں کہ انسان حنیف ہو۔ زید نے پوچھا: یہ حنیف کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: ابراہیمؑ کا دین۔ نہ وہ یہودی تھے نہ نصرانی اور صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان کی رائے دیکھی تو وہاں سے وہ نکلے۔ جب باہر میدان میں آئے تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے میرے اللہ! میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیمؑ کے دین پر ہوں۔

۳۸۲۸: وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِيْنِ إِبْرَاهِيْمَ غَيْرِي وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُوْدَةَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ لَا تَقْتُلْهَا أَنَا أَكْفِيْكَ مَؤُنَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيْهَا إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَؤُنَتَهَا.

۳۸۲۸: اور لیث نے کہا: ہشام نے مجھے اپنے باپ (عروہ) سے روایت کرتے ہوئے لکھ بھیجا۔ ان کے باپ نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ سے اپنی پیٹھ لگائے کھڑے ہیں۔ یہ کہہ رہے تھے: اے قریش کے لوگو! اللہ کی قسم تم میں سے کوئی بھی ابراہیمؑ کے دین پر میرے سوا نہیں ہے اور زید بیٹیوں کو جیتا نہیں گاڑتے تھے۔ اس شخص سے جو اپنی بیٹی مارنا چاہتا، کہتے تھے: اسے نہ مارو۔ میں اس کا خرچ خوراک تمہاری جگہ مہیا کروں گا۔ چنانچہ وہ اس کو لے لیتے۔ جب وہ جوان ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے: اگر تم چاہو تو میں اسے تمہارے سپرد کئے دیتا ہوں اور اگر چاہو تو میں اس کے سب کام پورے کر دوں گا۔

تشریح: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: یہ حضرت عمرؓ کے چچا کے بیٹے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل توحید کو اختیار کر لیا تھا اور بتوں سے بیزار تھے۔ بلدح ایک جگہ کا نام ہے جو تنعیم کے راستے میں ہے۔

قَالَ مُوْسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُهُ... مذکورہ سند سے ہی موسیٰ بن عقبہ کی ضمنی روایت ہے۔ اسی طرح وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ... یہ قول بھی بطور تعلیق یعنی حاشیہ ہے اور ضمنی روایت ہے۔ مذکورہ بالا روایتوں سے ان کی نیک فطرت کا علم ہوتا ہے اور وہ مشرکانہ عادات سے بھی متنفر تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت کیا تو وہ شام میں تھے، سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے واپس آئے۔ لیکن اسی سفر میں وہ فوت ہو گئے تھے۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۱۸۱)

وَأَنَّى أَسْتَطِيْعُهُ...: یہ جملہ حالیہ ہے اور مراد یہ ہے: وَالْحَالُ أَنَّى لِيْ قُدْرَةٌ عَلَى عَدَمِ حَمْلِ ذَلِكَ۔ اس کے پیش نظر ترجمہ کیا گیا ہے۔

بَاب ۲۵ : بُنْيَانُ الْكَعْبَةِ
کعبہ کی تعمیر

۳۸۲۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ.

اطرافهُ: ۳۶۴، ۱۵۸۲۔

۳۸۲۹: محمود (بن غیلان) نے ہمیں بتایا کہ عبدالرزاق نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ابن جریج نے مجھے خبر دی، کہا: عمرو بن دینار نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: جب کعبہ بنایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ دونوں پتھر ڈھونے لگے۔ حضرت عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: تم اپنے تہہ بند کو اپنی گردن پر ڈال لو تمہیں پتھروں کی تکلیف سے بچائے گا۔ (آپؐ نے ایسا ہی کیا اور) اسی وقت زمین پر گر پڑے اور آپؐ کی آنکھوں کی ٹکٹکی آسمان کی طرف بندھ گئی۔ پھر جب آپؐ ہوش میں آئے۔ آپؐ نے فرمایا: میرا تہہ بند، میرا تہہ بند۔ چنانچہ آپؐ نے اپنا تہہ بند مضبوطی سے باندھا۔

۳۸۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ

۳۸۳۰: ابونعمان (محمد بن فضل) نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا کہ عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی یزید سے روایت ہے۔ ان دونوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیت اللہ کے گرد چار دیواری نہیں ہوتی تھی۔ لوگ بیت اللہ کے اردگرد نماز پڑھا کرتے تھے۔

فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

یہاں تک کہ حضرت عمرؓ (کی خلافت) کا زمانہ ہوا تو انہوں نے اس کے اردگرد چاردیواری بنوا دی۔ عبید اللہ نے کہا: بیت اللہ کی دیواریں پست تھیں ان کو حضرت (عبد اللہ) بن زبیرؓ نے بنایا۔

تشریح: بُنْيَانُ الْكَعْبَةِ: کعبہ کی پہلی بنیاد تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے اٹھائی گئی تھی۔ جیسا کہ تفصیلاً بتایا جاچکا ہے۔ (کتاب الحج باب ۴۲) یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قریش کے ذریعہ سے تعمیر کعبہ کا ذکر ہے۔ جو آپؐ کی بعثت سے قبل ہوئی۔ پہلی روایت زیر باب کا تعلق صغرسنی سے ہے۔ ابراہیمی بنیاد مرور زمانہ سے منہدم ہوگئی تھی جسے عمالقہ نے بحال کیا۔ ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد گرگئی اور قبیلہ جرہم نے اس کی تعمیر کی اور پھر منہدم ہونے پر قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صغرسنی میں تعمیر کی۔ دوسری روایت کے الفاظ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی روایت نمبر۳۸۲۹ میں کعبہ بنانے سے مراد کعبہ کی مرمت ہے یعنی بنیاد ہی بحال کی گئی تھی جو مسمار ہوچکی تھی۔ حضرت جابرؓ کی روایت مرسل ہے اور دوسری منقطع۔ کیونکہ دونوں راوی کمسن تابعین میں سے ہیں۔ جنہوں نے حضرت عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا۔ البتہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کا زمانہ پایا ہے اور ان کے متعلق روایت منقطع نہیں بلکہ موصول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کعبہ کے اردگرد چاردیواری نہیں تھی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں چاردیواری بنائی جو قدِ آدم سے کم تھی اور اسے بعد میں بلند کیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے آس پاس کے گھروں کو حاصل کیا قیمتاً یا بصورت تبادلہ مکان۔ تاکہ بیت اللہ کا احاطہ وسیع کیا جائے اور طواف کرنے والوں کے لئے سہولت ہو اور چاردیواری پر چراغاں کی گئی۔ اس کے بعد حضرت ابن زبیرؓ نے اس میں اور وسعت کی اور اس کے ایک حصے پر چھت ڈلوائی اور پھر ولید بن عبد الملک بن مروان نے چاردیواری اور بلند کرائی اور بیت اللہ پر ساگوان کا چھت ڈلوایا۔ یہ واقعہ ۸۸ھ کا ہے۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵)

بَاب ۲۶: أَيَّامُ الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کا زمانہ

۳۸۳۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ

۳۸۳۱: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید بن قطان) نے بتایا۔ ہشام نے کہا: میرے باپ نے ہمیں بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُوْمُهُ.

سے روایت ہے۔ وہ کہتی تھیں: عاشورہ کا دن ایسا تھا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں اس دن روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی ﷺ بھی اس دن روزہ رکھتے۔ جب آپؐ مدینہ میں آئے آپؐ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ جب رمضان فرض ہوا تو جو چاہتا عاشورہ کا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

اطرافہٗ: ۱۵۹۲، ۱۸۹۳، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۴۵۰۲، ۴۵۰۴۔

۳۸۳۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُوْرِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُوْلُوْنَ إِذَا بَرَا الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَالَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ.

۳۸۳۲: مسلم (بن ابراہیم) نے ہم سے بیان کیا کہ وہیب نے ہمیں بتایا۔ (عبداللہ) بن طاؤس نے ہمیں بتایا، انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا: لوگ سمجھتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین میں گناہ کرنا ہے اور ماہ محرم کو صفر کہا کرتے تھے اور کہتے تھے: جب پیٹھ اچھی ہو جائے اور پاؤں کے نشان مٹ جائیں پھر جو عمرہ کرنا چاہتے ہوں ان کے لئے عمرہ جائز ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ (حجۃ الوداع میں) چوتھی ذوالحج (کی صبح) کو احرام باندھے ہوئے (مکہ میں) آئے اور نبی ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ وہ حج کو عمرہ کر دیں۔ (یعنی طواف اور سعی کر کے احرام کھول دیں) لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ایسا کرنے سے ہمارے لئے کیا کچھ جائز ہو جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: جو باتیں احرام میں منع تھیں وہ سب جائز ہو جائیں گی۔

اطرافہٗ: ۱۰۸۵، ۱۵۶۴، ۲۵۰۵۔

٣٨٣٣: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُوْلُ إِنَّ هَذَا لَحَدِيْثٌ لَهُ شَأْنٌ.

۳۸۳۳: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عمرو (بن دینار) کہتے تھے: سعید بن مسیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے ان کے دادا (حزن بن ابی وہب) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: زمانہ جاہلیت میں سیلاب آیا اور اس نے جو دو پہاڑوں کے درمیان آبادی تھی اس کو ڈھانپ دیا۔ سفیان نے کہا اور عمرو بن دینار کہتے تھے: یہ واقعہ بھی ایک ایسا واقعہ ہے جو بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

٣٨٣٤: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ قَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ أَيُّ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكِ لَسَئُوْلٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا

۳۸۳۴: ابوالنعمان نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے بیان ابوبشر سے، بیان نے قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ انہوں نے کہا: حضرت ابوبکرؓ احمس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس گئے جسے زینب کہتے تھے۔ انہوں نے اسے دیکھا کہ وہ بات نہیں کرتی۔ پوچھا کہ کیا سبب کہ بات کیوں نہیں کرتی؟ لوگوں نے کہا: اس نے خاموش حج کی منت مانی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس سے کہا: باتیں کرو، کیونکہ یہ جائز نہیں۔ یہ جاہلیت کی رسم ہے۔ چنانچہ اس نے باتیں کیں اور اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں۔ اس نے پوچھا: کون سے مہاجرین میں سے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: قریش کے مہاجرین میں سے۔ اس نے کہا: قریش کے کون سے خاندان سے تم ہو؟ حضرت ابوبکرؓ

عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوْسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُوْنَهُمْ فَيُطِيْعُوْنَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ أُولَئِكَ عَلَى النَّاسِ.

نے کہا: تم تو بہت ہی پوچھنے والی ہو۔ میں ابو بکرؓ ہوں۔ اس عورت نے پوچھا: اس اچھے دین پر ہم کب تک قائم رہیں گے جس کو اللہ تعالیٰ جاہلیت کے بعد لایا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: تم اس پر اس وقت تک قائم رہو گے جب تک کہ تمہارے امام سیدھے رہیں گے۔ اس نے پوچھا: یہ امام کون ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: کیا تیری قوم میں سردار اور بڑے لوگ نہیں جو لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: تو پھر یہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

٣٨٣٥: حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِيْنَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيْثِهَا قَالَتْ

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ نَجَّانِي

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ

۳۸۳۵: فروہ بن ابی المغراء نے مجھ سے بیان کیا کہ علی بن مسہر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: عربوں میں سے کسی کی سیاہ فام عورت مسلمان ہوئی۔ مسجد میں اس کی ایک جھونپڑی تھی۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: وہ ہمارے پاس آیا کرتی تھی اور ہمارے پاس باتیں کیا کرتی تھی۔ جب باتوں سے فارغ ہوتی یہ شعر پڑھتی:

موتیوں سے جڑاؤ ہار کا دن بھی ہمارے ربّ کے عجائبات میں سے تھا۔ دیکھو اسی نے تو مجھے کفر کی بستی سے نجات دی

جب اس نے اس شعر کو بہت دفعہ پڑھا تو حضرت عائشہؓ نے اسے پوچھا: یہ ہار کا دن کیا ہے؟ کہنے لگی

جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْ فَاتَّهَمُوْنِي بِهِ فَعَذَّبُوْنِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوْا فِي قُبُلِي فَبَيْنَاهُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوْسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوْهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُوْنِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ.

کہ میرے مالکوں کی ایک چھوکری باہر گئی۔ وہ لال چمڑے کا موتیوں سے جڑاؤ ایک ہار پہنے ہوئے تھی وہ اس سے کہیں گر گیا۔ چیل اسے گوشت سمجھ کر جھپٹی اور اس کو لے گئی۔ انہوں نے اس (کی چوری) کا الزام مجھ پر لگایا اور مجھے سزا دی اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ انہوں نے میری شرم گاہ کی بھی تلاشی لی۔ ابھی وہ میرے اردگرد تھے اور میں نہایت بے چینی کی حالت میں تھی کہ اتنے میں وہ چیل سامنے سے آئی اور ہمارے سروں کے عین مقابل آکر اس نے وہ ہار پھینک دیا۔ انہوں نے اسے لے لیا اور میں نے ان سے کہا: یہ ہے وہ جس کا الزام تم نے مجھ پر لگایا تھا حالانکہ میں اس سے بری تھی۔

طرفهُ: ۴۳۹۔

۳۸۳۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ.

۳۸۳۶: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن جعفر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبداللہ بن دینار سے، عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ آپؐ نے فرمایا: سنو! اگر کوئی قسم بھی کھائے تو وہ سوائے اللہ کے کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے باپ دادوں کی قسمیں کھایا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے باپ دادا کی قسمیں نہ کھایا کرو۔

اطرافهُ: ۲۶۷۹، ۶۱۰۸، ۶۶۴۶، ۶۶۴۸۔

۳۸۳۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

۳۸۳۷: یحيٰ بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ابن وہب نے مجھ سے بیان کیا۔

عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُوْمُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْمُوْنَ لَهَا يَقُوْلُوْنَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ.

انہوں نے کہا: مجھے عمرو (بن حارث) نے بتایا کہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان سے بیان کیا۔ قاسم (بن محمد) جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے اور جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے اور حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہوئے بتلاتے تھے کہ وہ کہتی تھیں: زمانہ جاہلیت کے لوگ جنازہ دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوتے تھے اور وہ اس کو دیکھتے تو کہتے: تو اپنے اہل وعیال میں دوبارہ آئے ویسے کا ویسا جیسا کہ تو تھا۔

۳۸۳۸: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلَى ثَبِيْرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

طرفهُ: ۱۶۸۴۔

۳۸۳۸: عمرو بن عباس نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن (بن مہدی) نے ہمیں بتایا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابواسحاق سے، ابواسحاق نے عمرو بن میمون سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مشرک مزدلفہ سے اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک کہ سورج ثبیر پہاڑ پر نہ چمکتا۔ اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے برخلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے لوٹے۔

۳۸۳۹: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَأْسًا دِهَاقًا (النبأ: ۳۵)

۳۸۳۹: اسحاق بن ابراہیم نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے ابواسامہ سے پوچھا: کیا یحیٰی بن مُہلّب نے تم سے بیان کیا کہ حصین نے عکرمہ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ (سورۃ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ میں) جو كَأْسًا دِهَاقًا کے

قَالَ مَلْأَى مُتَتَابِعَةً.

الفاظ ہیں، ان کے معنی ہیں: پے در پے بھرے ہوئے گلاس۔

۳۸۴۰: قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا.

۳۸۴۰: عکرمہ نے کہا: اور حضرت ابن عباسؓ نے یہ بھی کہا تھا: میں نے اپنے باپ کو زمانہ جاہلیت میں کہتے ہوئے سنا: أَسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا۔ یعنی ہمیں بھرے ہوئے گلاس پلاؤ۔

۳۸۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

اطرافهُ: ۶۱۴۷، ۶۴۸۹۔

۳۸۴۱: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے، عبدالملک نے ابوسلمہ سے، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہایت سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہے وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے:

دیکھو اللہ کے سوا جو بھی چیز ہے وہ ناپائیدار ہے

اور امیہ بن ابی صلت تقریباً مسلمان ہی تھا۔

۳۸۴۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ

۳۸۴۲: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا کہ میرے بھائی (عبدالحمید) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے سلیمان بن بلال سے، سلیمان نے یحییٰ بن سعید (انصاری) سے، یحییٰ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، عبدالرحمٰن نے قاسم بن محمد سے، قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ کہتی تھیں کہ حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا جو اپنی کمائی سے ان کو دیا کرتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ

خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ أَتَدْرِي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ {فَلَقِيَنِي[۱]} فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ.

اس کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس سے کچھ کھایا۔ غلام نے ان سے کہا: آپ جانتے ہیں یہ کیسی ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا: یہ کیسی ہے؟ اس نے کہا: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے رمالی کی تھی اور میں رمالی کا علم اچھی طرح نہیں جانتا تھا۔ مگر میں نے اس کو دھوکا دیا تھا۔ {وہ مجھ کو ملا۔} اس نے مجھ کو اس کا معاوضہ دیا ہے۔ سو یہ وہی کمائی ہے جس سے آپ نے کھایا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنی انگلی منہ میں ڈالی اور جو کچھ پیٹ میں تھا سب قے کر دیا۔

٣٨٤٣: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ لُحُوْمَ الْجَزُوْرِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ.

اطرافهُ: ۲۱۴۳، ۲۲۵۶۔

۳۸۴۳: مسدد (بن مسرہد) نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا کہ عبید اللہ (عمری) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: نافع نے مجھے بتایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: زمانہ جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت حبل الحبلہ کے وعدہ پر بیچا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا: حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے جنے اور پھر اس کے بعد وہ جو جنے گی وہ حاملہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے روک دیا۔

٣٨٤٤: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

۳۸۴۴: ابو نعمان نے ہم سے بیان کیا کہ مہدی

۱) لفظ فَلَقِيَنِي فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہے (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۱۸۸) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

مَهْدِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَقُوْلُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا.

طرفہ: ۳۷۷۶۔

(بن میمون) نے ہمیں بتایا: کہا کہ غیلان بن جریر نے ہم سے بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ انصار کے متعلق ہم سے باتیں کیا کرتے تھے اور مجھے کہتے کہ تیری قوم نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام کیا اور تیری قوم نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام کیا۔

بَاب۲۷ : الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت میں قسامت کی رسم

۳۸٤٥: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيْدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِيْنَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ فَخِذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرِ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ

۳۸۴۵: ابومعمر نے ہم سے بیان کیا کہ ہمیں عبدالوارث نے بتایا۔ قطن ابوالہیثم نے ہم سے بیان کیا کہ ابویزید مدنی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: قسامت جو زمانہ جاہلیت میں پہلے پہل ہوئی وہ ہم بنی ہاشم میں ہوئی۔ بنی ہاشم میں سے ایک شخص تھا جس کو ایک قریشی نے جو کہ کسی دوسرے خاندان سے تھا، نوکر رکھا۔ یہ نوکر اس ہاشمی کے ساتھ اس کے اونٹ لے کر چل پڑا۔ بنی ہاشم میں سے ایک شخص اس کے پاس سے گزرا جس کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس ہاشمی نے اس نوکر سے کہا: ایک اونٹ کا بندھن دے کر میری مدد کرو تا کہ میں اس سے اپنی بوری کا منہ باندھ لوں۔ یہ اُونٹ کہیں بھاگ نہ جائیں گے۔ چنانچہ اس نے اس کو اُونٹ کا ایک بندھن دے دیا۔ جس سے

فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَّاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيْرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيْهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَتَبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوْكَ فَنَادِ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوْكَ فَسْأَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ. فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيْتُ دَفْنَهُ قَالَ قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكُثَ حِيْنًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُّبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ

اس نے اپنی بوری کا منہ باندھا۔ جب انہوں نے ڈیرے لگائے تو سب اونٹ سوائے ایک اونٹ کے باندھے گئے۔ جس شخص نے اس کو نوکر رکھا تھا اس نے پوچھا: اس اونٹ کو کیا ہوا ہے کہ یہ اونٹوں میں سے نہیں باندھا گیا؟ اس نے کہا: اس کا بندھن نہیں ہے۔ اس قریشی نے کہا: پھر اس کا بندھن کہاں ہے؟ حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے کہ اس نے اس پر لاٹھی پھینکی جو اس کی موت کا موجب ہوئی۔ اتنے میں اہل یمن میں سے ایک شخص اس کے پاس سے گزرا اور (اس سے) اس نوکر نے پوچھا: کیا تم ہر سال ہی حج کو جایا کرتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ لیکن کبھی کبھی جاتا بھی ہوں۔ نوکر نے کہا: اگر تو جائے تو کیا میرا یہ پیغام پہنچا دے گا۔ اس نے کہا: ہاں۔ نوکر نے کہا: جب تو حج میں جائے تو یوں پکاریو۔ اے قریش کے لوگو! جب وہ تمہیں جواب دیں تو یوں پکاریو: اے بنی ہاشم کے لوگو! اگر تمہیں جواب دیں تو ابو طالب کے متعلق ان سے دریافت کرو تو اُن کو تم بتلاؤ کہ فلاں نے مجھے ایک بندھن کی وجہ سے مار ڈالا ہے اور وہ نوکر مر گیا۔ جب وہ شخص جس نے اس کو نوکر رکھا تھا (مکہ) پہنچا۔ ابو طالب اس کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا: ہمارے اس ساتھی کو کیا ہوا؟ اس نے کہا: وہ بیمار ہو گیا تھا۔ میں نے اس کی اچھی طرح خدمت کی (آخر مر گیا) تو میں نے اس کو دفن کر دیا ہے۔ ابو طالب نے کہا: وہ تم سے اسی سلوک کا مستحق تھا۔ ابو طالب کچھ مدت ٹھہرے۔ پھر وہ شخص جسے اس نوکر نے پیغام

يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوْا هَذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا بَنِي هَاشِمٍ قَالُوْا هَذِهِ بَنُوْ هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُوْ طَالِبٍ قَالُوْا هَذَا أَبُوطَالِبٍ قَالَ أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِكَ إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ وَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوْا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ أَنْ تُجِيْزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَفَعَلَ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَاطَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا أَنْ يَّحْلِفُوْا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ يُصِيْبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيْرَانِ هَذَانِ بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا مِنِّي وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنِي حَيْثُ تُصْبَرُ

پہنچانے کی وصیت کی تھی وہ حج کے موقع پر آن پہنچا۔ اس نے کہا: اے قریش کے لوگو! لوگوں نے کہا: یہ قریش ہیں۔ اس نے کہا: اے بنی ہاشم کے لوگو! لوگوں نے کہا: یہ بنی ہاشم ہیں۔ اس نے کہا: ابو طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا۔ ابو طالب یہ ہیں۔ اس نے کہا: فلاں نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تم کو یہ پیغام پہنچادوں کہ فلاں شخص نے اس کو ایک بندھن کے بدلے مارڈالا ہے۔ یہ سنتے ہی ابو طالب اس شخص کے پاس آئے اور اس سے کہا: ہم سے تین باتوں میں سے ایک بات اختیار کرلو۔ اگر تم چاہو تو ایک سو اُونٹ ادا کردو۔ کیونکہ تم نے ہمارے ساتھی کو مارڈالا ہے اور اگر تم چاہو تو تمہاری قوم کے پچاس آدمی قسم کھالیں کہ تم نے اس کو قتل نہیں کیا۔ اگر تم یہ نہ مانو تو ہم اس کے بدلے تم کو قتل کردیں گے۔ چنانچہ وہ قریشی اپنی قوم کے پاس آیا۔ لوگوں نے کہا: ہم قسم کھائیں گے۔ یہ سن کر بنی ہاشم کی ایک عورت جو اُن قریشیوں میں سے کسی شخص کی بیوی تھی جس کا ایک لڑکا بھی تھا وہ ابو طالب کے پاس آئی اور کہنے لگی: ابو طالب! میں چاہتی ہوں کہ ان پچاس لوگوں میں جن سے ایک شخص کے بدلے قسمیں لی جائیں گی اس میرے بیٹے کی قسم معاف کردو اور جہاں قسمیں لی جائیں گی وہاں اس کو قسم کھانے کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔ چنانچہ ابو طالب نے ایسا ہی کیا۔ پھر ان میں سے ایک اور شخص ابو طالب کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابو طالب آپ نے یہ چاہا ہے کہ سو اونٹ کے بدلہ پچاس آدمی

الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُوْنَ فَحَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِيْنَ عَيْنٌ تَطْرِفُ.

قسم کھائیں۔ اس حساب سے ہر ایک شخص کے حصے دو اونٹ آتے ہیں۔ یہ دو اونٹ لو اور مجھ سے یہ قبول کرو اور مجھے قسم کیلئے اس جگہ مجبور نہ کرو جہاں حکماً قسمیں لی جائیں گی۔ ابوطالب نے ان دو اونٹوں کو منظور کرلیا اور اڑتالیس آدمی آئے اور انہوں نے قسمیں کھائیں۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے: اسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی ایک سال نہیں گزرا تھا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک جھپکنے والی آنکھ بھی باقی رہی ہو۔

٣٨٤٦: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِّلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُوْلِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

اطرافهُ: ۳۷۷۷، ۳۹۳۰۔

۳۸۴۶: عبید بن اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ابو اُسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ کہتی تھیں: بعاث کی جنگ ایسی تھی کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بطور پیش خیمہ بنایا تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ میں آئے تو یہ حالت تھی کہ مدینہ والوں کی جمعیت پراگندہ ہوچکی تھی اور ان کے سردار کچھ مارے جاچکے تھے اور کچھ زخمی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور پیش خیمہ بنایا تا کہ وہ اسلام میں داخل ہوجائیں۔

٣٨٤٧: وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ

۳۸۴۷: (عبداللہ) بن وہب کہتے تھے کہ عمرو (بن حارث) نے بکیر بن اشج سے روایت کرتے

كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَا نُجِيْزُ الْبَطْحَاءَ إِلَّا شَدًّا.

ہوئے بتایا کہ حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام کریب نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وادی کے نشیب میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا سنت نہیں ہے بلکہ یہ تو زمانہ جاہلیت کے لوگ دوڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم دوڑ کر ہی اس میدان کے پار جائیں گے۔

٣٨٤٨: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا مِنِّي مَا أَقُوْلُ لَكُمْ وَأَسْمِعُوْنِي مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُوْلُوْا الْحَطِيْمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ.

۳۸۴۸: عبداللہ بن محمد جعفی نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا۔ مطرف نے ہم کو خبر دی کہ میں نے ابوسفر (سعید بن یحمد) سے سنا۔ کہتے تھے: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: اے لوگو! جو بات میں تم سے کہتا ہوں وہ تم مجھ سے سنو اور جو تم کہتے ہو وہ تم مجھے سناؤ اور یہ نہ ہو کہ تم باہر جاکر کہو کہ ابن عباسؓ نے یہ کہا، ابن عباسؓ نے یہ کہا۔ جو بیت اللہ کا طواف کرے، چاہیے کہ وہ حِجر کے پرے سے طواف کرے اور حِجر کو حطیم نہ کہو۔ حطیم اس کو اس لئے کہتے تھے کہ جاہلیت میں کوئی شخص جو قسم کھاتا وہ اپنا کوڑا یا اپنی جوتی یا اپنا کمان وہاں پھینک دیتا تھا۔

٣٨٤٩: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۳۸۴۹: نعیم بن حماد نے ہم سے بیان کیا کہ ہشیم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حصین سے، حصین نے عمرو بن میمون سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں

قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوْهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ.

نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندریا کو دیکھا کہ جس پر بہت سے بندر اکٹھے ہیں۔ اس نے زنا کیا تھا۔ ان بندروں نے اس کو سنگسار کیا۔ میں نے بھی اس کو ان بندروں کے ساتھ سنگسار کیا۔

۳۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ خِلَالٌ مِّنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُوْلُوْنَ إِنَّهَا الْإِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ.

۳۸۵۰: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ عبیداللہ (بن ابی یزید) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ انہوں نے کہا: جاہلیت کی خصلتوں میں سے یہ خصلت بھی تھی کہ نسب کا طعنہ مارنا اور میت پر نوحہ کرنا اور عبیداللہ تیسری بات کو بھول گئے اور سفیان نے کہا: لوگ کہتے ہیں: تیسری بات ستاروں کے ذریعہ سے بارش طلب کرنا ہے۔

تشریح: أَيَّامُ الْجَاهِلِيَّةِ: بعثت نبویہ سے ماقبل کا زمانہ مراد ہے۔ بعض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے کے زمانہ پر زمانہ جاہلیت کا اطلاق کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی تاریخ از روئے تحقیق حضرت الحاج علامہ حکیم نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ۵۷۰ء ہے۔ (دیکھئے فصل الخطاب) باب ۲۶، ۲۷ میں بیس روایتیں ہیں جن میں زمانہ جاہلیت سے متعلق اچھی اور بری باتوں کا ذکر ہے۔ اچھی باتوں کو اسلام نے باقی رکھا اور بری باتوں کو منسوخ۔ مثلاً روایت نمبر ۳۸۳۱ میں عاشورہ کے روزہ کا ذکر ہے کہ وہ جاہلیت میں رائج تھا یہ جائز رکھا گیا۔ (اس تعلق میں دیکھئے کتاب الصوم باب ۶۹) اور روایت ۳۸۳۲ میں عمرہ ایام حج میں گناہ سمجھا جاتا تھا اور اسلام میں یہ خیال ردّ کیا گیا۔ زمانہ جاہلیت کے عربوں کا خیال تھا کہ زمانہ حج صرف حج کی ادائیگی ہی کے لئے مخصوص ہے اور اس کے علاوہ دنوں میں عمرہ کیا جاسکتا ہے۔ (دیکھئے کتاب الحج باب ۳۴ روایت ۱۵۶۴) حج کے لئے قربانی کرنا ضروری ہے جو صحابہؓ قربانی کے جانور نہیں لائے تھے اور خریدنے کی استطاعت تھی انہیں یہ اجازت دی گئی اور یہ امر دستور جاہلیت کے خلاف تھا۔ روایت نمبر ۳۸۳۳ میں حضرت حزن بن ابی وہبؓ کی روایت کا ذکر ہے۔ یہ حضرت حزنؓ وہی شخص ہیں جنہوں نے قریش کو مشورہ دیا تھا کہ کعبہ کی تعمیر میں مال طیب و حلال صرف کیا جائے اور اس میں سفیان کا جو قول مروی ہے اس سے اشارہ قدیم عربوں کی روایت کی طرف ہے۔ ان

میں خیال پایا جاتا تھا کہ سیلاب دن بدن اپنی شدت میں زور پکڑیں گے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۸۹) عبرانی اور عربی قبائل میں سیلابوں سے متعلق یہ مشہور تھا کہ وہ عظیم الشان نبی کی علامت ہے۔ (دیکھئے یسعیاہ باب ۲۸ : ۱۴، ۱۹) جس سیلاب کا یہاں ذکر ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل آیا تھا اور صفا اور مروہ کے درمیان کی وادی کو اس نے پُر کر دیا تھا۔ اس سے خانہ کعبہ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے قریش نے چاہا کہ تعمیر سے اسے محفوظ کر لیا جائے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۸۹)

روایت نمبر ۳۸۳۴ میں احمس قبیلہ کی زینب نامی عورت کے خاموش حج کا ذکر ہے، جس کی اس نے منت مانی ہوئی تھی۔ یہ حج بھی زمانہ جاہلیت کا حج تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منسوخ فرمایا۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ یہ احمسی خاتون عبد اللہ بن جابر کی چچی تھیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور حضرت ابو بکرؓ سے کئی باتیں نقل کی ہیں۔[1] بعض احادیث کی کتب میں انہیں زینب بنت جابرؓ بتایا گیا ہے۔ امام ابن حجرؒ نے اس اختلاف کا یہ حل کیا ہے کہ بعض وقت نسبت جد امجد کی طرف کی جاتی تھی اور بعض دفعہ باپ کی طرف۔ المہاجر زینب کے باپ کا نام تھا اور جابر دادا کا۔[2] (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۸۹)

روایت نمبر ۳۸۳۶ سے ظاہر ہے کہ عرب لوگ غیر اللہ کے ماسوا کی قسمیں کھانے کے عادی تھے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ روایت نمبر ۳۸۳۷ سے پایا جاتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جنازہ کا ادب ملحوظ رکھا جاتا تھا جو اسلام میں برقرار ہے۔ (دیکھئے کتاب الجنائز، روایات باب ۴۹) روایت نمبر ۳۸۳۵ سے پایا جاتا ہے کہ جاہلیت میں مرد عورت کی اندام نہانی ننگا کرنے سے نہ شرماتے تھے۔ اسلام نے ایسی بے حیائی سے روک دیا ہے۔ روایت نمبر ۳۸۳۸ کے تعلق میں دیکھئے کتاب الحج باب ۹۵، ۱۰۰۔ روایت نمبر ۳۸۳۹ میں عرب جاہلیت کی کثرت شراب نوشی کا ذکر ہے۔ یہ عادت شراب محبت الٰہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجز نما تاثیر قدسی سے تبدیل ہوئی۔ صحابہ کرام رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھتے اور پہروں جناب الٰہی کی یاد میں مخمور رہتے۔ دنیا و مافیہا کی خبر نہ ہوتی ان پر محبت الٰہی کا غلبہ اس حد تک تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک عربی قصیدہ میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ہے صحابہؓ کی اس خلافِ عادت تبدیلی کا ذکر مفصل بیان فرمایا ہے۔ ان میں سے بطور نمونہ یہ شعر ہیں:

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا فَجَعَلْتَهُ فِي الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ

كَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيْدَانِ قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمٰنِ

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا فَجَذَبْتَهُ جَذْبًا إِلَى الْفُرْقَانِ

---

۱) الطبقات الكبرى، تسمية النساء اللواتي لم يروين عن رسول الله، زينب بنت المهاجر الاحمسی، جزء۸ صفحہ ۴۷۰
۲) الاصابة في معرفة الصحابة، ذكر زينب بنت جابر، جزء۷ صفحہ ۶۸۵

اَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

(آئینہ کمالاتِ اسلام-روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۵۹۲)

بہتیرے جو خم کے خم مے پی جاتے تھے تو نے ان کو دین میں متوالے کر دیا
بہتیرے بدعتی سارنگیوں سے باتیں کرنے والے تیرے طفیل سے رحمان کے ہم کلام ہو گئے
بہتیرے جو خوشبو دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے تونے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا
تونے صدیوں کے مردوں کو ایک جلوہ سے زندہ کر دیا، کون ہے جو اس شان میں تیرا نظیر ہو سکے

روایت نمبر ۳۸۴۱ میں لبید شاعر کے ایک مصرعہ کا حوالہ دیا گیا ہے جو شعراء زمانہ جاہلیت میں سے چوٹی کا شاعر تھا۔ اس مصرعہ سے اس کے ایمان باللہ کا علم ہوتا ہے۔

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُّسْلِمَ: یہ شخص زمانہ جاہلیت کے معروف اشخاص میں سے تھا۔ ابو الصلت کا نام ربیعہ بن عوف ہے۔ تورات وغیرہ کتب دینیہ کا مطالعہ کرنے کے بعد امیہ نے عقیدہ توحید اور حیاۃ آخرت پسند کیا۔ جس کا ذکر اس کے شعروں میں اکثر وارد ہوا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ اس نے قدیم مذہب نصرانیت اختیار کیا جو توحید پر مبنی تھا اور بعض کے نزدیک وہ یہودی المذہب تھا۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۱۹۳)

روایت نمبر ۳۸۴۲ سے ظاہر ہے کہ کہانت اور رمالی (فال نکالنا) زمانہ جاہلیت کی ان رسوم میں سے ہے جنہیں اسلام نے منسوخ کر دیا۔ عبد الرزاقؒ نے اپنی مسند میں اس غلام کا نام نعیمان بیان کیا ہے۔[1] روایت نمبر ۳۸۴۳ میں حبل الحبلہ کا ذکر آتا ہے۔ اس کی شرح کے لئے دیکھئے کتاب البیوع باب ۶۱ روایت نمبر ۲۱۴۳۔ غرض باقی ماندہ روایات کے بیان میں بھی یہی مراد ہے کہ اسلام نے ان کی اچھی باتیں قبول کر لیں اور بری باتیں رد کر دیں۔ روایت نمبر ۳۸۴۸ میں اَلْحِجْر سے مراد بیت اللہ کی چار دیواری ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس کا نام الحطیم تھا۔ اس میں بت تھے جو ہٹائے گئے لیکن اس چار دیواری کا نام باقی رہا۔ اگر کسی کو قسم دلائی جاتی تو وہ بوقت قسم اپنا کوڑا یا جوتا یا کمان چار دیواری کے اندر پھینکتا۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱) یہ رسم بھی منسوخ ہوئی۔ حطیم کی وجہ تسمیہ بتائی جا چکی ہے۔ (دیکھئے روایت نمبر ۳۸۴۸) روایت نمبر ۳۸۴۹ میں تمثیلی زبان استعمال ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں قِرَدَة کا لفظ یہودیوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ چونکہ یہودیوں میں یہ حکم ہے کہ زانی کو رجم کی سزا دی جائے۔ اس لئے انہوں نے زانیہ کو رجم کی سزا دی۔ بعض نے اس واقعہ کو عمرو بن میمون کے خواب کا نظارہ قرار دیا ہے۔

---

۱) مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الکاهن، جزء۱۱ صفحہ ۲۰۹

بَاب۲۸: مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعبِ بْنِ لؤَيِّ بْنِ غالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ.

آپ کا نام محمدؐ ہے، عبد اللہ کے بیٹے تھے جو عبد المطلب کے بیٹے تھے۔ عبد المطلب ہاشم کے بیٹے تھے۔ ہاشم عبد مناف کے، عبد مناف قُصَیّ کے اور قُصَیّ کلاب کے بیٹے تھے۔ کلاب مرہ کے، مرہ کعب کے، کعب لوئی کے، لوئی غالب کے، غالب فہر کے، فہر مالک کے، مالک نضر کے، نضر کنانہ کے، کنانہ خزیمہ کے، خزیمہ مدرکہ کے، مدرکہ الیاس کے، الیاس مضر کے، مضر نزار کے، نزار معد کے، معد عدنان کے بیٹے تھے۔

۳۸۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِيْنَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِيْنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اطرافهُ: ۳۹۰۲، ۳۹۰۳، ۴۴۶۵، ۴۹۷۹۔

۳۸۵۱: احمد بن ابی رجاء نے ہم سے بیان کیا کہ نضر (بن شمیل) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ہشام (بن حسان بصری) سے، ہشام نے عکرمہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس کے تھے اس وقت آپؐ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ آپؐ تیرہ برس مکہ میں رہے۔ اس کے بعد پھر آپؐ کو ہجرت کا حکم ہوا۔ چنانچہ آپؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں دس برس رہے۔ پھر اس کے بعد آپؐ فوت ہوئے۔ آپؐ پر اللہ کی خاص رحمتیں اور سلامتی ہو۔

تشریح: مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپؐ کے نسب نامے کا ذکر ہے۔ جو سلسلہ وار عدنان کے ساتھ ملتا ہے۔ قبائل عدنان، معدّ، ربیعہ، مضر، خزیمہ اور اسد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت سے وابستہ ہونے کے مدعی تھے۔ امام بخاری نے عدنان سے سلسلہ نسب ملانے پر اکتفا کیا ہے۔ مگر اپنی تاریخ میں اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام تک پہنچایا ہے۔[1] طبقات ابن سعد میں حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کبھی اپنا نسب نامہ بیان کیا ہے تو معد بن عدنان[2] تک ہی ذکر کیا ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۲۰۷) جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کے بعد کا سلسلہ انتساب معروف و مشہور تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کا ذکر مفصل گزر چکا ہے۔ جس میں انہوں نے بنو اسرائیل کے بھائیوں بنو اسماعیل میں سے اپنے جیسے شرعی نبی کی بعثت سے متعلق بشارت دی تھی۔ (دیکھئے کتاب المناقب تشریح باب ۲۶) اس بشارت کا تقاضا ہے کہ آپؐ کا نسب نامہ تفصیل سے بیان کیا جاتا۔ اس تعلق میں متی باب ۲۱ ملاحظہ ہوں۔ جہاں لکھا ہے:

> ”جس پتھر کو معماروں نے ردّ کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے۔ اس لئے مَیں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے، دے دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا لیکن جس پر وہ گرے گا، اسے پیس ڈالے گا۔“ (متی باب ۲۱: ۴۲ تا ۴۵)

نیز اس تعلق میں زبور باب ۱۱۸: ۲۲، ۲۳۔ یسعیاہ باب ۲۸: ۱۶، ۱۷ بھی دیکھئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے آپ کو کونے کی وہ آخری اینٹ قرار دیا جس سے قصر نبوت کی تکمیل ہوئی۔ (کتاب المناقب، باب ۱۸ روایت نمبر ۳۵۳۴، ۳۵۳۵) اور حجر اسود اسی پیشگوئی کی ترجمانی تصویری زبان میں کرتا ہے۔ جس کی نسبت حضرت عمرؓ نے فرمایا: اِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ... (بخاری، کتاب الحج، باب ۵۰ روایت نمبر ۱۵۹۷) میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ نقصان دیتا ہے اور نہ نفع لیکن ایک علامت ہے۔ جب اصل آ گیا تُو تو سوا یادگار کے کچھ بھی نہیں۔ حضرت دانیالؑ نے نبوکدنضر شاہ بابل کی خواب کی تعبیر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس کا تعلق بعثت نبوی سے ہے۔ جس میں اسے ایسا پتھر قرار دیا گیا ہے جو بغیر ہاتھ کے کاٹا گیا اور جس نے بت کو توڑا اور دیکھتے دیکھتے ایک پہاڑ بن گیا اور تمام زمین پر پھیل گیا ہے۔ (دانیال باب ۲: ۳۴ تا ۳۶) اس تعلق میں دیکھئے فصل الخطاب، ساتویں بشارت کونے کے پتھر کی حضرت دانیال نبی کی طرف سے، صفحہ ۲۱۷ تا ۲۲۱۔

---

۱) التاریخ الکبیر للبخاری، جزء اوّل صفحہ۵

۲) الطبقات الکبریٰ، ذکر نسب رسول اللہ ﷺ من ولدہ الی آدم، جزء اول صفحہ ۵۶

باب ہذا کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا عرصہ تیئس سال بتایا گیا ہے۔ جب آپؐ بذریعہ وحی مامور ہوئے تو اس وقت آپؐ کی عمر چالیس سال اور چھ ماہ تھی۔ ماہ ربیع الاول میں آپؐ کی پیدائش بتائی جاتی ہے۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۲۰۷)

بَاب ۲۹

مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمكَّةَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے مشرکین سے جو تکالیف مکہ میں اُٹھائیں

۳۸۵۲: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَإِسْمَاعِيْلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُوْلُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهِ مِنْ لَّحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَّا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَيُوْضَعُ الْمِيْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَلَيُتِمَّنَّ اللهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ

۳۸۵۲: (عبد اللہ بن زبیر مکی) حمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہم سے کہا: بیان (بن بشر) اور اسماعیل (بن ابی خالد) نے ہمیں بتایا۔ ان دونوں نے کہا: ہم نے قیس سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے حضرت خبابؓ (بن ارتّ) سے سنا۔ کہتے تھے: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ کعبہ کے سایہ میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اس زمانہ میں ہم نے مشرکین سے بہت تکلیف اُٹھائی تھی۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپؐ اللہ سے ہمارے لیے دعا نہیں کرتے؟ آپؐ یہ سن کر بیٹھ گئے۔ آپؐ کا چہرہ سرخ تھا۔ آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے ایسے لوگ بھی تھے جن کے گوشت اور پٹھوں میں ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں۔ تب بھی یہ بات ان کو ان کے دین سے نہ پھیرتی اور ان کے سر کی مانگ پر آری رکھ کر دو ٹکڑوں میں چیر دیئے جاتے تب بھی یہ بات ان کو ان کے دین سے نہ پھیرتی۔ اللہ ضرور بالضرور

مَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ. زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ.

اطرافهُ: ۳۶۱۲، ۶۹۴۳۔

اس کام کو پورا کرے گا۔ یہاں تک کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور بجز اللہ کے کسی سے نہیں ڈرے گا۔ بیان نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بڑھائے ہیں: سوائے بھیڑیے کے اپنی بکریوں کے متعلق۔

۳۸۵۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا يَكْفِيْنِي فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللهِ.

اطرافهُ: ۱۰۶۷، ۱۰۷۰، ۳۹۷۲، ۴۸۶۳۔

۳۸۵۳: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابواسحاق سے، ابواسحاق نے اسود (بن یزید) سے، اسود نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھی اور سجدہ کیا، کوئی باقی نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو، سوائے ایک شخص کے۔ اس کو میں نے دیکھا کہ اس نے کنکریوں کی ایک مٹھی لی اور اس کو اُٹھا کر اس پر سجدہ کیا اور کہا: میرے لئے یہی کافی ہے۔ پھر میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا کہ وہ ایسی حالت میں مارا گیا کہ وہ اللہ کا منکر تھا۔

۳۸۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ جَاءَ

۳۸۵۴: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ غندر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابواسحاق سے، ابواسحاق نے عمرو بن میمون سے، عمرو نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے، اس

عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوْا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ.

اطرافهُ: ۲۴۰، ۵۲۰، ۲۹۳۴، ۳۱۸۵، ۳۹۶۰۔

وقت آپؐ کے آس پاس قریش کے کچھ لوگ تھے۔ عقبہ بن ابی مُعَیط اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر پھینک دیا۔ آپؐ نے اپنا سر نہیں اُٹھایا۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام آئیں اور انہوں نے اس کو آپؐ کی پیٹھ سے اُٹھالیا اور جس نے یہ کیا تھا اس کے لئے بددعا کرنے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! قریش کے ان بڑے بڑے لوگوں سے سمجھ۔ ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا فرمایا: اُبَیّ بن خلف۔ شعبہ نے یہ شک کیا۔ پھر میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ بدر کی جنگ میں مارے گئے اور کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ بجز امیہ بن خلف یا اُبَیّ کے، اس کے جوڑوں کی ہڈیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھیں۔ اس لئے اسے کنوئیں میں نہ ڈالا گیا۔

۳۸۵۵: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ

۳۸۵۵: عثمان بن ابی شیبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ جریر نے ہمیں بتایا کہ منصور سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے مجھ سے بیان کیا یا کہا کہ حکم (بن عتیبہ) نے سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ نے مجھے بتایا اور کہا کہ حضرت ابن عباسؓ سے ان دو آیتوں کے متعلق

الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ (الأنعام: ۱۵۲) (بنی اسرائیل: ۳٤)

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا (النساء: ۹٤)

فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ (٦٩) قَالَ مُشْرِكُوْ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ (الفرقان: ۷۱) الْآيَةَ فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ (۹٤) الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ. فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ.

پوچھو کہ ان کا کیا مطلب ہے؟

(۱) اس نفس کو مت قتل کرو جس کو اللہ نے معزز قرار دیا ہے۔

(۲) جو کسی مومن کو عمداً قتل کرے گا۔

چنانچہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا۔ انہوں نے کہا: جب وہ آیت جو سورۃ الفرقان میں ہے، نازل ہوئی (یعنی رحمٰن کے بندے... وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ نے حرمت بخشی ہو ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے گا، گناہ کی سزا پائے گا) مکہ کے مشرک لوگ کہنے لگے: ہم نے تو اس نفس کو بھی مارا ہے جس کو اللہ نے قابل عزت قرار دیا ہے اور اللہ کے ساتھ اور معبود بھی پکارتے رہے اور ہم نے بدکاریاں بھی کیں۔ (تو ہمیں ایمان لانے سے کیا فائدہ؟) اس پر اللہ نے یہ وحی نازل کی: سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے... تو یہ آیت ایسے ہی لوگوں کے لئے ہے اور وہ آیت جو سورۃ النساء میں ہے، اس سے وہ شخص مراد ہے کہ جس نے اسلام اور اس کے شرعی احکام کو سمجھ لیا اور پھر قتل کیا تو اس کی سزا جہنم ہوگی۔ (حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ نے کہا:) میں نے حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول مجاہد سے بیان کیا تو انہوں نے کہا: (دوسری آیت میں بھی یہی استثناء ہے یعنی) سوائے اس کے جو پشیمان ہو...

اطرافہُ: ۳۸۵۵، ۴۵۹۰، ۴۷۶۲، ۴۷۶۳، ۴۷۶۴، ۴۷۶۵، ۴۷۶۶۔

٣٨٥٦: حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيْدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ (المؤمن: ٢٩) الْآيَةَ. تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو. وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قِيْلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ.

اطرافہٗ: ۳۶۷۸، ۴۸۱۵۔

۳۸۵۶: عیاش بن ولید نے ہم سے بیان کیا کہ ولید بن مسلم نے ہمیں بتایا کہ اوزاعی نے مجھ سے بیان کیا کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے مجھے بتایا کہ محمد بن ابراہیم تیمی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: عروہ بن زبیر نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے (حضرت عبداللہ) بن عمرو بن العاصؓ سے پوچھا: وہ بدترین سلوک مجھے بتائیں جو مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے حطیم مقام میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی مُعَیط آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپؐ کی گردن میں ڈال کر آپؐ کا گلا زور سے گھونٹا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ پہنچ گئے اور آکر انہوں نے عقبہ کا کندھا پکڑا اور اسے دھکیل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹا دیا اور کہا: کیا تم ایسے شخص کو مارتے ہو جو کہتا ہے: میرا ربّ اللہ ہے؟ عیاش بن ولید کی طرح (محمد) بن اسحاق نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ (انہوں نے کہا:) یحییٰ بن عروہ نے عروہ سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا۔ اس میں یوں ہے: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے۔ میں نے کہا: اور عبدہ نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ (عروہ) سے روایت کرتے ہوئے یوں کہا: حضرت عمرو بن العاصؓ سے کہا گیا۔ اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے روایت کرتے ہوئے یوں کہا: حضرت عمرو بن العاصؓ نے مجھ سے بیان کیا۔

تشریح: مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ: اس باب کے تحت پانچ روایتیں ہیں۔ جن میں اختصار سے بطور نمونہ چند تکلیفوں کا ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو مشرکین کی طرف سے دی گئیں۔ اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خاندان کے ساتھ مقاطعہ کا ذکر نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے آپؐ کو اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شعب ابی طالب میں الگ تھلگ رہنا پڑا اور نہ ہجرت حبشہ کا ذکر ہے جس میں نجاشی شاہِ حبشہ نے صحابہ کرامؓ کو اپنے ہاں پناہ دی اور نہ ہی حضرت زبیر بن العوامؓ کو چٹائی میں لپیٹ کر ان کے ناک میں دھواں دینے، حضرت عثمانؓ کو رسیوں میں جکڑنے اور نہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو صحن کعبہ میں مارپیٹ کرنے اور حضرت ابوذر غفاریؓ کو نڈھال کئے جانے کا ذکر ہے۔ مسلمانوں کو جو لرزہ خیز اذیتیں دی گئیں وہ قابل شرم واقعات ہیں۔ لبینہؓ اور زنیرہؓ، صہیب بن سنانؓ رومی، خبابؓ بن ارتؓ، عمارؓ اور ان کے والد یاسرؓ اور ان کی والدہ سمیہؓ کی داستانیں روح فرسا ہیں۔ آخر الذکر کو اُن کے اندام نہانی میں نیزہ مار کر شہید کر دیا گیا۔ غرض ان حوالوں سے پتہ لگ سکتا ہے کہ باب ۲۹ کی روایات میں غایت درجہ اختصار ہے۔ آپؐ کی اور صحابہ کرامؓ کی تکالیف کا سلسلہ لمبا اور کئی سالوں تک ممتد ہے اور آپؐ نے غیر معمولی صبر و تحمل کا نمونہ دکھایا اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کو صبر کی تلقین کی۔ روایت نمبر ۳۸۵۴ میں آپؐ کی جس دعا کا ذکر ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپؐ جیسے اولوالعزم صابر و متحمل مزاج کا بد دعا کے لئے مضطر ہونا مظالم کی انتہائی شدت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ دعا بلحاظ دنیاوی مدد انتہائی بے کسی و بے چارگی کی علامت ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ آپؐ کے متعلق ثابت ہے کہ صبر و شکیب میں آپؐ پیکر کوہ تھے۔ امام بخاریؒ نے یہی امر ذہن نشین کرانے کی غرض سے مذکورہ بالا روایت کا ذکر کیا ہے۔

روایت نمبر ۳۸۵۲ میں الفاظ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ میں دعوت اسلام کے پایہ تکمیل کو پہنچنے کی زبردست پیشگوئی ہے کیونکہ ایک طرف انتہائی مصائب اور حوصلہ شکن حالات پھر دوسری طرف ان کی موجودگی میں آپؐ کا اپنی کامیابی کے بارے میں کامل یقین۔ اس یقین کی عظمت کا علم دونوں کے موازنہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

بَاب ٣٠ إِسْلَامُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

٣٨٥٧: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ

۳۸۵۷: عبداللہ بن حماد آملی نے مجھے بتایا، کہا: یحيٰ بن معین نے مجھ سے بیان کیا کہ اسماعیل بن مجالد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے بیان (احمسی)

بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ.

طرفهُ: ۳۶۶۰۔

سے، بیان نے وبرہ سے، وبرہ نے ہمام بن حارث سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمار بن یاسرؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جبکہ آپؐ کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور حضرت ابو بکرؓ (آپؐ پر ایمان لائے تھے۔)

تشریح: **اِسْلَامُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:** اس باب کے تعلق میں دیکھئے کتاب فضائل اصحاب النبی، باب ۲ تا ۵۔ حضرت عمار بن یاسرؓ غلام تھے اور سابقین اوّلین میں سے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی حبشی غلام تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے انہیں دکھوں سے نجات دلانے کی غرض سے خریدا اور آزاد کیا۔ أَعْبُد جمع عَبِيْد کی ہے بمعنی غلام۔ پانچ غلام جن کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے ایک خود حضرت عمارؓ ہیں، دوسرے ان کے والد حضرت یاسرؓ، تیسرے حضرت بلالؓ، چوتھے حضرت خباب بن ارتؓ اور پانچویں حضرت زید بن حارثہؓ اور دو عورتوں سے مراد حضرت خدیجہ اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ ان کی اس گواہی کا تعلق اس ابتدائی زمانے سے ہے کہ جب باقی تمام لوگوں میں سے حضرت ابو بکرؓ سب سے پہلے ایمان لائے۔ دوسرے یہ کہ حضرت عمار بن یاسرؓ بھی ابتدائی مومنین میں سے ہیں۔ سابقہ روایت حضرت عمرو بن العاصؓ (نمبر ۳۸۵۶) کا تعلق بھی اس ابتدائی زمانہ سے ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوائے حضرت ابو بکرؓ کے بے رفیق و مددگار تھے۔ صرف حضرت ابو بکرؓ آپؐ کو عقبہ بن ابی معیط سے چھڑانے کے لئے آگے بڑھے۔ اس لئے صحیح ترتیب میں باب ۲۹ مقدم کیا گیا ہے باب ۳۰ پر اور اس بارے میں امام ابن حجرؒ کی جرح مبنی بر صحت نہیں۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۲۱۴)

ابن اسحاق کی روایت اس بارے میں صحیح ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض خارق عادت امور دیکھے تھے اور انہیں آپؐ کی نسبت توقعات تھیں۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۲۱۴) اسی لئے جب ایک تجارتی سفر سے واپسی پر انہیں بتایا گیا کہ (نعوذ باللہ) آپؐ پاگل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ آسمان سے ان پر فرشتے اُترتے ہیں اور ان سے ہمکلام ہوتے ہیں تو حضرت ابو بکرؓ یہ سنتے ہی آپؐ کے مکان پر آئے اور آپؐ سے پوچھا کہ کیا سچ مچ آپؐ نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپؐ نے انہیں سمجھانا چاہا مگر حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ آپؐ صرف ہاں یا نہ میں مجھے جواب دیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فوراً تصدیق کی۔ حضرت ابو بکرؓ مثیل موسیٰ نبی

شارع کی پیشگوئی سے ناواقف نہیں تھے کہ وہ بنو اسماعیل (عربوں) میں پیدا ہونا ہے۔ اس پیشگوئی کے ظہور کی شہرت اور اس کا خاص وعام میں چرچا تھا، اس لئے آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سن کر فوراً ایمان لے آئے۔

بَاب ۳۱: إِسْلَامُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

۳۸۵۸: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيْهِ وَلَقَدْ مَكُثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ.

اطرافهُ: ۳۷۲۶، ۳۷۲۷۔

۳۸۵۸: مجھ سے اسحاق (بن ابراہیم) نے بیان کیا: ہمیں ابواسامہ نے خبر دی کہ ہاشم (بن ہاشم) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاصؓ کو کہتے سنا۔ کوئی اسلام نہیں لایا مگر اسی دن جس دن میں مسلمان ہوا اور مسلمان ہونے کے بعد سات دن مجھ پر ایسے گزرے کہ میں کل مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا۔

تشریح: اِسْلَامُ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اس تعلق میں دیکھئے باب ۱۵ کتاب فضائل اصحاب النبیؐ، مناقب سعد بن ابی وقاصؓ۔ بنو زہرہ کے خاندان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ تھیں۔ عربی میں ماں کے اقرباء اخوال کہلاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عنوان باب (۱۵) میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے۔ حضرت سعدؓ کی کنیت ابواسحاق تھی۔ ان کا نسب نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کلاب بن مرہ سے مل جاتا ہے۔ وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ حضرت سعدؓ کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان (بن امیہ بن عبد شمس) تھا یہ مسلمان نہیں ہوئیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ عقیق مقام میں ۵۵ھ میں فوت ہوئے اور تقریباً اسّی سال عمر پائی۔

اس باب میں ابتدائی زمانے کا ذکر ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ نے لبیک کہا اور پھر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اور اس وقت حضرت سعدؓ تین قبول کرنے والوں میں سے تیسرے تھے۔ یعنی حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابو بکرؓ کے بعد۔ حضرت سعدؓ نے جہاد میں جو اعلیٰ نمونہ دکھایا اس کا ذکر کتاب المغازی باب ۱۸ میں آتا ہے۔

بَاب ٣٢: ذِكْرُ الْجِنِّ
جِنّوں کا ذکر

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ (الجن: ٢)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: کہو کہ مجھے وحی ہوئی ہے یہ کہ جِنّوں میں سے کچھ لوگوں نے قرآن سنا ہے۔

٣٨٥٩: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوْقًا مَّنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ.

۳۸۵۹: عبید اللہ بن سعید نے مجھے بتایا کہ ابواسامہ بن اسامہ نے ہم سے بیان کیا کہ مسعر (بن کدام) نے ہمیں بتایا کہ معن بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا۔ کہتے تھے: میں نے مسروق سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جِنّوں کے متعلق جس رات کہ انہوں نے قرآن مجید سنا، کس نے اطلاع دی؟ تو انہوں نے کہا کہ تمہارے والد یعنی حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک درخت نے ان کے متعلق اطلاع دی تھی۔

٣٨٦٠: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ

۳۸۶۰: موسیٰ بن اسماعیل نے ہمیں بتایا۔ عمرو بن یحییٰ بن سعید نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میرے دادا (سعید بن عمرو) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کے وضو اور قضاءِ حاجت کے لئے چھاگل اٹھا کر لے جایا کرتے تھے۔ ایک بار وہ چھاگل اٹھائے ہوئے جا رہے تھے کہ آپؐ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا:

ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُوْنِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللهَ لَهُمْ أَنْ لَّا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طُعْمًا.

میں ابوہریرہؓ۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے لئے چند پتھر ڈھونڈ لاؤ، جن سے میں استنجا کروں۔ میرے لئے ہڈی نہ لانا اور نہ ہی لید۔ چنانچہ میں آپؐ کے پاس اپنے کپڑے کے کنارے میں چند پتھر اُٹھا لایا اور آپؐ کے پاس رکھ دیئے اور پھر میں ایک طرف ہٹ گیا۔ یہاں تک کہ جب آپؐ فارغ ہوئے تو میں آپؐ کے پاس آیا اور میں نے پوچھا: ہڈی اور لید میں کیا بات ہے؟ (کہ آپؐ نے ان کے لانے سے منع فرمایا ہے) آپؐ نے فرمایا کہ یہ دونوں جِنّوں کی خوراک ہیں اور میرے پاس نصیبین کے جِنّوں کے نمائندے آئے تھے وہ اچھے جِنّ تھے۔ انہوں نے مجھ سے زادِ راہ مانگا اور میں نے ان کے لئے اللہ سے یہ دعا کی کہ وہ جس ہڈی یا گوبر کے پاس سے بھی گزریں وہ ضرور اس میں اپنی خوراک پائیں۔

طرفهُ: ۱۵۵۔

تشریح: ذِكْرُ الْجِنِّ: کتاب بدء الخلق باب ۱۲ میں امام بخاریؒ نے آیت يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ کا حوالہ دے کر اس طرف اشارہ کیا تھا کہ انسانوں کے دو طبقات ہیں: (۱) جِنّ، (۲) اِنس۔ قرآن مجید میں اِنس کے مقابل پر جہاں جہاں لفظ جِنّ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد غیر متمدن اقوام اور جابر لوگ ہیں۔ دونوں قسم کے لوگوں میں سے رسول آتے رہے تا اُن پر اتمام حجت ہو اور وہ ہدایت پائیں۔ تفصیل کے لئے کتاب بدء الخلق شرح باب ۱۲ نیز اس تعلق میں کتاب الصلوٰة باب ۷۵ روایت نمبر ۴٦۱ دیکھئے۔ روایت زیر باب میں جِنّ سے مراد وہ مخلوق ہے جو نظروں سے پوشیدہ ہے اور اس میں حشرات الارض بھی شامل ہیں، جن کی خوراک لید اور گوبر اور ہڈیاں ہیں۔ خالق کائنات اور رب العالمین کی ربوبیت سب پر حاوی و ساری ہے۔ قانون توالد و تناسل اور احیاء و اماتت سے مشیت و تقدیر الٰہی ہر شئے کے لئے جس میں جان ہے، یکساں کار فرما ہے۔ حتیٰ کہ جراثیم بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں اور یہ امر خالق کون و مکان کی وحدانیت و یکتائی پر دلالت کرتا ہے جس کی صحیح صحیح ترجمانی کرنے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رسول ربّ العالمین مبعوث ہوئے ہیں اور آپؐ کی شفقت

سب پر شامل ہے جس کی وجہ سے آپؐ لقب رحمۃ لِّلعٰلمین سے ممتاز ہیں اور آپؐ نے ایسی مخلوقات کے لئے بھی دعا کی جو آپؐ کے جذبات شفقت ورحمت کی ترجمانی کرتی ہے۔ امام بخاریؒ نے روایت نمبر ۳۸۶۰ معنونہ آیت کے تحت نقل کی ہے۔ اس سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت پر جرح کرنا مقصود ہے۔ محولہ آیت سورۃ الجن کی ہے جو بالاتفاق مکی سورتوں میں سے ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ ہجرت مدینہ کے بعد ۷ھ میں آئے اور نصیبین کے عیسائیوں کا وفد آپؐ کی ملاقات اور تحقیق دعویٰ نبوت کی غرض سے اس وقت آیا جب آپؐ مکہ مکرمہ میں تھے اور روایت حضرت ابن عباسؓ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا بیان مخدوش معلوم ہوتا ہے۔ نہ وہ اس وقت مسلمان تھے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا موقع انہیں نصیب ہوا تھا۔ امام ابن حجرؒ نے بھی اسی وجہ سے یہ روایت مجروح قرار دی ہے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۲۱۵) اس تعلق میں دیکھئے کتاب الأذان باب۱۰۵ روایت نمبر۷۷۳۔ نیز کتاب التفسیر سورۃ الجن باب ۱ روایت نمبر ۴۹۲۱۔ دونوں جگہ حضرت ابن عباسؓ سے جو روایت منقول ہے اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت تصدیق نہیں پاتی۔ عنوان باب سے اسی کمزوری کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں خلط ملط واقع ہوا ہے۔ مختلف موقع ومحل سے متعلق ارشادات نبویہ اکٹھے نقل کر دیئے ہیں۔ شارحین وفقہاء کو ان کی قوت حافظہ سے متعلق اتنا اعتراض نہیں ہے جتنا کہ ان کے تفقہ کے بارے میں کہ وہ کمزور تھا۔ باب ۳۲ ضمنی باب ہے کیونکہ ابواب المناقب سے اس کا تعلق ضمناً ہی ہو سکتا ہے۔

معن بن عبد الرحمٰن راوی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پوتے ہیں۔ صحیح بخاری میں ان کی اس روایت کے سوا اور کوئی روایت نہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۲۱۷) دوسری روایت عمرو بن یحییٰ بن سعید اپنے دادا (سعید بن عمرو بن سعید بن العاص) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا ہے۔ اس طرح نقل درنقل سے خلط ملط واقع ہونے کا احتمال قوی ہے۔ اس تعلق میں دیکھئے کتاب الوضوء باب ۲۰، ۲۱۔

بَاب۳۳: إِسْلَامُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

۳۸۶۱: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا

۳۸۶۱: عمرو بن عباس نے مجھے بتایا کہ عبد الرحمٰن بن مہدی نے ہم سے بیان کیا کہ مثنیٰ (بن سعید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوجمرہ سے، ابوجمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيْهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيْهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ

انہوں نے کہا: جب حضرت ابوذرؓ کو نبی کریم ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (اُنیس) سے کہا: اس وادی میں سوار ہو کر جاؤ اور میرے لئے اس شخص کے متعلق پتہ لو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس کے پاس آسمان کی خبریں آتی ہیں۔ اس کی باتیں سن کر میرے پاس آؤ۔ ان کا بھائی روانہ ہو گیا۔ وادی مکہ میں پہنچا اور آپؐ کی باتیں سنیں اور پھر حضرت ابوذرؓ کے پاس واپس آیا اور کہا کہ میں نے ان کو دیکھا ہے کہ وہ عمدہ اخلاق کا حکم دیتے ہیں اور ایسا کلام سناتے ہیں جو شاعری ہرگز نہیں۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا: میری خواہش تم نے اچھی طرح پوری نہیں کی جسے میں چاہتا تھا۔ چنانچہ پھر انہوں نے خود زادِ راہ لیا اور اپنی ایک پرانی مشک لے لی جس میں پانی تھا اور مکہ میں پہنچ کر مسجد میں آئے اور نبی ﷺ کو تلاش کیا۔ اور حضرت ابوذرؓ آپؐ کو نہیں پہچانتے تھے اور ناپسند کیا کہ کسی سے آپؐ کے متعلق پوچھیں۔ یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو حضرت علیؓ نے ان کو دیکھا اور انہوں نے پہچان لیا کہ یہ اجنبی ہے۔ جب حضرت ابوذرؓ نے حضرت علیؓ کو دیکھا تو وہ ان کے پیچھے ہو لئے اور ان دونوں میں سے کسی نے بھی اپنے ساتھی سے کسی بات کے متعلق نہ پوچھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر اس کے بعد حضرت ابوذرؓ اپنی مشک اور اپنا زادِ راہ اٹھا کر مسجد کو چلے گئے اور وہ سارا دن وہیں رہے اور نبی ﷺ نے بھی ان کو نہیں دیکھا۔ جب شام ہوئی حضرت ابوذرؓ اپنے لیٹنے کی جگہ میں

بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتْبَعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيْقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتْبَعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ

چلے گئے۔ اتنے میں حضرت علیؓ ان کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے کہا: کیا ابھی تک اس شخص کو اپنے ٹھکانے کا بھی پتہ نہیں چلا۔ یہ کہہ کر حضرت علیؓ نے حضرت ابوذرؓ کو اٹھایا اوران کو اپنے ساتھ لے گئے۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی سے کسی بات کے متعلق بھی نہ پوچھتا تھا یہاں تک کہ جب تیسرا دن ہوا تو پھر حضرت علیؓ نے اسی طرح کیا ان کو اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے اور حضرت ابوذرؓ ان کے ساتھ رہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ کیا تم مجھے یہ نہیں بتاؤ گے کہ کیا بات تمہیں یہاں لائی ہے۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا: اگر تم مجھ سے پکا عہد کرو کہ تم میری صحیح صحیح راہنمائی کروگے تو میں تمہیں بتلائے دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے ان کی بات منظور کرلی۔ تب حضرت ابوذرؓ نے ان کو بتایا۔ حضرت علیؓ نے کہا: جو خبر تمہیں پہنچی ہے وہ سچی ہے اور وہ اللہ کے رسول ہیں ﷺ۔ جب صبح ہو تو میرے پیچھے ہو لینا۔ اگر میں نے کوئی ایسی بات دیکھی جس سے مجھے تمہارے متعلق خوف ہوگا تو میں ٹھہر جاؤں گا جیسے کہ میں پیشاب کرنے لگا ہوں اور اگر میں چلتا رہوں تو تم میرے پیچھے پیچھے چلے آنا اور جہاں میں داخل ہوں وہاں داخل ہو جانا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان کے پیچھے چلتے رہے یہاں تک کہ حضرت علیؓ نبی ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور وہ بھی ان کے ساتھ اندر چلے گئے اور حضرت ابوذرؓ نے آپؐ کی باتیں سنیں اور وہیں مسلمان ہوگئے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنی قوم کے پاس واپس جاؤ اور

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتَّى أَوْجَعُوْهُ[1] وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيْقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّأْمِ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوْهُ وَثَارُوْا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ.

طرفہٗ: ۳۵۲۲۔

ان کو بتاتے رہو یہاں تک کہ میرے متعلق جو امر الٰہی مقدر ہے اس کی خبر تمہیں پہنچ جائے۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں مشرکوں کے درمیان آپؐ کی رسالت کے متعلق چلّا چلّا کر اعلان کروں گا۔ یہ کہہ کر وہ نکل گئے اور مسجد میں آئے اور بلند آواز سے پکارا: میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو اتنا مارا کہ زمین پر ان کو لٹا دیا۔ حضرت عباسؓ آئے اور حضرت ابوذرؓ کے اوپر اوندھے ہو گئے۔ انہوں نے کہا: تمہارا ستیاناس، کیا تم نہیں جانتے ہو یہ غفار قوم کا ہے اور تمہاری تجارت کا راستہ شام کو وہیں سے ہے؟ یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے حضرت ابوذرؓ کو ان سے چھڑا لیا۔ پھر دوسرے دن حضرت ابوذرؓ نے ویسا ہی کیا، اس پر لوگوں نے ان کو پھر مارا اور ان کے خلاف بھڑک اٹھے اور حضرت عباسؓ ان پر اوندھے ہو گئے۔

تشریح: **اِسْلَامُ أَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:** اِن کا نام جندب ہے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے۔ قبیلہ غفار ایک زبردست قبیلہ تھا جو بنو کنانہ کی ایک شاخ تھی اور جنگجو قبیلہ تھا جو شہر حرام میں بھی لوٹ مار سے باز نہیں آتا تھا۔ جب قریش نے ان کو اعلان کلمہ شہادت پر پیٹا تو حضرت عباسؓ نے ان کو چھڑایا اور قریش کو ڈرایا کہ اگر قبیلہ غفار کو علم ہوا کہ ان کا ایک سردار حرم کعبہ میں پیٹا گیا اور بے آبرو کیا گیا ہے تو تمہاری تجارت کو خطرے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ قریش چونکہ تجارت پیشہ قوم تھی اور زیادہ تر ان کا گزارہ بری و بحری تجارت پر تھا اس لئے وہ خطرے کو بھانپ گئے اور حضرت ابوذرؓ کو چھوڑ دیا۔

۱) بخاری مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی میں اَضْجَعُوْہُ کا لفظ ہے (جلد اوّل صفحہ ۵۴۵) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

بَاب ٣٤: إِسْلَامُ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن زید (بن عمرو بن نفیل) رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

٣٨٦٢: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُوْلُ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوْقًا أَنْ يَّرْفَضَّ.

۳۸۶۲: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اسماعیل (بن ابی خالد) سے، اسماعیل نے قیس (بن ابی حازم) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ سے کوفہ کی مسجد میں سنا۔ کہتے تھے: اللہ کی قسم میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ یہ حالت تھی کہ حضرت عمرؓ مجھے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے باندھا کرتے تھے پیشتر اس کے کہ حضرت عمرؓ خود مسلمان ہوئے اور جو کچھ تم نے حضرت عثمانؓ سے کیا اگر اس وجہ سے اُحد اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو بجا ہوگا۔

اطرافهُ: ۳۸۶۷، ۶۹۴۲۔

تشریح: اِسْلَامُ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے والد زید بن عمرو بن نفیل کا ذکر باب ۲۴ میں گزر چکا ہے جو حضرت عمرؓ بن خطاب بن نفیل کے چچازاد بھائی ہیں اور بہنوئی بھی تھے۔ حضرت عمرؓ کی بہن حضرت فاطمہؓ حضرت سعید کی بیوی تھیں۔ حضرت عمرؓ اسلام لانے سے قبل حضرت سعیدؓ پر سختی کرتے تھے اور رسیوں سے جکڑ کر انہیں اذیت دیتے اور اسلام ترک کرنے کے لئے کہتے اور اپنی بہن سے بھی ان کا رویہ سخت تھا۔ مگر دونوں نے اس کی پرواہ نہیں کی اور آخر ان کی بہن حضرت فاطمہؓ اپنے بھائی کی ہدایت کا محرک ہوئیں۔ جیسا کہ دارقطنی وغیرہ نے اپنی ایک روایت میں مفصل نقل کیا ہے (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۲۲۲) اور ابن ہشامؒ و دیگر مورخین نے یہ روایت اپنی تاریخوں میں قبول کی ہے۔[1] امام بخاریؒ نے ضعف اسناد کی وجہ سے اسے نظر انداز کیا ہے اور اس کی جگہ مذکورہ بالا روایت زیر باب نقل کی ہے جو مختصر ہے اور مَا قَلَّ وَدَلَّ کی مصداق ہے۔ اس تعلق میں اگلا باب بھی دیکھئے۔

---

۱) السيرة النبوية لابن هشام، اسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، جزء اوّل صفحہ ۳۴۳، ۳۴۴

بَاب ٣٥: إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کا اسلام قبول کرنا

٣٨٦٣: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ.

طرفهُ: ٣٦٨٤۔

۳۸۶۳: محمد بن کثیر نے مجھ سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے، اسماعیل نے قیس بن ابی حازم سے، قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: جب سے حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے ہم معزز ہی رہے۔

٣٨٦٤: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصِ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرٍ وَقَمِيْصٌ مَكْفُوْفٌ بِحَرِيْرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُوْنَنِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيْلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصِ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ تُرِيْدُوْنَ

۳۸۶۴: یحيٰ بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا، کہا: (عبداللہ) بن وہب نے مجھے بتایا، کہا: عمر بن محمد نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میرے دادا زید بن عبداللہ بن عمر نے مجھے بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی، کہتے تھے: ایک بار حضرت عمرؓ اپنے گھر میں خوفزدہ بیٹھے تھے کہ اتنے میں ابوعمرو عاص بن وائل سہمی آئے اور وہ ایک نقش دار چادر اور ایک ریشمی حاشیے دار قمیص پہنے ہوئے تھے اور وہ بنو سہم قبیلہ میں سے تھے جو زمانہ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ عاص نے (حضرت عمرؓ سے) کہا: تمہارا یہ کیا حال ہے؟ حضرت عمرؓ نے کہا: تمہاری قوم یہ خیال کرتی ہے کہ اگر میں مسلمان ہوگیا تو وہ مجھے مار ڈالیں گے۔ انہوں نے کہا: تم تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا۔ میں مطمئن ہوگیا جب عاص نے یہ بات کہی۔ عاص چلے گئے اور لوگوں سے ملے اور یہ حالت تھی کہ وادی (مکہ) ان سے

فَقَالُوْا نُرِيْدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَأَ قَالَ لَا سَبِيْلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ.

طرفهُ: ۳۸٦۵۔

بہہ رہی تھی۔ (بھرپور تھی) عاص نے پوچھا: کہاں کا قصد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس خطاب کے بیٹے کی طرف جارہے ہیں جو بے دین ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا: اس کے پاس نہیں جانا۔ یہ سن کر لوگ واپس ہوگئے۔

٣٨٦٥: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوْا صَبَأَ عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَأَ عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْعَاصِ بْنُ وَائِلٍ.

طرفهُ: ۳۸٦۴۔

۳۸٦۵: علی بن عبداللہ (المدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے عمرو بن دینار سے سنا۔ کہتے تھے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے پاس اکٹھے ہوگئے اور کہنے لگے: عمرؓ بے دین ہوگیا ہے۔ اس وقت میں لڑکا تھا۔ اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس نے ریشمی چوغہ پہنا ہوا تھا وہ کہنے لگا: اگر عمرؓ نے اپنا دین بدل لیا ہے تو پھر کیا ہوا۔ میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہؓ (بن عمر کہتے ہیں:) میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس پر حضرت عمرؓ کے گھر سے ہٹ گئے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عاص بن وائل۔

٣٨٦٦: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ

۳۸٦٦: یحيٰ بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا، کہا: (عبداللہ) بن وہب نے مجھ سے بیان کیا، کہا کہ عمر (بن محمد بن زید) نے مجھ سے بیان کیا کہ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہوئے ان کو بتایا، کہا: میں نے حضرت عمرؓ سے جس بات

قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ عُمَرُ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوْقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيْهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا وَلُحُوْقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُوْلُ يَا جَلِيْحْ أَمْرٌ نَجِيْحْ رَجُلٌ فَصِيْحْ يَقُوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا أَبْرَحُ

کے متعلق بھی کبھی یہ کہتے سنا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ یوں ہوگی تو وہ ضرور ویسی ہوتی۔ ایک بار حضرت عمرؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک خوبصورت شخص گزرا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: میرا گمان یقیناً غلط ہوگا اگر یہ شخص اپنے اس دین پر نہ ہوا جس پر کہ جاہلیت میں تھا یا کہا کہ یہ شخص ان کا کاہن ہوا کرتا تھا۔ اس شخص کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ اس کو بلا کر حضرت عمرؓ کے پاس لے آئے۔ حضرت عمرؓ نے اس کو وہی بات کہی تو اس نے کہا: میں نے کبھی ایسا دن نہیں دیکھا کہ جس میں کسی مسلمان شخص کو ایسی بات پیش آئی ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم نے مجھے ضرور ہی اپنا حال بتانا ہوگا۔ اس نے کہا کہ میں زمانہ جاہلیت میں ان کا کاہن ہوا کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: عجیب سے عجیب وہ بات بتا جو تمہاری جِنّی تمہارے پاس لائی ہو۔ اس نے کہا: ایک بار میں بازار میں تھا، وہ میرے پاس ایسی حالت میں آئی کہ میں نے اس میں گھبراہٹ معلوم کی، کہنے لگی کہ کیا تم نے جِنّوں کو نہیں دیکھا کہ ان کو دھتکارا گیا ہے، وہ کس قدر پریشان اور مایوس ہیں اور اپنی اونٹنیوں اور پالانوں کے گدوں سے جا ملے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے کہا: سچ ہے ایک بار میں بھی ان کے بتوں کے پاس سویا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک شخص گائے کا بچھڑا لے کر آیا، اس نے اس کو ذبح کیا اور پھر ایک آواز دینے والے نے اس کو اس زور سے چلا کر کہا کہ میں نے کبھی کسی پکارنے والے کو نہیں سنا کہ جس کی آواز اس سے

حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا ثُمَّ نَادَى يَا جَلِيْحْ أَمْرٌ نَجِيْحْ رَجُلٌ فَصِيْحْ يَقُوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيْلَ هَذَا نَبِيٌّ.

بڑھ کر ہو۔ وہ کہتا تھا: ارے بے حیا دشمن! بامراد کرنے والی ایک بات ہے، ایک خوش بیان شخص ہے جو لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ کہہ رہا ہے۔ یہ سنتے ہی لوگ جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے کہا: میں تو (اس جگہ سے) نہیں جانے کا جب تک کہ یہ نہ معلوم کرلوں یہ آواز کہاں سے آئی ہے۔ اس کے بعد پھر وہ پکارا: ارے بے حیا دشمن! بامراد کرنے والی بات ہے، ایک خوش بیان شخص ہے جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ رہا ہے۔ یہ سن کر میں بھی کھڑا ہوگیا۔ ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ لوگ کہنے لگے کہ یہ نبی ہیں۔

٣٨٦٧: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَأَيْتُنِي مُوْثِقِي عُمَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوْقًا أَنْ يَّنْقَضَّ.

اطرافہ: ٣٨٦٢، ٦٩٤٢۔

۳۸۶۷: محمد بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا کہ اسماعیل (بن ابی خالد) نے ہم سے بیان کیا کہ قیس (بن ابی حازم) نے ہمیں بتایا، (کہا:) میں نے حضرت سعید بن زیدؓ سے سنا۔ وہ لوگوں سے کہہ رہے تھے: اے کاش! اپنے تئیں دیکھوں کہ جب حضرت عمرؓ نے مجھے اور اپنی بہن کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے باندھا تھا اور وہ اس وقت مسلمان نہ تھے اور جو کچھ تم نے حضرت عثمانؓ سے کیا، اگر اُحد پہاڑ اس وجہ سے ٹوٹ پڑے تو یقیناً بجا ہوگا کہ وہ ٹوٹ پڑے۔

تشریح: اِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: زیر باب پانچ روایتیں ہیں۔ ان میں روایت نمبر ۳۸۶۶ خاص طور پر قابل شرح ہے۔ باقی روایتوں میں حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے چند لوگ جو ایمان لائے تھے۔ ان پر سختی کئے جانے کا ہی ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ حضرت عمرؓ بھی مسلمان ہونے پر سختی کا نشانہ بنتے، اگر عاص بن وائل سہمی انہیں اپنی پناہ میں لینے کا اعلان نہ کرتے۔ عاص بن وائل

قریش کے معزز ترین اشخاص میں سے تھے اور بنو سہم قبیلہ میں سے تھے۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے: عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم قرشی سہمی۔ ہجرت سے قبل بحالت کفر ہی فوت ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ بنو عدی خاندان میں سے تھے۔ بنو عدی اور بنو سہم کے خاندان ایک دوسرے کے حلیف تھے اور اس معاہدۂ دوستی و مدد کی وجہ سے عاص بن وائل نے اپنا اخلاقی فرض جانا کہ حضرت عمرؓ کی مدد کریں۔ جیسا کہ روایت نمبر ۳۸۶۴ میں صراحت ہے۔ حضرت عمرؓ سے چھیڑ چھاڑ قبیلہ بنی سہم سے لڑائی مول لینا تھا۔ روایت نمبر ۳۸۶۶ کا ذکر کتاب التفسیر شرح سورۃ الجن میں آئے گا۔

یہاں صرف اس قدر بتانا کافی ہوگا کہ انبیاء کی بعثت سے ان کی آمد سے متعلق عام چرچا ہوتا ہے، جس کا ایک باعث نبی کی بعثت کے بارے میں سابقہ پیشگوئیاں ہوتی ہیں اور ان علامتوں کا ظہور ہوتا ہے جو اس کی آمد کے لئے بطور پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ یہ علامتیں کچھ تو زمین سے تعلق رکھتی ہیں اور کچھ آسمان سے۔ جیسے امام مہدی کے ظہور سے متعلق طاعون اور زلازل کا آنا اور چاند و سورج کو معین تاریخوں میں گرہن لگنا۔ اس تعلق میں دیکھیں مشہور رسالہ احوال الآخرۃ جس کی قافیہ بندی جو پنجابی زبان میں ہے اور ہر جگہ سر و تال کے ساتھ گائی جاتی تھی ان میں سے مندرجہ ذیل قوافی بچپن میں سننا مجھے یاد ہے اور میرے ہم عصروں کو بھی اکثر یاد ہوں گی۔ یہ قافیاں احوال الآخرۃ میں اب تک موجود ہیں جو حافظ محمد بن مولوی بارک اللہ مرحوم المعروف حافظ محمد لکھو کے رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں۔ جس کے دو حصے ہیں۔ ایک میں علامات صغریٰ اور دوسرے حصے میں علامات کبریٰ بیان ہوئی ہیں۔ ان سب کا اصل مصدر وہ اقوال ہیں جو دراصل سرچشمہ نبوت سے صدور ہوئے اور پھر ان پر بہت کچھ حاشیہ آرائی ہوتی رہی۔ ذیل میں بعض اشعار منقول ہیں جن میں علمائے زمانہ کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے:

آپ ہوسن گمراہ بے علموں، گمراہ کرن ہزاراں
بدعت شرک خلائق کرسی، سن انہاں اشراراں
زنا، فساد، شراب زیادہ ہوسی اوس زمانے
تھوڑے مرد تے بہت عورتاں ہوسن وچہ جہانے
علم شریعت کج نہ رہسی حضرت ایہہ فرمایا
کیہا یاد قرآن اساہاں فرزنداں آپ سکھایا
دیکھو قوم یہود نصاریٰ ہن موجود جو ایہن
پڑھن تورات، انجیل تے اس پر عمل نہ مول کریہن

ہن جاہل پیر یہودیاں وانگوں کہن مرید جو سارے
دوزخ وچہ نہ چھوڑن انہاں دادے باپ ہمارے
برے بھلے نوں وعظ نصیحت ہرگز اوہ نہ کرسن
قصے جھگڑے دنیا باتاں نال مسیتاں بھرسن
جو اونہاں پاس امانت رکھن اوہ سب لٹن کھاون
قہر عذابوں ڈرن نہ ہرگز رب دے قول جھٹلاون[1]

اسی کتاب میں علامات قیامت کبریٰ کے عنوان کے تحت صفحہ ۳۱ پر ہے:

تیرھویں چن، ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہِ رمضان لکھیا اک روایت والے[2]

غرض اس ایک مثال سے امام بخاریؒ کی روایات اور منقولہ قافیہ بندی کا سمجھنا آسان ہو جائے گا جس کا سلیس ترجمہ میں نے کر دیا ہے۔ ہر زمانہ میں کاہنوں، جوتشیوں، منجموں، فال بینوں، جوگیوں، رمالوں، قیافہ شناسوں اور ہڑپوپو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں جو انبیاء کی بعثت سے متعلق سابقہ پیشگوئیوں کو اپنے مذاق و سلیقہ طبیعت کے مطابق بنا سنوار کر لوگوں کو دام فریب میں لاتے اور ان پر اپنی خارق عادت قوت کا سکہ بٹھاتے اور کرشمہ سازی کا رعب جماتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی نسبت یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ جنات ان کے قابو میں ہیں۔ اسی طبقہ میں سے وہ شخص تھا جس کا ذکر روایت نمبر ۳۸۶۶ میں ہے اور جسے حضرت عمرؓ نے اپنی بصیرت سے پہچانا اور بلوایا اور اس سے اس کا حال سنا اور اس نے ان سے بات نہیں چھپائی سچ سچ بیان کیا کہ وہ زمانہ جاہلیت میں قریش کا کاہن تھا اور ان سے قافیہ بندی کا ذکر کیا۔ جسے اپنی جنی کی طرف منسوب کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کی تصدیق کی اور اسی قسم کے کاہن اور اس کی قافیہ بندی کا ذکر سنایا جس میں ایک نبی کی بعثت کا ذکر ہے۔ مذکورہ بالا لوگ بھی جن ہی سمجھے جاتے تھے، جو عام لوگوں سے الگ تھلگ رہتے اور وہ اپنی شکلوں، وضع قطع و لباس میں انوکھے رہتے تھے، تا ان کا رعب قائم رہے۔ ہندو سادھوؤں کا بھی اب تک یہی حال ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ان لوگوں کے سب طلسمات کا بھانڈا ٹوٹ پھوٹ گیا اور عوام الناس کی گردن سے ان کا جوا اتر چکا تھا۔ اسی طرف اشارہ ہے۔ اِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا سے اور لُحُوْقَهَا بِالْقِلَاصِ سے مراد یہ ہے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی فریب کاری ذریعہ معاش نہیں رہی تو ان کو عام عربوں کی طرح کسب معاش کے لئے شتربانی اور ساربانی کے پیشہ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔

---

۱) احوال الآخرة از محمد بن بارک اللہ لکھوکے، عقبہ سوم کہ در قیامت است و بیان علامات صغریٰ قیامت، صفحہ ۲۹، ۳۰
۲) احوال الآخرة، بیان علامات کبریٰ قیامت صفحہ ۳۱

بَاب ٣٦: انْشِقَاقُ الْقَمَرِ
چاند کا پھٹ جانا

٣٨٦٨: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا.

اطرافهُ: ٣٦٣٧، ٤٨٦٧، ٤٨٦٨۔

۳۸۶۸: عبد اللہ بن عبد الوہاب نے مجھے بتایا کہ بشر بن مفضل نے ہم سے بیان کیا۔ سعید بن ابی عروبہ نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپؐ انہیں کوئی نشان دکھلائیں۔ چنانچہ آپؐ نے ان کو چاند دو ٹکڑے دکھلایا۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان ٹکڑوں کے درمیان حراء پہاڑ کو دیکھا۔

٣٨٦٩: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوْا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ. وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنْ مَّسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ. وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ.

اطرافهُ: ٣٦٣٦، ٣٨٧١، ٤٨٦٤، ٤٨٦٥۔

۳۸۶۹: عبدان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوحمزہ سے، ابوحمزہ (محمد بن میمون) نے اعمش سے، اعمش نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے ابومعمر سے، ابومعمر نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: چاند پھٹا اور اس وقت ہم منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی تھے۔ آپؐ نے فرمایا: دیکھو گواہ رہو۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کی طرف گیا۔ ابوالضحیٰ نے مسروق سے، مسروق نے حضرت عبد اللہ (بن مسعودؓ) سے روایت کرتے ہوئے یوں کہا: چاند مکہ میں پھٹا اور ابراہیم نخعی کی طرح محمد بن مسلم نے بھی ابن ابی نجیح سے، انہوں نے مجاہد سے، مجاہد نے ابومعمر سے، ابومعمر نے حضرت عبد اللہ (بن مسعودؓ) سے یہ حدیث روایت کی۔

٣٨٧٠: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

اطرافهُ: ٣٦٣٨، ٣٨٦٦۔

٣٨٧٠: عثمان بن صالح نے ہمیں بتایا کہ بکر بن مضر نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: جعفر بن ربیعہ نے مجھے بتایا۔ انہوں نے عراک بن مالک سے، عراک نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا۔

٣٨٧١: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ.

اطرافهُ: ٣٦٣٦، ٣٨٦٩، ٤٨٦٤، ٤٨٦٥۔

٣٨٧١: عمر بن حفص (بن غیاث) نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا۔ اعمش نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم نے ابومعمر سے، ابومعمر نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: چاند پھٹ گیا تھا۔

تشریح: اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ: اس باب کے تحت چار روایتیں ہیں۔ یہ سب مُعَنْوَن ہیں۔ جہاں تک ان کے بیانات کا اختلاف ہے تو وہ صرف لفظی ہے۔ مثلاً جن روایتوں میں مکہ میں واقعہ شق القمر رونما ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ہجرتِ مدینہ سے قبل کا واقعہ ہے اور جن روایتوں میں منیٰ کا ذکر ہے تو اس سے مکہ مکرمہ کے اس خاص مقام کا ذکر ہے جہاں مشاہدہ کرنے والے صحابہ کرامؓ اس نشان کے ظاہر ہونے کے وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ مکہ سے منیٰ کی طرف جاتے ہوئے حراء کی پہاڑی بائیں طرف ہے۔ انشقاق القمر کا واقعہ جب رونما ہوا تو دیکھنے میں یوں معلوم ہوا کہ حراء دو ٹکڑوں کے درمیان ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ سچ مچ اس کے ٹکڑے گرے اور پھر آپس میں مل گئے۔ آئے دن شہب ثاقبہ اور سیاروں کے ٹوٹنے کا نظارہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ زمین تک پہنچتے پہنچتے راکھ ہو جاتے ہیں اور دیکھنے میں بسا اوقات فریب نظر کا دخل ہوتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی جگہ گرے ہیں۔ اس قسم کے مشاہدات ہوتے رہتے ہیں۔ جہاں تک انشقاق القمر کے واقعہ کی نشان نمائی کا تعلق ہے تو اس میں نشان نمائی یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی و مکاشفہ اس کے ظہور کے بارے میں اطلاع قبل از وقت دی گئی تھی اور پھر اطلاع کے مطابق یہ نشان ظاہر ہوا۔ چاند شق ہونے کے اسباب طبعی ہیں جو علماء طبعیات اور محققین کو بھی تسلیم ہیں۔ چاند اس زمین ہی کی طرح کرہ ہے جس میں انشقاقی زلازل وغیرہ سے انفجار و انشقاق ہوتا رہا ہے۔

بَاب ۳۷: هِجْرَةُ الْحَبَشَةِ

حبشہ کی طرف ہجرت

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ {عَامَّةُ[۱]} مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ. فِيْهِ عَنْ أَبِي مُوْسَى وَأَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ہجرت کا مقام مجھے دکھلایا گیا ہے جہاں کھجوروں کے درخت ہیں۔ دو پتھریلے میدانوں میں واقع ہے۔ پھر جنہوں نے ہجرت کی مدینہ کی طرف کی اور جنہوں نے حبش کے ملک کی طرف ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ کو لوٹ آئے۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰؓ اور حضرت اسماءؓ (بنت عمیس) سے روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۳۸۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ قَالَا لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيْهِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيْمَا فَعَلَ بِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ

۳۸۷۲: عبد اللہ بن محمد جعفی نے ہمیں بتایا کہ ہشام نے ہم سے بیان کیا کہ معمر نے ہمیں بتایا کہ زہری سے روایت ہے کہ (انہوں نے کہا:) عروہ بن زبیر نے ہم سے بیان کیا کہ عبید اللہ بن عدی بن خیار نے ان کو بتایا کہ حضرت مِسور بن مخرمہؓ اور حضرت عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوثؓ دونوں نے ان سے کہا: تم کو اپنے ماموں حضرت عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کرنے سے کیا بات روک رہی ہے اور جو کچھ ولید نے کیا تھا اس کے متعلق لوگوں میں بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ عبید اللہ کہتے تھے:

۱) لفظ عَامَّةُ بخاری مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی کے مطابق ہے (جلد اوّل صفحہ ۵۴۶) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

حِيْنَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيْحَةٌ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِمَا قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ لِي فَقَالَا قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَنِي رَسُوْلُ عُثْمَانَ فَقَالَا لِي قَدِ ابْتَلَاكَ اللهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيْحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتَ بِهِ وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي آدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللهِ

حضرت عثمانؓ جب نماز کے لئے نکلے، میں ان سے ملنے کیلئے کھڑا ہوا۔ میں نے ان سے کہا: مجھے آپ سے ایک کام ہے اور وہ ایک خیرخواہی ہے۔ حضرت عثمانؓ نے یہ سن کر کہا: بھلے آدمی میں تم سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ یہ سن کر میں واپس آ گیا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو میں مِسْور اور ابن عبدیغوث کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے انہیں بتایا جو کچھ کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا اور حضرت عثمانؓ نے جو مجھے کہا۔ ان دونوں نے کہا: جو فرض تمہارے ذمہ تھا وہ تم ادا کر چکے۔ ابھی میں ان کے پاس بیٹھا ہوا ہی تھا کہ اتنے میں حضرت عثمانؓ کا ایلچی میرے پاس آیا۔ ان دونوں نے مجھے کہا: اللہ نے تمہیں آزمایا ہے۔ میں چل پڑا اور حضرت عثمانؓ کے پاس گیا۔ انہوں نے پوچھا: تمہاری وہ خیرخواہی کی بات کیا ہے جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا؟ عبیداللہ کہتے تھے: میں نے کلمہ شہادت پڑھ کر کہا: دیکھو! اللہ نے محمد ﷺ کو مبعوث کیا اور ان پر کتاب اتاری اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتوں کو قبول کیا اور اللہ پر ایمان لائے اور آپ نے پہلی دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے اور آپؐ کی راست روی کا مشاہدہ کیا۔ بات یہ ہے کہ لوگ ولید بن عقبہ کے معاملہ میں بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ اس کو شرعی سزا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُوْلِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ وَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيْثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ فِيْهِ إِنْ شَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيْدَ أَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً. وَأَمَرَ

دیں۔ حضرت عثمانؓ نے یہ سن کر مجھ سے کہا: میرے بھتیجے! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا ہے؟ عبید اللہ کہتے تھے: میں نے کہا: نہیں، مگر مجھے آنحضرت ﷺ کے علم سے وہ کچھ پہنچ چکا ہے جو ایک کنواری کو بھی اس کے پردے میں معلوم ہو چکا ہے۔ عبید اللہ کہتے تھے: تب حضرت عثمانؓ نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا: بے شک اللہ نے محمد ﷺ کو برحق مبعوث کیا اور ان پر کتاب اتاری اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو قبول کیا اور جو دین محمد ﷺ کو دے کر بھیجا گیا اس پر میں ایمان لایا اور جیسا تم نے کہا ہے، میں نے پہلی دو ہجرتیں بھی کیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا اور آپ کی بیعت کی اور بخدا میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ آپ سے کوئی دغا کیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی۔ اس کے بعد اللہ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا۔ بخدا میں نے ان کی بھی نافرمانی نہیں کی اور نہ ان سے کوئی دغا کیا۔ پھر اس کے بعد حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا گیا۔ بخدا میں نے ان کی بھی نافرمانی نہیں کی اور نہ ان سے دغا کیا۔ اس کے بعد مجھے خلیفہ بنایا گیا۔ پھر کیا تم پر میری (اطاعت) ایسی ضروری نہیں جیسے ان کی مجھ پر تھی؟ عبید اللہ نے کہا: کیوں نہیں؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: تو پھر یہ کیا باتیں ہیں جو تمہارے متعلق مجھے پہنچتی ہیں اور وہ

عَلِيًّا أَنْ يَّجْلِدَهُ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ. وَقَالَ يُوْنُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ.

بات جو تم نے ولید بن عقبہ کے متعلق ذکر کی ہے اس کے متعلق جو واجب ہے وہ ہم انشاء اللہ ضرور کریں گے۔ عبید اللہ کہتے تھے: چنانچہ حضرت عثمانؓ نے ولید کو چالیس کوڑے لگوائے اور حضرت علیؓ کو اسے کوڑے لگانے کا حکم دیا اور وہی اس کو کوڑے مار رہے تھے۔ یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ روایت کئے: پھر کیا میرا تم پر ویسا حق نہیں جیسا ان کا تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (البقرة: ٥٠) مَا ابْتُلِيتُمْ بِهِ مِنْ شِدَّةٍ وَفِي مَوْضِعِ الْبَلَاءُ الْإِبْتِلَاءُ وَالتَّمْحِيْصُ، مَنْ بَلَوْتُهُ وَمَحَّصْتُهُ أَيْ اسْتَخْرَجْتُ مَا عِنْدَهُ. يَبْلُوْ يَخْتَبِرُ، مُبْتَلِيْكُمْ (البقرة: ٢٥٠) مُخْتَبِرُكُمْ وَأَمَّا قَوْلُهُ بَلَاءٌ عَظِيْمٌ النِّعَمُ وَهِيَ مِنْ أَبْلَيْتُهُ وَتِلْكَ مِنَ ابْتَلَيْتُهُ.

اطرافہ: ۳۶۹۶، ۳۹۲۷۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا: بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ سے مراد وہ (معاملہ) ہے جس سے تم شدید آزمائے گئے۔ اور لفظ اَلْبَلَاءُ آزمائش میں ڈالنے اور خالص بنانے کے معانی میں بھی آیا ہے۔ مَنْ بَلَوْتُهُ وَمَحَّصْتُهُ کے معنی ہیں کہ جو کچھ اس کے اندر تھا میں نے اسے باہر نکال لیا۔ يَبْلُوْ کے معانی ہیں وہ جانچتا ہے۔ مُبْتَلِيْكُمْ کے معانی ہیں تمہیں آزمانے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول بَلَاءٌ عَظِيْمٌ نعماء سے متعلق ہے اور یہ أَبْلَيْتُهُ سے ہے۔ اور وہ (یعنی لفظ ابتلاء) اِبْتَلَيْتُهُ سے ہے۔

٣٨٧٣: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا

۳۸۷۳: محمد بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میرے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ حضرت امّ حبیبہؓ اور حضرت امّ سلمہؓ نے ایک گرجا کا ذکر کیا جسے

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِيْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ النَّاسِ[1] عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اطرافهُ: ۴۲۷، ۴۳۴، ۱۳۴۱۔

انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: (اہل کتاب) لوگوں کا یہ طریق تھا کہ جب ان میں سے کوئی نیک شخص وفات پا جاتا تو اس کی قبر پر عبادت خانہ بنا دیتے اور اس میں ایسی تصویریں بناتے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن ساری مخلوقات سے بدترین ہوں گے۔

٣٨٧٤: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّعِيْدِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيْصَةً لَّهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُوْلُ سَنَاهْ سَنَاهْ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ.

اطرافهُ: ۳۰۷۱، ۵۸۲۳، ۵۸۴۵، ۵۹۹۳۔

۳۸۷۴: حمیدی نے ہم سے کہا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہم سے بیان کیا کہ اسحاق بن سعید سعیدی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت امّ خالدؓ بنت خالد سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: میں حبشیوں کے ملک سے آئی تو اس وقت میں کم عمر بچی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک نقش دار چادر اُڑھائی۔ اس پر بیل بوٹے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بیل بوٹوں پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگے اور یہ فرماتے تھے: سناہ، سناہ! حمیدی نے کہا: اس کے معنی ہیں: یہ بہت ہی خوبصورت ہے۔

٣٨٧٥: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى

۳۸۷۵: یحییٰ بن حماد نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سلیمان (اعمش) سے، سلیمان نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے علقمہ سے، علقمہ نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ

۱) فتح الباری مطبوعہ بولاق میں اس جگہ لفظ الْخَلْقِ ہے (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۲۳۶) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قَالَ أَرُدُّ فِي نَفْسِي.

اطرافہُ: ۱۱۹۹، ۱۲۱۶۔

سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی ﷺ کو ہم السلام علیکم کہتے جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے ہوتے آپؐ ہمیں جواب دیتے۔ جب ہم نجاشی سے لوٹے ہم نے آپؐ کو السلام علیکم کہا تو آپؐ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپؐ کو السلام علیکم کہا کرتے تھے اور آپؐ ہمیں جواب دیا کرتے تھے آپؐ نے فرمایا: نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔ (اعمش کہتے تھے:) میں نے ابراہیم (نخعی) سے پوچھا: آپ کس طرح کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اپنے دل میں ہی جواب دے دیا کرتا ہوں۔

۳۸۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ.

اطرافہُ: ۳۱۳۶، ۴۲۳۰، ۴۲۳۳۔

۳۸۷۶: محمد بن علاء نے ہمیں بتایا کہ ابواُسامہ نے ہم سے بیان کیا۔ برید بن عبداللہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوبردہ سے، ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم یمن میں تھے جبکہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر پہنچی۔ ہم کشتی پر سوار ہوئے۔ ہماری کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس جا پھینکا۔ اتفاق سے ہم حضرت جعفر بن ابی طالبؓ سے ملے۔ ہم ان کے ساتھ ٹھہرے رہے۔ جب ہم (مدینہ) آئے تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ملے جب آپؐ خیبر فتح کر چکے تھے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کشتی والو! تمہاری دو ہجرتیں ہیں۔

تشریح: هِجْرَةُ الْحَبَشَةِ: قریش مکہ کے مظالم کی وجہ سے یہ ہجرت دو دفعہ وقوع میں آئی۔ مصنفین سیرتِ نبویہ نے پہلی بار کی ہجرت ماہ رجب سن ۵ از بعثت نبویہ کا وقت متعین کیا ہے۔ اس ہجرت میں گیارہ مرد اور تین چار عورتیں تھیں۔ حضرت عثمان بن عفانؓ اور ان کی اہلیہ حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ ﷺ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت ابو حذیفہ بن عتبہؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت مصعب بن عمیرؓ، حضرت ابوسلمہ بن عبد الاسدؓ اور ان کی اہلیہ حضرت امّ سلمہؓ۔ یہ مہاجرین میں مشہور اصحاب ہیں اور جن قبائل سے ان کا تعلق تھا وہ قوی اور معزز سمجھے جاتے تھے۔ نجاشی شاہِ حبشہ عیسائی تھا اور عدل وانصاف میں مشہور۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن ظن رکھتا تھا۔ قریش نے ان مہاجرین کا تعاقب کیا مگر ان کا جہاز ساحل سمندر سے دور جاچکا تھا۔ اس لئے ان کو پکڑ نہ سکے۔ دوسری ہجرت دوسرے سال ہوئی جس میں بقول ابن اسحاق ۸۰ سے کچھ اوپر مہاجرین تھے۔ مصنفین (سیرت ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ وغیرہ) نے لکھا ہے کہ سابقہ مہاجرین کو حبشہ میں اطلاع ملی کہ اہل مکہ مسلمان ہوگئے ہیں (غالباً اس افواہ کا سبب سورۃ النجم کی آیت سجدہ پر بعض کفار کا بے اختیار سجدہ میں گرنا تھا) یہ سن کر حضرت عثمان بن مظعونؓ وغیرہ مکہ مکرمہ کو لوٹ آئے مگر خبر کو غلط پاکر پھر واپس ہوئے نیز شاہ نجاشی کی طرف سے خاطر و مدارات کے حالات سن کر دیگر مظلوم صحابہ بھی اس دوسری ہجرت میں شامل ہوگئے۔ ابن جریر نے صرف مردوں کی تعداد ۸۲ بتائی ہے۔ ان کے علاوہ عورتیں اور ان کے بچے بھی تھے۔ عورتوں کی تعداد ۱۸ بتائی جاتی ہے۔ (فتح الباری جزء ۷ صفحہ ۲۳۷، ۲۳۸)

زیر باب پانچ روایتیں ہیں۔ عنوانِ باب میں حضرت عائشہؓ کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کی ایک خواب کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کی تعبیر اس وقت منکشف ہوئی جبکہ اہل مدینہ کی دعوت پر آپؐ نے مع صحابہ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ اطلاع پاکر مہاجرین حبشہ بھی وہیں آگئے اور مدینہ اسلامی قرار گاہ اور اسلام کے عروج کا مرکز بنا۔

بَاب۳۸: مَوْتُ النَّجَاشِيِّ
نجاشی کی موت

۳۸۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ

۳۸۷۷: ابوالربیع (سلیمان بن داؤد) نے ہم سے بیان کیا کہ (سفیان) بن عیینہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن جریج سے، ابن جریج نے عطاء (بن ابی رباح) سے، عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب نجاشی فوت ہوا نبی ﷺ

صَالِحٌ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَى أَخِيْكُمْ أَصْحَمَةَ.

اطرافهُ: ۱۳۱۷، ۱۳۲۰، ۱۳۳۴، ۳۸۷۸، ۳۸۷۹۔

نے فرمایا: آج ایک نیک شخص فوت ہوا ہے، اٹھو اور اپنے بھائی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھو۔

۳۸۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ.

اطرافهُ: ۱۳۱۷، ۱۳۲۰، ۱۳۳۴، ۳۸۷۷، ۳۸۷۹۔

۳۸۷۸: عبد الاعلیٰ بن حماد نے ہمیں بتایا کہ یزید بن زُریع نے ہم سے بیان کیا۔ سعید (بن ابی عروبہ) نے ہمیں بتایا کہ قتادہ نے ہم سے بیان کیا کہ عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے ان کو بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے لئے نماز جنازہ پڑھی۔ آپؐ نے ہمیں اپنے پیچھے صف وار کھڑا کیا۔ میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۳۸۷۹: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سَلِيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

اطرافهُ: ۱۳۱۷، ۱۳۲۰، ۱۳۳۴، ۳۸۷۷، ۳۸۷۸۔

۳۸۷۹: عبد اللہ بن ابی شیبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ یزید بن ہارون نے ہمیں بتایا کہ سلیم بن حیان سے روایت ہے کہ سعید بن میناء نے ہمیں بتایا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کا جنازہ پڑھایا اور آپؐ نے اس کے لئے چار تکبیریں کہیں۔ (یزید بن ہارون کی طرح) عبد الصمد (بن عبد الوارث) نے بھی اس سند سے یہ روایت بیان کی ہے۔

۳۸۸۰: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا

۳۸۸۰: زہیر بن حرب نے ہمیں بتایا کہ یعقوب بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا۔ (کہا:) میرے

أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ.

باپ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے صالح (بن کیسان) سے، صالح نے ابن شہاب سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابن مسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی شاہِ حبشہ کی موت کی خبر اس دن دی جس دن کہ وہ فوت ہوا اور آپؐ نے فرمایا: اپنے بھائی کے لئے تم دعائے مغفرت کرو۔

اطرافهُ: ۱۲۴۵، ۱۳۱۸، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۳۳، ۳۸۸۱۔

۳۸۸۱: وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

۳۸۸۱: اور (اسی سند سے) صالح (بن کیسان) سے مروی ہے۔ صالح نے ابن شہاب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: سعید بن مسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں لوگوں کو صف بستہ کھڑا کیا اور پھر نجاشی کا جنازہ پڑھایا اور آپؐ نے چار تکبیریں کہیں۔

اطرافهُ: ۱۲۴۵، ۱۳۱۸، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۳۳، ۳۸۸۰۔

تشریح: مَوْتُ النَّجَاشِيِّ: اس باب اور اس کی چار روایات کے تعلق میں دیکھئے کتاب الجنائز تشریح باب ۴ روایت نمبر ۱۲۴۵ اور باب ۶۴ روایت نمبر ۱۳۳۴۔ نجاشی کا جنازہ پڑھنے کے تعلق میں فقہاء کی طرف سے یہ بحث اٹھانا کہ آیا وہ مسلمان تھا یا نہیں غیر مناسب ہے۔ اوّل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بعد یہ سوال اٹھانا سوءِ ادب ہے۔ ہم کون ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے متعلق جواز یا عدمِ جواز کی بحث چھیڑیں۔ نجاشی مرحوم کا اظہار حسن عقیدہ اور اس کا حسن سلوک ہی دعائے مغفرت و رحمت کا متقاضی تھا۔ قطع نظر اس سے کہ ثابت ہو یا نہ ہو کہ وہ مسلمانوں کی طرح ارکان اسلام کا پابند تھا یا نہیں۔ یہ بات یقینی ہے کہ وہ توحید کا قائل تھا اور آج کل کے عقیدہ تثلیث و الوہیت مسیح کا منکر۔ علاوہ ازیں جو تبلیغی خطوط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہان ممالک کو لکھے ان میں نجاشی شاہِ حبشہ کے نام بھی آپؐ کا ایک خط ہے جس کا

جواب انہوں نے اثبات میں دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا یہ اقرار کافی سمجھا ہے۔ اس کے بعد فقیہانہ سوالات کا دروازہ بند ہو جانا چاہیے۔

بَاب ۳۹

تَقَاسُمُ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکوں کا آپس میں قسمیں کھا کر عہد و پیمان کرنا

۳۸۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

اطرافہُ: ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۴۲۸۴، ۴۲۸۵، ۷۴۷۹۔

۳۸۸۲: عبدالعزیز بن عبداللہ (اویسی) نے ہم سے بیان کیا، کہا: ابراہیم بن سعد نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ کل ہمارا ڈیرہ انشاء اللہ بنو کنانہ کے ٹیلہ پر ہوگا۔ جہاں قریش نے کفر پر رہنے کی باہم قسمیں کھائی تھیں۔

تشریح: تَقَاسُمُ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: یہ واقعہ بعثت سے ساتویں سال کا ہے۔ یکم محرم کو مشورہ قرار پایا جو مشرکین کے نزدیک قابل عزت مہینہ تھا اس کی بھی پرواہ نہیں کی گئی۔ روایت زیر باب سے متعلق اس قدر بتانا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول (حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ) غزوہ حنین کے موقع سے متعلق ہے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں ہوں گے۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲) اور یہ وہ مقام تھا جہاں آپؐ کے قتل کا منصوبہ پہلے تیار ہوا تھا اور پھر دارالندوہ میں پختہ کیا گیا۔ دارالندوہ میں قریش کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا مشورہ اور قسمیں کھانے کا واقعہ تاریخ اسلام میں مشہور ہے۔ اس کے لئے تقریباً یک صد لوگ جمع ہوئے اور قرار پایا کہ تمام قبائل میں سے ایک ایک جواں مرد تلوار لے کر نکلے اور سب مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیک بار ٹوٹ پڑیں۔ اس طرح قبیلہ بنی عبد مناف کو سب کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی اور اگر دیت یعنی خون بہا کا سوال پیدا ہوا تو وہ تمام قبائل پر بٹ جائے گی؛ بلکہ سمجھا گیا کہ گویا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ختم کرنے سے وہ ایک بہت بڑا نیک کام بجالانے والے ہوں گے۔ مگر اس منصوبے میں وہ خائب وخاسر رہے۔ آپؐ مع حضرت ابوبکرؓ خدائے واحد پر توکل کرتے ہوئے سراقہ بن جعشم کے علاقہ سے گزرے جو دشمن قبائل کا علاقہ تھا۔ قریش نے آپؐ کو گرفتار کرنے کے لئے یک صد اُونٹ انعام کا اعلان کیا۔ آپؐ توکل کے خارق عادت مقام پر تھے۔ مطلق ہراساں نہیں ہوئے۔ وعدہ الٰہی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدة :٦٨) پر آپؐ کو کامل یقین تھا۔ مذکورہ بالا منصوبہ و تعاقب سے متعلق جو واقعات مستند روایات اور تاریخ اسلام میں بیان ہوئے ہیں، ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

بَاب ٤٠: قِصَّةُ أَبِي طَالِبٍ

حضرت ابوطالب کا واقعہ

٣٨٨٣: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَّارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

اطرافہ: ٦٢٠٨، ٦٥٧٢۔

۳۸۸۳: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا کہ سفیان (ثوری) سے روایت ہے۔ (انہوں نے کہا:) عبدالملک (بن عمیر) نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ بن حارث نے ہمیں بتایا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپؐ اپنے چچا کے کیا کام آئے؟ وہ تو آپؐ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپؐ کی خاطر ناراضگی کا اظہار کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: وہ آگ میں ٹخنوں تک ہیں اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کے سب سے نچلے درجے میں ہوتے۔

٣٨٨٤: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ

۳۸۸۴: محمود (بن غیلان) نے ہمیں بتایا کہ عبدالرزاق نے ہم سے بیان کیا کہ معمر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے سعید بن مسیب سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی

دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ (التوبة:۱۱۳)
وَنَزَلَتْ: اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ. (القصص:۵۷)

کہ جب حضرت ابو طالب کی وفات کا وقت آیا، ان کے پاس نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آئے۔ اس وقت ان کے پاس ابو جہل بیٹھا تھا۔ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: چچا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں۔ یہ ایسا کلمہ ہے جس کے وسیلہ سے میں اللہ کے حضور آپ کے لئے بات کرسکوں گا۔ ابو جہل اور عبداللہ بن ابواُمیہ نے کہا: ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے مذہب سے اعراض کروگے؟ وہ دونوں ان سے گفتگو کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آخری بات جو ابو طالب نے ان سے کی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے مذہب پر ہی ہوں۔ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میں آپ کیلئے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے۔ پھر یہ آیت اتری: نبی کو اور آپؐ پر ایمان لانے والوں کو مشرکوں کے لئے استغفار نہیں کرنی چاہیے خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ ان پر یہ بات پورے طور پر واضح ہو چکی ہو کہ وہ دوزخ کے مستحق ہیں۔ اسی طرح یہ آیت اتری: اے نبی! آپؐ جس کے متعلق چاہیں اس کو ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ ہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

اطرافهُ: ۱۳۶۰، ۴۶۷۵، ۴۷۷۲، ۶۶۸۱، ۵۶۵۷۔

۳۸۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ

۳۸۸۵: عبداللہ بن یوسف نے ہمیں بتایا کہ لیث (بن سعد) نے ہم سے بیان کیا کہ (یزید بن عبداللہ) بن ہاد نے مجھے بتایا۔ انہوں نے عبداللہ

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ.

بن خباب سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ جب آپؐ کے پاس آپؐ کے چچا کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: شاید میری شفاعت قیامت کے دن ان کو فائدہ دے دے اور ان کو اتنی آگ میں رکھا جائے جو ان کے ٹخنوں تک پہنچے جس سے ان کا بھیجا کھولے گا۔

{حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بِهٰذَا وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ[1]}.

{ابراہیم بن حمزہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابن ابی حازم اور دراوردی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید سے روایت کرتے ہوئے یہی حدیث بتائی اور انہوں نے کہا کہ ان کے دماغ کی کھوپڑی آگ سے اُبلے گی۔}

طرفهُ: ۶۵۶۴۔

تشریح: **قِصَّةُ أَبِيْ طَالِبٍ:** گزشتہ باب میں یہ ذکر آچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کے لئے مشرکین نے ایک منصوبہ بنایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کو جب کفار کے اس منصوبے کا علم ہوا تو انہوں نے قبیلہ عبد مناف کے خاندان بنی ہاشم و بنی مطلب کو اکٹھا کیا اور مشورہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کا فیصلہ کیا اور انہوں نے شعب ابی طالب میں آپؐ کو پناہ دی۔ کفار قریش نے دونوں خاندانوں سے مقاطعہ کا فیصلہ کیا تا وقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حوالہ نہ کر دیئے جائیں اور اس تعلق میں ایک تحریری معاہدہ لکھ کر کعبہ میں لٹکایا گیا۔ جس پر رؤسائے مکہ کے دستخط تھے۔ شعب ابی طالب میں محصور ہونے والوں میں مسلم و غیر مسلم دونوں شامل تھے۔ ان کا یہ اتحاد، خاندانی حمیت کا نتیجہ تھا۔ مقاطعہ کی وجہ سے سب نے بھوک و پیاس وغیرہ کی تکالیف برداشت کیں۔ اس واقعہ مقاطعہ کا ذکر الگ اپنے موقع پر آئے گا۔ نجاشی کے بعد ابوطالب کے واقعہ کا ذکر بے محل نہیں۔ شاہِ حبش اپنے اظہار کلمہ توحید و اقرار اسلام سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت کا مستحق ہوا۔ اس کے برخلاف ابوطالب عدم اقرار کی وجہ سے مغفرت سے محروم رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا اور احکام شریعت کا پاس رکھا اور رحمی جذبات میں بہہ نہیں گئے۔ اللہ تعالیٰ

---

۱) یہ عبارت عمدۃ القاری کے مطابق ہے۔ (عمدۃ القاری جزء۱۷ صفحہ ۱۸، ۱۹)

فرماتا ہے: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ (التوبـة:۱۱۳) نبی اور مومنوں کو نہیں چاہیے کہ مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کریں خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان پر واضح ہو گیا ہو کہ وہ آگ کی سزا کے مستحق ہیں۔ سورۃ توبہ مدنی ہے۔ ۹ھ میں نازل ہوئی تھی اور ابو طالب کی وفات ۱۰ نبوی میں ہوئی اور یہ سال تاریخ اسلام میں عام الحزن کے نام سے مشہور ہوا۔ حضرت خدیجہؓ نے بھی اسی سال رحلت فرمائی۔ مشرکین کے لئے عدم استغفار سے متعلق متعدد آیات ہیں۔ ابو طالب کی وفات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید صدمہ ہوا۔ آپؐ کا دل اپنے محسن چچا کے لئے جذبات محبت اور ہمدردی سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپؐ کو احکام الٰہی کا انتہائی ادب ملحوظ تھا۔ اسی پاک نمونہ پر آپؐ کاربند رہے۔ سرمو اس سے اِدھر اُدھر نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ (الممتحنة: ۹) یعنی اللہ تم کو ان لوگوں سے نیکی کرنے اور عدل کا معاملہ کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دینی اختلاف کی وجہ سے نہیں لڑے اور جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

غیر مسلموں سے نیک سلوک کے بارے میں اس آیت کا سیاق و سباق واضح ہے۔ امام بخاریؒ الفاظ کے اختیار کرنے میں باریک سے باریک فرق ملحوظ رکھتے ہیں۔ باب کا عنوان لفظ قِصَّةُ (أَبِي طَالِبٍ) سے کیوں باندھا ہے؟ یہ امر بھی قابل غور ہے۔ عربی میں قصہ بمعنی واقعہ اور بیان واقعہ دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں تو اس لفظ کے معنی صرف کہانی کے ہی ہوتے ہیں۔

بَاب ٤١ : حَدِيْثُ الْإِسْرَاءِ

اسراء کا واقعہ

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا. (بني إسرائيل: ٢)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: تمام نقائص سے پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک رات کے وقت لے گیا۔

٣٨٨٦: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۳۸۸۶: یحییٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عُقیل سے، عُقیل نے ابن شہاب سے روایت کی کہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ.

نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے میں نے سنا۔ کہتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب قریش نے مجھے بیت المقدس تک جانے کے بارہ میں جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اور اللہ نے بیت المقدس کو میرے سامنے صاف طور پر ظاہر کر دیا اور میں اسے دیکھ کر ان کو پتہ اور نشان بتلانے لگا۔

طرفہُ: ۴۷۱۰۔

تشریح: حَدِيْثُ الْإِسْرَآءِ: أَسْرَى کے معنی ہیں وہ رات کے وقت چلا اور أَسْرَى بِهِ کے معنی ہیں: اس کو رات کے وقت چلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں یہ نظارہ دیکھا کہ آپؐ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک رات کے وقت لے جایا گیا۔ یہ واقعہ تاریخ اسلام میں الْإِسْرَاء کے نام سے مشہور ہے۔ اس واقعہ کی نسبت زرقانی شرح مواہب میں لکھا ہے کہ ۱۱ سال بعد نبوت ربیع الاوّل یا ربیع الثانی یا رجب یا شوال میں ہوا ہے۔ (شرح العلامه الزرقاني على مواهب اللدنيه، وقت الإسراء، جزءدوم صفحہ ۶۷)

اس واقعہ کی تفصیلات یہ ہیں: ابن جریر، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: جب جبرائیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق لائے تو اس نے اپنی دم ہلائی۔ یعنی کچھ انکار کیا۔ تو اسے جبرائیلؑ نے کہا: آرام سے کھڑا رہ، اے براق! خدا کی قسم تجھ پر ایسا سوار کبھی نہیں بیٹھا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھ کر روانہ ہوئے تو راستے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑھیا راستہ کی ایک جانب کھڑی ہے تو آپؐ نے فرمایا: اے جبرائیلؑ! یہ کون ہے؟ تو جبرائیلؑ نے کہا: چلئے چلئے اے محمد۔ راوی کہتا ہے کہ پھر آپؐ چلے جتنا کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص راستہ کی ایک جانب سے آپؐ کو بلا رہا ہے اور کہتا ہے کہ ادھر آیئے اے محمد! اس پر جبرائیلؑ نے پھر آپؐ کو بولنے سے منع کیا اور کہا کہ اے محمد چلئے چلئے اور کچھ جواب نہ دیجئے۔ پھر آپؐ آگے چلے جتنا کہ خدا کی مرضی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ پھر آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کچھ لوگ ملے تو انہوں نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاآخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَاشِرُ۔ اس پر جبرائیلؑ نے کہا: اے محمد! ان کو سلام کا جواب دیجئے تو آپؐ نے ان کو سلام کا جواب دیا۔ پھر آپؐ کو ایسی ہی ایک اور جماعت ملی۔ اس نے بھی پہلی جماعت کے الفاظ میں آپؐ کو سلام کہا۔ پھر آپؐ آگے چلے یہاں تک کہ آپؐ بیت المقدس تک پہنچے۔ تو آپؐ کے

سامنے جبرائیلؑ نے تین پیالے پیش کئے۔ ایک پانی کا، ایک دودھ کا اور ایک شراب کا۔ آپؐ نے دودھ لے کر پی لیا تو آپؐ کو جبرائیلؑ نے کہا: آپؐ نے فطرت صحیحہ کو پالیا۔ اگر آپؐ پانی پی لیتے تو آپؐ بھی غرق ہوتے اور آپؐ کی امت بھی غرق ہوتی اور اگر آپؐ شراب پی لیتے تو آپؐ بھی گمراہ ہوتے اور آپؐ کی امت بھی گمراہ ہو جاتی۔ پھر آپؐ کے سامنے آدمؑ اور دیگر انبیاء لائے گئے اور اس رات ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ کو جبرائیلؑ نے کہا کہ جو بڑھیا آپؐ نے رستہ کے ایک جانب دیکھی تھی وہ دنیا تھی اور اس کی عمر سے اسی قدر باقی ہے کہ جو اس بڑھیا کی عمر سے باقی ہے اور جو شخص رستہ سے ہٹ کر آپؐ کو بلاتا تھا تا آپؐ اس کی طرف مائل ہوں وہ خدا کا دشمن ابلیس تھا اور وہ لوگ جنہوں نے آپ کو السلام علیک کہا تھا وہ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ غیرھم تھے۔

(جامع البیان فی تاویل القرآن، سورۃ الاسراء آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہ، جزء۱۷ صفحہ ۳۳۶)

روایت زیر باب میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو لوگوں نے کہا کہ اگر آپؐ بیت المقدس سے ہو آئے ہیں تو اس کا نقشہ بتائیں۔ تو آپؐ فرماتے ہیں کہ ان کے سوال کرنے کے بعد پھر مجھ پر کشف کی حالت طاری ہوئی اور کشف میں بیت المقدس کا نقشہ سامنے کر دیا گیا تو میں اس کو دیکھتا جاتا تھا اور پھر لوگوں کو بتاتا جاتا تھا۔

اس واقعہ کے متعلق ابن اسحاق اور ابن جریر نے حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے کہ اِذَا سُئِلَ عَنْ مَسْرَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ كَانَتْ رُؤْيَا مِنَ اللّٰهِ صَادِقَةً۔ (الدر المنثور، تفسیر سورۃ الاسرٰی، آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہ، جزء۵ صفحہ۲۲۷) یعنی جب حضرت معاویہؓ سے اسراء کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رؤیا تھی جو پوری ہو گئی۔

اسراء کا واقعہ کشفی واقعہ تھا اور کشوف و رؤیا تعبیر طلب ہوتے ہیں اور اسراء والے کشف کی تعبیر یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے مدینہ ہجرت کرنی پڑے گی۔ بیت المقدس جو آپؐ کو دکھایا گیا اس سے مراد مسجد نبوی کی تعمیر تھی۔ جس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیت المقدس سے بھی زیادہ عزت دی جانے والی تھی اور یہ جو اس کشف میں دکھایا گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب انبیاء کی امامت کرائی ہے اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ آپؐ کا سلسلہ عربوں سے نکل کر دوسری اقوام میں بھی پھیلنے والا ہے اور سب انبیاء کی امتیں اسلام میں داخل ہوں گی اور یہ اشاعت مدینہ میں جانے کے بعد ہو گی اور اس میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کے علاقہ کی حکومت دی جائے گی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تفسیر کبیر مصنفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ، جلد چہارم، تفسیر سورۃ بنی اسرائیل، آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہ... صفحہ ۲۷۹ تا ۲۹۸۔

بَاب ٤٢ : الْمِعْرَاجُ
معراج

٣٨٨٧: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ إِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيْدَ ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ

۳۸۸۷: ہدبہ بن خالد نے ہمیں بتایا کہ ہمام بن یحییٰ نے ہم سے بیان کیا۔ قتادہ (بن دعامہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے، حضرت انسؓ نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس رات کے متعلق بیان کیا جس رات کو آپؐ لے جائے گئے۔ فرماتے تھے: اس اثناء میں کہ میں حطیم میں تھا اور کبھی آپؐ نے فرمایا: حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ اتنے میں میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے چیر ڈالا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو یہ بھی کہتے سنا کہ یہاں سے یہاں تک چیر ڈالا۔ تو میں نے جارود (بن ابی سبرہ) سے کہا اور وہ میرے پاس ہی تھے: اس سے آپؐ کی کیا مراد تھی؟ انہوں نے کہا کہ دُگدگی (یعنی ہنسلی کی ہڈی) سے ناف تک اور میں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ سینے کے سرے سے ناف تک چیر کر میرا دل نکالا۔ پھر میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرا دل دھویا گیا۔ پھر اس کو اندر ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ سفید رنگ کا تھا۔ جارود نے حضرت انسؓ سے کہا کہ ابوحمزہ یہی براق ہوتا ہے؟ حضرت انسؓ نے کہا: ہاں۔ وہ اپنی

أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيْلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوْكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيْسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيْسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ

نگاہ کے انتہائی حد تک اپنا قدم ڈالتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا اور مجھے جبرائیلؑ لے کر چل پڑے یہاں تک کہ جب سب سے نچلے آسمان پر پہنچے تو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ پوچھا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: جبرائیلؑ۔ پوچھا گیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمدؐ۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلا بھیجا ہے؟ کہا: ہاں۔ کہا گیا: خوشی سے آئیں۔ کیا اچھا ہے ان کا یہ آنا! پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں آدمؑ ہیں۔ جبرائیلؑ نے کہا: تمہارے باپ آدمؑ ہیں۔ انہیں سلام کہیے۔ چنانچہ میں نے ان کو السلام علیکم کہا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہنے لگے: خوشی سے آئیں اچھے بیٹے اور اچھے نبی۔ پھر مجھے لے کر (جبرائیلؑ) اوپر چڑھے۔ یہاں تک کہ جب دوسرے آسمان پر پہنچے اور انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ پوچھا گیا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: جبرائیلؑ۔ پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلا بھیجا گیا ہے؟ کہا: ہاں۔ کہا گیا: خوشی سے آئیں۔ آپؐ کا آنا کیا ہی اچھا ہے! اور دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ یحيٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیلؑ نے کہا: یہ یحيٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں انہیں السلام علیکم کہیے۔ چنانچہ میں نے السلام علیکم کہا۔ انہوں نے جواب دیا اور وہ دونوں کہنے لگے: خوشی

هَـذَا قَـالَ جِبْرِيْـلُ قِيْـلَ وَمَـنْ مَّعَـكَ قَـالَ مُحَمَّـدٌ قِيْـلَ وَقَـدْ أُرْسِـلَ إِلَيْـهِ قَـالَ نَعَـمْ قِيْـلَ مَرْحَبًـا بِـهِ فَـنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ قَالَ هَذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْـهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْـهِ فَـرَدَّ ثُـمَّ قَـالَ مَرْحَبًـا بِـالْأَخِ الصَّـالِحِ وَالنَّبِـيِّ الصَّـالِحِ ثُـمَّ صَـعِدَ بِـي حَتَّـى أَتَـى السَّـمَاءَ الرَّابِعَـةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْـلَ مَـنْ هَـذَا قَـالَ جِبْرِيْـلُ قِيْـلَ وَمَـنْ مَّعَـكَ قَـالَ مُحَمَّـدٌ قِيْـلَ أَوَقَـدْ أُرْسِـلَ إِلَيْـهِ قَـالَ نَعَـمْ قِيْـلَ مَرْحَبًـا بِـهِ فَـنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَـفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيْسُ قَالَ هَذَا إِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْـهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْـهِ فَـرَدَّ ثُـمَّ قَـالَ مَرْحَبًـا بِـالْأَخِ الصَّـالِحِ وَالنَّبِـيِّ الصَّـالِحِ ثُـمَّ صَـعِدَ بِـي حَتَّـى أَتَـى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هَـذَا قَـالَ جِبْرِيْـلُ قِيْـلَ وَمَـنْ مَّعَـكَ قَـالَ مُحَمَّـدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِـلَ إِلَـيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ

سے آئیں اچھے بھائی اور اچھے نبی۔ پھر جبرائیلؑ مجھے ساتھ لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے اور انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ پوچھا گیا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: جبرائیلؑ۔ پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلا بھیجا گیا ہے؟ کہا: ہاں۔ کہا گیا: خوشی سے آئیں۔ آپؐ کا آنا کیا ہی اچھا ہے! پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یوسفؑ ہیں۔ جبرائیلؑ نے کہا: یہ یوسفؑ ہیں۔ انہیں سلام کہیے۔ میں نے السلام علیکم کہا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہا: خوشی سے آئیں اچھے بھائی اور اچھے نبی۔ پھر جبرائیلؑ مجھے لے کر اُوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان تک پہنچے اور انہوں نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: جبرائیلؑ، پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمدؐ۔ پوچھا گیا: آیا انہیں بلا بھیجا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: خوشی سے آئیں۔ آپؐ کا آنا کیا ہی اچھا ہے! پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں ادریسؑ کے پاس پہنچا۔ جبرائیلؑ نے کہا: یہ ادریسؑ ہیں انہیں سلام کہیے۔ چنانچہ میں نے السلام علیکم کہا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہنے لگے: خوشی سے آئیں اچھے بھائی اور اچھے نبی۔ پھر اس کے بعد جبرائیلؑ مجھ کو لے کر اُوپر چڑھے اور جب پانچویں آسمان پر پہنچے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ پوچھا گیا:

مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُوْنُ قَالَ هَذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوْسَى قَالَ هَذَا مُوْسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قِيْلَ لَهُ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ

کون ہے؟ کہا گیا: جبرائیلؑ۔ پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلا بھیجا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: خوشی سے آئیں آپؐ کا آنا کیا ہی اچھا ہے! جب میں اندر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہارونؑ ہیں۔ جبرائیلؑ نے کہا: یہ ہارونؑ ہیں انہیں سلام کہیے۔ تب میں نے انہیں السلام علیکم کہا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہا: خوشی سے آئیں اچھے بھائی اور اچھے نبی۔ پھر اس کے بعد جبرائیلؑ مجھے لے کر اوپر چڑھ گئے، یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: جبرائیلؑ۔ پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلا بھیجا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ کہا: خوشی سے آئیں ان کا آنا کیا ہی اچھا ہے! جب میں اندر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ موسیٰؑ ہیں۔ جبرائیلؑ نے کہا: یہ موسیٰؑ ہیں انہیں سلام کہیے۔ میں نے السلام علیکم کہا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر وہ کہنے لگے: خوشی سے آئیں اچھے بھائی اور اچھے نبی۔ جب میں آگے بڑھا تو موسیٰؑ رونے لگے۔ ان سے پوچھا گیا: آپ کو کیا بات رلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا: میں اس لئے رو رہا ہوں کہ یہ ایک لڑکا میرے بعد مبعوث کیا گیا ہے کہ جس کی امت میں سے جنت میں زیادہ لوگ داخل ہوں گے بہ نسبت ان کے جو میری امت میں سے داخل ہوئے۔ پھر جبرائیلؑ مجھ کو

وَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ هَذَا أَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ وَإِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَاةُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوْسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ

لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے اور جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ کہا گیا: جبرائیلؑ۔ پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمدؐ۔ پوچھا گیا اور کیا انہیں بلا بھیجا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ کہا: خوشی سے آئیں آپؐ کا آنا کیا ہی اچھا ہے! جب میں اندر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابراہیمؑ ہیں۔ جبرائیلؑ نے کہا: یہ آپؐ کے باپ ہیں انہیں سلام کہئے۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے انہیں السلام علیکم کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ کہنے لگے: خوشی سے آئیں اچھے بیٹے اور اچھے نبی۔ پھر مجھے دور سے سدرۃ المنتہٰی دکھلایا گیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے بیر ہجر کے مٹکوں کے برابر ہیں اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کے برابر۔ جبرائیلؑ نے کہا: یہ سدرۃ المنتہٰی ہے اور کیا دیکھتا ہوں کہ چار دریا ہیں دو اندر چھپے ہوئے اور دو باہر۔ میں نے کہا: جبرائیلؑ یہ دو دریا کیا ہیں؟ کہنے لگے: وہ جو اندر ہیں تو وہ دو نہریں ہیں جنت میں اور وہ جو باہر ہیں تو وہ نیل اور فرات ہیں۔ پھر اس کے بعد مجھے اور بلندی سے بیت معمور دکھلایا گیا۔ پھر اس کے بعد میرے پاس شراب کا ایک برتن لایا گیا اور ایک دودھ کا برتن اور ایک شہد کا برتن۔ میں نے دودھ لیا۔ جبرائیلؑ نے کہا: یہی وہ فطرت ہے جس پر تم اور تمہاری امت ہے۔ پھر پچاس نمازیں روزانہ مجھ پر فرض کی گئیں۔ میں لوٹا اور موسیٰؑ کے پاس سے گزرا۔ موسیٰؑ نے پوچھا:

صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَ أُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ

آپؐ کو کیا کچھ حکم ہوا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے جواب دیا: مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم ہوا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا: آپؐ کی امت روزانہ پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی اور میں آپؐ سے پہلے بخدا لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے میں بہت جتن کر چکا ہوں۔ اس لئے اپنے ربّ کے پاس واپس جائیں اور اس سے درخواست کریں کہ وہ آپؐ کی امت کے لئے کمی کر دے۔ اس پر میں واپس گیا اور اس (اللہ) نے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں موسیٰؑ کے پاس لوٹا اور پھر انہوں نے ویسا ہی کہا۔ چنانچہ میں لوٹا اور اس (اللہ) نے میری نمازوں سے دس اور کم کر دیں۔ میں موسیٰؑ کے پاس واپس آیا۔ انہوں نے پھر ویسا ہی کہا۔ چنانچہ میں لوٹا اور اس (اللہ) نے میری نمازوں سے دس اور کم کر دیں۔ میں موسیٰؑ کے پاس واپس آیا۔ انہوں نے پھر ویسا ہی کہا۔ میں پھر لوٹا اور مجھے ہر روز دس نمازوں کا حکم ہوا۔ میں واپس لوٹا اور موسیٰؑ نے پھر ویسا ہی کہا۔ چنانچہ میں پھر لوٹا اور مجھے ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔ میں موسیٰؑ کے پاس واپس آیا اور انہوں نے پوچھا: آپؐ کو کتنی نمازوں کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا: آپؐ کی امت تو ہر روز پانچ نمازوں کی بھی طاقت نہیں رکھے گی اور میں آپؐ سے پہلے لوگوں کا خوب تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کی اصلاح میں سارے جتن

نَـادَى مُنَـادٍ أَمْضَـيْتُ فَرِيْضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي.

کر چکا ہوں۔ اس لئے آپؐ پھر اپنے ربّ کے پاس جائیں اور اس سے درخواست کریں کہ آپؐ کی امت کیلئے کم کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے ربّ سے اس قدر درخواستیں کی ہیں کہ میں شرمندہ ہوں۔ اب میں اس پر راضی ہوں اور اس کو تسلیم کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب میں آگے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ میں نے جو کچھ مقرر کیا ہوا تھا اس کو نافذ کر دیا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف بھی کر دی ہے۔

اطرافهُ: ۳۲۰۷، ۳۳۹۳، ۳۴۳۰۔

۳۸۸۸: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ (بنی إسرائیل: ۶۱) **قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْآنِ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ.**

۳۸۸۸: حمیدی نے ہمیں بتایا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہم سے بیان کیا۔ عمرو (بن دینار) نے ہمیں بتایا۔ عکرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا کے متعلق روایت کی۔ یعنی وہ رؤیا جو ہم نے تمہیں دکھلائی وہ اس لئے دکھلائی کہ لوگوں کیلئے اسے آزمائش بنائیں حضرت ابن عباسؓ نے کہا: یہ رؤیا آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو اس رات دکھلایا گیا جس میں آپؐ کو بیت المقدس تک سیر کروائی گئی۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا اور شجرہ ملعونہ جس کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے وہ زقوم کا درخت ہے۔

اطرافهُ: ۴۷۱۶، ۶۶۱۳۔

تشریح: اَلْمِعْرَاجُ: امام بخاریؒ نے اسراء اور معراج کے واقعات بیان کرنے کے لئے دو علیحدہ علیحدہ عنوان قائم کئے ہیں۔ ابن دحیہ نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ امام بخاریؒ کے نزدیک اسراء

اور معراج دو الگ الگ واقعات ہیں۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۲۴۷) ابن دحیہ کی یہ رائے بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ اسراء کا واقعہ ۱۱ یا ۱۲ نبوت کا بتایا جاتا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے بیت المقدس تک لے جایا گیا اور آپؐ نے انبیاء کی امامت کی۔ معراج کے واقعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس نہیں گئے بلکہ سیدھے آسمان پر گئے اور انبیاء سے آپؐ کی ملاقات ہوئی اور دن اور رات میں پانچ نمازوں کے ادا کرنے کی فرضیت ہوئی۔ پانچوں نمازوں کے فرض ہونے کا زمانہ شروع زمانہ نبوت ہے۔ کیونکہ نمازیں شروع اسلام سے فرض ہیں اور ایک سال بھی نبوت کے بعد ایسا نہیں گزرا جس میں نمازیں فرض نہ ہوں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نبوت کے بالکل ابتدائی ایام میں ہوا ہے جس میں آپؐ کو بتایا گیا تھا کہ آپؐ تمام انبیاء سے آگے نکل جائیں گے۔

بعض بزرگان کے نزدیک معراج ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ ہوا ہے۔ ایک دفعہ ابتدائی ایام نبوت میں جبکہ شرعی نبوت کی بنیاد پڑی اور نمازیں فرض کی گئیں اور دوسرا معراج ۵ نبوت میں یا اس سے کچھ دیر پہلے۔ کیونکہ اس کا ذکر سورۃ النجم میں آتا ہے اور یہ سورۃ ۵ نبوت میں نازل ہوئی تھی۔ پس دونوں واقعات کا دو علیحدہ علیحدہ زمانوں میں ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ دونوں واقعات علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ابن حجرؒ شارح بخاری کا خیال ہے کہ امام بخاریؒ کے نزدیک اسراء اور معراج دو الگ الگ واقعات نہیں بلکہ ایک ہی واقعہ ہے اور انہوں نے اس کی یہ دلیل دی ہے کہ امام بخاریؒ نے کتاب الصلوٰۃ میں فرضیت نماز کے بیان میں وہی حدیث بیان کی ہے جو معراج کے عنوان کے تحت بیان کی گئی ہے۔ لیکن کتاب الصلوٰۃ میں اس کا عنوان یہ قائم کیا ہے۔ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ (باب ۱) امام ابن حجرؒ کے نزدیک ایک ہی حدیث کے دو عنوان قائم کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ امام بخاریؒ دونوں واقعات کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۲۴۷)

میرے نزدیک ابن حجرؒ کا یہ استدلال درست نہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں خواہ آسمان پر جانے کا ذکر ہو یا زمین پر سفر کرنے کا اگر رات کو کوئی سفر ہو تو اسے اسراء ہی کہیں گے۔ اس وجہ سے معراج کے متعلق بھی اسراء کا لفظ بولا جاتا تھا اور بیت المقدس کی طرف جانے کے واقعہ کے متعلق بھی اسراء کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا۔ کیونکہ یہ دونوں واقعات رات کے وقت ہوئے تھے۔ پس امام بخاریؒ نے معراج کی حدیث کا عنوان کتاب الصلوٰۃ میں كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ قائم کر کے اور زیر بحث ابواب میں اسراء اور معراج کے علیحدہ علیحدہ عنوان قائم کر کے اور ان کے تحت علیحدہ علیحدہ احادیث لا کر یہ بتایا ہے کہ معراج کی حدیث کے لئے اگر اسراء کا لفظ استعمال ہوا ہے تو صرف لغوی طور پر، وگرنہ یہ دونوں واقعات علیحدہ علیحدہ ہیں۔

بَاب ٤٣
وُفُوْدُ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةُ الْعَقَبَةِ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے نمائندوں کا مکہ میں آنا اور عقبہ مقام پر بیعت کرنا

۳۸۸۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ بِطُوْلِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيْثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا.

۳۸۸۹: یحییٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عقیل سے، عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی۔ نیز احمد بن صالح نے ہمیں بتایا کہ عنبسہ (بن خالد) نے ہم سے بیان کیا۔ (کہا:) یونس (بن یزید) نے ہمیں بتایا کہ ابن شہاب سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے مجھ سے بیان کیا اور یہ کہ عبداللہ بن کعب - حضرت کعبؓ کو جب ان کی بصارت جاتی رہی، پکڑ کر لے جایا کرتے تھے۔ کہتے تھے: میں نے حضرت کعب بن مالکؓ کو وہ واقعہ سارے کا سارا بیان کرتے سنا جبکہ وہ غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ابن بکیر نے اپنی روایت میں (عقیل سے) یوں نقل کیا۔ (حضرت کعب نے کہا:) میں بھی عقبہ کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کے لئے آپس میں مضبوط عہد و پیمان کئے اور میں تو نہیں چاہتا کہ اس رات کے عوض میں مجھے جنگ بدر میں شریک ہونا نصیب ہو، اگرچہ لوگوں میں بدر کی زیادہ شہرت ہے۔

اطرافہُ: ۲۷۵۷، ۲۹۴۷، ۲۹۴۸، ۲۹۴۹، ۲۹۵۰، ۳۰۸۸، ۳۵۵۶، ۳۹۵۱، ۴۴۱۸، ۴۶۷۳، ۴۶۷۶، ۴۶۷۷، ۴۶۷۸، ۶۲۵۵، ۶۶۹۰، ۷۲۲۵۔

۳۸۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ.

طرفہ: ۳۸۹۱۔

۳۸۹۰: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عمرو (بن دینار) کہتے تھے: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ میرے دونوں ماموں مجھے بھی عقبہ میں لے گئے تھے۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا: (سفیان) بن عیینہ کہتے تھے: ان دونوں ماموؤں میں سے ایک حضرت براء بن معرورؓ تھے۔

۳۸۹۱: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَنَا وَأَبِي وَخَالَايَ مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ.

طرفہ: ۳۸۹۰۔

۳۸۹۱: ابراہیم بن موسیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہشام (بن یوسف) نے ہمیں بتایا کہ ابن جریج نے انہیں خبر دی کہ عطاء (بن ابی رباح) نے کہا کہ حضرت جابرؓ کہتے تھے: میں اور میرے والد اور میرے ماموں بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو عقبہ میں موجود تھے۔

۳۸۹۲: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيْسَ عَائِذُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

۳۸۹۲: اسحاق بن منصور نے مجھ سے بیان کیا کہ یعقوب بن ابراہیم نے ہمیں خبر دی۔ ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ انہوں نے کہا: ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ بھی ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے؛ نیز آپؐ کے ان صحابہؓ میں سے بھی تھے جو عقبہ کی رات کو موجود تھے۔ انہوں نے ان کو

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِي فِي مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَّمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ.

بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس وقت آپؐ کے گرد آپؐ کے صحابہؓ میں سے ایک جماعت تھی۔ آؤ اس امر پر مجھ سے بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور نہ تم چوری کرو گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گے اور نہ تم کسی بہتان کا ارتکاب کرو گے۔ جس کو تم اپنی طرف سے گھڑتے ہو اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ سو جس نے تم میں سے اپنا عہد پورا کیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ اور جس نے اس میں سے کمی کی تو پھر اسی دنیا میں اسے سزا مل جائے گی تو وہ آخرت کے عذاب کے لئے بطور کفارہ ہوگا اور جو کوئی گناہوں میں سے گناہ کرے پھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ اگر چاہے تو سزا دے اور اگر چاہے تو اس سے درگذر کرے۔ حضرت عبادہؓ نے کہا: چنانچہ ہم نے آپؐ کی ان باتوں پر بیعت کی۔

اطرافهُ: ۱۸، ۳۸۹۳، ۳۹۹۹، ۴۸۹۴، ۶۷۸۴، ۶۸۰۱، ۶۸۷۳، ۷۰۵۵، ۷۱۹۹، ۷۲۱۳، ۷۴۶۸۔

۳۸۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۹۳: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا، کہا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے، یزید نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے، ابوالخیر نے (عبدالرحمٰن) صنابحی سے، صنابحی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَقْضِيَ[1] بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللهِ.

کی بیعت کی تھی اور وہ کہتے تھے: ہم نے آپؐ کی اس امر پر بیعت کی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور نہ چوری کریں گے اور نہ زنا کریں گے اور نہ اس جان کو قتل کریں گے جس کی حرمت کا اللہ نے حکم دیا ہے سوائے جائز طور پر؛ اور لوٹ مار نہیں کریں گے اور ہم کسی نافرمانی کا ارتکاب نہیں کریں گے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ہم نے اس میں سے کسی بات کی خلاف ورزی کی تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔

اطرافہُ: ۱۸، ۳۸۹۲، ۳۹۹۹، ۴۸۹۴، ۶۷۸۴، ۶۸۰۱، ۶۸۷۳، ۷۰۵۵، ۷۱۹۹، ۷۲۱۳، ۷۴۶۸۔

تشریح: وَفُوْدُ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ...: کتاب بدء الخلق روایت نمبر۳۲۳۱ میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش مکہ سے مایوس ہو کر طائف کی طرف تشریف لے گئے اور بنو ثقیف کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا لیکن انہوں نے اسے ردّ کر دیا۔ اس کے بعد آپ مکہ مکرمہ کو لوٹے اور حج کے موقع پر آپؐ ہر سال ایک ایک قبیلہ کے سردار سے ملتے اور اس کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کرتے۔ مگر قریش کے مقابلہ میں کسی کو جرأت نہ ہوتی اور ان کا یہی جواب ہوتا: قَوْمُ الرَّجُلِ أَعْلَمُ بِهِ۔ اس شخص کی قوم اسے بہتر جانتی ہے۔ ہمیں کیا معلوم راستباز ہے یا نہیں۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۲۷۴)

۱۱ نبوی ماہِ رجب کا واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ میں یثرب والوں سے ملاقات ہو گئی۔ آپؐ نے حسب و نسب پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں اور یثرب سے آئے ہیں۔ یہ تعداد میں چھ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ کیا آپ لوگ میری کچھ باتیں سن سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں آپؐ کیا کہتے ہیں؟ آپؐ بیٹھ گئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن شریف کی چند آیات سنا کر اپنے مشن سے آگاہ کیا۔ ان لوگوں نے آپؐ کی آواز پر لبیک کہا اور سارے کے سارے مسلمان ہو گئے۔

اگلے سال حج کے دنوں میں یعنی ۱۲ نبوی میں یثرب کے مسلمان ہونے والے چھ افراد اپنے ساتھ اور چھ افراد کو لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مکہ اور منیٰ کے درمیان عَقَبہ (گھاٹی) میں ملے اور سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ یہ بیعت بیعت عَقَبہ اولیٰ کہلاتی ہے۔

۱) عمدۃ القاری میں اس جگہ وَلَا نَعْصِيَ ہے۔ (عمدۃ القاری جزء۱۷ صفحہ ۳۳) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

مکہ سے رخصت ہوتے وقت ان بارہ نو مسلمین نے درخواست کی کہ ان کے ہمراہ کوئی ایسا آدمی بھیجا جائے جو انہیں اسلام کی تعلیم دے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ہمراہ بھجوایا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے یثرب پہنچنے پر اسلام کا چرچا گھر گھر ہونے لگا اور یثرب کے قبائل اوس و خزرج کے افراد تیزی کے ساتھ مسلمان ہونے لگے۔

اگلے سال یعنی ۱۳ نبوی کے ماہِ ذوالحجہ میں حج کے موقع پر اوس و خزرج کے کئی سو آدمی مکہ میں آئے۔ ان میں ستر اشخاص ایسے شامل تھے جو یا تو مسلمان ہو چکے تھے یا اب مسلمان ہونا چاہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے مکہ آئے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت مصعبؓ سے انصار کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور ان میں سے بعض لوگ آپؐ سے انفرادی طور پر ملاقات بھی کر چکے تھے۔ مگر چونکہ اس موقع پر ایک اجتماعی اور خلوت کی ملاقات کی ضرورت تھی۔ اس لئے مراسم حج کے بعد ماہ ذوالحجہ کی وسطی تاریخ مقرر کی گئی کہ اس دن نصف شب کے قریب یہ سب لوگ گزشتہ سال والی گھاٹی میں آپؐ کو آکر ملیں تاکہ اطمینان کے ساتھ بات ہو سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو تاکید فرمائی کہ اکٹھے نہ آئیں بلکہ ایک ایک دو دو کر کے مقررہ وقت پر گھاٹی میں پہنچ جائیں۔ چنانچہ مقررہ تاریخ پر رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے گھر سے نکلے اور راستہ میں اپنے چچا عباسؓ کو ساتھ لیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے مگر آپؐ سے محبت رکھتے تھے اور پھر دونوں مل کر اس گھاٹی میں پہنچے۔ انصار بھی ایک ایک دو دو کر کے وہاں پہنچ گئے۔ یہ کل ستر افراد تھے۔ سب سے پہلے عباسؓ نے گفتگو شروع کی۔ کہا: اے خزرج کے گروہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے خاندان میں معزز و محبوب ہے اور وہ خاندان آج تک اس کی حفاظت کا ضامن رہا ہے۔ ہر خطرہ کے وقت میں اس کے لئے سینہ سپر رہا ہے۔ مگر اب محمد کا ارادہ اپنے وطن کو چھوڑ کر تمہارے پاس چلے جانے کا ہے۔ سو اگر تم اسے اپنے پاس لے جانے کی خواہش رکھتے ہو تو تمہیں اس کی ہر طرح حفاظت کرنی ہوگی اور ہر دشمن کے سامنے سینہ سپر ہونا پڑے گا۔ اگر تم اس کے لئے تیار ہو تو بہتر ورنہ ابھی سے صاف صاف جواب دے دو۔

حضرت براء بن معرورؓ جو انصار کے قبیلہ کے ایک معمر اور بااثر بزرگ تھے۔ انہوں نے کہا: عباسؓ ہم نے تمہاری گفتگو سن لی ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی زبان مبارک سے کچھ فرمائیں اور جو ذمہ داری ہم پر ڈالنا چاہتے ہیں وہ بیان کریں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ مجید کی چند آیات تلاوت فرمائیں اور پھر مختصر طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اتنا چاہتا ہوں کہ جس طرح تم اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی حفاظت کرتے ہو اسی طرح اگر ضرورت پیش آئے تو میرے ساتھ معاملہ کرو۔ جب آپؐ تقریر ختم کر چکے تو حضرت براء بن معرورؓ نے عرب کے طریق کے مطابق آپؐ کا ہاتھ

اپنے ہاتھ میں لے کر کہا کہ یارسول اللہ! ہمیں اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم اپنی جانوں کی طرح آپؐ کی حفاظت کریں گے۔ اس پر ستر انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور دفاعی معاہدہ میں آپؐ کے ہاتھ پر بِک گئے۔ اس بیعت کا نام بیعت عَقَبہ ثانیہ ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۹۔

زیر باب پانچ روایتیں ہیں۔ دوسری روایت کے آخر میں امام بخاریؒ نے بیعت عَقَبہ کے تعلق میں حضرت براء بن معرورؓ کی موجودگی کا حوالہ دیا ہے۔ اس حوالہ سے یہ بتانا مقصود ہے کہ مذکورہ بیعت کا تعلق بیعت عَقَبہ ثانیہ سے ہے نہ کہ بیعت عَقَبہ اولیٰ سے۔ پہلی بیعت عَقَبہ کے موقع پر نہ حضرت براء بن معرورؓ موجود تھے اور نہ حضرت کعب بن مالکؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرو ابو جابرؓ۔ اس بارے میں ابن ہشام نے ابوادریس عائذ اللہ کی روایت نمبر ۳۸۹۲ اور صنابحی کی روایت نمبر ۳۸۹۳ بھی نقل کی ہے جو بیعت عقبہ اولیٰ کے متعلق ہے۔ (السیرة النبویة لابن هشام، العقبة الاولى، عهد الرسول على مبايعي العقبة، جزء اوّل صفحہ ۴۳۳، ۴۳۴) اس تبصرہ سے ظاہر ہے کہ عنوان باب کا تعلق دونوں بیعتوں سے ہے۔ بیعت عَقَبہ ثانیہ دراصل بیعت عَقَبہ اولیٰ ہی کے تسلسل میں تھی اور ہجرت مدینہ کے لئے پیش خیمہ۔

یہاں یہ ذکر کردینا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کو مکہ کی اقامت پر اس لئے ترجیح نہیں دی تھی کہ آپؐ کو اپنی جان کا خطرہ تھا۔ اس کا خطرہ تو حضرت عباسؓ اور آپؐ کے اعزہ واقارب کو تھا۔ قریش آپؐ کو قتل کروانے کا فیصلہ کر چکے تھے اور اس کے لئے انعام بھی مقرر کیا ہوا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس بات کا فکر تھا وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں تھا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ (المائدة:۶۸) اے نبی! جو (کلام) تجھ پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچاؤ، جیسا کہ پہنچانے کا حق ہے اور اگر تو نے کوتاہی کی تو تو نے اس کی پیغام رسانی نہ کی۔ سورۃ المائدہ کا بیشتر حصہ آپؐ کی مدنی زندگی میں نازل ہوا تھا لیکن اس سورۃ کی بعض آیات مکی زندگی میں نازل ہوئی تھیں اور ترتیب میں اس سورۃ میں شامل کی گئیں۔ چنانچہ اس حکم کا سباق اس عرصہ پر دلالت کرتا ہے جب آپؐ کی جان انتہائی خطرہ میں تھی۔ کیونکہ اس آیت میں آپؐ کو لوگوں کے حملوں سے بچائے جانے کا حتمی وعدہ ہے۔ جیسے کہ فرمایا: وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ (المائدة:۶۸) اسی طرح کفار کے اپنے منصوبے میں ناکام ہونے کا بھی ذکر ہے۔ جیسے کہ فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ (المائدة:۶۸) غرض کفار مکہ سے ڈر کر نہیں بلکہ اس لئے آپؐ نے اہل مدینہ کے وفود کی درخواست قبول فرمائی کہ آپؐ کو اس میں ارشاد باری تعالیٰ کی تعمیل کی امید نظر آئی اور جو کامیابی آپؐ کو حاصل ہوئی وہ عدیم المثال ہے۔

اس تعلق میں ورقہ بن نوفل کی شہادت کتاب بدء الوحی روایت نمبر ۳ میں ملاحظہ ہو جس نے صحف انبیائے بنی اسرائیل کی پیشگوئیوں کی بنا پر آپؐ کے اپنے وطن سے نکالے جانے سے متعلق اندیشہ کا اظہار کیا تو آپؐ کو تعجب

ہوا کہ آپؐ جیسا خلیق اور قوم میں ہر دلعزیز نکالا جائے گا مگر واقعات اسی طرح رونما ہوئے۔ اس سے کفار قریش کی شرک سے انتہائی وابستگی اور اس میں ان کی گہرائی کا پتہ چلتا ہے۔ آخر آپؐ اس کے استیصال میں کامیاب ہوئے۔ اس کامیابی سے آپؐ کی عظمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ شرک میں ان کا تعمق اور آپؐ سے شدید دشمنی اور ان کی انتہائی مخالفت آپؐ کی عظمت پرکھنے کا صحیح معیار ہے۔ یہ وہ امر ہے جس کا اقرار عیسائی غیر محققین کو بھی ہے کہ انتہائی مشکلات ونازک ترین لمحات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے آپؐ کا عظیم الشان مقصد اوجھل نہیں ہونے پایا بلکہ عزم بالجزم کے ساتھ چٹان کی طرح آپؐ اپنے مقصد پر قائم رہے۔

بَاب ٤٤: تَزْوِيْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُوْمُهَا الْمَدِيْنَةَ وَبِنَائُهُ بِهَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ سے نکاح کرنا اور اُن کا مدینہ میں آنا اور آپؐ کا حضرت عائشہؓ کو بوقت شادی اپنے گھر میں لانا

٣٨٩٤: حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ {عَنْ أَبِيْهِ[1]} عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَزَّقَ شَعَرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُوْمَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوْحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِيْ مَا

۳۸۹۴: فروہ بن ابی المغراء نے مجھے بتایا کہ علی بن مسہر نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام (بن عروہ) سے روایت ہے۔ {ہشام نے اپنے باپ سے،} انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ کہتی تھیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اور اس وقت میں چھ سال کی تھی اور پھر ہم مدینہ میں بنی حارث بن خزرج کے ہاں اُترے۔ میں بخار سے بیمار ہوگئی اور میرے بال جھڑ گئے۔ جب بال کندھوں تک بڑھ گئے تو میری والدہ حضرت ام رومانؓ میرے پاس آئیں اور اس وقت میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں جھول رہی تھی۔ انہوں نے مجھے پکارا۔ میں ان کے پاس

[1] الفاظ عَنْ أَبِيْهِ عمدۃ القاری کے مطابق ہیں۔ (عمدۃ القاری جزء۱۷ صفحہ ۳۴)

تُرِيْدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِّنْ مَّاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ.

گئی۔ مجھے پتہ نہ تھا کہ مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور لے جا کر مجھے گھر کے دروازے پر کھڑا کر دیا اور میں ہانپ رہی تھی۔ جب میرا سانس کچھ ٹھہرا تو پھر میری ماں نے کچھ پانی لیا اور اس سے میرا منہ اور میرا سر پونچھا۔ پھر مجھے گھر کے اندر لے گئیں۔ تو کیا دیکھتی ہوں کہ کمرہ میں کچھ انصار کی عورتیں ہیں۔ انہوں نے کہا: خیر و برکت ہو اور اچھا نصیب ہو۔ میری ماں نے مجھ کو ان کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے میرا سنگھار کیا۔ پھر چاشت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچانک آ گئے جس سے میں کچھ گھبرا گئی۔ میری ماں نے مجھے آپؐ کے سپرد کر دیا اور اس وقت میری عمر نو سال تھی۔

اطرافهُ: ۳۸۹۶، ۵۱۳۳، ۵۱۳۴، ۵۱۵۶، ۵۱۵۸، ۵۱۶۰۔

۳۸۹۵: حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ وَيَقُوْلُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ {عَنْهَا[۱]} فَإِذَا هِيَ أَنْتِ {فَأَقُوْلُ[۱]} إِنْ يَّكُ هَذَا مِنْ

۳۸۹۵: معلّٰی (بن اسد) نے ہم سے بیان کیا۔ (انہوں نے کہا:) وہیب (بن خالد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: خواب میں دو دفعہ تم مجھے دکھائی گئی تھی۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں ہو اور کوئی کہتا ہے: یہ تمہاری بیوی ہے {اسے} کھول کر دیکھو۔ تو کیا دیکھتا ہوں

۱) یہ الفاظ عمدۃ القاری کے مطابق ہیں۔ (عمدۃ القاری جزء۱۷ صفحہ ۳۵)

عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ.

کہ وہ تم ہو۔ {میں کہا کرتا تھا کہ} اگر یہ رؤیا اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا کردے گا۔

اطرافهُ: ۵۰۷۸، ۵۱۲۵، ۷۰۱۱، ۷۰۱۲۔

٣٨٩٦: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ.

۳۸۹۶: عبید بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابواُسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت خدیجہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ جانے سے تین سال پہلے فوت ہوگئی تھیں۔ آپؐ دو برس یا اس کے قریب قریب (مکہ میں) ٹھہرے اور پھر حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا جبکہ وہ چھ برس کی تھیں۔ پھر آپؐ ان کو اپنے گھر لائے اور وہ نو سال کی تھیں۔

اطرافهُ: ۳۸۹۴، ۵۱۳۳، ۵۱۳۴، ۵۱۵۶، ۵۱۵۸، ۵۱۶۰۔

تشریح: تَزْوِيْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ ....: اس تعلق میں امام بخاریؒ نے تین روایتیں بیان کی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال تھی۔ ہجرت کے بعد ان کا رخصتانہ مدینہ میں ہوا جبکہ وہ مکہ سے باقی ماندہ مہاجرین کے ساتھ لائی گئیں۔ بوقت بلوغت و رخصتانہ وہ عمر میں نو سال کی تھیں۔ یہ امر واقع ہے کہ گرم ممالک کی لڑکیاں جلدی بالغ ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد اپنے نکاح سے متعلق خاموش رہے۔ آپؐ ان کی جدائی کے صدمہ سے غمگین تھے۔ آپؐ کے ہمدرد چچا حضرت ابوطالب کا سہارا بھی نہ رہا۔ انتہائی مشکلات کا زمانہ تھا۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آپؐ کے سُونے گھر میں آپؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ تھیں۔ یہ حال دیکھ کر حضرت خولہؓ بنت حکیم زوجہ حضرت عثمان بن مظعونؓ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شادی کرنے کی تحریک کی جائے۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپؐ نے فرمایا: کس سے کروں؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپؐ چاہیں تو کنواری لڑکی بھی موجود ہے اور بیوہ عورت بھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کون؟ حضرت خولہؓ نے عرض کیا کہ کنواری تو آپؐ کے عزیز دوست

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی لڑکی عائشہؓ ہے اور بیوہ سودہؓ بنت زمعہ ہے۔ جو آپؐ کے خادم سکرانؓ بن عمرو مرحوم کی بیوہ ہے۔ سکرانؓ مکہ مکرمہ میں حبشہ سے واپس ہونے پر فوت ہوگئے تھے اور ان کی بیوہ قابل رحم حالت میں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خولہؓ کی تجویز منظور کی اور فرمایا کہ ان سے بات کی جائے۔ حضرت ابوبکرؓ اور سودہؓ دونوں کی طرف سے خولہ کی تجویز منظور کی گئی۔ حضرت سودہؓ عمر رسیدہ تھیں۔ آپؐ نے ان کے نکاح کو مقدم رکھا اور حضرت عائشہؓ سے نکاح کی تجویز بھی بوجہ حضرت ابوبکرؓ کے دوستانہ تعلقات اور ایک خواب کی بناء پر منظور فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا اور یہ عرصہ کم و بیش پچیس سال کا بنتا ہے۔ لیکن حضرت خدیجہؓ کی وفات کے دو اڑھائی ماہ بعد ضرورتِ حقہ کی بناء پر ایک بیوہ اور ایک کنواری عورت سے نکاح کو منظور فرمایا۔ ان دونوں عورتوں سے نکاح کرنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں نیک جذبات کار فرما تھے۔ ایک میں اپنے وفادار دوست کے ساتھ تعلقات محبت و خلوص کا اظہار اور دوسرے میں کسمپرس بیوہ کے ساتھ شفقت کا جذبہ۔ یہ امر ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سودہؓ سے نکاح کرنا ایک زبردست قربانی تھی جو آپؐ حالات پیش آمدہ کے ماتحت دے رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ نکاح اپنے اندر بہت سی حکمتیں لئے ہوئے تھا۔ حضرت عائشہؓ غیر معمولی ذہین تھیں اور آغوش اسلام میں بچپن ہی سے تربیت پانے کی وجہ سے اس قابل تھیں کہ اسلامی تعلیمات کو سیکھ کر اعلیٰ درجہ کی دینی معلّمہ بن سکیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے کے بعد حضرت عائشہؓ ایک اعلیٰ پایہ کی معلّمہ خاتون ثابت ہوئیں۔ نہ صرف علم دین وفقہ ہی میں وہ قابل تھیں بلکہ سیاسی امور میں بھی انہیں خاصی رسائی تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق اپنی تصنیف سیرۃ خاتم النبیین حصہ اوّل (صفحہ ۴۳۰-۴۳۱) میں بہت عمدہ تبصرہ کیا ہے۔ آپ نے زاد المعاد کا بھی ایک حوالہ نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: وَكَانَ الْأَكَابِرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُوْنَ إِلَى قَوْلِهَا وَيَسْتَفْتُوْنَهَا۔ (زاد المعاد فی هدی خير العباد، فصل فی أزواجه، جزء اول صفحه ۱۰۳) یعنی بڑے بڑے صحابہ کرامؓ فتویٰ و مسائل دین میں حضرت عائشہؓ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے اور اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک مشہور قول ہے کہ نصف دین عائشہؓ سے سیکھو۔ (النهاية فی غريب الحديث والأثر، باب الحاء مع الميم) اور حضرت عائشہؓ نے عورتوں سے متعلق مسائل اور عورتوں کی تعلیم و تربیت میں فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بٹایا اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب پوری ہوئی کہ مشیت الٰہی ہی سے آپؐ کا نکاح حضرت عائشہؓ سے ایک اعلیٰ مقصد کے لئے مقدر تھا۔ حضرت عائشہؓ کی عمر سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ”نور القرآن نمبر ۲“ (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ تا ۳۸۰) بھی دیکھئے۔

بَاب ٤٥

هِجْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کا مدینہ کی طرف ہجرت کرنا

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ.

اور حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ (آپؐ نے فرمایا:) اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی ضرور انصار سے ہی ایک آدمی ہوتا اور حضرت ابوموسیٰؓ (اشعری) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ (آپؐ نے فرمایا:) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجوریں ہیں۔ اس سے میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ یمامہ ہے یا ہجر مگر وہ مدینہ یثرب تھا۔

۳۸۹۷: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ

۳۸۹۷: (عبداللہ بن زبیر) حمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ اعمش نے ہم سے بیان کیا کہ ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے میں نے سنا۔ کہتے تھے کہ ہم حضرت خبابؓ (بن ارت) کی عیادت کے لئے گئے تو انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے ہجرت کی۔ ہم اللہ کی رضامندی چاہتے تھے اور ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہوگیا۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جو چلے گئے۔ انہوں نے (اس دنیا میں سے) کچھ نہ لیا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیرؓ ہیں جو اُحد

وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُّغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِّنْ إِذْخِرٍ وَّمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

کے دن شہید ہوئے اور وہ ایک دھاریدار کمبل چھوڑ گئے۔ جب ہم اس سے ان کے سر کو ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپتے تو سر ظاہر ہو جاتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر کی گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کا میوہ پک گیا ہے اور وہ یہ میوہ چن رہے ہیں۔

اطرافہُ: ۱۲۷۶، ۳۹۱۳، ۳۹۱۴، ۴۰۴۷، ۴۰۸۲، ۶۴۳۲، ۶۴۴۸۔

۳۸۹۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَّحْيَى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ يَقُوْلُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۹۸: مسدد (بن مسرہد) نے بیان کیا کہ حماد نے جو زید کے بیٹے ہیں ہمیں بتایا۔ انہوں نے یحییٰ (بن سعید انصاری) سے، یحییٰ نے محمد بن ابراہیم سے، محمد نے علقمہ بن وقاص سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہتے تھے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہے اور وہ اسے حاصل کرنا چاہتا ہے یا کسی عورت کی خاطر ہے جس سے وہ شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کی ہجرت اس کے لئے ہوگی جس کی خاطر اس نے ہجرت کی؛ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔

اطرافہُ: ۱، ۵۴، ۲۵۲۹، ۵۰۷۰، ۶۶۸۹، ۶۹۵۳۔

۳۸۹۹: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

اطرافهُ: ۴۳۰۹، ۴۳۱۰، ۴۳۱۱۔

۳۸۹۹: اسحاق بن یزید دمشقی نے مجھے بتایا کہ یحییٰ بن حمزہ نے ہم سے بیان کیا، کہا کہ ابوعمرو اوزاعی نے عبدہ بن ابولبابہ سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا۔ عبدہ نے مجاہد بن جبر مکی سے روایت کی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ فتح کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔

۳۹۰۰: قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَحَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِيْنِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللهُ الْإِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ.

اطرافهُ: ۳۰۸۰، ۴۳۱۲۔

۳۹۰۰: یحییٰ بن حمزہ نے کہا: اور اوزاعی نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا۔ کہا: میں نے عبید بن عمیر لیثی کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے ملاقات کی اور ہم نے ان سے ہجرت کے متعلق پوچھا۔ وہ کہنے لگیں: آج کوئی ہجرت نہیں۔ مومنوں کا یہ حال تھا کہ ان میں سے ایک اپنے دین کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس ڈر سے بھاگا کرتا تھا کہ کہیں اس کو ابتلاء میں نہ ڈال دیا جائے۔ مگر آج تو اسلام کو اللہ نے غالب کر دیا ہے اور آج وہ اپنے رب کی جہاں چاہتا ہے عبادت کرتا ہے۔ لیکن جہاد اور (جہاد کی) نیت کا ثواب باقی ہے۔

۳۹۰۱: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي

۳۹۰۱: زکریا بن یحییٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ (عبد اللہ) بن نمیر نے ہمیں بتایا: ہشام (بن عروہ)

أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوْهُ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ.

نے کہا کہ میرے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ حضرت سعدؓ (بن معاذ انصاری) نے کہا: اے اللہ تو ہی جانتا ہے کہ مجھے اس سے بڑھ کر کوئی بات عزیز نہیں کہ میں تیری خاطر ان سے جہاد کروں۔ یعنی اس قوم سے جنہوں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور ان کو وطن سے نکالا۔ اے اللہ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کو موقوف کر دیا ہے۔

وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ.

اور ابان بن یزید (عطار) نے کہا کہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے بتایا کہ ایسی قوم سے جنہوں نے تیرے نبی کی تکذیب کی اور اس کو نکالا یعنی قریش۔

اطرافہ: ۴۶۳، ۲۸۱۳، ۴۱۱۷، ۴۱۲۲۔

۳۹۰۲: حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ

۳۹۰۲: مطر بن فضل نے ہم سے بیان کیا۔ روح بن عبادہ نے ہمیں بتایا کہ ہشام (بن حسان) نے ہم سے بیان کیا کہ عکرمہ نے ہمیں بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں مبعوث کئے گئے۔ مکہ میں آپؐ تیرہ برس رہے جس اثناء میں آپؐ کو وحی ہوتی رہی۔ پھر اس کے بعد آپؐ کو ہجرت کا حکم ہوا۔ چنانچہ آپؐ نے ہجرت کی۔ اس کے بعد دس برس زندہ رہے اور

ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ.

اطرافهُ: ۳۸۵۱، ۳۹۰۳، ۴۴۶۵، ۴۹۷۹۔

تریسٹھ برس کی عمر میں آپؐ نے وفات پائی۔

۳۹۰۳: حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

اطرافهُ: ۳۸۵۱، ۳۹۰۲، ۴۴۶۵، ۴۹۷۹۔

۳۹۰۳: مطر بن فضل نے مجھے بتایا کہ ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا۔ زکریا بن اسحاق نے ہمیں بتایا کہ عمرو بن دینار نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس رہے اور آپؐ فوت ہوئے جبکہ آپؐ تریسٹھ برس کے تھے۔

۳۹۰۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۰۴: اسماعیل بن عبداللہ (اویسی) نے ہم سے بیان کیا، کہا: مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابونضر (سالم بن ابوامیہ) سے، ابونضر نے عبید یعنی حنین کے بیٹے سے، عبید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تو آپؐ نے فرمایا: ایک بندہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ چاہے وہ دنیا کی زیبائش لے، چاہے جو اس کے پاس ہے وہ لے۔ چنانچہ اس نے جو اس کے پاس ہے اس کو پسند کرلیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رو پڑے اور کہا: ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ ہمیں حضرت ابوبکرؓ کی بات سن کر تعجب ہوا اور لوگوں نے کہا: اس بوڑھے کو دیکھو۔ رسول اللہ

عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ.

اطرافهُ: ۴۶۶، ۳۶۵۴۔

صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں کہ جس کو اللہ نے اختیار دیا ہے کہ یا وہ دنیا کی زیبائش اس کو دے یا وہ جو اس کے پاس ہے وہ لے اور یہ کہتا ہے: ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ تو اصل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ تھے جن کو اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ ہم سب سے زیادہ اس بات کو سمجھنے والے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ پر احسان کرنے والا کیا بلحاظِ رفاقت اور کیا بلحاظِ مال خرچ کرنے کے ابوبکرؓ ہے اور اگر میں نے اپنی امت میں کسی کو جانی دوست بنانا ہوتا تو ضرور میں ابوبکرؓ کو بناتا۔ اب صرف اسلام ہی کی دوستی ہے۔ مسجد میں کوئی کھڑکی نہ رہے سوائے ابوبکرؓ (کے مکان) کی کھڑکی کے۔

۳۹۰۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۰۵: یحيٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ لیث نے عقیل سے روایت کی کہ ابن شہاب نے کہا کہ عروہ بن زبیر نے مجھے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں: جب سے میں نے اپنے ماں باپ کے متعلق ہوش سنبھالی ہے وہ اس دین کے پابند تھے اور ہم پر کوئی بھی دن نہ گزرتا تھا کہ جس میں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں وقت صبح اور شام نہ آتے ہوں۔

طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيْدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيْدُ أَنْ أَسِيْحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ

جب مسلمانوں کو تکلیفیں ہوئیں حضرت ابوبکرؓ حبشہ کے ملک کی طرف ہجرت کی نیت سے نکل گئے۔ جب برک الغماد میں پہنچے تو انہیں ابن الدغنہ ملا اور وہ قارہ قبیلہ کا سردار تھا۔ اس نے پوچھا: ابوبکرؓ کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زمین میں سیر کروں اور اپنے رب کی عبادت کروں۔ ابن الدغنہ نے کہا: اے ابوبکرؓ! تمہارے جیسے بہترین شخص کو ملک سے نہیں جانا چاہیے اور نہ اسے نکالا جانا چاہیے۔ تم تو نادار کو کما کر دیتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، عاجز کو سہارا دیتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو اور پیش آمدہ ضرورتوں میں مدد دیتے ہو۔ میں تمہاری پناہ ہوں گا۔ واپس جاؤ اور اپنے شہر میں ہی اپنے ربّ کی عبادت کرو۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ لوٹ آئے اور ابن الدغنہ نے بھی ان کے ساتھ ہی کوچ کیا۔ پھر ابن الدغنہ نے شام کے وقت قریش کے بڑے بڑے لوگوں میں چکر لگایا اور ان سے کہا: ابوبکرؓ جیسے بہترین شخص کو ملک سے نہیں جانا چاہیے اور نہ اس کو نکالا جانا چاہیے۔ کیا تم اس شخص کو نکالتے ہو جو نادار کو کما کر دیتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، عاجز کو سہارا دیتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور پیش آمدہ ضرورتوں میں مدد دیتا ہے۔ چنانچہ قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ ردّ نہیں کی اور انہوں نے ابن الدغنہ سے کہا: ابوبکرؓ سے کہو کہ اپنی چار دیواری میں ہی اپنے ربّ کی

رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَّفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلَى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِيْنَا أَنْ يَّفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَّقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ

عبادت کرے۔ اسی میں نماز ادا کرے اور اسی میں جو چاہے پڑھے اور ہمیں اس سے تکلیف نہ دے اور نہ اس کا اعلان کرے۔ کیونکہ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور لڑکوں کو بہکا نہ دے۔ چنانچہ ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکرؓ سے یہ کہہ دیا اور حضرت ابوبکرؓ بھی اس پر قائم رہے۔ وہ اپنی چار دیواری کے اندر ہی اپنے ربّ کی عبادت کرتے تھے اور اپنی نماز اعلانیہ طور پر ادا نہ کرتے تھے اور نہ ہی اپنی چار دیواری کے سوا کسی اور جگہ قرآن مجید پڑھتے۔ پھر اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو خیال آیا اور انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور اس میں نماز ادا کیا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے۔ انہیں سن کر مشرکوں کی عورتیں اور ان کے بیٹے حضرت ابوبکرؓ کے پاس آن جمع ہوتے اور ان سے تعجب کرتے اور ان کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکرؓ بہت رونے والے شخص تھے۔ جب قرآن پڑھتے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھتے اور اس بات نے مشرکین قریش کے بڑے بڑے آدمیوں کو گھبرا دیا۔ انہوں نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا۔ چنانچہ وہ آیا تو انہوں نے کہا: ہم نے تو تمہاری پناہ کی وجہ سے ابوبکرؓ کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت کرے۔ مگر وہ اس سے آگے بڑھ گیا ہے اور اس نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی ہے اور اس مسجد میں نماز اور قرآن اعلانیہ پڑھنا شروع

أَبَـى إِلَّا أَنْ يُعْلِـنَ بِـذَلِكَ فَسَـلْهُ أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْـنَا بِمُقِرِّينَ لِأَبِـي بَكْـرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَـتْ عَائِشَـةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَـةِ إِلَـى أَبِـي بَكْـرٍ فَقَـالَ قَـدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَـرَبُ أَنِّـي أُخْفِـرْتُ فِـي رَجُـلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْـكَ جِـوَارَكَ وَأَرْضَـى بِجِـوَارِ اللهِ عَـزَّوَجَـلَّ وَالنَّبِـيُّ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ يَوْمَئِـذٍ بِمَكَّـةَ فَقَـالَ النَّبِـيُّ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ لِلْمُسْـلِمِيْنَ إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَـيْنَ لَابَتَـيْنِ وَهُمَـا الْحَرَّتَـانِ فَهَـاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُـوْ أَنْ يُّؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُوْ

کر دیا ہے اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور ہمارے بیٹوں کو بہکا نہ دے۔ اس لئے تم اس کو روک دو۔ پس اگر وہ اس کی پابندی کرنا پسند کرے کہ اپنے گھر میں ہی رہ کر اپنے رب کی عبادت کرتا رہے تو کرے اور اگر اس کے اعلان کرنے پر ہی اصرار کرے تو اسے کہو کہ وہ تمہاری ذمہ داری تمہیں واپس کر دے۔ کیونکہ ہمیں یہ ناپسند ہے کہ ہم تمہاری ذمہ داری کو توڑیں اور ہم تو ابوبکرؓ کو اعلان نہیں کرنے دیں گے۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: چنانچہ ابن الدغنہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: تمہیں علم ہی ہے کہ جس بات پر میں نے تمہاری خاطر عہد کیا تھا۔ پس یا تو تم اس بات کے پابند رہو اور یا میری ذمہ داری مجھے واپس کر دو۔ کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب لوگ یہ سنیں کہ ایک شخص کے متعلق کہ جس کی خاطر میں نے عہد کیا تھا میری ذمہ داری توڑ دی گئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: اچھا میں تمہیں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اللہ عزوجل کی پناہ پر راضی ہوتا ہوں اور نبی ﷺ ان دنوں مکہ میں ہی تھے۔ نبی ﷺ نے مسلمانوں سے کہا: تمہاری ہجرت کا مقام مجھے دکھایا گیا ہے جہاں کھجوریں ہیں اور پتھریلے میدانوں میں واقع ہے اور وہ یہی مدینہ کے دو میدان ہیں۔ تو یہ سن کر جن مسلمانوں سے ہو سکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور جو حبشیوں کے ملک میں ہجرت کر گئے تھے وہ بھی اکثر آخر مدینہ

ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

کو لوٹ آئے اور حضرت ابو بکرؓ نے بھی مدینہ جانے کی تیاری کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ذرا ٹھہر جائیں۔ کیونکہ میں بھی امید کرتا ہوں کہ مجھے بھی اجازت دی جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: اور کیا آپؐ اس کی امید کرتے ہیں میرے ماں باپ آپؐ پر قربان؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خاطر اپنے آپ کو روکے رکھا تا وہ آپؐ کے ساتھ ہی جائیں اور دو سواری کی اُونٹنیوں کو جو اُن کے پاس تھیں کیکر کے پتے چار مہینے تک چراتے رہے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوْسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيْنَا فِيْهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءٌ لَّهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي

ابن شہاب کہتے تھے: عروہ نے کہا: حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: ایک دن ہم حضرت ابوبکرؓ کے گھر ٹھیک دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے، کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے آرہے ہیں۔ آپؐ ایسے وقت آئے کہ جس میں آپؐ ہمارے پاس نہیں آیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ خدا کی قسم! آپؐ جو اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام ہے۔ کہتی تھیں: اتنے میں رسول اللہ ﷺ آن ہی پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اجازت دی۔ آپؐ اندر آئے۔ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا: جو تمہارے پاس ہیں انہیں باہر بھیج دو۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ گھر میں تو صرف

أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَا هُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ. قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ

آپؐ ہی کے گھر والے ہیں (یعنی عائشہؓ اور امّ رومانؓ ان کی والدہ) تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں (تم بھی میرے ساتھ چلو۔) پھر حضرت ابو بکرؓ نے کہا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان تو پھر میری ان دو سواری کی اونٹنیوں میں سے ایک آپؐ لے لیجئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: قیمتاً لوں گا۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: چنانچہ ہم نے جلدی سے دونوں کا سامان سفر تیار کر دیا اور ہم نے ان کے لئے توشہ تیار کر کے چمڑے کے تھیلہ میں ڈال دیا۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ نے اپنے کمر بند سے ایک ٹکڑا کاٹ کر تھیلے کے منہ کو اس سے باندھا، اس لئے ان کا نام ذات النطاق ہو گیا۔ کہتی تھیں: پھر اس کے بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکرؓ ثور پہاڑ کی ایک غار میں جا پہنچے اور اس میں تین راتیں چھپے رہے۔ حضرت عبد اللہ بن ابو بکرؓ ان دونوں کے پاس جا کر رات ٹھہرتے اور اس وقت وہ چالاک اور ہشیار جوان تھے اور اندھیرے ہی میں ان کے پاس سے چلے آتے اور مکہ میں قریش کے ساتھ ہی صبح کرتے جیسے وہیں رات گزاری ہے۔ جو تدبیر بھی ان کے متعلق سنتے وہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیتے اور جب اندھیرا ہو جاتا تو غار میں پہنچ کر

وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيْتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَالْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيْقَ السَّوَاحِلِ.

ان کو بتادیتے اور حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہؓ بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک دودھیل بکری ان کے پاس چراتا رہتا اور جب عشاء کے وقت سے کچھ گھڑی گزر جاتی تو وہ بکری ان کے پاس لے آتا اور وہ دونوں تازہ دودھ پی کر رات گزارتے اور یہ دودھ ان دونوں کی دودھیل بکری کا ہوتا۔ عامر بن فہیرہؓ رات کے پچھلے پہر (گلے میں چلا جاتا اور) بکریوں کو آواز دینا شروع کر دیتا۔ تین رات تک وہ ایسا ہی کرتا رہا اور رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ نے بنو دیل کے قبیلہ کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لئے اجرت پر رکھ لیا اور وہ بنو عبد بن عدی سے تھا۔ بہت ہی واقف کار راستہ بتانے کا ماہر تھا۔ خِرِّیت عربی میں اس شخص کو کہتے ہیں جو راہ دکھانے میں ماہر ہو۔ اس شخص نے عاص بن وائل سہمی کے خاندان کے ساتھ معاہدہ کرنے کے لئے اپنا ہاتھ ڈبویا تھا اور وہ کفار قریش ہی کے مذہب پر تھا۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ دونوں نے اس پر اعتبار کیا اور اپنی سواری کی اونٹنیاں اس کے سپرد کر دیں اور اس سے یہ وعدہ ٹھہرایا کہ وہ تین دن کے بعد صبح کے وقت ان کی اونٹنیاں لے کر غار ثور پر پہنچے گا۔ عامر بن فہیرہؓ اور رہبر ان دونوں کے ساتھ چلے۔ وہ رہبر اُن تینوں کو سمندر کے کنارے کے راستہ سے لے کر چلا۔

اطرافہُ: ۴۷۶، ۲۱۳۸، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۹۸، ۳۰۹۳، ۴۰۹۳، ۵۸۰۷، ۶۰۷۹۔

۳۹۰۶: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُوْلُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَّفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَّرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ

۳۹۰۶: ابن شہاب کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے جو کہ سراقہ بن مالک بن جعشمؓ کے بھتیجے تھے، بتایا کہ ان کے باپ نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے سراقہ بن جعشمؓ سے سنا۔ کہتے تھے کہ ہمارے پاس کفار قریش کے ایلچی آئے جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکرؓ ان دونوں میں سے ہر ایک کی دیت مقرر کرنے لگے، اس شخص کیلئے جو اُن کو قتل کرے یا قید کرے۔ اسی اثنا میں کہ میں اپنی قوم بنو مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک شخص سامنے سے آیا اور آکر ہمارے پاس کھڑا ہو گیا اور ہم بیٹھے تھے، کہنے لگا: سراقہ! میں نے ابھی سمندر کے کنارے کی طرف کچھ آدمی دیکھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں وہی محمد اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہؓ کہتے تھے کہ میں نے شناخت کر لیا کہ وہی ہیں مگر میں نے اسے کہا: وہ ہرگز نہیں ہیں، بلکہ تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے جو ہمارے سامنے گئے تھے۔ پھر میں اس مجلس میں کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ اس کے بعد اُٹھا اور گھر گیا اور اپنی لونڈی سے کہا: میری گھوڑی نکالو، وہ ٹیلہ کے پرے ہی رہے، وہاں اس کو میرے لئے تھامے رکھو۔ چنانچہ میں نے اپنا نیزہ لیا اور اس کو لے کر گھر کے پیچھے کی طرف سے نکلا۔ میں نے نیزے کے بھال کو زمین پر رکھا اور اس کے اوپر کے حصہ کو نیچے جھکایا اور اسی طرح اپنی گھوڑی کے پاس

عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الْالْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوْا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِيْنَ لَقِيْتُ مَا لَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہنچا اور اس پر سوار ہو گیا۔ میں نے اس کو چمکایا۔ وہ سرپٹ دوڑتی ہوئی مجھے لے گئی۔ یہاں تک کہ جب ان کے قریب پہنچا تو میری گھوڑی نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ میں اس سے گر پڑا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے ترکش کی طرف ہاتھ جھکا کر میں نے اس سے تیر نکالے اور ان سے فال لی کہ آیا ان کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں۔ پس وہی نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا۔ (یعنی فال میرے خلاف نکلی) میں پھر اپنی گھوڑی پر سوار ہو گیا اور پانسے کے خلاف عمل کیا۔گھوڑی سرپٹ دوڑتے ہوئے مجھے لئے جا رہی تھی اور اتنا نزدیک ہوگیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن پڑھتے سن لیا۔ آپؐ اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے تھے اور حضرت ابوبکرؓ کثرت سے مڑ مڑ کر دیکھتے تھے۔ میری گھوڑی کی اگلی ٹانگیں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئیں اور میں اس سے گر پڑا۔ پھر میں نے گھوڑی کو ڈانٹا اور اٹھ کھڑا ہوا اور وہ اپنی ٹانگیں زمین سے نکال نہ سکتی تھی۔ آخر جب وہ سیدھی کھڑی ہوئی تو اس کی دونوں ٹانگوں سے گرد اُٹھ کر فضا میں دھوئیں کی طرح پھیل گئی۔ اب میں نے دوبارہ تیروں سے فال لی تو وہی نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا۔ تب میں نے انہیں آواز دی کہ تم امن میں ہو۔ وہ ٹھہر گئے۔ میں اپنی گھوڑی پر سوار ہوکر ان کے پاس آیا۔ ان تک پہنچنے میں جو روکیں مجھے پیش آئیں ان کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال

فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا فِيْكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَّكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدْمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آیا کہ ضرور رسول اللہ ﷺ کا ہی بول بالا ہوگا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آپؐ کی قوم نے آپؐ کے متعلق دیت مقرر کی ہے اور میں نے ان کو وہ سب چیزیں بتائیں جو کچھ کہ لوگ ان سے کرنے کا ارادہ رکھتے تھے اور میں نے ان کے سامنے زاد اور سامان پیش کیا مگر انہوں نے مجھ سے نہ لیا اور نہ مجھ سے کوئی فرمائش کی سوائے اس کے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ کہا کہ ہمارے سفر کے متعلق حال پوشیدہ رکھنا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ آپؐ میرے لئے امن کی ایک تحریر لکھ دیں۔ آپؐ نے عامر بن فہیرہؓ سے فرمایا اور اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ

ابن شہاب کہتے تھے: عروہ بن زبیر نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (راستہ میں) حضرت زبیرؓ سے ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلہ کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آرہے تھے۔ حضرت زبیرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو سفید کپڑے پہنائے اور مدینہ میں مسلمانوں نے سن لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل پڑے ہیں اس لئے وہ ہر صبح حرہ میدان تک جایا کرتے اور وہاں آپؐ کا انتظار کرتے رہتے۔ یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی انہیں لوٹا دیتی۔ ایک دن ان کا بہت دیر جو انتظار کرنے

فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوْتِهِمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِّنْ يَهُوْدَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذَلِكَ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعٍ الْأَوَّلِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَّمْ يَرَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشَرَةَ لَيْلَةً وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

کے بعد لوٹے اور اپنے گھروں پر جب پہنچے تو ایک یہودی شخص اپنے ایک محل پر کچھ دیکھنے کے لئے چڑھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو دیکھ لیا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سراب ان سے آہستہ آہستہ ہٹ رہا تھا۔ یہودی سے رہا نہ گیا اور بے اختیار بلند آواز سے بول اُٹھا: اے عرب کے لوگو! یہ تمہارا وہ سردار ہے جس کا تم انتظار کر رہے ہو۔ یہ سنتے ہی مسلمان اٹھ کر اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکے اور حرہ کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ آپؐ انہیں ساتھ لئے ہوئے داہنی طرف مڑے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں ان کے ساتھ اترے اور یہ دو شنبہ (سوموار) کا دن تھا اور ربیع الاوّل کا مہینہ۔ حضرت ابوبکرؓ لوگوں سے ملنے کے لئے کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے اور انصار میں سے وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا آئے اور حضرت ابوبکرؓ کو سلام کرنے لگے۔ یہاں تک کہ دھوپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑنے لگی۔ حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی چادر سے سایہ کیا۔ اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنوعمرو بن عوف کے محلہ میں دس سے کچھ اوپر راتیں ٹھہرے اور وہ مسجد بنائی گئی

وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَّسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هَذَا إِنْ شَاءَ اللهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَبَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ:

جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور اس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپؐ کے ساتھ پیدل چلنے لگے اور وہ اونٹنی مدینہ میں وہاں جاکر بیٹھی جہاں اب مسجد نبوی ہے۔ ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے اور وہ سہیلؓ اور سہلؓ کی کھجوریں سکھانے کی جگہ تھی جو دو یتیم بچے حضرت سعد بن زرارہؓ کی پرورش میں تھے۔ جب آپؐ کی اونٹنی نے آپؐ کو وہاں بٹھا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو یہیں ہماری قیام گاہ ہوگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دو لڑکوں کو بلایا اور ان سے اس جگہ کی قیمت دریافت کی تا اسے مسجد بنائیں تو ان دونوں نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! ہم آپؐ کو یہ زمین مفت دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ زمین مفت لینے سے انکار کیا اور اسے ان سے خریدا اور پھر وہاں مسجد بنائی اور رسول اللہ ﷺ اس مسجد کے بنانے کے لئے لوگوں کے ساتھ اینٹیں ڈھونے لگے اور جب اینٹیں ڈھو رہے تھے تو ساتھ ساتھ کہتے جاتے:

هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ
هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَ أَطْهَرْ

یہ بوجھ خیبر کے بوجھ جیسا نہیں بلکہ
اے ہمارے ربّ! یہ بہت بھلا اور پاکیزہ ہے

وَيَقُولُ:

نیز فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ
فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

اے اللہ! اصل ثواب تو آخرت کا ثواب ہے
اس لئے تو ان انصار اور مہاجرین پر رحم فرما

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُسَمَّ لِي.

آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کے شعر پڑھے۔ اس کا نام مجھے نہیں بتلایا گیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرَ هَذِهِ الْأَبْيَاتِ.

ابن شہاب نے کہا: اور نہ ہی ہمیں دوسری احادیث سے یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے ان اشعار کے کبھی کوئی مکمل شعر کسی کا پڑھا ہو۔

۳۹۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ وَفَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حِيْنَ أَرَادَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيْهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيْتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْمَاءُ ذَاتَ النِّطَاقِ.

۳۹۰۷: عبد اللہ بن ابی شیبہ نے ہمیں بتایا کہ ابواسامہ نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام نے ہمیں بتایا ان کے والد اور فاطمہ (بن منذر) سے روایت ہے۔ ان دونوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کے لئے جب انہوں نے مدینہ جانے کا ارادہ کیا، زادِ راہ تیار کیا اور میں نے اپنے باپ سے کہا: میں کوئی چیز نہیں پاتی جس سے اس کو باندھوں سوائے اپنے کمر بند کے۔ انہوں نے کہا: پھر اسے ہی دو ٹکڑے کرلو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس لئے ذات النطاقین میرا نام رکھا گیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے ان کا یوں نام لیا: اسماء ذات النطاق۔

اطرافہُ: ۲۹۷۹، ۵۳۸۸۔

۳۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ

۳۹۰۸: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ غندر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں خبر دی کہ ابواسحاق سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ فَدَعَا لَهُ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ {فَأَتَيْتُهُ[1]} فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ.

اطرافہُ: ۲۴۳۹، ۳۶۱۵، ۳۶۵۲، ۳۹۱۷، ۵۶۰۷۔

سنا۔ وہ کہتے تھے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا رخ کیا تو سراقہ بن مالک بن جعشمؓ نے آپؐ کا تعاقب کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دعا کی تو اس کی گھوڑی زمین میں دھنس گئی۔ (جس سے وہ گر گیا۔) سراقہ کہنے لگا: آپؐ اللہ سے میرے لئے دعا کریں اور میں آپؐ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپؐ نے اس کے لئے دعا کی۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے تھے: نبی ﷺ کو (راستہ میں) پیاس لگی اور ایک چرواہا پاس سے گزرا۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے تھے: میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں تھوڑا سا دودھ دوہا {اور آپؐ کے پاس لایا۔} آپؐ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا۔

۳۹۰۹: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ

۳۹۰۹: زکریا بن یحيٰ نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابواُسامہ سے، ابواُسامہ نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ عبداللہ بن زبیرؓ ان کے حمل میں تھے۔ کہتی تھیں کہ میں (مکہ سے) اس وقت نکلی کہ جب حمل کے دن پورے کر چکی تھی۔ میں مدینہ پہنچی اور قباء میں اتری اور قباء میں میں نے اس کو جنا۔ اس کے بعد میں اس کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپؐ کی گود میں اسے رکھ دیا۔ آپؐ نے ایک کھجور منگوائی اور اس کو چبایا کہ بچے کو گھٹی دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

۱) لفظ فَأَتَيْتُهُ فتح الباری مطبوعہ بولاق میں ہے۔ (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۳۰۰) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ.

لعاب پہلی چیز تھی جو اس کے پیٹ میں داخل ہوئی۔ پھر اس کے بعد آپؐ نے چبائی ہوئی کھجور کو اس کے تالو سے لگا دیا۔ اس کے بعد آپؐ نے اس کے لئے دعا کی (اور کہا:) اللہ اسے مبارک کرے۔ عبداللہ بن زبیرؓ پہلا بچہ تھا جو (ہجرت کے بعد) اسلام میں پیدا ہوا۔

تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى.

طرفهُ: ۵۴۶۹۔

زکریا بن یحیٰ کی طرح اس حدیث کو خالد بن مخلد نے بھی علی بن مسہر سے نقل کیا۔ علی نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ اس میں یوں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے گئیں اور وہ اس وقت حاملہ تھیں۔

۳۹۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيْهِ فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۱۰: قتیبہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابواسامہ سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، عروہ نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اسلام کے زمانہ میں (مہاجرین کا) پہلا بچہ جو پیدا ہوا وہ حضرت زبیرؓ کا بیٹا عبداللہؓ تھا۔ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے۔ آپؐ نے ایک کھجور لی اور چبا کر اس کے منہ میں ڈال دی۔ تو سب سے پہلی چیز جو اس کے منہ میں داخل ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک تھا۔

۳۹۱۱: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَّا يُعْرَفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُوْلُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيْقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيْلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مُرْنِي بِمَا شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ أَحَدًا

۳۹۱۱: محمد (بن سلام) نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدالصمد نے ہمیں بتایا۔ میرے باپ (عبدالوارث) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن صہیب نے ہمیں بتایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو روانہ ہوئے اور آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ بوڑھے تھے۔ لوگ پہچان لیتے تھے اور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوان تھے۔ انہیں کوئی نہیں پہچانتا تھا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: کوئی شخص حضرت ابوبکرؓ سے ملتا تو پوچھتا: ابوبکرؓ! یہ شخص کون ہے جو تمہارے آگے ہے؟ حضرت ابوبکرؓ جواب دیتے: یہ شخص مجھے راستہ بتاتا ہے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: سمجھنے والا سمجھتا کہ ان کی مراد صرف یہی راستہ ہے حالانکہ ان کی مراد بھلائی کا راستہ تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے جو مڑکر دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سوار ہے جو پیچھے سے انہیں آملا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: رسول اللہ! یہ سوار ہے جس نے ہمیں پالیا ہے۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑکر دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ اسے گرا دے۔ چنانچہ گھوڑی نے اس کو گرا دیا۔ پھر وہ ہنہناتے ہوئے کھڑی ہوگئی۔ پھر وہ کہنے لگا: اے نبی اللہ! آپؐ جو چاہیں مجھے حکم دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: پھر اپنی جگہ ہی ٹھہرے رہو۔ کسی کو ہم تک نہ پہنچنے دینا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: وہ سوار دن کے پہلے حصہ میں تو نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوشش کر رہا تھا اور دن کے دوسرے حصہ میں وہ آپؐ کا ہتھیار بن گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرہ میدان

يَّلْحَقُ بِنَا قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَّهُ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوْا إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَحَفُّوْا دُوْنَهُمَا بِالسِّلَاحِ فَقِيْلَ فِي الْمَدِيْنَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللهِ جَاءَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ جَاءَ نَبِيُّ اللهِ {جَاءَ نَبِيُّ اللهِ[1]} فَأَقْبَلَ يَسِيْرُ حَتَّى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوْبَ فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ فَعَجِلَ أَنْ يَّضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيْهَا فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللهِ

کے ایک طرف اُترے اور اس کے بعد انصار کو بُلا بھیجا۔ وہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو السلام علیکم کہا اور کہنے لگے: آپؐ دونوں امن سے سوار ہو جائیں، ہم آپؐ کے فرمانبردار ہیں۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ سوار ہو گئے اور انہوں نے ہتھیار لے کر ان کے اردگرد گھیرا باندھ لیا اور مدینہ میں (جابجا) کہا جانے لگا: اللہ کے نبی تشریف لے آئے، اللہ کے نبی تشریف لے آئے۔ اللہ کی ان پر خاص رحمتیں ہوں اور سلامتی ہو؛ اور لوگ جھانک کر دیکھنے لگے اور کہنے لگے: جَآءَ نَبِيُّ اللّٰهِ {جَآءَ نَبِيُّ اللّٰهِ} آپؐ اسی طرح چلتے ہوئے آئے اور آکر حضرت ابوایوبؓ (انصاری) کے گھر کے پاس اُترے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں سے بیان کیا کرتے تھے کہ جب عبداللہ بن سلامؓ نے آپؐ کے آنے کے متعلق سنا تو اس وقت وہ اپنے گھر والوں کے ایک باغ میں ان کیلئے کھجوریں چن رہے تھے۔ جو کھجوریں ان کیلئے چنی تھیں وہ جلدی سے اس باغ میں کہیں رکھ بھی نہ سکے۔ وہ آئے اور وہ ان کے ساتھ ہی تھیں۔ انہوں نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں سنیں۔ پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ گئے۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ہمارے عزیزوں کے گھروں میں سے کس کا گھر زیادہ قریب ہے۔ حضرت ابوایوبؓ (انصاری) نے کہا: نبی اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا

۱) الفاظ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ بخاری مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی میں دو دفعہ ہیں۔ (جلد اوّل صفحہ ۵۵٦)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بُيُوْتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ فَقَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ أَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَذِهِ دَارِي وَهَذَا بَابِي قَالَ فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيْلًا قَالَ قُوْمَا عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ وَقَدْ عَلِمَتْ يَهُوْدُ أَنِّي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَّعْلَمُوْا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوْا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوْا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوْا فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوْا قَالُوْا مَا نَعْلَمُهُ

دروازہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر جائیں اور ہمارے لئے دوپہر کے آرام کرنے کی جگہ تیار کریں۔ حضرت ابوایوبؓ نے کہا: آپؐ دونوں اٹھیں اللہ کی برکت ہو۔ جب نبی اللہ ﷺ گھر میں آئے، عبداللہ بن سلامؓ بھی آگئے اور انہوں نے کہا: میں اپنے علم سے شہادت دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور ضرورت حقہ کے مطابق آئے ہیں اور یہود خوب جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں اور ان میں سب سے زیادہ عالم ہوں اور ان میں سے جو بڑا عالم تھا اس کا بیٹا ہوں۔ پس آپؐ انہیں بلائیں اور میرے متعلق ان سے پوچھیں۔ پیشتر اس کے کہ وہ جانیں کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں تو میرے متعلق وہ کچھ کہیں گے جو مجھ میں نہیں ہے۔ چنانچہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو بلا بھیجا۔ وہ آئے اور آپؐ کے پاس اندر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: اے یہود کی جماعت! اسی اللہ کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تم خوب جانتے ہو کہ میں اللہ کا ہی رسول ہوں اور میں تمہارے پاس ضرورت کے وقت آیا ہوں۔ اس لئے اسلام قبول کرو۔ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم نہیں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ آپؐ نے تین بار یہی فرمایا۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا: عبداللہ بن سلامؓ تم میں کیسے آدمی ہیں؟ کہنے لگے: وہ تو ہمارے

قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوْا حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوْا حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوْا حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ يَا ابْنَ سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ فَقَالُوْا كَذَبْتَ فَأَخْرَجَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اطرافہُ: ۳۳۲۹، ۳۹۳۸، ۴۴۸۰۔

سردار ہیں اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں۔ ہم میں سب سے زیادہ عالم ہیں اور ہم میں سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بتاؤ تو سہی اگر وہ مسلمان ہو جائیں؟ انہوں نے کہا: حاشاللہ! وہ کبھی مسلمان ہونے کے نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بتاؤ تو سہی اگر وہ مسلمان ہو جائیں؟ انہوں نے کہا: حاشاللہ! وہ کبھی مسلمان ہونے کے نہیں۔ آپؐ نے پھر فرمایا: بتاؤ تو سہی اگر وہ مسلمان ہو جائیں؟ انہوں نے کہا: حاشاللہ! وہ کبھی مسلمان ہونے کے نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ابن سلامؓ ان کے پاس باہر آجائیں۔ وہ نکلے اور کہا: اے یہود کی جماعت! اللہ سے ڈرو۔ اسی اللہ کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تم خوب جانتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور یہ ضرورتِ حقہ کے مطابق آئے ہیں۔ انہوں نے کہا: تم جھوٹ کہتے ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں باہر لے جاکر روانہ کر دیا۔

۳۹۱۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ يَعْنِيْ عَنِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

۳۹۱۲: ابراہیم بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام نے ہمیں بتایا۔ ابن جریج سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: عبید اللہ بن عمر نے مجھے بتایا۔ نافع سے روایت ہے کہ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں

فَـرَضَ لِلْمُهَـاجِرِيْنَ الْأَوَّلِـيْنَ أَرْبَعَـةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَـرَضَ لِابْنِ عُمَـرَ ثَلَاثَـةَ آلَافٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ فَقِيْـلَ لَـهُ هُـوَ مِـنَ الْمُهَـاجِرِيْنَ فَلِـمَ نَقَصْتَـهُ مِـنْ أَرْبَعَـةِ آلَافٍ فَقَـالَ إِنَّمَـا هَـاجَرَ بِـهِ أَبَـوَاهُ يَقُـوْلُ لَـيْسَ هُـوَ كَمَـنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ.

نے کہا: حضرت عمرؓ نے پہلے ہجرت کرنے والوں کے لئے (بیت المال سے) چار چار ہزار درہم (فی کس) مقرر کئے جو چار قسطوں میں دیئے جاتے تھے اور حضرت ابن عمرؓ کے لئے تین ہزار پانچ سو درہم مقرر کئے۔ ان سے کہا گیا: وہ بھی انہی مہاجرین میں سے ہیں۔ ان کو چار ہزار سے کم کیوں دیا؟ حضرت عمرؓ نے کہا: اس کو تو اس کے ماں باپ نے ہجرت کرائی۔ ان کی مراد یہ تھی کہ وہ ان کی طرح نہیں ہیں جنہوں نے خود بخود ہجرت کی۔

٣٩١٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح.

۳۹۱۳: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا۔ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے، اعمش نے ابووائل سے، ابووائل نے حضرت خبابؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

اطرافہُ: ۱۲۷۶، ۳۸۹۷، ۳۹۱۴، ۴۰۴۷، ۴۰۸۲، ۶۴۳۲، ۶۴۴۸۔

٣٩١٤: وَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُّصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ

۳۹۱۴: نیز مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ نے ہمیں بتایا۔ اعمش سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے شقیق بن سلمہ سے سنا۔ کہتے تھے: ہمیں حضرت خبابؓ (بن ارت) نے بتایا۔ کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ اللہ کی رضامندی چاہتے تھے اور ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہو چکا۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جو گزر گئے۔ اپنے اجر سے انہوں نے کچھ نہ کھایا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیرؓ ہیں جو اُحد کی

شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

جنگ میں مارے گئے اور سوائے ان کے ایک کمبل کے اور ہم نے کچھ نہ پایا جس سے ہم انہیں کفناتے۔ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں باہر ہوتے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر باہر ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ اس سے ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم سے بعض وہ ہیں جن کا میوہ خوب پک گیا ہے اور وہ اس کو چن رہے ہیں۔

اطرافهُ: ۱۲۷۶، ۳۸۹۷، ۳۹۱۳، ۴۰۴۷، ۴۰۸۲، ۶۴۳۲، ۶۴۴۸۔

۳۹۱۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبِي لَا وَاللهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۱۵: یحییٰ بن بشر نے ہمیں بتایا کہ روح (بن عبادہ) نے ہم سے بیان کیا کہ عوف نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ ابوبردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے مجھ سے بیان کیا، کہا: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو میرے باپ نے تمہارے باپ سے کیا کہا؟ ابوبردہ کہتے تھے: میں نے کہا: نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: میرے باپ نے تمہارے باپ سے یہ کہا تھا: ابوموسیٰؓ! کیا تم خوش ہوگے اگر ہمارا وہ اسلام جو ہمیں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نصیب ہوا برقرار رہے اور وہ ہجرت جو ہم نے آپؐ کے ساتھ کی اور وہ جہاد جو ہم نے آپؐ کی معیت میں کیا اور سارے کے سارے وہ عمل جو ہم نے آپؐ کے ساتھ رہ کر کئے اور یہ کہ ہر ایک وہ عمل جو ہم نے آپؐ کے بعد کیا اگر ہم اس کے بدلہ میں برابر چھٹکارا پا جائیں نہ اس کا ہمیں ثواب ہو،

وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُوْ ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي.

نہ عذاب۔ یہ سن کر تمہارے باپ ابوموسیٰؓ نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے بعد جہاد کئے، نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے اور بہت سے نیک کام کئے اور ہمارے ہاتھوں پر بہت لوگوں نے اسلام قبول کیا اور ان کے ثواب کی بھی ہم امید رکھتے ہیں۔ میرے باپ نے کہا: مگر مجھے اسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے۔ میں تو یہ آرزو رکھتا ہوں کہ ان کا ثواب برقرار رہے اور آپؐ کے بعد جو کچھ بھی ہم نے کیا ہے اس سے ہم برابر برابر چھوٹ جائیں، نہ ثواب نہ عذاب۔ ابوبردہ کہتے تھے: میں نے کہا: آپ کے باپ بخدا میرے باپ سے بہتر ہیں۔

٣٩١٦: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيْلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيْهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً

٣٩١٦: محمد بن صباح نے مجھ سے خود یا کسی اور نے ان سے نقل کر کے بیان کیا کہ اسماعیل (بن علیہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عاصم (بن احول) سے، عاصم نے ابوعثمان (نہدی) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا۔ جب ان سے یہ کہا جاتا کہ انہوں نے اپنے باپ سے پہلے ہجرت کی تو وہ ناراض ہوتے۔ وہ کہتے تھے: میں اور حضرت عمرؓ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس آئے۔ ہم نے آپؐ کو قیلولہ میں پایا۔ ہم گھر لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمرؓ نے مجھے بھیجا اور کہا: جاؤ دیکھو آیا آپؐ جاگے ہیں؟ میں آپؐ کے پاس آیا۔ اندر گیا اور آپؐ سے بیعت کی۔ پھر اس کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس چلا گیا اور انہیں بتایا کہ آپؐ جاگے ہیں۔ ہم آپؐ کی طرف جلدی جلدی

حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ.

اطرافهُ: ۴۱۸۶، ۴۱۸۷۔

چلے اور پہنچ کر حضرت عمرؓ آپؐ کے پاس اندر گئے اور آپؐ کی بیعت کی۔ اس کے بعد پھر میں نے آپؐ کی بیعت کی۔

۳۹۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَّسِيْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْدَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِّنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيْدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ

۳۹۱۷: احمد بن عثمان نے ہمیں بتایا کہ شریح بن مسلمہ نے ہم سے بیان کیا۔ ابراہیم بن یوسف نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے ابواسحاق (سبیعی) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت براءؓ (بن عازب) سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے عازبؓ سے ایک کجاوہ خریدا۔ میں ان کے ساتھ اس کو اُٹھا کر لے چلا۔ براءؓ کہتے تھے: عازبؓ نے ان سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہجرت کے متعلق پوچھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: ہمارے راستوں پر چاروں طرف پہرے لگ گئے تھے۔ اس لئے ہم رات کو نکلے اور ہم رات بھر اور دن کو بھی تیز چلتے رہے۔ یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہوگیا۔ پھر دور سے ہمیں ایک چٹان دکھائی دی۔ ہم وہاں پہنچے اور اس کا کچھ سایہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیلئے ایک لبادہ بچھا دیا جو میرے ساتھ تھا۔ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس پر لیٹ گئے۔ میں نے آپؐ کے آس پاس جو کوڑا کرکٹ تھا اس کو جھاڑ دیا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چرواہا ہے جو چند بکریاں لئے سامنے سے آگیا۔ وہ اس چٹان کے سایہ میں ویسے ہی آرام کرنا چاہتا تھا جیسا کہ ہم نے چاہا۔ میں نے اس سے پوچھا: لڑکے تم

قَـالَ نَعَـمْ فَأَخَـذَ شَـاةً مِّـنْ غَنَمِـهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّمَعِي إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَـرَدَ أَسْفَلُهُ ثُـمَّ أَتَيْتُ بِـهِ النَّبِـيَّ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُـمَّ ارْتَحَلْنَـا وَالطَّلَـبُ فِي إِثْرِنَا.

اطرافہ: ۲۴۳۹، ۳۶۱۵، ۳۶۵۲، ۳۹۰۸، ۵۶۰۷۔

کس کے ہو؟ اس نے کہا: فلاں کا۔ میں نے اس سے کہا: کیا تمہاری بکریوں میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر میں نے کہا: کیا تو دُوہ سکتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے ایک بکری لی اور میں نے اسے کہا: تھنوں کو جھاڑ کر صاف کرلے۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے تھے: اس نے ایک پیالہ بھر دودھ دوہا اور میرے ساتھ پانی کی ایک چھاگل تھی جس پر ایک کپڑے کا ٹکڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے وہ سنبھال کر رکھا تھا۔ میں نے دودھ پر اتنا پانی ڈالا کہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسے لے آیا اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! پئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا۔ اس کے بعد ہم نے کوچ کیا اور ہمیں ڈھونڈنے والے ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے۔

۳۹۱۸: قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِـي بَكْـرٍ عَلَـى أَهْلِـهِ فَـإِذَا عَائِشَـةُ ابْنَتُـهُ مُضْـطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّـى فَرَأَيْـتُ أَبَاهَـا يُقَبِّـلُ خَـدَّهَا وَقَـالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ.

۳۹۱۸: حضرت براءؓ (بن عازب) کہتے تھے: میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ان کے گھر والوں کے پاس اندر چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی بیٹی حضرت عائشہؓ لیٹی ہوئی ہیں۔ انہیں بخار ہو گیا تھا۔ میں نے ان کے باپ کو دیکھا کہ انہوں نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا اور پوچھا: میری بیٹی تم کیسی ہو؟

۳۹۱۹: حَـدَّثَنَا سُـلَيْمَانُ بْـنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ

۳۹۱۹: سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن حمیر نے ہمیں بتایا۔ ابراہیم بن ابی عبلہ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

طرفہُ: ۳۹۲۰۔

نے ہم سے بیان کیا کہ عقبہ بن وساج نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہوئے انہیں بتایا۔ کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے اور اس وقت آپؐ کے صحابہؓ میں سے کسی کے بال سفید نہ تھے سوائے حضرت ابوبکرؓ کے۔ اور انہوں نے بھی بالوں کو مہندی اور وسمہ کا خضاب لگانا شروع کر دیا۔

۳۹۲۰: وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا.

طرفہُ: ۳۹۱۹۔

۳۹۲۰: اور دحیم (عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی) نے کہا: ولید نے ہم سے بیان کیا کہ اوزاعی نے ہمیں بتایا۔ (انہوں نے کہا:) ابوعبید نے عقبہ بن وساج سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے تو آپؐ کے صحابہؓ میں سب سے بڑی عمر کے حضرت ابوبکرؓ تھے اور انہوں نے بالوں کو مہندی اور وسمہ سے اتنا خضاب لگایا کہ بالوں کا رنگ سیاہ ہو گیا۔

۳۹۲۱: حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنْ كَلْبٍ يُقَالُ

۳۹۲۱: اصبغ (بن فرج) نے ہم سے بیان کیا کہ (عبداللہ) بن وہب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر

لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيْدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ:

رضی اللہ عنہ نے کلب قبیلہ کی ایک عورت سے شادی کی جسے امّ بکر کہا کرتے تھے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کی تو اسے طلاق دیدی۔ پھر اس عورت کے چچیرے بھائی (ابوبکر شداد بن اسود) نے اس سے شادی کر لی۔ یہ وہ شاعر ہے جس نے کفار قریش کا مرثیہ لکھا۔ (اس کا ترجمہ یہ ہے:)

وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيْزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ

بدر کے پرانے کنویں میں کیسی عظیم ہستیاں مری پڑی ہیں یہ وہ لوگ تھے جن کے لکڑی کے بڑے بڑے پیالوں کو اونٹ کے کوہان کے گوشت سے زینت دی جاتی تھی

وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ

ہاں ہاں بدر کے کنویں میں وہ لوگ قتل ہو کر گرے ہوئے ہیں جو گانے والیوں کے گانے سننے کے شیدائی اور شراب کو بکثرت پینے والے تھے۔

تُحَيِّيْنَا السَّلَامَةَ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ

امّ بکر مجھے سلامتی کی دعا دے رہی ہے اور کیا میری قوم کے بعد میرے لئے کوئی سلامتی ہو سکتی ہے؟

يُحَدِّثُنَا الرَّسُوْلُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَّهَامِ

یہ رسول ہمیں بتاتا ہے کہ ہم عنقریب موت کے بعد زندہ ہو جائیں گے، بھلا قبروں کے الو بھی زندہ ہو سکتے ہیں؟

۳۹۲۲: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْ أَنَّ

۳۹۲۲: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ہمام نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ثابت (بنانی) سے، ثابت نے حضرت انسؓ سے، حضرت انسؓ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کہتے تھے: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے سر جو اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ

بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا.

اطرافهُ: ۳٦۵۳، ۴٦٦۳۔

لوگوں کے پاؤں ہیں۔ میں نے کہا: یا نبی اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنی نگاہ نیچے کی تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ خاموش رہیں۔ ہم دو ایسے آدمی ہیں کہ جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

۳۹۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح.

۳۹۲۳: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ ولید بن مسلم (دمشقی) نے ہمیں بتایا۔ اوزاعی نے ہم سے بیان کیا۔

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُوْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

اطرافهُ: ۱۴۵۲، ۲٦۳۳، ٦۱٦۵۔

نیز محمد بن یوسف نے کہا: اوزاعی نے ہم سے بیان کیا کہ زہری نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عطاء بن یزید لیثی نے مجھ سے بیان کیا، کہا: حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہتے تھے: ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپؐ سے ہجرت کے متعلق پوچھا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ارے ہجرت تو بہت مشکل کام ہے۔ کیا تمہارے اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا جس دن وہ پانی پلائے جاتے ہیں۔ اس دن دودھ دوہ کر کسی کو دیتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: ان سمندروں کے پار رہ کر بھی نیک اعمال کرتے رہو اللہ تمہارے عمل کا ثواب کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔

تشریح: **هِجْرَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ:** ہجرت سے اصل غرض دین توحید کی حفاظت اور فرض رسالت کی کماحقہٗ ادائیگی تھی۔ سر ولیم میور نے بھی یہ امر کھلے الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ جس وقت یہ ہجرت ہوئی ہے وہ اگر نہ ہوتی تو دین توحید کی موت کا خطرہ تھا اور اس کے نتیجے میں شرک کا ہمیشہ کے لئے غلبہ ہو جاتا۔ اس تعلق میں ان کا تبصرہ مفصل اور قابل قدر ہے۔ اس میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و استقلال اور عزم و ہمت بے مثل کی داد دی ہے۔ یہ حصہ ان کے اپنے الفاظ میں پڑھنے کے قابل ہے۔ صرف ایک دو اقتباس ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ اس سے زیر باب روایات کے سمجھنے میں مدد ملے گی۔ جو تعداد میں ستائیس ہیں۔ ان سے آپؐ کی اور آپ کے مٹھی بھر ساتھیوں کی بے بسی اور ان کا عزم غیر متزلزل عیاں ہے وہ لکھتے ہیں:

"The position of the Arabian prophet now was critical. He must either gain the ascendancy at Mecca, abandon his prophetical claims, or perish in the struggle. Islam must either destroy idolatry, or idolatry must destroy Islam. Things could not remain stationary. His followers, though devotedly attached and numbering a few once influential citizens, Were but a handful against a host; Open hostilities, notwithstanding every endeavour to prevent them, might any day be precipitated, and ruin irretrievably his cause. The new faith had not been gaining ground at Mecca. There had been no conversions, none at least of any note, since those of Omar and Hamza, three or four years before. A few more years of similar discouragement, and his chance of success was gone."

(The Life of Mahomet, Chapter 6th: The Biography of Mahomet, Critical Position of Mahomet, Vol: 2, page: 197,198)

ترجمہ: رسولِ عربی (ﷺ) اس وقت نہایت نازک حالات سے گذر رہے تھے۔ مکہ میں رہتے ہوئے ان کے سامنے دو ہی راستے تھے۔ یا تو اپنے دعویٰ نبوت کو چھوڑ دیں یا اس مخالفت میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ یعنی یا تو اسلام کو بت پرستی مٹانی ہوگی یا بت پرستی اسلام کو مٹا دے گی۔ دونوں کا اکٹھے رہنا ممکن نہ رہا تھا۔ آپؐ کے صحابہ اگرچہ آپؐ پر جان نچھاور کرنے والے تھے

لیکن اہل مکہ کے مقابل ان (صحابہ) میں سے اثر ورسوخ والے صرف چند ایک ہی تھے۔ ان کی حفاظت کی ہر ممکن کوشش کے باوجود یہ کھلی دشمنی کسی دن بھی انہیں شکست سے دوچار کر سکتی تھی اور ان کے مقصد کو تباہ کر سکتی تھی۔ یہ نیا دین مکہ میں اپنے قدم نہیں جمار ہا تھا۔ تین چار سال پہلے عمرؓ اور حمزہؓ کے بعد سے اب تک کوئی قابل ذکر اس دین میں شامل نہیں ہوا تھا۔ اگر عدم قبولیت کی یہ صورتحال چند سال اور برقرار رہتی تو آپ کی کامیابی کا امکان ختم ہو جاتا۔

" Mahomet, thus holding his people at bay; waiting in the still expectation of victory; to outward appearance defenceless, and with his little band as it were in the lion's mouth; yet, trusting in His almighty power whose Messenger he believed himself to be, resolute and unmoved;-presents a spectacle of sublimity paralleled only, in the Sacred Records, by such scenes as that of the Prophet of Israel when he complained to his Master, "I, even I only, am left.".

(The Life of Mahomet, Chapter 6th: The Biography of Mahomet, Confidence of Mahomet, Vol: 2, page 228)

ترجمہ: محمد (ﷺ) ان مشکل حالات میں بھی اپنے ساتھیوں کو لے کر فتح کی امید رکھے ہوئے تھے۔ بظاہر آپؐ بے یارومددگار اپنی چھوٹی سی جماعت کے ساتھ شیر کے منہ میں بیٹھے تھے۔ لیکن قادر و مقتدر خدا پر کامل اور غیر متزلزل اعتماد تھا جس کا رسول ہونے کا آپ کو یقین تھا۔ یہ عظیم الشان نظارہ کتاب مقدس کے ایک اسرائیلی نبی کی یاد دلاتا ہے جس نے اپنے ربّ کے حضور عرض کی تھی کہ میں اکیلا اور تنہا رہ گیا ہوں۔

امام بخاریؒ نے عنوان باب ۴۵ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زید وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے دو حوالے ذکر کئے ہیں اور اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رؤیا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے ایسے علاقہ کی طرف ہجرت کی ہے جہاں نخلستان ہیں۔ اس سے میرا خیال یمامہ یا ہجر (جو بحرین کا مشہور شہر ہے) اس کی طرف گیا۔ لیکن واقعہ میں وہ مدینہ تھا جو اپنے نخلستانوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ کی روایت کے لئے کتاب المغازی باب ۵۶ روایت نمبر ۴۳۳۰ دیکھئے اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے لئے کتاب مناقب الأنصار باب ۲ روایت نمبر ۳۷۷۹ دیکھئے اور تیسرے حوالہ کے لئے کتاب المناقب باب ۲۵ روایت نمبر ۳۶۲۲ دیکھئے۔ ہجر میں قبائل عبدالقیس سکونت پذیر تھے۔ جن کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں احکام دین سیکھنے کے لئے مدینہ میں آیا۔ (دیکھئے کتاب الایمان باب ۴۰ روایت نمبر ۵۳) روایت نمبر ۳۸۹۷، ۳۹۱۴ کے لئے

کتاب المغازی شرح باب ۷۱ روایت نمبر ۴۰۴۷ دیکھئے۔ روایت نمبر ۳۸۹۸ کے لئے کتاب بدء الوحی، روایت نمبر ۱ دیکھئے۔ باقی روایات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے متعلق واقعات کا ذکر ہے۔ علامہ ابن حجرؒ نے حاکم کے حوالے سے لکھا ہے کہ بیعت عقبہ ثانیہ سے تقریباً تین ماہ بعد آپؐ نے ہجرت فرمائی اور ابن اسحاق نے پورے وثوق سے لکھا ہے کہ ربیع الاوّل کی یکم تاریخ کو آپؐ مکہ مکرمہ سے نکلے ہیں۔ صحیح بخاری کی روایت نمبر ۳۹۰۶ میں ماہ ربیع الاول بروز دوشنبہ (سوموار) آپؐ کی مدینہ میں آمد بتائی گئی ہے۔ اس بنا پر آپؐ کی ہجرت بیعت عقبہ ثانیہ سے دو ماہ اور کچھ دن بعد ہوئی اور مدینہ میں ۱۲ ربیع الاوّل کو آپؐ کا ورود ہوا۔ امام ابن حجر کے اندازہ کے مطابق یہ دن جمعرات کا ہے نہ کہ دوشنبہ۔ (فتح الباری جزء۷ صفحہ ۲۸۳، ۲۸۴)

بَاب ٤٦ : مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِيْنَةَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کا مدینہ میں آنا

٣٩٢٤ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

۳۹۲۴: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا، کہا: ابو اسحاق نے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہتے تھے: پہلے جو ہمارے پاس آئے وہ مُصعب بن عمیر اور ابن امّ مکتوم تھے۔ پھر اس کے بعد عمار بن یاسر اور بلال رضی اللہ عنہم ہمارے پاس آئے۔

٣٩٢٥ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانُوْا يُقْرِئُوْنَ

۳۹۲۵: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ غندر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا کہ ابو اسحاق سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا۔ کہتے تھے: پہلے جو ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیرؓ اور ابن امّ مکتومؓ تھے۔ جو لوگوں کو قرآن پڑھایا

النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۙ (الأعلى: ۲) فِي سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ.

کرتے تھے۔ پھر بلالؓ اور سعدؓ (بن ابی وقاص) اور عمار بن یاسرؓ۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر بن خطابؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس صحابہ سمیت آئے۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ اہل مدینہ کسی بات پر اتنا خوش ہوئے ہوں جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے پر خوش ہوئے۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی کہنے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ حضرت براءؓ کہتے تھے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مدینہ میں تشریف نہیں لائے تھے کہ میں سورۃ الاعلیٰ اور بعض مفصل سورتیں پڑھ چکا تھا۔

۳۹۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُوْلُ:

۳۹۲۶: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہمیں بتایا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے عروہ سے، عروہ نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ کو بخار ہوگیا۔ کہتی تھیں: میں ان دونوں کے پاس گئی اور پوچھا: ابا! آپ اپنے تئیں کیسا پاتے ہیں اور بلالؓ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ کہتی تھیں: جب حضرت ابوبکرؓ کو بخار چڑھتا تو وہ یہ شعر پڑھتے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

ہر آدمی جب اپنے کنبے میں صبح کو اُٹھتا ہے سلامتی کی دعائیں دی جاتی ہیں اور حالت یہ ہوتی ہے کہ موت اس کی جوتی کے تسمہ سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهُ وَيَقُوْلُ:

اور بلال جب ان سے بخار اتر جاتا تو وہ چلا کر روتے اور یہ شعر پڑھتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيْلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيْلُ

اے کاش کہ مجھے پتہ ہو آیا میں وادیٔ مکہ میں ایک رات پھر بھی گزاروں گا اور میرے آس پاس اذخر اور جلیل گھاس ہوں گے۔ اور آیا کسی دن میں مجنہ کے پانیوں پر پہنچوں گا اور کیا شامہ اور طفیل پہاڑ مجھے دکھائی دیں گے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ان کا یہ خیال آپؐ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ بھی ہمیں ایسا ہی پیارا بنا جیسا کہ مکہ سے ہمیں محبت ہے بلکہ اس سے بڑھ کر؛ اور اس کو صحت بخش جگہ بنا اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور اس کے بخار کو یہاں سے لے جا کر جحفہ میں اسے ڈال دے۔

اطرافہ: ۱۸۸۹، ۵۶۵۴، ۵۶۷۷، ۶۳۷۲۔

۳۹۲۷: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ ح.

۳۹۲۷: عبداللہ بن محمد (مسندی) نے مجھے بتایا۔ ہشام نے ہم سے بیان کیا کہ معمر نے ہمیں بتایا کہ زہری سے روایت ہے۔ (انہوں نے کہا:) عروہ (بن زبیر) نے مجھ سے بیان کیا کہ عبیداللہ بن عدی نے ان کو بتایا۔ (کہا:) حضرت عثمانؓ کے پاس میں گیا ...

وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَكُنْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ.

اور بشر بن شعیب نے کہا کہ میرے باپ نے مجھے بتایا کہ زہری سے روایت ہے۔ (انہوں نے کہا:) عروہ بن زبیر نے مجھ سے بیان کیا کہ عبید اللہ بن عدی بن خیار نے انہیں بتایا۔ کہتے تھے کہ حضرت عثمانؓ کے پاس میں گیا۔ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر کہا: دیکھو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا ارشاد مانا اور میں اس دین پر ایمان لایا جس کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے۔ پھر میں نے دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کی عزت پائی اور آپؐ کی بیعت کی۔ اللہ کی قسم! میں نے آپؐ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی آپؐ سے کوئی خیانت کی۔ یہاں تک کہ آپؐ کو اللہ نے وفات دی۔

تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ.

شعیب کی طرح یہ حدیث اسحاق (بن یحیٰ) کلبی نے بھی بیان کی۔ کہا کہ زہری نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا۔

اطرافهُ: ۳۶۹۶، ۳۸۷۲۔

۳۹۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح.

۳۹۲۸: یحیٰ بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا کہ (عبد اللہ) بن وہب نے مجھے بتایا۔ مالک نے ہم سے کہا:

وَأَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ

نیز یونس نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: عبید اللہ بن

ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَالسَّلَامَةِ وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَأَقُوْمَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُوْمُهُ بِالْمَدِيْنَةِ.

عبداللہ نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابن عباسؓ نے انہیں بتایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ گئے اس وقت وہ منیٰ میں تھے۔ جبکہ حضرت عمرؓ نے آخری حج کیا۔ انہوں نے مجھے دیکھا اور کہا: عبدالرحمٰنؓ! میں نے کہا: امیر المومنین! حج کا موسم ہے۔ عامی اور شور مچانے والے لوگ بھی اکٹھے ہوتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ مدینہ پہنچنے تک انہیں مہلت دیں کیونکہ وہ دارالہجرت، سنت اور سلامتی کی جگہ ہے اور آپ وہاں صرف سمجھ دار شریف اور اہل الرائے لوگوں سے جا کر ملیں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اچھا پہلی بار مدینہ میں خطبے کے لئے کھڑا ہونے کا جو موقع مجھے ملا، میں اس میں لوگوں کو اچھی طرح نصیحت کروں گا۔

اطرافہُ: ۲۴۶۲، ۳۴۴۵، ۴۰۲۱، ۶۸۲۹، ۶۸۳۰، ۷۳۲۳۔

۳۹۲۹: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِّنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى حِيْنَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ

۳۹۲۹: موسیٰ بن اسماعیل نے ہمیں بتایا۔ ابراہیم بن سعد نے ہم سے بیان کیا کہ ابن شہاب نے ہمیں بتایا۔ خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت امّ العلاءؓ جو انصار کی عورتوں میں سے ایک خاتون تھی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ انہوں نے ان کو بتایا کہ حضرت عثمان بن مظعونؓ رہائش کیلئے ان کے حصہ میں آئے جبکہ انصار نے مہاجروں کی رہائش کیلئے قرعے ڈالے تھے۔ حضرت امّ العلاءؓ کہتی

قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَنْ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ الْيَقِيْنُ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللهِ وَأَنَا رَسُوْلُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ[1] لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكِ عَمَلُهُ.

تھیں کہ حضرت عثمانؓ ہمارے پاس بیمار ہو گئے۔ میں ان کی تیمار داری کرتی رہی مگر فوت ہو گئے اور ہم نے ان کو ان کے کپڑوں ہی میں کفنایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے۔ میں نے کہا: ابوسائبؓ! تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ تمہارے متعلق میری شہادت یہی ہے کہ اللہ نے ضرور تمہیں نوازا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ اللہ نے اسے نوازا ہے؟ کہتی تھی: میں نے کہا: میرے ماں باپ آپؐ کے قربان میں نہیں جانتی کہ پھر اور کس کو نوازے گا۔ آپؐ نے فرمایا: ان کے متعلق کیا کہنا بخدا یہ تو فوت ہو گئے اور ان کے لئے بھلائی ہی کی امید رکھتا ہوں اور اللہ کی قسم! میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ مجھ سے کیا کیا جائے گا۔ کہتی تھیں: اس کے بعد اب میں کسی کو بھی پاک نہیں ٹھہراتی۔ کہتی تھیں: اس بات نے مجھے غمگین کر دیا اور میں سو گئی اور مجھے خواب میں حضرت عثمانؓ کا ایک چشمہ دکھایا گیا جو بہہ رہا تھا۔ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپؐ سے یہ خواب بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

اطرافہُ: ۱۲۴۳، ۲۶۸۷، ۷۰۰۳، ۷۰۰۴، ۷۰۱۸۔

۳۹۳۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

۳۹۳۰: عبید اللہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ ابو اُسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے،

۱) فتح الباری مطبوعہ بولاق میں اس جگہ لفظ فَأُرِيتُ ہے۔ (فتح الباری جزء۷ حاشیہ صفحہ ۳۳۰) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُوْلِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

ہشام نے اپنے باپ عروہ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی: بعاث کی جنگ بھی ایسی جنگ تھی جسے اللہ عزوجل نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بطور پیش خیمہ بنایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور حالت یہ تھی کہ مدینہ والوں کی جمعیت بکھر چکی تھی اور ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تھے جس کی وجہ سے وہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

اطرافہٗ: ۳۷۷۷، ۳۸۴۶۔

۳۹۳۱: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَعَازَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَإِنَّ عِيْدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ.

۳۹۳۱: محمد بن مثنیٰ نے مجھے بتایا۔ غندر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ (عروہ) سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ حضرت ابو بکرؓ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن ان کے پاس آئے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس تھے اور اس وقت ان کے پاس دو گانے والیاں اُن شعروں کو گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی جنگ میں ایک دوسرے کی ہجو میں کہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے سن کر دو دفعہ کہا: شیطان کی بنسریاں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہنے دو۔ ہر ایک قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ دن ہماری عید کا ہے۔

اطرافہٗ: ۹۴۹، ۹۵۲، ۹۸۷، ۲۹۰۶، ۳۵۲۹، ۳۹۳۱۔

٣٩٣٢: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح، وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيْهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِي سُيُوْفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي بِحَائِطِكُمْ

۳۹۳۲: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوارث نے ہمیں بتایا۔ نیز اسحاق بن منصور نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالصمد نے ہمیں بتایا۔ کہا: میں نے اپنے باپ (عبدالوارث) سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ابو تیاح یزید بن حمید ضبعی نے ہمیں بتایا۔ کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہتے تھے: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے آپؐ مدینہ کی بلند جانب ایک قبیلہ کے محلہ میں اُترے جنہیں بنو عمرو بن عوف کہتے تھے۔ انہوں نے کہا: آپؐ ان لوگوں میں چودہ راتیں رہے۔ پھر آپؐ نے بنو نجار کے بڑے بڑے لوگوں کو بلا بھیجا۔ کہتے تھے: وہ اپنی تلواروں کو حمائل کئے ہوئے آئے۔ کہتے تھے: گویا میں اس وقت بھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے پیچھے سوار ہیں اور بنی نجار کے لوگ آپؐ کے اردگرد ہیں۔ آپؐ نے آکر حضرت ابوایوبؓ کے صحن میں ڈیرا ڈالا۔ کہتے تھے: جہاں بھی آپؐ کو نماز کا وقت آجاتا، آپؐ نماز ادا کرتے اور بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ کہتے تھے: اس کے بعد آپؐ نے مسجد بنانے کا ارشاد فرمایا۔ آپؐ نے بنی نجار کے بڑے بڑے لوگوں کو بلا بھیجا۔ وہ آئے۔ آپؐ نے فرمایا: بنی نجار!

هَذَا فَقَالُوْا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ قَالَ فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ جَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے ٹھہراؤ۔ انہوں نے کہا: بخدا نہیں۔ ہم اس کی قیمت صرف اللہ ہی سے مانگیں گے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: اس باغ میں یہ کچھ چیزیں تھیں جو میں تمہیں بتاتا ہوں: اس میں مشرکوں کی قبریں تھیں اور اس میں کچھ کھنڈرات تھے اور اس میں کچھ کھجوروں کے درخت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی قبروں کی نسبت حکم دیا جو اکھیڑ ڈالی گئیں اور کھنڈرات کے متعلق فرمایا اور وہ برابر کر دیئے گئے اور کھجوروں کے متعلق فرمایا جو کاٹ دی گئیں۔ آپؐ نے فرمایا: ان کھجوروں کو مسجد کے سامنے ایک قطار میں رکھ دو۔ کہتے تھے: اور انہوں نے بجائے دروازوں کے تختوں کے پتھر رکھے۔ کہتے تھے: وہ پتھر ڈھوتے تھے اور یہ رجزیہ شعر پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ پڑھتے۔ کہتے تھے:

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

اے اللہ! حقیقت یہ ہے کہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں۔ تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

اطرافهُ: ۲۳۴، ۴۲۸، ۴۲۹، ۱۸۶۸، ۲۱۰۶، ۲۷۷۱، ۲۷۷۴، ۲۷۷۹۔

تشریح: مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِيْنَةَ: اس باب اور روایات کا زیادہ تر تعلق صحابہ کرامؓ کی ہجرت سے ہے۔

بَاب ٤٧ : إِقَامَةُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ
مکہ میں مہاجر کا حج کر چکنے کے بعد ٹھہرنا

٣٩٣٣: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ أُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ.

۳۹۳۳: ابراہیم بن حمزہ نے مجھ سے بیان کیا کہ حاتم (بن اسماعیل) نے عبدالرحمٰن بن حمید زہری سے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا کہ وہ سائب بن اخت نمر (کندی) سے پوچھ رہے تھے: مکہ میں ٹھہرنے کے متعلق تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے حضرت علاء بن حضرمیؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منٰی سے لوٹنے کے بعد مہاجر کو تین دن تک ٹھہرنے کی اجازت ہے۔

تشریح: اِقَامَةُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَآءِ نُسُكِهِ: جب ایک دفعہ ہجرت ہو چکی ہے تو مہاجر کے لئے اجازت نہیں تھی کہ وہ اسے فسخ کرے۔ اس باب کا تعلق اگلے باب سے ہے۔

بَاب ٤٨ : التَّارِيْخُ، مِنْ أَيْنَ أَرَّخُوا التَّارِيْخَ
تاریخ ... تاریخ کی ابتداء کہاں سے کی؟

٣٩٣٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوا مِنْ مَّبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَّفَاتِهِ مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ.

۳۹۳۴: عبداللہ بن مسلمہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز (بن ابوحازم) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: صحابہ نے نبی ﷺ کی بعثت سے تاریخ کا شمار نہیں کیا اور نہ آپؐ کی وفات سے۔ بلکہ آپؐ کے مدینہ میں آنے سے ہی انہوں نے تاریخ کا شمار شروع کیا۔

۳۹۳۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْأُوْلَى.

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ.

اطرافهُ: ۳۵۰، ۱۰۹۰۔

۳۹۳۵: مسدد نے ہمیں بتایا کہ یزید بن زُریع نے ہم سے بیان کیا کہ معمر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے عروہ (بن زبیر) سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ کہتی تھیں: نماز دو رکعتیں فرض کی گئی تھی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور چار رکعتیں فرض کی گئیں اور سفر کی نماز پہلی تعداد پر ہی رہنے دی گئی۔

یزید بن زُریع کی طرح اس بات کو عبد الرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا۔

تشریح: اَلتَّارِيْخُ- مِنْ أَيْنَ أَرَّخُوا التَّارِيْخَ: عربوں کے ہاں قمری حساب سے تاریخ شمار ہوتی تھی اور اب تک ہے۔ مشرک سورج پرست اقوام کے ہاں شمسی حساب سے شمار ہوتا رہا ہے۔ دونوں حساب طبعی ہیں۔ سورۃ الانعام آیت ۹۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ صبح کو نکالنے والا ہے اور رات باعث آرام بنائی اور سورج و چاند کو ذریعہ حساب بنایا ہے۔ یہ اندازہ ہے اس کا جو غالب ہے (اور) بہت جاننے والا ہے۔ سورۃ الرحمٰن آیت ٦ میں فرماتا ہے: اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ سورج اور چاند ایک مقررہ اندازہ سے چل رہے ہیں۔ اگر معین اندازہ پر ان دونوں کی گردش منضبط نہ ہوتی کبھی کسی وقت ان کا طلوع و غروب ہوتا اور کبھی کسی وقت تو ناممکن تھا کہ انسان کے نفس میں اندازوں کا احساس پیدا ہوتا۔ اوقات مقررہ پر طلوع آفتاب و ماہتاب ہی سے عربوں اور دوسری قوموں کو تاریخ شماری میں سہولت ہوئی ہے۔ اسلام نے اس طبعی حساب پر اپنی تاریخ کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ اس کا شمار ہجرتِ مدینہ پر رکھا ہے۔ نہ طبعی تبدیلی پر یا پیدائش وفوتیدگی جیسے طبعی واقعات پر سالگرہ یا جشن منایا ہے جیسے عام طور پر یہ دن منائے جاتے ہیں بلکہ ہجرت کے اہم واقعہ سے اپنی تاریخ کا آغاز کیا ہے جو عزمِ صمیم، بلند ہمت و پختہ ارادہ اور عمل پیہم کی ترجمانی کرتی ہے اور یہ سبق دیتی ہے کہ مومن کا آغازِ نَو سال اس شان کا ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ بلند پرواز کا نمونہ ہو۔ سال ہجری کو شروع کرتے وقت مسلمان آج بھی اپنی حالت

ادبار و زوال میں اور عالم مایوسی میں ایک عظیم الشان خوش کن انقلاب پیدا کر سکتے ہیں صرف نیت و ارادہ میں نیک تبدیلی اور عمل پیہم کی ضرورت ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ اسلام ایک پُر حکمت و پُر معانی دین ہے جو ایک معین قانون پر مبنی ہے۔ اسے بازیچہ ہوا و ہوس بنانے کی اجازت نہیں۔ باب ۴۷، ۴۸ کی روایتوں کا تعلق اسی مضمون سے ہے۔ امام بخاری نے یہ باب مخصوص ترتیب میں قائم کیے ہیں۔ باب ۴۹ کی روایت کا تعلق بھی اس نیت صالحہ سے ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو۔

بَاب ٤٩ : قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتُهُ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا: اے اللہ! میرے ساتھیوں کے لئے ان کی ہجرت قائم رکھ اور جو مکہ میں فوت ہو گئے ان کے لئے آپؐ کا افسوس کرنا

٣٩٣٦: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَّرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ قَالَ

۳۹۳۶: یحییٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا۔ ابراہیم (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے عامر بن سعد بن مالک سے، عامر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حجۃ الوداع کے سال نبی ﷺ میری اس بیماری میں میری عیادت کیلئے آئے کہ جس سے میں موت کے قریب پہنچ گیا تھا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! بیماری نے مجھے اس قدر نڈھال کر دیا ہے جو آپؐ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار ہوں اور میرا کوئی وارث نہیں سوائے میری ایک بیٹی کے۔ کیا میں اپنے دو تہائی مال کو صدقہ میں دے دوں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: تو کیا اس کا نصف صدقہ میں دے دوں؟ آپؐ نے فرمایا: ایک تہائی دے دو اور ایک تہائی بھی بہت ہے اور یاد رکھو! اگر تم اپنی اولاد کو

أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا آجَرَكَ اللهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسَى عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ.

دولت مند چھوڑ جاؤ یہ بہتر ہے اس سے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ جاؤ۔ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ احمد بن یونس نے ابراہیم سے أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ کے بعد یوں نقل کیا اور تم ایسا جو خرچ بھی کرتے ہو کہ اس کے ذریعہ سے اللہ کی رضامندی چاہتے ہو تو تمہیں اللہ اس کا ضرور بدلہ دے گا۔ یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا مجھے اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہیں ہرگز پیچھے نہیں چھوڑا جائے گا۔ (اگر رہ بھی گئے) تو پھر جو کام بھی تم کرو گے کہ جس کے ذریعہ اللہ کی رضامندی چاہتے ہو تو تم ضرور اس سے درجہ اور بلندی میں بڑھو گے اور شاید تمہیں بھی زندہ رہنے دیا جائے تا تمہارے ذریعہ سے کچھ لوگ فائدہ اُٹھائیں اور کچھ نقصان اُٹھائیں۔ اے میرے اللہ! میرے ساتھیوں کیلئے ان کی ہجرت برقرار رکھ اور ان کو ان کی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا۔ مگر بیچارے سعد بن خولہؓ کے لئے رسول اللہ ﷺ افسوس کرتے تھے کہ وہ مکہ میں فوت ہو گئے۔ احمد بن یونس اور موسیٰ نے ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ کے الفاظ کی بجائے أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

اطرافه: ٥٦، ١٢٩٥، ٢٧٤٢، ٢٧٤٤، ٤٤٠٩، ٥٣٥٤، ٥٦٥٩، ٥٦٦٨، ٦٣٧٣، ٦٧٣٣-

تشریح: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ.....: آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے لئے جو قدم اُٹھایا تھا، ضحاک وغیرہ نے اس تعلق میں ارشاد باری تعالیٰ وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا○ (بنی اسرائیل:۸۱) {اور تو کہہ اے میرے رب! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لیے طاقتور مددگار عطا کر} سے یہ لطیف استنباط کیا کہ اس میں مکہ سے نکلنے اور دوبارہ کامیاب صورت میں فاتحانہ طور پر اس میں داخل ہونے کی پیشگوئی مضمر ہے۔
(معالم التنزیل، تفسیر سورۃ الاسراء آیت ۸۰)

روایت زیر باب سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی مہاجرین کے لئے بھی یہی دعا کی کہ ان کی ہجرت برقرار رہے اور اس میں کسی قسم کا رخنہ پیدا نہ ہو۔ نہ ان کی نیت میں تبدیلی ہو اور نہ ان کے پائے ثبات میں کوئی جنبش۔

بَاب ٥٠: كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کس طرح آپس میں بھائی بھائی بنایا

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ. وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ.

اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور سعد بن ربیع (انصاریؓ) کو جب ہم مدینہ میں آئے بھائی بھائی بنایا۔ حضرت ابوجحیفہؓ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمانؓ اور ابوالدرداءؓ کو آپس میں بھائی بھائی بنایا۔

۳۹۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ {الْمَدِيْنَةَ[1]} فَآخَى النَّبِيُّ

۳۹۳۷: محمد بن یوسف (بیکندی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حمید (طویل) سے، حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا:

۱) لفظ اَلْمَدِيْنَة بخاری مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی کے مطابق ہے۔ (جلد اول صفحہ ۵۶۱)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوْقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيْهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ مدینہ میں آئے تو نبی ﷺ نے حضرت سعد بن ربیع انصاریؓ کو آپ کا بھائی بنایا اور حضرت سعدؓ نے ان کے سامنے یہ پیش کیا کہ وہ ان کو اپنی بیویاں اور مال آدھا آدھا بانٹ دیتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا: اللہ تمہیں تمہاری بیویوں اور مال میں برکت دے۔ تم مجھے بازار کا پتہ بتاؤ۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بازار سے کچھ کھویا اور گھی نفع میں لائے۔ نبی ﷺ نے انہیں کچھ دنوں کے بعد دیکھا اور ان پر زردی کے دھبے تھے۔ نبی ﷺ نے پوچھا: عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے۔ آپؐ نے پوچھا: اس کو کیا کچھ مہر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: گٹھلی برابر سونا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے ہی۔

اطرافہ: ۲۰۴۹، ۲۲۹۳، ۳۷۸۱، ۵۰۷۲، ۵۱۴۸، ۵۱۵۳، ۵۱۵۵، ۵۱۶۷، ۶۰۸۲، ۶۳۸۶۔

بَاب ۵۱

۳۹۳۸: حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ

۳۹۳۸: حامد بن عمر نے مجھے بتایا کہ بشر بن مفضل سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: حمید (طویل) نے ہم سے بیان کیا۔ حضرت انسؓ نے ہمیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کو خبر پہنچی کہ نبی ﷺ مدینہ میں آئے ہیں، وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آپؐ سے کچھ باتیں پوچھنے کے لئے آئے۔ انہوں

فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَّأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيْهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيْلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِّنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَّأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَّعْلَمُوا بِإِسْلَامِي فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذَلِكَ فَأَعَادَ

نے کہا: میں آپؐ سے تین باتیں پوچھنے لگا ہوں۔ انہیں صرف نبی ہی جانتا ہے۔ اس گھڑی کی پہلی علامتیں کیا ہیں؟ اور پہلا کھانا کیا ہے جسے جنتی کھائیں گے؟ اور کیا وجہ ہے کہ بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے یا ماں کے؟ آپؐ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے ابھی یہ باتیں بتائی ہیں۔ ابن سلامؓ نے کہا: ملائکہ میں سے وہ تو یہود کا دشمن ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس گھڑی کی پہلی علامت ایک آگ ہے جو انہیں مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا کر کے لے جائے گی اور پہلا کھانا جو جنتی کھائیں گے وہ مچھلی کے کلیجہ کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہوگا اور بچہ کے متعلق یہ ہے کہ اگر مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہو تو بچہ کو اپنے مشابہ کرلے گا اور اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب ہو تو وہ بچہ کو اپنے مشابہ کرلے گی۔ عبداللہ بن سلامؓ نے کہا: میں اپنے علم سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! یہودی افترا پرداز لوگ ہیں۔ پیشتر اس کے کہ میرے مسلمان ہونے کا انہیں علم ہو آپؐ ان سے میرے متعلق پوچھیں۔ یہود آئے اور نبی ﷺ نے پوچھا: تم میں عبداللہ بن سلام کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم میں وہ سب سے اچھے ہیں اور سب سے اچھے کے بیٹے ہیں اور ہم سے وہ افضل ہیں اور افضل شخص کے بیٹے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: بھلا بتاؤ اگر عبداللہ بن سلامؓ اسلام قبول کرلیں؟ کہنے لگے: اللہ

عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذَلِكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هَذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللهِ.

اطرافهُ: ۳۳۲۹، ۳۹۱۱، ۴۴۸۰۔

انہیں اس سے بچائے رکھے۔ آپؐ نے ان سے پھر وہی کہا اور انہوں نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ اس پر حضرت عبداللہ ان کے پاس باہر آئے اور کہنے لگے: میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ یہودی کہنے لگے: ہم میں وہ نہایت ہی برا ہے اور نہایت ہی برے کا بیٹا ہے۔ اور لگے ان کی عیب شماری کرنے۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے کہا: یارسول اللہ! یہی بات تھی جس سے میں ڈرتا تھا۔

۳۹۳۹-۳۹۴۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوْقِ نَسِيْئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ أَيَصْلُحُ هَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوْقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ

۳۹۳۹-۳۹۴۰: علی بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا کہ عمرو (بن دینار) سے روایت ہے۔ انہوں نے ابومنہال عبدالرحمٰن بن مطعم سے سنا کہ انہوں نے کہا: میرے ایک شریک نے بازار میں کچھ درہم ادھار پر بیچے۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! بھلا یہ درست ہے؟ وہ بولا سبحان اللہ! میں نے تو بخدا اسے بازار میں بیچ دیا ہے اور کسی نے بھی یہ معیوب نہیں سمجھا۔ پھر میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے اور ہم اس قسم کی خرید و فروخت آپس میں کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: جو تو نقد بہ نقد ہو اس میں کوئی حرج نہیں اور جو ادھار ہو تو وہ درست نہیں اور تم زید بن ارقمؓ سے ملو اور ان سے پوچھو۔ کیونکہ وہ ہم میں سب سے پرانے تاجر

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيْئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ.

تھے۔ چنانچہ میں نے زید بن ارقمؓ سے پوچھا۔ تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا اور سفیان نے ایک بار یوں کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے اور ہم اس وقت ادھار پر خرید وفروخت کیا کرتے تھے جو موسم یا کہا حج تک کے وعدے پر ہوتا۔

اطرافهُ: ۲۰٦۰-۲۰٦۱، ۲۱۸۰-۲۱۸۱، ۲۴۹۷-۲۴۹۸۔

تشریح: نَسِيْئَةٌ کے معنے ہیں کچھ میعاد کے لئے سود پر لین دین کرنا۔ یہود مدینہ یہ سودی کاروبار ہندو ساہوکاروں کی طرح کیا کرتے تھے اور بہت متموّل ہوگئے تھے۔ اس تعلق میں دیکھئے کتاب البیوع تشریح باب ۷۰ تا ۸۳، کتاب الشرکہ باب ۱۰۔ ابتداء ہجرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے معاملات میں دخل نہیں دیا بلکہ انہیں سابقہ دستور ہی پر رہنے دیا۔ جوں جوں احکام شریعت نازل ہوتے گئے ان کی اصلاح میں تدریج سے کام لیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ یہود کے اکابر علماء میں سے تھے۔ صحف قدیمہ کی ان پیشگوئیوں سے اچھی طرح واقف تھے جو نبی آخر الزمان کی بعثت سے متعلق انبیاء بنی اسرائیل نے کی ہوئی تھیں۔ وہ نیک وپارسا تھے۔ ان کا سابقہ نام حصین تھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل کیا اور ان کا نام عبداللہ رکھا گیا۔

(فتح الباری کتاب مناقب الانصار، شرح باب ۱۹ جزء ۷ صفحہ ۱٦۴)

بَاب ٥٢

إِتْيَانُ الْيَهُوْدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپؐ مدینہ میں آئے یہودیوں کا آنا

هَادُوْا (البقرة:٦٣) صَارُوْا يَهُوْدًا. وَأَمَّا قَوْلُهُ: هُدْنَا (الأعراف:١٥٧) تُبْنَا، هَائِدٌ تَائِبٌ.

هَادُوْا کے معنے ہیں یہودی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ۔ اس میں هُدْنَا کے معنے ہیں تُبْنَا۔ یعنی ہم نے رجوع کیا۔ هَائِدٌ کے معنے ہیں تَائِبٌ۔ رجوع یا توجہ کرنے والا۔

٣٩٤١: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۳۹۴۱: مسلم بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ قرہ (بن خالد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے محمد

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَآمَنَ بِي الْيَهُوْدُ.

(بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لاتے تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے۔

۳۹۴۲: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِّنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُوْنَ عَاشُورَاءَ وَيَصُوْمُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ.

طرفهُ: ۲۰۰۵۔

۳۹۴۲: احمد یا محمد بن عبید اللہ غدانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حماد بن اسامہ نے ہمیں بتایا۔ ابوعمیس نے قیس بن مسلم سے، قیس نے طارق بن شہاب سے، طارق نے حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے اور دیکھا کہ یہودیوں میں کچھ لوگ عاشورہ کی تعظیم کرتے ہیں اور اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم پر زیادہ حق ہے کہ اس دن روزہ رکھیں اور آپؐ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۳۹۴۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوْا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي

۳۹۴۳: زیاد بن ایوب نے ہمیں بتایا کہ ہم سے ہشیم نے بیان کیا۔ ابوبشر (جعفر) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے آپؐ نے یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا۔ کہنے لگے:

أَظْفَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسَى وَبَنِي إِسْرَائِيْلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوْسَى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ.

اطرافهُ: ۲۰۰۴، ۳۳۹۷، ۴۶۸۰، ۴۷۳۷۔

یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو فرعون کے مقابل کامیاب کیا تھا اور ہم اس کو بڑا دن سمجھتے ہوئے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری نسبت موسیٰؑ سے ہم زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے بعد پھر اس دن آپؐ نے روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

٣٩٤٤: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

اطرافهُ: ۳۵۵۸، ۵۹۱۷۔

۳۹۴۴: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے زہری سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کو پیشانی پر لٹکاتے تھے اور مشرک اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب (یعنی عیسائی) اپنے بالوں کو پیشانی پر لٹکاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں جن کے متعلق کوئی حکم نہ ہوتا، اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کی مانگ بھی نکالی۔

٣٩٤٥: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ

۳۹۴۵: زیاد بن ایوب نے مجھے بتایا کہ ہشیم نے ہم سے بیان کیا کہ ابوبشر (بن ابی وحشیہ) نے

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوْهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوْا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهِ.

اطرافہ: ۴۷۰۵، ۴۷۰۶۔

ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اہل کتاب ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کتاب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اس کی بعض باتیں مانیں اور بعض کا انکار کیا۔

تشریح: اِتْيَانُ الْيَهُوْدِ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ...: اس باب میں عاشورہ کے تعلق میں جو روایتیں ہیں وہ کتاب الصوم میں گزر چکی ہیں۔ (دیکھئے تشریح باب ۶۹۔)

هَادُوْا اور هُدْنَا کا اشتقاق هود سے ہے۔ هُدًى یعنی ہدایت سے نہیں؛ گناہوں سے توبہ کرنے والے۔ لفظ هَادُوْا کے اشتقاق سے یہود نام کی وجہ تسمیہ بتانا مقصود معلوم ہوتا ہے۔ تورات کی کتاب استثناء باب ۱۵ تا ۳۰ مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود نے بارہا نافرمانی کی اور ہر بار انہیں توبہ کا موقع دیا گیا اور انہوں نے بار بار توبہ کی اور توبہ کرنے کے بعد شرارت کی۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے رحم دل نبی نے انہیں خبیث قوم کے نام سے مخاطب کیا اور جب ان کی ناراضگی پر توبہ کے لئے آمادگی کا اظہار کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے لئے گڑگڑانے لگے اور معافی کی سفارش کی۔

بَاب ۵۳: إِسْلَامُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

۳۹۴۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَّبٍّ إِلَى رَبٍّ.

۳۹۴۶: حسن بن عمر بن شقیق نے مجھے بتایا کہ معتمر نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے کہا؛ نیز ابو عثمان نے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ ان کو دس سے کچھ زیادہ مالکوں نے ایک دوسرے کے پاس فروخت کیا۔

۳۹۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

۳۹۴۷: محمد بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان

سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ.

(بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عوف (اعرابی) سے، عوف نے ابوعثمان (نہدی) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہتے تھے: میں رام ہرمز شہر سے ہوں۔

٣٩٤٨: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيْسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ سِتُّ مِائَةِ سَنَةٍ.

۳۹۴۸: حسن بن مدرک نے ہمیں بتایا کہ یحییٰ بن حماد نے ہم سے بیان کیا۔ ابوعوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عاصم (احول) سے، عاصم نے ابوعثمان (نہدی) سے، ابوعثمان نے حضرت سلمانؓ (فارسی) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہما وسلم کے درمیان چھ سو برس کا فاصلہ تھا، جس میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔

تشریح: **اِسْلَامُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:** سیرت ابن ہشام میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اسلام کی نسبت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے جو انہوں نے ان کی زبان سے سنی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ فارسی النسل اصفہان کے باشندے تھے۔ رام ہرمز شہر جس کا پایہ تخت تھا اور ان کا باپ گاؤں کا چوہدری تھا۔ گاؤں کا نام جی بتایا گیا ہے۔ ان کا خاندان مذہبی تھا اور عقیدہ کے لحاظ سے آتش پرست۔ ان کے گھر میں آگ ہمیشہ جلتی رہتی۔ مدہم نہ ہونے پاتی۔ ان کے باپ نے سلمانؓ کے ذمے لگایا ہوا تھا کہ اس میں آگ جھونکتے رہیں۔ ان کا بیان ہے کہ وہ ایک گرجے کے پاس سے گزرے۔ عیسائیوں کی نماز کا طریق انہیں بڑا پسند آیا۔ وہ ایک راہب سے ملے اور اپنے شوق کا اظہار کیا۔ اس راہب نے شام جانے کا مشورہ دیا اور ایک دوسرے راہب کا نام لیا جس سے انہیں دین مسیحیت کا علم حاصل ہوگا۔ چنانچہ مذہب کے شوق میں وہ اپنا وطن چھوڑ کر وہاں گئے۔ (غالباً یہ ڈر تھا کہ یہاں کے دہقان عیسائیوں کے خلاف ہو جائیں گے۔) شام سے موصل اور موصل سے نصیبین اور نصیبین سے عموریہ پہنچے۔ جو رومی مملکت کا ایک مشہور شہر تھا۔ وہاں ایک راہب سے انہیں علم ہوا کہ نبی آخر الزمان جس کا حضرت مسیح علیہ السلام نے پتہ دیا ہے عنقریب عربوں میں پیدا ہونے والے ہیں۔ جن کا دین ابراہیمی ہوگا اور نشان بھی بتائے کہ یہ نبی ہدیہ قبول کرلے گا لیکن صدقہ کا مال نہیں کھائے گا اور ان کے مونڈھے پر ختم نبوت کا نشان ہوگا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ کچھ دیر عموریہ میں

ٹھہرے۔ یہاں تک کہ وہاں کا راہب مر گیا اور بنی کلب کے تاجر آئے اور انہیں اپنے ساتھ عرب میں لے گئے۔ جب وادی القریٰ میں پہنچے تو انہوں نے مجھ پر ظلم کیا اور ایک یہودی شخص کے پاس بیچ دیا۔ جس سے بنو قریظہ کے ایک آدمی نے مجھے خرید لیا اور مدینہ لے آیا۔ ہجرت کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مجھے قباء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؐ کے پاس کافی لوگ جمع تھے اور یہ چرچا تھا کہ یہ کہتے ہیں میں نبی ہوں اور وہاں مجھے ان علامتوں کی تحقیق ہوئی جو میں نے راہبوں سے سنی تھیں اور اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ امام بخاریؒ کی روایت میں غایت درجہ اختصار ہے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، حدیث اسلام سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ، جزءاوّل صفحہ ۲۷۴ تا ۲۸۲)

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابیات

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

قرآنِ کریم وتفاسیر

- ★ **تفسیر صغیر**: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ
- ★ **قرآن کریم**: اُردو ترجمہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ
- ★ **تفسیر کبیر**: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ
  مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔
- ★ **دیباچہ تفسیر القرآن**: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ
  الشرکة الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ ۱۹۴۸ء
- ★ **جامع البیان فی تأویل القرآن**: ابو جعفر محمد بن جریر الطبري (المتوفی ۳۱۰ھ/ ۹۲۳ء)
  مؤسسة الرسالة۔ الطبعة الأولى۔ ۱٤۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء۔
- ★ **تفسیر معالم التنزیل**: ابو محمد الحسین بن مسعود البغوي (المتوفی ۵۱٦ھ)
  دار الطیبة، الطبعة الرابعة، ۱٤۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء
- ★ **الدرّ المنثور**: عبد الرحمان بن الکمال جلال الدین السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)
  دار الفکر۔ بیروت۔ ۱۹۹۳ء

کتب لِمتونِ الحدیث

- ★ **صحیح البخاری**: ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاري (المتوفی ۲۵٦ھ)
  - (۱) **فتح الباری**: احمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ)
    مطبوعہ دار السلام الریاض الطبعة الاولٰی ۲۰۰۰ء
    المطبعة الأمیریة ببولاق بمصر ۱۳۰۱ھ
    المطبع الأنصاري دھلی ۱۳۰۵ھ
  - (۲) **صحیح البخاری**: مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔ ۱۳۵۷ھ

(۳) **عمدۃ القاری:** بدر الدین ابومحمد محمود بن احمد العینی (المتوفی ۸۵۵ھ)
دار احیاء التراث العربي۔ بیروت لبنان
(۴) صحيح الإمام البخاري مطبوعة عن النسخة اليونينية
مطبوعه دار طوق النجاة۔ الطبعة الأولى ۔۱۴۲۲ھ
★ **صحیح مسلم:** مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (المتوفی ۲۶۱ھ)
دار السلام۔ الرياض۔ الطبعة الاولى۔۱۹۹۸ء
★ **جامع ترمذی:** ابو عیسیٰ محمد بن عيسي بن سورة الترمذي (المتوفی ۲۷۹ھ)
دار السلام۔ الرياض۔ الطبعة الاولى۔ ۱۹۹۹ء
★ **سنن ابی داود:** ابو داود سليمان بن الأشعث السجستاني الأزدي (المتوفی ۲۷۵ھ)
دار السلام ۔ الرياض۔ الطبعة الاولى۔ ۱۹۹۹ء
★ **سنن نسائی:** ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعيب بن على النسائي (متوفی ۳۰۳ھ)
دار السلام ۔ الرياض۔ الطبعة الاولى۔ ۱۹۹۹ء
★ **سنن ابن ماجه:** ابو عبد الله محمد بن يزيد القزوينی (المتوفی ۲۷۵ھ)
دار السلام۔ الرياض۔ الطبعة الاولى۔ ۱۹۹۹ء
★ **مؤطا امام مالك:** مالك بن أنس (المتوفی ۱۷۹ھ) دار إحياء التراث العربي، ۱۹۸۵ء
★ **مصنف عبد الرزاق:** ابو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني (المتوفی ۲۱۱ھ)
المكتب الاسلامی بيروت۔ الطبعة الثانية، ۱۴۰۳ھ
★ **مصنف ابن ابی شیبة:** ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابي شيبة الكوفى (المتوفی ۲۳۵ھ)
ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، گارڈن ایسٹ کراچی پاکستان ۱۹۸۵ء
★ **السنن المأثورة:** محمد بن ادريس الشافعی (المتوفی ۲۰۴ھ)
دار المعرفة بيروت لبنان۔ الطبعة الأولى۔ ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔
★ **مسند احمد بن حنبل:** احمد بن محمد بن حنبل ابو عبد الله الشيباني (المتوفی ۲۴۱ھ)
دار الفكر العربي، المكتب الاسلامی بيروت۔
مسند أحمد مذيلة بأحكام شعيب الأرنؤوط، مؤسسة قرطبة ۔ القاهرة۔
★ **التاریخ الکبیر:** محمد بن اسماعيل ابو عبد الله البخاري الجعفی (المتوفی ۲۵۶ھ)
دار الفكر ۔ بيروت۔
★ **المستدرك على الصحيحين:** ابو عبد الله الحاكم النيسابوري (المتوفی ۴۰۵ھ)
دار المعرفة بيروت ۔ لبنان۔ الطبعة الاولى ۱۹۸۶ء

★ **المعجم الكبير:** أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني (المتوفى ٣٦٠ھ)
مكتبة العلوم والحكم الموصل الطبعة الثانية ١٩٨٣ء
مكتبة ابن تيمية القاهرة الطعبة الثانية۔

★ **المعجم الصغير:** أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني (المتوفى ٣٦٠ھ)
دار الكتب العلمية بيروت لبنان۔ ١٤٠٣ھ/ ١٩٨٣ء

★ **مسند أبي يعلى الموصلي:** احمد بن على بن المثنى ابو يعلى الموصلى التميمى (المتوفى ھ)
دار المأمون للتراث دمشق۔ الطبعة الاولى۔ ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء

كتب لشرح الحديث وعلوم الحديث

★ **فتح البارى:** احمد بن على بن حجر العسقلاني (المتوفى ٨٥٢ھ)
مطبوعه دارالسلام الرياض، الطبعة الاولى ٢٠٠٠ء

★ **عمدة القارى:** بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد العينى (المتوفى ٨٥٥ھ)
داراحياء التراث العربي بيروت لبنان

★ **تغليق التعليق على صحيح البخارى:** احمد بن على بن حجر العسقلاني (المتوفى ٨٥٢ھ)
المكتب الإسلامى بيروت لبنان، الطبعة الأولى ١٤٠٥ھ

★ **مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:** على بن سلطان محمد القاري
مكتبة حقانية محله جنگی پشاور۔

كتب حضرت مسيح موعود علیہ السلام

★ آئینہ کمالاتِ اسلام: روحانی خزائن جلد ۵
★ سر الخلافہ: روحانی خزائن جلد ۸
★ ملفوظات جلد اوّل
★ خطبہ الہامیہ: روحانی خزائن جلد ۱۶
★ نور القرآن نمبر ۲: روحانی خزائن جلد ۹

كتب السيرة والتاريخ والفقه واللغة

★ **سيرة خاتم النبيين ﷺ:** حضرت مرزا بشير احمد صاحب ايم اے
Islam International Publication Limited.
Islamabad, Sheephatch Lane, Tilford, Surrey, UK. 2003

★ **السیرة النبویة لابن ھشام:** أبو محمد عبد الملك بن هشام (متوفی۲۱۳ھ)
دار الصحابة۔ الطبعة الأولی ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء
مطبعة مصطفی البابي الحلبی بمصر، الطبعة الثانیة ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۵ء

★ **الطبقات الکبریٰ:** محمد بن سعد بن منیع الزهري (متوفی۲۳۰ھ)
دار صادر۔ بیروت لبنان، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

★ **الاصابة فی تمییز الصحابة:** أحمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفی۸۵۲ھ)
دار الجیل۔ بیروت۔ الطبعة الأولی ۱۹۹۲ء۔

★ **شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة:**
محمد الزرقاني بن عبد الباقی بن یوسف (المتوفی۱۱۲۲ھ)
دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان۔ الطبعة الأولی ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

★ **تاریخ ابن خلدون:** (المسمی: دیوان المبتدأ والخبر فی تاریخ العرب والبربر)
عبد الرحمان بن خلدون (متوفی ۸۰۸ھ)
دار الفکر۔ بیروت، لبنان۔ ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

★ **زاد المعاد فی هدی خیر العباد:** محمد بن أبي بکر أبو عبد الله ابن قیّم الجوزي (المتوفی۷۵۱ھ)
مؤسسة الرسالة بیروت، مکتبة المنار الاسلامیة الکویت۔
الطبعة الرابعة عشر۔ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء

★ **مروج الذهب ومعادن الجوهر:** أبو الحسن علی بن الحسین المسعودي۔ (متوفی۹۵۷ء)
دار الفکر۔ بیروت لبنان۔ الطبعة الخامسة ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء

★ **تاج العروس:** ابو فیض محمد مرتضی الحسینی الواسطی الزبیري الحنفی
دار الفکر بیروت، الطبعة الاولی ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

★ **لسان العرب:** محمد بن مکرم بن علی بن احمد جمال الدین ابو الفضل الشهیر بابن المنظور
دار احیاء التراث العربي۔ الطبعة الاولی ۱۹۸۸ء

★ **أقرب الموارد فی فصح العربیة والشوارد:** سعید الخوري الشرتوتي اللبناني۔
منشورات مکتبة آیة الله العظمی المرعشي النجفی۔ ایران۔ ۱۴۰۳ھ

★ **النهایة فی غریب الحدیث والأثر:** مجد الدین بن محمد الشیباني الجزري ابن الأثیر (المتوفی۶۰۶ھ)
دار إحیاء التراث العربي بیروت لبنان الطبعة الاولی ۱۴۲۲ھ

★ **المنجد فی الأدب والعلوم:** الاب فردینان توتل الیسوعی۔
المطبعة الکاثولیکیة بیروت۔ الطبعة التاسعة عشرة۔

★ **اردو لغت:** اردو لغت بورڈ۔ ترقی اردو بورڈ کراچی۔ ایڈیشن اوّل۔ ۱۹۹۲ء۔

الکتب الأخرٰی

★ **فصل الخطاب:** حضرت خلیفة المسیح الأوّل رضی اللہ عنہ
مطبع رُگناتھ جموں خاص۔

★ **الفتوحات المکیة فی معرفة الأسرار المالکیة والملکیة:**
محی الدین بن علی بن محمد بن احمد المعروف بابن العربي (المتوفی ٦٣٨ھ)
دار إحیاء التراث العربي، بیروت لبنان الطبعة الأولی، ١٩٩٨ء

★ **مدارج النبوة:** عبد الحق محدث دھلوي (متوفی ١٠٥٢ھ)
مطبع: منشي نولکشور، لکھنو۔ بار سوم ١٩١٤ء۔

★ **اقتراب الساعة:** نواب نور الحسن خان
مطبع مفید عالم الکائنة فی أکرہ، بادارة منشي محمد احمد خان۔ ١٣٠١ھ۔

★ **احوال الآخرة:** محمد بن بارك اللہ لکھوکے
اسلامی اکادمی۔ اردو بازار لاھور پاکستان

★ **بائیبل:** کتاب مقدس (یعنی پرانا اور نیا عہد نامہ) نارتھ انڈیا بیبل سوسیٹی ١٨٧٠ء۔
شائع کردہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لندن ١٨٨٩ء

★ **The Nag Hammadi Library in English** *[revised edition]*
The Definitive New Translation of the Gnostic Scriptures
General Editor: James M. Robinson
Published by: E. J. Bril , Leiden, New York, Koln. 1996.

★ **History Of Turkey** (translated from the French)
Author: Alphonse de Lamartine (1790–1869),
Published by: D. Appleton & Company, Broadway, 1855, New York.

★ **On Heroes, Hero-Worship and The Heroic in History**
Author: Thomas Carlyle. (1795–1881)
Published by: Henry Frowde, Oxford University Press London, New York, Toronto, Melbourne.

Printed By: William Clowes and Sons Limited, London.

★ **The Life of Mahomet And History of Islam**

Author: Sir William Muir (1819–1905),

Published by: Smith, Elder & Co. London. 1858

★ **A History of the Islamic Peoples**

(translated from the German: *Geschichte der Islamischen Völker*)

Author: Gustav Weil (1808–1889),

Translated by: S. Khuda Bukhsh (M.A., B.C.L.)

Published by: The University of Calcutta,

Printed by: Atulchandra Bhattacharyya,

Calcutta University Press, Senate House, Calcutta. 1914

★ **Adversus Heresies (Against Heresies)**

(Five Books of S. Irenaeus, bishop of Lyons)

Author: St. Irenaeus. (Died in 202 AD)

Published by: J. Parker, 1872 in Oxford.